بچوں اور بڑوں کے لیے

پیارے نبی ﷺ کی
پیاری سیرت

مدرسوں اور اسکولوں کے طالب علموں کے لیے پیارے نبی ﷺ کی
سیرتِ مبارکہ مستند و جامع انداز میں نقشوں اور تصاویر کے ساتھ

مؤلف/ پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا
(پی۔ایچ ڈی (علوم اسلامیہ)، ایم۔اے (علوم اسلامیہ)، ایم۔ایڈ)

نظر ثانی و اضافہ/ مولانا ارسلان بن اختر حفظہ اللہ

مکتبہ ارسلان
MAKTABA-E-ARSALAN

Marfat.com

Marfat.com

پیارے بچوں کے لیے

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سیرت

مدرسوں اور اسکولوں کے طالب علموں کے لیے

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ مستند و

جامع انداز میں نقشوں اور تصاویر کے ساتھ

مؤلف/ پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا

(پی۔ایچ ڈی (علوم اسلامیہ)، ایم۔اے (علوم اسلامیہ)، ایم۔ایڈ)

نظرثانی واضافہ/

مولانا ارسلان بن اختر حفظہ اللہ

مکتبہ ارسلان

MAKTABA-E-ARSALAN

Marfat.com

جملہ حقوق ملکیت برائے مکتبہ ارسلان محفوظ ہیں

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سیرت کی کاپی کرنا جرم ہے لہٰذا اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ (ادارہ)

نام کتاب	: پیارے نبی ﷺ کی پیاری سیرت	آرٹ ڈائریکٹر	: نوشاد اختر
سن طباعت	: جنوری 2014ء	گرافک ڈیزائنر	: محمد نعیم احمد
مؤلف	: پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا	کمپوزنگ	: ماسٹر ایوب و محمد سفیان چاندا
نظر ثانی و اضافہ	: مولانا ارسلان بن اختر حفظہ اللہ	مطبع	: میر سنز، احباب پریس

ملنے کے پتے

کراچی: مکتبہ ارسلان قرآن محل مارکیٹ، دکان نمبر 6 اردو بازار :0333-2103655 ، مکتبہ عمر فاروق 34594144 بیت الکتب گلشن اقبال نمبر 2، 34975024
مکتبہ القرآن 34856701 علمی کتاب گھر 32624097 نور القران 0321-9256753 مکتب فہم دین (وقف) ڈیفنس فیز 4 :021-35313229

حیدر آباد: بیت القرآن، چھوٹی گٹی۔ فون :022-3640875 مکتبہ اصلاح و تبلیغ، مارکیٹ ٹاور۔ فون :0332-2618612

میرپور خاص: مکتبہ یوسفیہ 0300-3319565, 0321-3310080 **کوئٹہ:** مکتبہ رشیدیہ 081-2662263 مزمل کتب خانہ 0321-8045069

نواب شاہ: حافظ اینڈ کو، لیاقت مارکیٹ 0300-3218211 **آزاد کشمیر:** النور بک کارنر مکتبہ ختم النبوت میرپور آزاد کشمیر :0331-8857173

لاہور: مکتبہ رحمانیہ، غزنی اسٹریٹ اردو بازار، 042-37224228 مکتبہ سید احمد شہید 042-37228196, 03013668272

راولپنڈی: الخلیل پبلیشنگ 0300-5034629 مکتبہ رشیدیہ کمیٹی چوک۔ 0335-9449021 رضوان بک ایجنسی 0321-5050529 قرآن محل 0321-5123698

اسلام آباد: سعید بک کمپنی 051-2228075 مسٹر بک 051-2278845 **حسن ابدال:** مکتبہ فاروقیہ، 0321-9825540

ملتان: ادارہ اشاعت الخیر 0300-7301239, 061-4514929 کلاسک بک ڈپو 0333-6100780 علم و ادب 0333-6189453

فیصل آباد: اسلامی کتاب گھر شادمان پلازہ، :0321-7693142۔ مکتبہ عارفی 0300-6621421 **مردان:** مکتبہ نعیمہ 0302-5717378

رحیم یار خان: مکتبہ الاظہر 0300-9675060 فوجی گلیکسی کتاب 0302-2532390 **منگورہ** تاج بک ایجنسی 0344-8178216

گجرانوالہ: والی کتاب گھر 055-4441613 **ایبٹ آباد:** مکتبہ اسلامیہ 0992-340112 **چارسدہ** کتب خانہ رشیدیہ 0333-9409467

سرگودھا: اسلامی کتب خانہ 0322-7137045 **سکھر:** عزیز کتاب گھر 0300-9312148 مکتبہ امدادیہ 0300-562833

پشاور: ممتاز کتب خانہ 091-2580331 دار الاخلاص 091-2567539 یونیورسٹی بک ڈپو 091-2212534

بہاولنگر: مکتبہ حکیم الامت 0321-7560630 **کوہاٹ:** مکتبہ فاروقیہ 0333-9183785 مکتبہ رحمانیہ 0344-9251287

جہلم: بک کارنر، 0321-5440882 **مانسہرہ:** عثمان دینی کتب خانہ 0997-307583 اسلامی کتب خانہ 0334-5588663

ڈیرہ اسماعیل خان: مکتبہ الاحمد :0966-716552 مکتبہ الحمید 096-6717806 **اکوڑہ خٹک** مکتبہ علمیہ 0333-9049359

بیرون ملک ملنے کے پتے:

AMERICA
Darul-Uloom Al-Madania
182 Sohieski Street, Buffalo, NY 14212, U.S.A
Madrasah Islamiah Book Store
6665 Bintliff, Houston, TX-77074, U.S.A.

ENGLAND
Azhar Academy Ltd. Tel: 020 8911 9797
ISLAMIC BOOK CENTRE 119-121 Halliwell Road, Bolton B/1 3NE U.K. Tel/fax: 01204-389080

SOUTH AFRICA
Darul Uloom Zakaria P.O. Box 10786, Lenasia 1820 Gauteng, South Africa

INDIA
Newview Publication Private Limited
166, First Floor, Chhatta Lal Miya, Service Lane, Asaf Ali Road, New Delhi 2
Phones: 011 42831034, 23278095

بیرون ملک ایکسپورٹ کیلئے رابطہ:

ملک سراج الدین امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کمپلیکس لوور مال لاہور۔
Ph: +92-42-37225809-12

بک مارٹ نزد پاسپورٹ آفس صدر کراچی۔
Ph: +92-21-35688828, 35681520
E-mail: nnagency1@yahoo.com

ناشر: مکتبہ ارسلان قرآن محل مارکیٹ، دکان نمبر 6 اردو بازار کراچی :Email: maktaba.arsalan.com Mob: 0333-2103655

Marfat.com

نعت مبارک

مرا پیمبر عظیم تر ہے

کمال خلاق ذات اس کی
جمال ہستی حیات اس کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے

مرا پیمبر عظیم تر ہے

وہ شرح احکام حق تعالیٰ
وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری
وہ آپ مہتاب، آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئنہ بھی
وہ نقطہ بھی، خط بھی، دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے

مرا پیمبر عظیم تر ہے

شعور لایا کتاب لایا
وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے
اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا رہبر ہے

مرا پیمبر عظیم تر ہے

Marfat.com

فہرست مضامین

باب نمبر:1...... پیارے نبی ﷺ کی پیدائش سے پہلے کی عرب زندگی

ملکِ عرب، پیارے نبی ﷺ کا پیارا وطن........................ 28

ملکِ عرب کا محل وقوع........................ 28

عرب کے قدیم مذاہب........................ 31

ملکِ عرب کی سیاسی حالت........................ 33

ملکِ عرب کی اخلاقی حالت........................ 34

پیارے نبی ﷺ کی آمد سے قبل عرب میں بچیوں کو زندہ دفن کرنا........................ 35

ملکِ عرب کی معاشرتی حالت........................ 36

ملکِ عرب میں قبائلی نظام........................ 36

ملکِ عرب کی قدیم اقوام/عرب قبیلوں کی تقسیم........................ 38

1۔عرب کا قدیم زمانہ........................ 39

2۔جاہلیت کا زمانہ........................ 39

3۔ظہور اسلام کا زمانہ........................ 39

ملکِ عرب میں سالانہ جشن اور میلے........................ 40

ابرہہ کا کعبۃ اللہ پر ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ حملہ (واقعہ فیل)........................ 42

باب نمبر:2...... پیارے نبی ﷺ کی قبل از بعثت زندگی

فصل نمبر:1...... پیارے نبی ﷺ کی آمد اور پیدائش کے حوالے سے پیش گویاں........................ 44

پیارے رسول اللہ ﷺ کا مقام جائے پیدائش........................ 48

Marfat.com

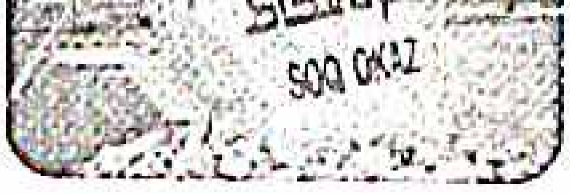

فصل نمبر 2 پیارے نبی ﷺ کا بلند و پاکیزہ نسب نامہ 49

والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ ﷺ کا سلسلہ نسب 51

فصل نمبر 3 مکے کے 5 اہم عہدے 53

ہاشم بن عبد مناف 53

فصل نمبر 4 پیارے نبی ﷺ کا پیارا خاندان 55

پیارے نبی ﷺ کے دادا: جناب عبد المطلب بن ہاشم 56

رسول اللہ ﷺ کے والد عبد اللہ اور قربانی کا تذکرہ 57

پیارے نبی ﷺ کے والد کا انتقال 59

پیارے نبی ﷺ کی والدہ: آمنہ بنت وہب کا تذکر 61

پیارے نبی ﷺ کا پیارا اور مبارک نام 63

پیارے نبی ﷺ، نبوت سے پہلے 63

پیارے نبی ﷺ کا عقیقہ 63

آپ ﷺ کا نام، محمد ﷺ کیوں رکھا گیا؟ 63

فصل نمبر 5 پیارے نبی ﷺ کو دودھ پلانے والیا 64

صحرا کی زندگی اور پیارے نبی ﷺ کی برکتیں 69

پیارے نبی ﷺ کے دودھ شریک بہن بھائی 71

پیارے نبی ﷺ کی والدہ ماجدہ کا انتقال 72

فصل نمبر 6 پیارے نبی ﷺ دادا کی شفقت و تربیت میں 74

آنکھوں کے علاج کے لیے عکاظ تشریف لے جانا 75

پیارے نبی ﷺ کی جبل ابو قبیس پر بارش کی دعا 76

جبل ابو قبیس کی چند خصوصیات 77

Marfat.com

فصل نمبر7 پیارے نبی ﷺ کے شفیق چچا ابو طالب کی کفالت اور آپ ﷺ کا بکریاں چرانا.....78
پیارے نبی ﷺ کے چچا اور پھوپھیاں.....80
فصل نمبر8 جنگ فجار عرب کی مشہور جنگ.....82
پیارے نبی ﷺ کا معاہدہ حلف الفضول میں شرکت.....82
فصل نمبر9 پیارے نبی ﷺ کے دور میں خانہ کعبہ کی نئی تعمیر.....85
کعبہ کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا.....87
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہمارے پیارے نبی ﷺ کے لیے دعا.....88
حجر اسود کی تنصیب اور آپ ﷺ کا جج بننا.....88
خانہ کعبہ اور دیو ہیکل اژدھا.....92
سفید چیونٹیاں.....93
فصل نمبر10 نبوت سے پہلے پیارے نبی ﷺ کی مثالی سیرت.....94
فصل نمبر11 پیارے نبی ﷺ کی پاکیزہ تجارت.....96
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تجارت میں شراکت.....100
عیسائی راہب نسطورا کا ننھے حضور اکرم ﷺ کے نبی ہونے کی خبر دینا.....101
حباشہ کی منڈی، جرش شہر کا سفر.....103
فصل نمبر12 حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا پیارے نبی حضرت محمد ﷺ سے نکاح.....104
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مکان.....106
پیارے نبی ﷺ کے شریر پڑوسی.....107
کائنات کے سب سے مثالی شوہر اور مثالی بیوی.....108
فصل نمبر13 "غارِ حرا" اور پیارے نبی ﷺ کی کثرت سے عبادت.....109

Marfat.com

باب نمبر:3...... پیارے نبی ﷺ کی بعثت کے بعد کی زندگی

فصل نمبر1 نبوت کی ابتداء (سنہ انبوی ﷺ)........ 111

پیارے نبی ﷺ پر پہلی وحی........ 111

پیارے نبی ﷺ پر وحی کا وقفہ (فترۃ الوحی)........ 114

فصل نمبر2 پیارے نبی ﷺ اور قریبی رشتہ داروں کو دین کی دعوت........ 115

پیارے نبی ﷺ کا کفار کو اعلانیہ دعوت اسلام........ 116

فصل نمبر3 عرب کے بازاروں میں تبلیغِ اسلام........ 119

پیارے نبی ﷺ کی تبلیغ کے ابتدائی نتائج........ 121

فصل نمبر4 ایامِ حج میں دعوت اسلام........ 123

فصل نمبر5 کفار ومشرکین کا ظلم وستم اور مخالفت........ 124

حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر کفارِ مکہ کا ظلم وستم........ 126

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ پر کفار مکہ کا ظلم وستم........ 127

دین حق کی راہ میں عظیم قربانی........ 131

کفارِ مکہ کا آپ ﷺ کے گلے میں پھندا ڈال کر قتل کی کوشش کرنا........ 132

آپ ﷺ کی شان میں بدترین گستاخی........ 132

ابولہب کا آپ ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق دلوانا........ 134

اسلامی تاریخ کی پہلی شہید خاتون........ 135

فصل نمبر6 مظلوم مسلمانوں کی ہجرت حبشہ (سن 5 نبوی)........ 136

فصل نمبر7 مظلوم مسلمانوں کی حبشہ کی طرف دوسری ہجرت (سن 6 نبوی)........ 138

سردارِ قریش شاہِ حبشہ کے دربار میں........ 138

Marfat.com

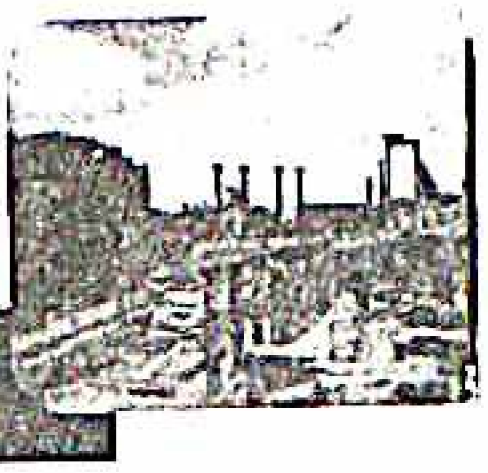

ہجرت حبشہ کے نتائج 140

فصل نمبر 8 دارارقم۔اسلام کا سب سے پہلا مدرسہ اور مرکز (سن 6 نبوی)..... 142

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا........................ 143

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام........................ 143

فصل نمبر 9 پیارے نبی ﷺ کا شعب بن ابی طالب میں قید ہونا............ 148

فصل نمبر 10 چاند پیارے نبی ﷺ کی اشارے سے دو ٹکڑے ہو گیا......... 151

فصل نمبر 11 پیارے نبی ﷺ کا غم کا سال........................ 153

فصل نمبر 12 پیارے نبی ﷺ کا غم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال.......... 137

تیسرا نکاح........................ 156

فصل نمبر 13 پیارے نبی حضرت محمد ﷺ اور طائف کا تبلیغی سفر.......... 157

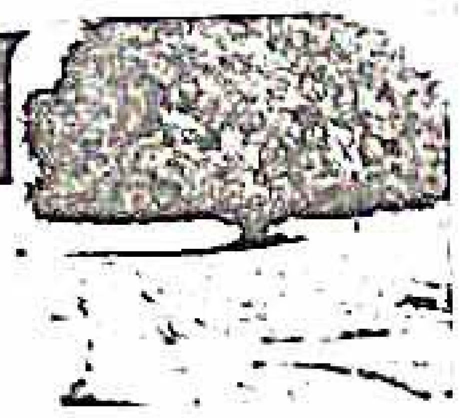

طائف کے 3 سرداروں سے پیارے نبی ﷺ کی ملاقات........................ 159

کھائے جن سے پتھر، انہی کے حق میں دعائیں کیں........................ 162

حضرت جبرائیل علیہ السلام اور پہاڑ کے فرشتے........................ 163

300 جنوں کا اسلام قبول کرنا........................ 165

معراج النبی ﷺ: لمحہ بہ لمحہ........................ 168

دوسری مرتبہ سینہ مبارک کا چاک کرنا........................ 172

پیارے نبی ﷺ کی قبلہ اول بیت المقدس آمد........................ 173

انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت........................ 173

ساتوں آسمانوں پر رسول اللہ ﷺ کی انبیائے کرام علیہم السلام سے ملاقات........................ 174

مٹیالے رنگ کا اونٹ اور پانی کا پیالہ........................ 177

وادی میں اونٹ کا گم ہو جانا........................ 177

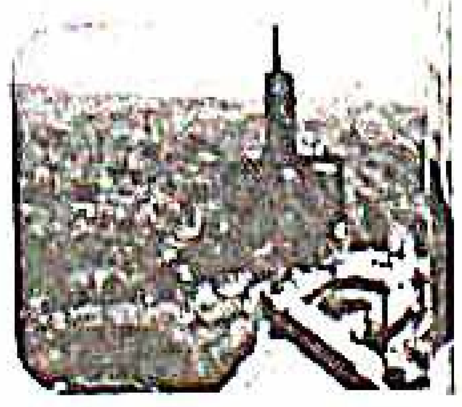

Marfat.com

اُمت کے لیے 3 عطیے، معراج مصطفیٰ ﷺ کا عظیم تحفہ............178

فصل نمبر 14 مدینہ منورہ میں اسلام کیسے پہنچا! لمحہ بہ لمحہ (سن 11 نبوی)........180

دوسری بیعت عقبہ (سنہ 13 نبوی) اسلام کا نور، مدینہ طیبہ میں..........184

باب نمبر:4...... پیارے نبی ﷺ کی مدنی زندگی

فصل نمبر 1 ہجرت مدینہ: پیارے نبی ﷺ کی مدینہ طیبہ میں تشریف آوری ..186

کفار کی پارلیمنٹ میں پیارے نبی ﷺ کے قتل کی قرارداد..........189

اولین مہاجرین: نورِ اسلام کی کرنیں..........190

شیرِ خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے بستر مبارک پر..........190

پیارے نبی ﷺ غارِ ثور میں..........193

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قید کرنا..........194

کفار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پر..........194

پیارے نبی ﷺ کے سر کی قیمت..........194

سراقہ: 100 اونٹوں کے لالچ میں..........198

رسول اللہ ﷺ اپنے یارِ غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں..........200

معجزہ نمبر 1......بکری کے دودھ کا معجزہ..........201

معجزہ نمبر 2......غار ثور کے دھانے پر مکڑی کا جالا تننا..........202

معجزہ نمبر 3......ہجرتِ مدینہ کے دوران مدنی آقا ﷺ کا درخت کو بلانا..........202

معجزہ نمبر 4......سفر ہجرت کا ایک اور معجزہ..........204

معجزہ نمبر 5......بھیڑیے کی گواہی کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں..........205

فصل نمبر 2 پیارے نبی ﷺ کی قبا میں آمد اور اسلام کی سب سے پہلی مسجد ''قبا'' کی بنیاد...208

اسلام کی سب سے پہلی مسجد! قبا..........209

Marfat.com

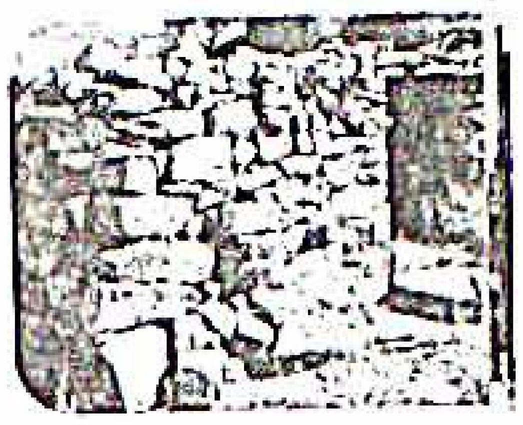

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ تشریف آوری 211
پیارے نبی ﷺ کے ساتھ اسلام کے پہلے جمعہ کی ادائیگی 211
فصل نمبر 3 پیارے نبی ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری 213
پیارے نبی ﷺ اپنے میزبان حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں 214
پیارے نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کو ہجرت کے لیے کیوں پسند فرمایا؟ 217
فصل نمبر 4 مدنی زندگی کا آغاز، مدینۂ منورہ میں اسلامی معاشرے کا قیام 218
فصل نمبر 5 پیارے نبی ﷺ کے ہاتھوں مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر 220
فصل نمبر 6 مسجد نبوی میں علم دین حاصل کرنے والے اصحاب صفہ 226

باب نمبر: 5 ...... پیارے نبی ﷺ کی سیاسی زندگی کا آغاز

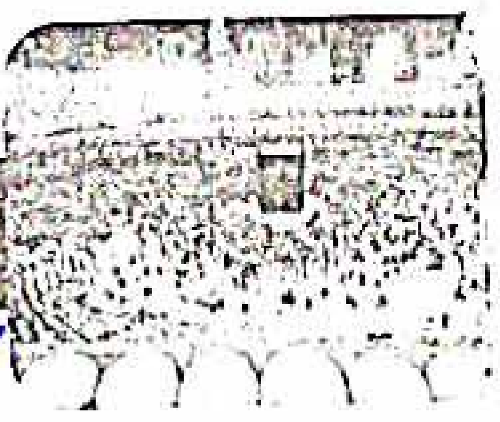

فصل نمبر 1 میثاق مدینہ، ایک تاریخ ساز منشور 232
میثاق مدینہ کی شرائط 232
میثاق مدینہ کے اہل مدینہ پر اثرات 233
غزوہ اور سریہ میں فرق 235
فصل نمبر 2 غزوۂ بدر سن 2 ہجری 237
رسول اللہ ﷺ کا مسلمانوں کو جمع کرنا 238
بدر کے لیے روانگی 240
جنگ کے آغاز سے قبل انتظامی امور 240
مشرکین مکہ کی بدر کی جانب روانگی 241
مظلوم مسلمانوں کی بے سروسامانی 241
ایک عظیم الشان معجزہ۔ ایک مٹھی کنکروں سے سارے لشکر کو شکست 244

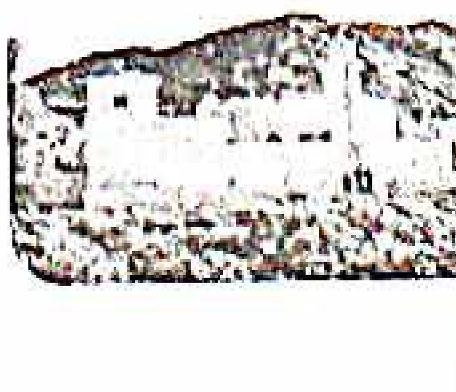

Marfat.com

میدان بدر میں کفار مکہ کی لاشیں.......... 246
مال غنیمت کی تقسیم.......... 247
اصحابِ رسول ﷺ کی بلند و بالا شان.......... 248
غزوۂ بدر کے چیدہ چیدہ واقعات! لمحہ بہ لمحہ.......... 250
جگر گوشۂ رسول ﷺ، سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات.......... 251
سیدہ بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا، جنت البقیع میں دفن ہونے والی پہلی خاتون.......... 252
غزوۂ بدر اور فرشتوں کے ذریعے غیبی مدد و نصرت.......... 254
جب خشک لکڑی تلوار بن گئی، ایک عظیم معجزہ.......... 258
حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ کے گھر میں.......... 259
فصل نمبر3 غزوۂ بنو سلیم.......... 260
فصل نمبر4 گستاخ رسول کعب بن اشرف کا قتل 3ھ.......... 261
غزوۂ بحران.......... 263
فصل نمبر5 غزوۂ بنو غطفان، ہمت و جرأت کا عظیم میدان.......... 264
فصل نمبر6 غزوۂ احد (سن 3 ہجری).......... 265
غزوہ احد کا پس منظر.......... 265
میدان جنگ میں مجاہدین کی ترتیب.......... 269
درے پر متعین تیر اندازوں کا پہاڑ سے اتر جانا.......... 269
غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی افواہ.......... 271
آپ ﷺ کے پُر نور چہرہ کا زخمی ہونا.......... 271
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جاں نثاری.......... 272
احد میں پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت.......... 274

Marfat.com

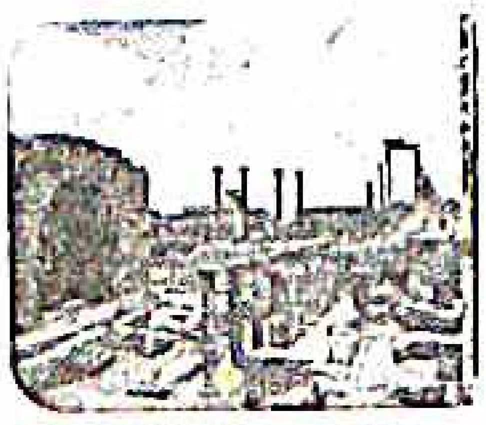

غزوۂ احد کے معجزات

کھجور کی شاخ کا تلوار بن جانا.. 276

جب پتھر نرم ہو گیا.. 276

فصل نمبر7 غزوۂ حمراء الاسود (سن 3 ہجری).. 282

رسول اللہ ﷺ سے محبت کی شان.. 284

اسلام کے دشمن قریش مکہ اور یہودِ مدینہ کا اتفاق.. 285

اُم المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی برکت.. 286

فصل نمبر8 غزوۂ خندق (غزوۂ احزاب) 5 ہجری.. 291

غزوۂ خندق کا پس منظر.. 292

پیارے نبی ﷺ کا خندق کھودنا.. 293

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہودی کو قتل کرنا.. 295

پیارے نبی ﷺ کا جنگ میں حصہ لینا.. 295

پیارے نبی ﷺ کی پیش گوئی.. 297

غزوۂ خندق کے معجزات.. 300

جب پیارے نبی ﷺ کے اشارے سے سخت چٹان نرم ہو گئی.. 300

غزوۂ خندق کی چٹان کی بشارت.. 300

کھانے میں برکت.. 303

فصل نمبر9 غزوۂ بنی قریظہ.. 304

فصل نمبر10 غزوۂ دومتہ الجندل.. 305

فصل نمبر11 غزوہ بنو مصطلق یا مُریسیع (5 ہجری).. 307

فصل نمبر12 غزوۂ بنو لحیان: (ربیع الاول 6 ہجری).. 309

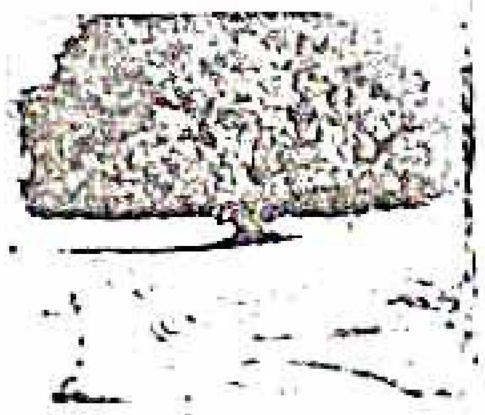

Marfat.com

مقامِ ابواء میں پیارے نبی ﷺ کی اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضری............309

فصل نمبر 13 غزوۂ ذی قرد: (ربیع الاول 6 ہجری)..............................312

فصل نمبر 14 "صلح حدیبیہ" (سن 6 ہجری)..............................215

کفار کا جنگ کے لیے آمادہ ہونا..............................317

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے بیعت رضوان..............................318

فتح مبین: جب حق آ گیا اور باطل مٹ گیا..............................320

حدیبیہ میں معجزات رسول ﷺ..............................323

انگلیوں سے پانی کا چشمہ..............................323

کثرتِ طعام کا معجزہ..............................323

عسفان میں معجزۂ رسول ﷺ..............................325

فصل نمبر 15 پیارے نبی ﷺ کا حکمرانوں کو دعوتِ اسلام..............................326

1۔ حاکم یمامہ کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیارا پیغام..............................328

2۔ حاکم دمشق کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام..............................328

3۔ حاکم بحرین کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام..............................329

4۔ حاکم غسان کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام..............................330

5۔ شاہ فارس کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام..............................331

6۔ شاہ مصر کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام..............................332

7۔ شاہ حبشہ کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام..............................334

8۔ قیصر روم کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام..............................335

فصل نمبر 16 غزوۂ خیبر (محرم الحرام، 7 ہجری)..............................337

حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کا شوق شہادت..............................339

Marfat.com

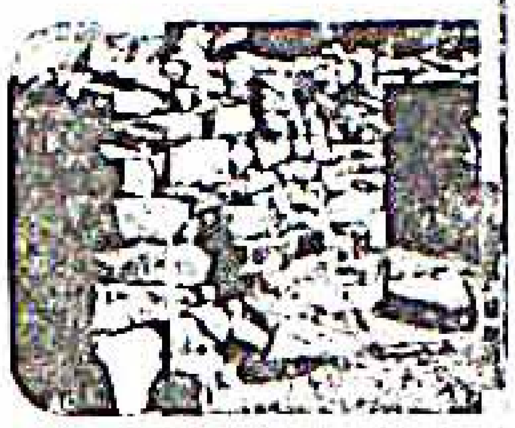

غزوۂ خیبر میں عورتوں کی شرکت............340

شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور قلعہ قموص کی فتح............341

پیارے نبی ﷺ کا لعاب دہن، نسخہ شفا............342

مقام صہباء میں صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح............344

جب بکری کی دستی بول اٹھی............345

جب دو بکریوں کا گوشت پورے لشکر کے لیے کافی رہا............346

فصل نمبر 17 غزوۂ ذات الرقاع: (سن 7 ہجری)............348

شتر مرغ کے انڈے............351

برتن کا پانی سے لبالب بھر جانا............351

فصل نمبر 18 وادی القریٰ کی طرف روانگی............354

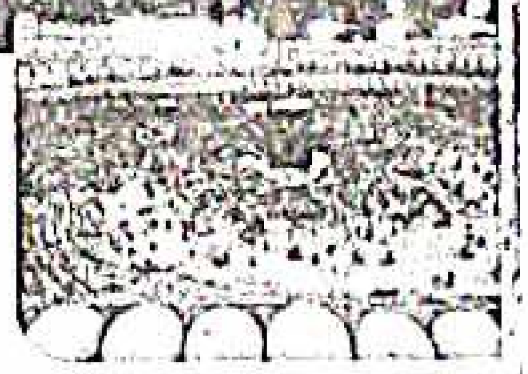

عمرۂ قضاء، اہل ایمان کی عمرے کے لیے روانگی............354

پیارے نبی کا مقام سرف میں نکاح............355

فصل نمبر 19 غزوۂ موتہ............356

پیارے نبی ﷺ کی ہدایات............356

فصل نمبر 20 تاریخی اور یادگار فتح، فتح مکہ (سن 8 ہجری)............361

رسول اللہ ﷺ کے بستر کا احترام............362

مقام جحفہ پر حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی آمد............363

فتحِ مکہ کے بعد قریش کے ساتھ مسلمانوں کا سلوک............366

فتح مکہ کی چند جھلکیاں............268

فصل نمبر 21 غزوۂ حنین (سن 8 ہجری)............370

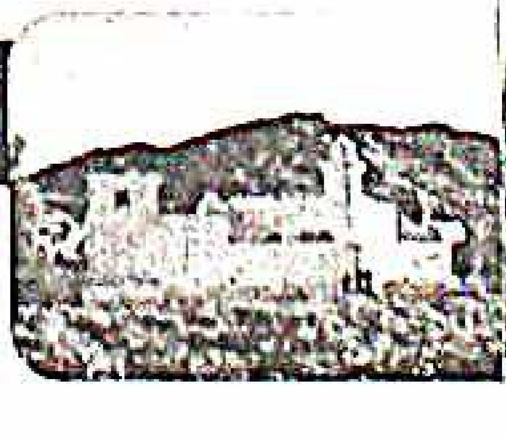

غزوۂ حنین کے واقعات............370

Marfat.com

غزوہ حنین کے نتائج.......... 374

غزوہ حنین کے معجزات.......... 374

فصل نمبر 22 غزوہ طائف (سن 8 ہجری).......... 376

فصل نمبر 23 غزوہ تبوک (سن 9 ہجری).......... 378

غزوہ تبوک کا پس منظر.......... 378

مقام جرف پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آمد.......... 383

غزوہ تبوک کے واقعات.......... 385

غزوہ تبوک کے معجزات.......... 388

1۔سانپ کا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا.......... 388

2۔چشمے کے پانی کا جوش سے اُبلنا.......... 388

3۔مشکیزوں کا پانی کا چشمہ بن جانا.......... 389

4۔بچے ہوئے کھانے سے بوریوں کا بھر جانا.......... 389

5۔جب درخت زمین چیر کر آیا.......... 390

6۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تنہا چلتا ہے، تنہا ہی اٹھے گا اور تنہا ہی اٹھایا جائے گا.......... 390

باب نمبر: 6...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امارت میں حج

حجۃ الوداع (10 ہجری) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے نام آخری اور ابدی پیغام.... 393

عسفان میں سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا سوال.......... 395

خطبہ حجۃ الوداع کے چند اہم نکات.......... 397

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نومولود بچے کا بات کرنا.......... 398

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر حج کے چیدہ چیدہ واقعات.......... 403

عرفات میں وقوف.......... 403

Marfat.com

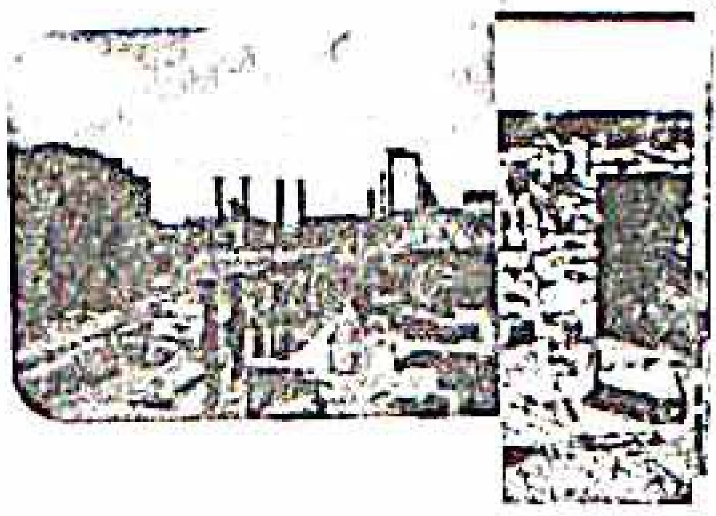

فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد پیارے نبی ﷺ کی مدینۂ منورہ واپسی............404

باب نمبر:7......سفرِ آخرت

دین کی تکمیل..405
بیماری کا آغاز..405
پیارے نبی ﷺ کا اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام..........406
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیارے نبی کریم ﷺ کے مصلے پر..........406
پیارے نبی ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری لمحات..........407
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا غم..........408
ہمارے پیارے نبی ﷺ کی نمازِ جنازہ..........409

باب نمبر:8......پیارے نبی ﷺ کی پیاری پیاری صفات

پیارے نبی ﷺ کی اولاد..........415
اسلام کی آمد سے قبل ہمارے پیارے نبی ﷺ کے دوست..........415
پیارے نبی ﷺ کے تیغ بردار..........416
پیارے نبی ﷺ کے کاتب..........416
پیارے نبی ﷺ کے خادم..........416
پیارے نبی ﷺ کے مؤذن..........417
پیارے نبی ﷺ کے شاعر، خطیب اور میزبان..........417
پیارے نبی ﷺ کے قاصد..........417
حرف آخر..........419

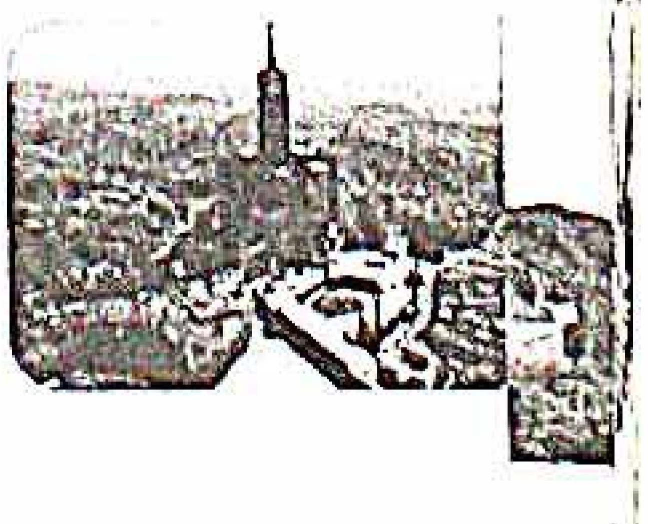

Marfat.com

عرضِ ناشر

عرصہ دراز سے احقر کی خواہش تھی کہ بچوں کے لئے سیرت النبی ﷺ سے منسوب مقامات پر مختصر و جامع کتاب لکھی جائے تاکہ بچے جب اس مقام سیرت کا مطالعہ کریں تو اس جگہ کی تصویر بھی ان کے سامنے ہو کیونکہ مشہور ہے کہ ''ایک تصویر ایک ہزار الفاظ پر بھاری ہے''۔ اس سوچ کے پیش نظر میں نے مستقبل کی تصانیف کی فہرست میں اس موضوع کو بھی لکھ رکھا تھا کہ جب بھی دوسرے موضوعات سے فراغت ملی تو میں بچوں کے لئے تصویری سیرت النبی ﷺ پر کام کروں گا۔

پھر ایک روز میرے مخلص دوست پروفیسر ڈاکٹر مشتاق کلوٹا صاحب کا مجھے فون آیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس سال میں نے بچوں کے لئے سیرت النبی ﷺ پر کام کیا ہے، آپ اس پر نظر ثانی کرلیں اور اس میں جو مفید سمجھیں اضافہ کردیں۔ ڈاکٹر صاحب سے تفصیلی ملاقات، ہمیشہ صدارتی ایوارڈ کی تقریب میں ہوتی ہے کیونکہ اللہ کی رحمت سے موصوف کو 5 سے زائد کتب و مقالات پر صدارتی ایوارڈ مل چکے ہیں۔

چنانچہ ایک روز ڈاکٹر صاحب نے احقر کو یہ کتاب بھجوائی تو مجھے بہت پسند آئی اور مفید معلوم ہوئی، چنانچہ احقر نے اس پر نظر ثانی کی اور نقشوں اور تصاویر کا بھی اس میں اضافہ کردیا۔

بچوں اور بڑوں کے لئے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر 1000 سے زائد کتب لکھی جاچکی ہیں، مگر احقر کے نزدیک یہ کتاب خاص طور پر بچوں کے لئے ان تمام کتب پر فوقیت رکھتی ہے۔ اس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کتاب کا مواد بچوں کے لئے بہت آسان زبان میں مستند حوالوں کے ساتھ لکھا گیا ہے اور پیارے نبی ﷺ سے منسوب مقامات کے نقشوں اور تصاویر کو بھی اس کتاب کی زینت بنایا گیا ہے اور یہ خصوصیت اس کتاب کے علاوہ آپ کو کسی بھی کتاب میں نہیں ملے گی، گویا بچوں کے لئے یہ پہلی کتاب ہے جس میں مقامات سیرت کی بے شمار تصاویر کو شامل کیا گیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ کتاب آپ کو بہت زیادہ پسند آئے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے مجھے، مصنف کو اور تمام پڑھنے والے قارئین کو پیارے نبی ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

العارض: خادم القرآن والسنۃ النبویہ

محمد ارسلان بن اختر حفظہ اللہ

Marfat.com

عرض مؤلف

حمد و ثنائے لامتناہی اور سپاس بے پایاں اس ذات واجب کے لیے جو رب العالمین لم یزل اور لایزال ہے۔ جس کا نہ کوئی شریک ہے اور نہ ثانی و مثل درود و سلام اس نبی ہاشمی مکی و مدنی اور اس کی آل پر جس کو خدائے حی و قیوم نے ہمارا ہادی، رہنما، سید المرسلین اور رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔

ہمارے دل کا سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک پیارے نبی، سرور کائنات، رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ، رحمۃ للعالمین ﷺ کا ذکر مبارک ہے جس سے انسان کی روح میں تازگی اور، ذہن میں نشاط پیدا ہوتا ہے، زبان میں ایک مٹھاس آتی ہے اور نطق اس طرح پرواز کرتا ہے جس طرح رات کی تنہائیوں میں شاعر کا تخیل پرواز کرتا ہے، رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت طیبہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر زمانے کے لیے ہے اور تا قیامِ قیامت انسان سیرت طیبہ پر عمل کر کے دنیاوی ترقی بھی کرے گا اور اخروی بھی، یہ وہ خوبی اور اعجاز ہے جو قرآن پاک کے بعد ہمارے پیارے نبی ﷺ کے اقوال، افعال اور سیرت مبارک کو حاصل ہے۔

کتنے انسان رحمۃ للعالمین ﷺ کی بدولت کیا سے کیا ہو گئے، پھر یہ سلسلہ **1400** سو برس سے رکا نہیں، آندھیاں آتی رہیں، طوفان اٹھتے رہے، بادلوں نے گرجنا شروع کیا، صرصر نے صبا کو روکا، خزاں نے بہار کا نشیمن لوٹا، پھول بادِ سموم کا لقمہ ہو گئے، رات دن کی گردشیں رک گئیں، تاریخ نے پلٹے کھائے، سلطنتیں بن بن کر بگڑیں، انقلابات آتے رہے، سورج نے طلوع و غروب کی ہزاروں پستیاں اور بلندیاں دیکھیں، لیکن رحمۃ للعالمین ﷺ سے نوع انسانی کی حلقہ بگوشی کا سلسلہ کبھی نہ ٹوٹا، ایک ذات عالی، خدائے واحد و غفار نے **14** صدیوں میں کروڑوں انسانوں کو نشو و نما دی، بلند و بالا کیا، دوام بخشا اور صرف ایک

Marfat.com

نسبت کی بدولت قیامت تک زندہ کر ڈالا۔

ہمارے پیارے رسول ﷺ کی پاک زندگی پر اب تک بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں کو امت محمدیہ کے سامنے لانے کا سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ میرے دل میں کافی عرصے سے آرزو جنم لے رہی تھی کہ رسالت مآب ﷺ کی بچوں کے حوالے سے ایسی سیرت لکھوں جس میں شروع سے آخر تک حالات قلمبند کیے جائیں۔ جس کی زبان سادہ، سلیس اور عام فہم ہو، تا کہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والا اس سے فائدہ اٹھا سکے، جو اسکولوں اور مدرسوں کے نصاب اور لائبریری میں بطور حوالہ جات رکھی جا سکے، جس کی روشنی میں والدین اور اساتذہ اپنے بچوں اور شاگردوں کو رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے واقعات آسانی سے ذہن نشین کرا سکیں۔ اس کتاب میں اصل کتب سے حوالہ جات جمع کر دیئے گئے ہیں تا کہ طالب علم بھی اسلامی کتب کے ناموں سے مانوس ہو جائیں۔ میری اولین خواہش ہے کہ بچوں کی کتب میں بھی حوالوں کی نشاندہی ہونی چاہیے تا کہ بچپن سے صحیح بات پختہ ہو جائے۔ قرآن کریم کا حوالہ دیتے ہوئے سورت اور آیت نمبر لکھ دیا ہے تا کہ قرآن کریم سے متعلقہ آیت کو تلاش کرنے میں آسانی ہو جائے۔

کتاب میں جہاں بھی سلیقہ مندی اور حُسن ترتیب نظر آئے وہ میرے محبی اور محترم ڈاکٹر سعید احمد صدیقی صاحب کی مرہون منت ہے۔ جنہوں نے بندے کی بے ربط عبارت کو ربط دیا اور بے زبان الفاظ کو زبان بخشی۔ جبکہ کبھی کبھی غصے کا اظہار بھی کیا۔ میں ان کا تہہ دل سے مشکور و ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے قلم میں اور بھی قوت دے۔ (آمین)

اس کے ساتھ ساتھ میں کتاب کے ناشر مولانا ارسلان بن اختر صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے کتاب پر نظر ثانی کی اور اس میں مفید اضافہ جات کئے اور ساتھ ساتھ اس کتاب میں موضوع کی مناسبت سے سیرت النبی ﷺ سے منسوب مقامات کی تصاویر اور

Marfat.com

نقشوں کو شامل کیا۔

قارئین سے گزارش ہے کہ سیرت النبی ﷺ پڑھتے ہوئے جہاں آپ ﷺ کا نام آئے وہاں ''ﷺ'' کہیں، جہاں کسی صحابی کا نام آئے وہاں رضی اللہ عنہ کہیں، جہاں کسی صحابیہ کا نام آئے رضی اللہ عنہا کہیں، جہاں کسی بزرگ کا نام آئے رحمۃ اللہ علیہ کہیں۔

باادب بانصیب بے ادب بے نصیب

یہ بات ذہن نشین رہے کہ پاک پیغمبر ﷺ کی سیرت کا مطالعہ دیگر تمام سیرتوں سے تو بے نیاز کرسکتا ہے لیکن تمام عظیم ہستیوں کی سیرت کا مطالعہ آقائے نامدار ﷺ کی سیرت سے بے نیاز نہیں کرسکتا۔

ایک بار پھر ہزار ہا سجود وشکرانہ اس خدائے قدوس کی بارگاہ میں جس نے انسانیت کو ضلال وکفر کی تاریکی سے نکال کر علم کا اجالا بخشا اور مجھ ناچیز کو سیرت طیبہ کے موضوع پر کتاب لکھنے کی استطاعت بخشی۔

مکرر صد شکر اس رحمان ورحیم کے جس نے مجھے ایسے پیارے والدین عطا کئے جنہوں نے علم کی بصیرت سے محروم اس بندے کو اس مقام تک پہنچانے میں ہمیشہ اپنی شفقت و محبت کا دامن وا رکھا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد

وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

محتاج دعائے لامتناہی (پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا)

صدر شعبہ اسلامیات، پاکستان شپ اونرز گورنمنٹ ڈگری کالج، کراچی

Marfat.com

پیش لفظ

فخرِ دو عالم، شاہِ اُمم، سید عرب وعجم، رحمتِ دو عالم، سرورِ کائنات، سراجِ منیر، سرکارِ دو جہاں، رحمۃ للعالمین، سید المرسلین، خاتم النبیین، نورِ مبین، رہبرِ کامل، ہادی اعظم حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ کی اتباع اور پیروی عالم انسانیت کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ اور فلاح و کامرانی کا روشن نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا ہر باب اور آپ ﷺ کی سیرت وسنت کا ہر نقش بنی نوع آدم کی فلاح اور نجات کا ضامن ہے۔

یہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا اعجاز ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت کے نقش کو سیرت نگاروں نے موضوع بنایا اور آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے ہر گوشے پر دنیا بھر میں ہر زبان و ادب میں بے شمار کتابیں لکھی گئیں۔ محسن انسانیت ﷺ امت کے معلم و مربی اور معلم انسانیت ہیں۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ تعلیم و تربیت کا بے مثال خزینہ ہے۔

موجودہ دور میں اُمتِ مسلمہ کو جو مسائل اور چیلنجز درپیش ہیں، ان میں نسل نو اور مستقبل کے معماروں کی تعلیم و تربیت سب سے بڑا چیلنج ہے۔ نسل نو کی تعلیم و تربیت کا ابتدائی مرحلہ ان کا بچپن کا زمانہ ہے، بچوں کے ادب کو اسلامی لٹریچر میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بچوں کے لیے لکھنا اور ان کی فہم و فکر کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس ادبی اسلوب کو پیش نظر رکھنا اور اس حوالے سے جملہ تقاضوں کی رعایت کرنا اس نوع کے لٹریچر کا بنیادی تقاضا ہے۔ سیرت نگاری کی تاریخ میں بچوں کے ادب میں گراں قدر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ہمارے دوست، کرم فرما اور معروف مصنف و محقق پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا کو یہ اعزاز و افتخار حاصل ہے کہ ان کی بچوں کے حوالے سے متعدد کتبِ سیرت شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکی ہیں۔ موصوف کو ان کی نگارشات پر قومی سیرت کانفرس اسلام آباد میں متعدد بار صدارتی ایوارڈ اور سندِ امتیاز سے نوازا گیا۔ ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا کی کتابوں

Marfat.com

سکتیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا کو اللہ پاک نے متعدد صلاحیتوں اور علم و ہنر سے نوازا ہے، ماشاء اللہ لکھنے کا خصوصاً بچوں کے حوالے سے لکھنے کا عمدہ ذوق اور سلیقہ رکھتے ہیں، ان کی یہ کتاب ''پیارے نبی ﷺ کی پیاری سیرت'' ہم نے حرفاً حرفاً پڑھی ہے حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کو دیکھ کر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور روح جھوم اٹھتی ہے کہ کس طرح فاضل مصنف نے سینکڑوں کتبِ سیرت کی ورق گردانی کر کے انتہائی محنت، جانفشانی، جدوجہد، اور تحقیق کے بعد بچوں کی علمی استعداد، ذہنی سطح اور فکری معیار کے مطابق کتاب مرتب فرمائی تب جا کر ''پیارے نبی ﷺ کی پیاری سیرت'' کی صورت میں یہ تاریخی تحفہ وجود میں آیا۔ کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب محض کتابوں کی ورق گردانی اور کتب سیرت کے مطالعے سے وجود میں نہیں آئی بلکہ اس میں فاضل مصنف کے قلب کی دھڑکنیں، ان کے نیم شب کا گداز، ان کے دیدۂ تر کی بے تابیاں، ان کا ذوقِ جمال اور سلیقہ تحریر و ترتیب سب ہی کچھ موجود ہے۔ ایسی کتاب کا ذہن میں آنا اور اس کی تکمیل صرف محنت ہی نہیں بلکہ دعاؤں اور فیضانِ الٰہی کا ثمرہ ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ پاک اُمت مسلمہ پر اپنا خاص فضل و کرم فرمائے، عالم اسلام حرمین شریفین اور وطن عزیز کی حفاظت فرمائے اور ہم کو صحیح معنوں میں آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے والا بنائے اور ہم اپنے بچوں کو تعلیم و تربیت اور تعمیر شخصیت مکمل طور سے اسوہ حسنہ کی روشنی میں کریں، لکھنے والے نے کیا خوب لکھا ہے۔

لے کر سیاہی رُخ نو آفتاب سے
لکھنا ہے وصف، حُسنِ رسالت مآب کا

ڈاکٹر سعید احمد صدیقی

خطیب جامع مسجد علی المرتضیٰ، (گلستان جوہر کراچی)

Marfat.com

اظہار خیال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

اسلام نے اپنے عالمگیر پہلو کی وضاحت کے لیے جہاں اللہ کو رب العالمین کہا وہاں ہمارے پیارے رسول جناب احمد مجتبیٰ ﷺ کو الارحم، افصح العرب، امام الخیر، الامین، اول شافع، الباھر، الحاشر، حامل لواء الحمد، خطیب النبیین، خیر الناس، ذکاراً، رھاباً، زعیم الانبیاء، سابق العرب، سید الناس، صاحب السیف، الصفوح، مدینۃ العلم، المعلم اور رحمۃ للعالمین کہا ہے اور ان کی بعثت ''کافۃً للناس'' یعنی تمام انسانوں کی طرف کی گئی ہے۔

سیرت النبی ﷺ ایک ایسا وسیع موضوع ہے کہ اس پر پچھلی صدیوں سے مسلمان کیا غیر مسلم بھی بہت کچھ تحریر کرتے چلے آئے ہیں، لیکن ابھی تک اس ایک ذات وصفات کا تذکرہ تکمیل پذیر نہیں ہو سکا اور ہو بھی کیسے، ''وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ'' کا اعلان تو قیامت تک کے لیے ہے۔ جس کا ظہور یہ ہے کہ ہر زمانے میں آپ ﷺ کی سیرت پاک کے مختلف گوشوں پر مختلف انداز میں آپ کے شیدائی اور عشاق قلم اٹھاتے رہتے ہیں اور تا قیامِ قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

کتاب ''پیارے نبی ﷺ کی پیاری سیرت'' اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے تاہم یہ کتاب بچوں کے لیے نہایت عام فہم اور سادہ انداز میں تحریر کی گئی ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت' ایمانیات' معاشرت' اخلاقیات اور معاملات کے لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور روشن تعلیمات بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ کتاب کے مصنف پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا کے معروف رسائل و جرائد اور اخبارات میں دینی' تعلیمی اور اخلاقی موضوعات پر ان کے

Marfat.com

کالم شائع ہوتے رہتے ہیں۔ان کی یہ کتاب بچوں کے دینی ادب میں ایک عمدہ اضافہ اور بچوں کے لیے لکھی گئی کتب سیرت میں ایک قابل رشک سرمایہ ہے۔

یہ کتاب خاص کر بچوں کے لیے تحریر کی گئی ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر بہت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ قصے، کہانی اور واقعات کے اسلوب میں مصنف نے کتاب کو بہت دلچسپ اور سبق آموز بنادیا ہے۔کتاب کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس میں حواشی وحوالہ جات موجود ہیں جو کہ اکثر کتابوں میں نظر نہیں آتے جس سے کتاب کا مستند ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مصنف محنتی استادوں میں سے ہیں اور لکھنے لکھانے سے ان کا خاص تعلق ہے۔ میں نے کتاب کا مطالعہ کیا اور اسے بچوں کے ادبی اسلوب ومعیار کے عین مطابق پایا ہے۔ یہ کتاب بچوں کے لیے معلومات کا خزانہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا کی اس پُرخلوص کوشش وکاوش کو قبول فرمائے اور بچوں کی کردار سازی کا ذریعہ بنائے (آمین) فالحمد لله علیٰ ذلك۔

ڈاکٹر اکرام الحق الازہری

خطیب جامع مسجد، ایوان صدر اسلام آباد

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

Marfat.com

ابتدائیہ

آقا ﷺ سے محبت وعقیدت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ بروز محشر ہمارا محاسبہ ہمارے معمولات پر ہوگا نہ کہ معلومات پر۔ یہ لازمی ہے کہ ہمارے ہر عمل میں رسول اللہ ﷺ کی سنتیں جھلکیں، ہم سیرت طیبہ کا مطالعہ صرف معلومات میں اضافے کی نیت سے نہ کریں بلکہ ہماری نیت، اصل جذبہ اور اصل مقصد اپنے معمولات کو سیرت طیبہ ﷺ کے مطابق بنانا ہو۔

ہمارے انتہائی محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا صاحب نے ''پیارے نبی ﷺ کی پیاری سیرت'' کی صورت میں بڑی عام فہم، دلچسپ، چھوٹے چھوٹے پیرایوں میں واقعات کی صورت میں پیارے نبی ﷺ کی سیرت کو موتیوں کی طرح پرودیا ہے۔ یہ بچوں کے دینی ادب میں ایک خوبصورت اور قیمتی اضافہ ہے اور میں خصوصیت کے ساتھ اس موقع پر جناب مرحوم ومغفور الحاج شیخ محمد کلوٹا صاحب کا ذکر خیر ضروری سمجھتی ہوں جو فاضل مؤلف کے والد بزرگوار ہیں جنہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اپنی اولاد کی تربیت فرمائی۔ اللہ پاک اس کتاب کو ان کی بخشش اور مغفرت کا ساماں فرمادے۔ ان کے بلند درجات کو اور بلند فرمائے۔ یقیناً اگر وہ حیات ہوتے تو اپنے فرزند کی اس کاوش کو دیکھ کر بڑے مسرور ہوتے، لیکن مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ، اللہ تعالیٰ مصنف کے اعمال صالحہ کو ان کے حق میں قبول فرمائے۔

موصوف چونکہ اسلامیات اور علوم اسلامیہ کے استاد ہیں، اس لیے بچوں کی نفسیات بھی خوب سمجھتے ہیں' ان کے اسلوب تحریر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ بچوں کی ذہنی سطح' ان کی استعداد اور سمجھ بوجھ کے مطابق ہوتی ہے۔ اس سے قبل بھی موصوف نے سیرت مقدسہ پر بچوں کے لیے جو کتابیں لکھیں' وہ بڑی مقبول ہوئیں۔

پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم

پرنسپل (سرسید گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج، کراچی ناظم آباد)

Marfat.com

باب نمبر: 1

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے کی عرب زندگی

ملکِ عرب، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا وطن

پیارے بچو! ہمارے ملکِ پاکستان کے مغرب کی جانب بہت بڑا سمندر (بحیرہ عرب) ہے، اس سمندر کے ایک طرف بھارت اور دوسری طرف ملکِ عرب واقع ہے۔ ملک عرب کا بہت بڑا حصہ صحرا اور پہاڑوں پر مشتمل ہے، بعض جگہ سرسبز وشادابی ہے، اور اب تو حکومت نے بڑے وسیع پیمانے پر ترقیاتی کام کرا کر ملکِ عرب کا نقشہ ہی بدل ڈالا ہے، ہر طرف بلند وبالا اور خوبصورت عمارتیں نظر آتی ہیں اور زندگی کی وہ تمام سہولیات میسر ہیں جو کہ کچھ عرصے پہلے انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا، اللہ نے اس ملک کو تیل کی بہت بڑی نعمت سے نوازا ہے۔

ملکِ عرب کا محلِ وقوع

پیارے بچو! جزیرہ نما عرب (Peninsula Arabian) جنوب مغربی ایشیا میں افریقہ اور ایشیا کے سنگم پر واقع ایک جزیرہ نما ہے جس کا بیشتر حصہ صحرائی ہے۔ جزیرہ نما عرب مشرق وسطی کا اہم ترین حصہ ہے اور تیل اور گیس کے وسیع تر ذخائر کے باعث خطے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

جزیرہ نما عرب کا بیشتر حصہ سعودی عرب میں شامل ہے اور آبادی کی اکثریت بھی سعودی عرب اور یمن میں رہائش پذیر ہے۔ جزیرہ نما عرب میں دنیا کے سب سے زیادہ تیل کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے مقدس ترین مقامات حرمین شریفین مکہ

Marfat.com

مکرمہ اور مدینہ منورہ بھی یہیں ہیں۔

پیارے بچو! اسلام کی آمد سے قبل ملک عرب میں پانچ سلطنتیں شان وشوکت سے اپنا دور حکمرانی مکمل کر چکی تھیں۔ معینی سلطنت جنوبی عربستان پر مشتمل تھی اس سلطنت پر تاریخی کتبوں کے مطابق 25 حکمرانوں نے حکومت کی۔ عرب میں بت پرستی کا بانی ''عمرو بن لحی'' تھا۔ عمرو بن لحی کا اصل نام ربیعہ بن حارث یا ربیعہ ابن حارثہ تھا۔ عرب کا مشہور قبیلہ خزاعہ اسی کی نسل سے ہے۔ عمرو بن لحی شام کا سفر کر رہا تھا (ملکِ شام پیغمبروں کی سرزمین اور آسمانی کتابوں کی اترنے کی جگہ ہے) کہ راستے میں ایک مقام سے گزر ہوا، دیکھا قومِ عمالیق مورتیاں پوج رہے ہیں، اس کو یہ منظر بہت بھلا معلوم ہوا۔ چنانچہ ان سے اس نے کہا کہ ایک بت ہمیں بھی دے دو، ہم اپنے یہاں لے جائیں گے اور ہم بھی اس کی پوجا کریں گے۔ اس پر لوگ بخوشی تیار ہو گئے وہ بت لے کر مکے آ گیا اور کعبے میں بیچ میں رکھ دیا۔ (سیرت حلبیہ/ برہان الدین حلبی/ ج ۱/ ص ۶۵، اور فتح الباری/ ابن حجر/ ص ۱۷/ ص ۱۵۶ اور) رفتہ رفتہ کعبے میں اور مورتیاں آئیں اور ان میں دو مشہور مورتیاں اِساف اور نائلہ بھی تھیں۔ یہ زمزم کے کنویں پر نصب تھیں۔ (ایضاً ص ۶۷ / ص ۱۲۲) پھر ہر قبیلے نے سوچا کہ اب دوسرے قبیلے کے بت کو اپنا خدا کیوں بنائیں۔ لہٰذا ہر ایک قبیلے نے اپنا الگ بت بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی۔

کعبہ چونکہ عرب کا مرکز تھا اس لیے تمام قبائل میں بت پرستی کا رواج ہو گیا۔ مکے کے دو بڑے قبائل قریش اور کنانہ کا بت ''عزیٰ'' خانہ کعبہ میں پوجا جاتا تھا۔ طائف کا سب سے بڑا بت ''لات'' تھا اس کے پجاری قبیلے کا نام بنو ثقیف تھا۔

عرب کا سب سے قدیم بت ''مناۃ'' تھا۔ یہ بحر احمر کے ساحل پر ''قدید'' کے قریب نصب تھا، اوس اور خزرج یعنی مدینے کے لوگ اسی پر قربانی چڑھاتے تھے اور جب کعبے کا حج کر کے آتے تو احرام یہیں اتارتے تھے۔ یغوث، یعوق، نسر، ود، سواع، ہبل نامی بت خانہ کعبے میں نصب تھے۔ ظالموں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر بھی کعبہ کے اندر بنا ڈالی۔

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سیرت

Marfat.com

قبیلہ قبیلہ کا بُت ، ایک خُدا تھا
کسی کا ہُبل تھا کسی کا صَفا تھا
یہ عُزّیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خُدا تھا

(مسدسِ حالی/ خواجہ الطاف حسین حالی/ لاہور/ مکتبہ خلیل/ سنہ ۲۰۰۵ء/ص ۱۴)

اگر چہ عرب سب کے سب بتوں کی پوجا کرتے تھے لیکن اس کے ساتھ یہ یقین ان کے دل سے کبھی نہیں گیا کہ اصلی خدائے برتر او پر والا ہے اور وہی تمام عالم کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس خالق کو وہ "اللہ" کہتے تھے۔

زمانۂ جاہلیت میں عمرو بن لحی کے بنائے ہوئے طور طریقے مشرکین عرب اور جاہل لوگ سمجھتے تھے کہ یہ اختراعات ملت ابراہیمی میں تبدیلی نہیں بلکہ یہ اچھے کام ہیں۔

① یہ لوگ بتوں کا حج وطواف کرتے اور انہیں سجدہ کرتے۔

② یہ لوگ جانوروں کو بتوں کے آستانوں پر لے جا کر ذبح کرتے۔

③ یہ لوگ بتوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے اپنے کھانے پینے، کھیتی اور چوپائے کی پیداوار کا ایک حصہ بتوں کے لیے خاص کر لیتے، اس سلسلے میں ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: "اور (یہ لوگ) اللہ ہی کی پیدا کی ہوئی چیزوں یعنی کھیتی اور چوپایوں میں اللہ کا ایک حصہ مقرر کرتے ہیں اور اپنا خیال (باطل) سے کہتے ہیں یہ (حصہ) تو اللہ اور اور یہ ہمارے شریکوں (بتوں) کا۔"

(سورہ الانعام / آیت نمبر ۱۳۶)

④ بتوں کے تعلق کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ وہ مشرکین کھیتی اور چوپائے کے اندر مختلف قسم کی نذریں مانتے تھے۔ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: "اور اپنے خیال سے یہ بھی کہتے کہ یہ چوپائے اور کھیتی منع ہے اسے اس شخص کے سوا جسے ہم چاہیں کوئی نہ کھائے۔"

(سورہ الانعام / آیت نمبر ۱۳۸)

Marfat.com

عرب کے قدیم مذاہب

مشرکین عرب کا سب سے نمایاں مذہب شرک تھا۔شرک کے معنی ہیں ''اللہ'' کی ذات و صفات اور افعال میں دوسرے کو شریک ٹھہرانا۔عرب اللہ کے ساتھ بتوں، جنوں، فرشتوں اور ستاروں وغیرہ کو اللہ کے ساتھ شریک کرتے تھے۔

یہود: جب پانچویں صدی قبل مسیح میں بخت نصر یہودیوں کو تباہ برباد کرنے کے درپے ہوا تو وہ عرب کی طرف چلے آئے۔بنو اسماعیل نے اپنے چچازاد بھائیوں بنو اسرائیل کا خیر مقدم کیا۔حمیر، بنو حرث بن کعب، کندہ یہ یہودی قبائل تھے۔اہل خیبر دائرہ یہودیت میں شامل ہو چکے تھے۔یثرب میں بنو قریظہ، بنو قینقاع، بنو نضیر قبائل یہودی تھے اور یثرب پر ان کا پورا غلبہ تھا۔

عیسائی نصاریٰ عرب میں تقریباً تیسری صدی میں آنا شروع ہوئے تھے۔سب سے پہلے جنوبی عرب میں نجران میں سکونت اختیار کی اور تبلیغی کوششوں سے وہاں کے لوگوں کو عیسائی بنالیا۔عیسائیوں کی تبلیغ کو دو طرف سے بڑی قوت پہنچی تھی۔ایک شاہ حبش کی طرف سے جن کا قومی اور شاہی مذہب عیسائیت تھا۔دوسرے شمال میں رومی سلطنت کی طرف سے جن کا شاہی مذہب عیسائیت تھا۔اس لیے شمالی طرف کے وہ قبائل جو حدود شام میں جا کر آباد ہوگئے تھے وہ عیسائی ہوگئے تھے۔چنانچہ لخم، جذام عاملہ، مذحج، بہرا، سلیح وغیرہ قبائل نے عیسائیت قبول کر لی تھی۔

قبیلہ قریش کے خاندان بنو اسد میں چند آدمی عیسائی ہوگئے تھے جن میں ''ورقہ بن نوفل'' کا نام مشہور ہے۔اسی طرح اوس و خزرج کے قبائل میں چند ایک آدمی عیسائیت میں داخل ہوگئے تھے۔عیسائیت بھی توحید چھوڑ چکے تھے۔عیسائی باپ، بیٹے اور روح القدس تینوں کو خدا مانتے تھے۔قرآن مجید نے عیسائیت کے باطل عقائد کی جگہ جگہ تردید کی ہے۔

Marfat.com

صائبین (صابی) قرآن مجید میں صائبین کا نام تین دفعہ آیا ہے لیکن نام کے علاوہ کچھ اور وضاحت نہیں کی گئی۔ صائبین کا اصل مقام بابل تھا۔ مسلسل سیاسی انقلابات کی وجہ سے ان میں یہودیت، مجوسیت، یونانی فلسفہ اور عیسائیت کے اجزاء شامل ہو گئے تھے۔ ایک اللہ پر یقین رکھتے تھے۔ ستاروں اور بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ تین وقت ستاروں کی پرستش کرتے تھے ان کا قبلہ قطب شمالی تھا اس کی طرف منہ کر کے عبادت کرتے تھے۔ صائبین میں روزوں کے دن مقرر تھے۔ صائبین حضرت یحیٰی بن زکریا علیہ السلام کو سچا نبی مانتے تھے جن کو یہودیوں نے قتل کیا تھا۔ اس مذہب سے اہل عرب کو شدید نفرت تھی اس وجہ سے اس مذہب کے پیروکار عرب میں نہ بڑھ سکے۔ ان کی تعلیمات کا عربوں پر بہت اثر تھا۔ چنانچہ یمن کے حمیری "سورج" اور شمال کے بنو کنانہ "چاند" کی پرستش کرتے تھے۔

(بلوغ الارب / ج۲/ص ۲۳۹)

مجوسی ایران کا قدیم مذہب ہے جس کے بانی زرتشت تھے۔ مجوس یزداں اور اہرمن دو خداؤں کے قائل تھے۔ یزداں "خیر" اور اہرمن "شر" کا خدا تصور کرتے تھے۔ اسی طرح یزداں "نور" یعنی روشنی اور اہرمن کو "ظلمت" یعنی اندھیرے سے تعبیر کرتے تھے۔ قبیلہ تمیم مجوسی تھا۔

حنفاء: رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل ایک اندرونی تحریک شرک سے بیزاری کی اٹھی تھی۔ وہ لوگ اپنے آپ کو حنیف کہتے تھے۔ وہ صرف ایک اللہ کے پرستار تھے۔ ان کا نہ نصرانیت سے تعلق تھا اور نہ یہودیت سے اور نہ وہ عرب کی غلط رسومات اور رواج کو مانتے تھے بلکہ اس کی اصلاح چاہتے تھے۔ درحقیقت حنیف حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی مذہب تھا، جس میں خالص توحید پائی جاتی تھی۔

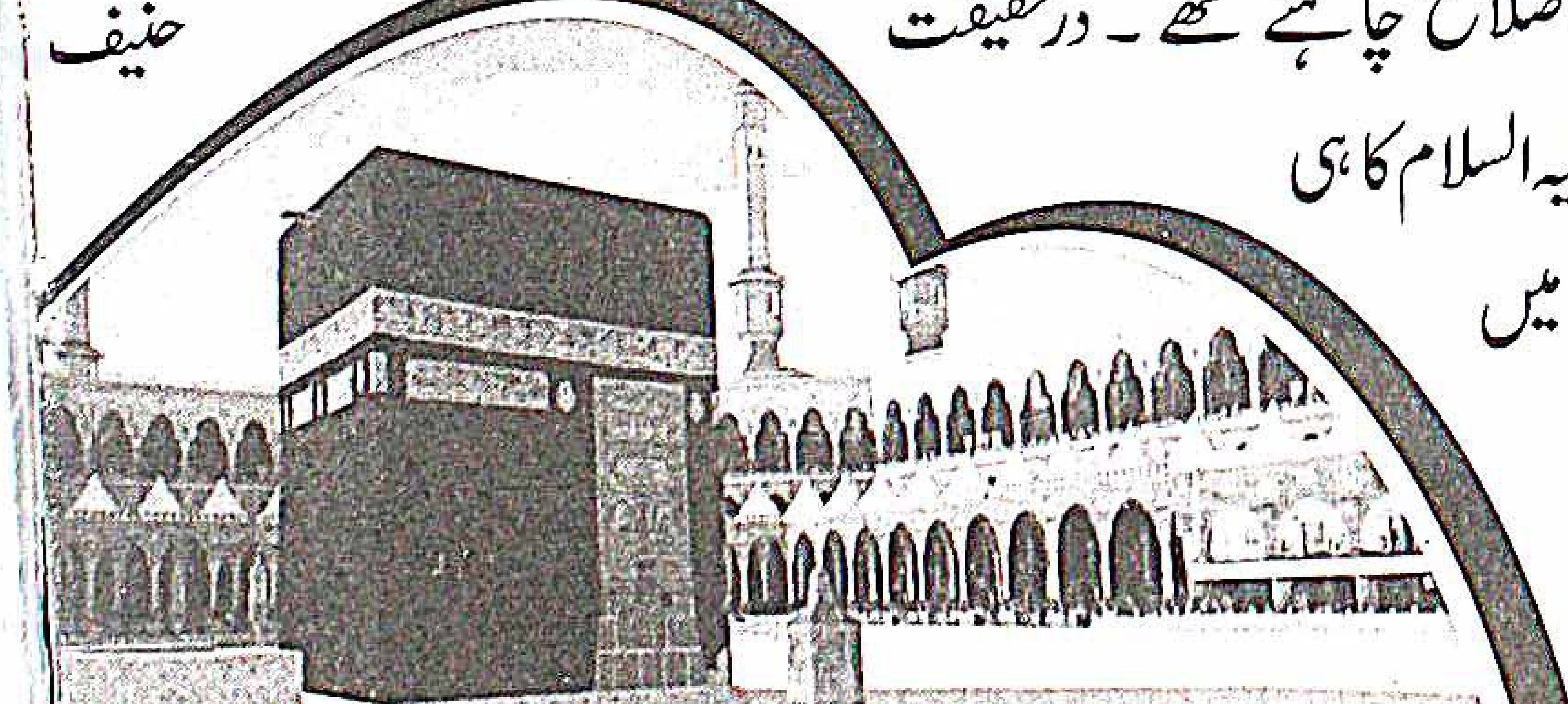

Marfat.com

ملکِ عرب کی سیاسی حالت

پیارے بچو! نبی کریم ﷺ کی ولادت اور تشریف آوری سے قبل عرب میں کوئی مرکزی حکومت نہ تھی۔ تمام عرب مختلف قبائل میں تقسیم تھا۔ قبیلہ کی حکومت جمہوری طرز پر ہوتی تھی۔ جمہوری اصول کے مطابق وہی شخص قیادت کا اہل ہوتا تھا جس کے حامی سب سے زیادہ ہوں اور وہ شجاعت' مہمان نوازی اور فیاضی میں ممتاز حیثیت رکھتا ہو۔ قبیلہ کا کوئی قانون نہ ہوتا۔

عرب میں مرکزی حکومت کے فقدان کی وجہ سے نہ کوئی عدالت تھی نہ امن و امان کے قیام کے لیے پولیس کا محکمہ۔ خارجی خطرات سے نپٹنے کے لیے فوجی نظام بھی نہیں تھا۔ مرکزی حکومت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہی ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر حملہ کر دیتا تھا۔

مکہ شہر کا فضائی منظر

پیارے بچو! عرب کے لوگ بہت سے قبیلوں میں بٹے ہوئے تھے اور ہر قبیلہ کا سردار الگ الگ ہوتا تھا۔ یہ سردار اگرچہ بادشاہ نہیں ہوتے تھے مگر اپنے قبیلے میں انہیں وہی رتبہ اور اختیارات حاصل ہوتے تھے جو بادشاہوں کو حاصل ہوتے تھے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی پیدائش کے وقت مکہ معظّمہ کے سردار ان کے دادا عبدالمطلب تھے۔ اس کے علاوہ روم اور ایران کی سرحدوں پر بسنے والے بعض عرب قبیلوں میں باقاعدہ ریاستیں بھی قائم تھیں۔ مگر ان کے رئیس روم اور ایران کے بادشاہوں کے ماتحت ہوتے تھے۔

Marfat.com

ملکِ عرب کی اخلاقی حالت

پیارے بچو! عرب والوں کی اخلاقی حالت بہت خراب تھی۔ جوا کھیلنے کا عام رواج تھا اور شراب پینے کو فخر کی بات سمجھتے تھے۔ بعض باتیں ان میں اچھی بھی تھیں۔ یہ لوگ تلوار چلانے کے ماہر اور بات کے پکے ہوتے تھے۔ مہمان نوازی اور بخشش کا بھی ان میں خوب رواج تھا۔ الطاف حسین حالی نے کیا خوب کہا ہے:

جُوا ان کی دن رات کی دل لگی تھی
شراب ان کی گھٹّی میں گویا پڑی تھی
تعیش تھا، غفلت تھی، دیوانگی تھی
غرض، ہر طرح ان کی حالت بُری تھی
بہت اس طرح گزریں تھیں ان کی صدیاں
کہ چھائی ہوئی نیکیوں پر تھیں بدیاں

(مسدسِ حالی/ خواجہ الطاف حسین حالی/ لاہور/ مکتبہ خلیل / ۵ سنہ ۲۰۰ء/ص ۱۶)

یہ لوگ ہمیشہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ بعض دفعہ معمولی معمولی باتوں پر لڑائی چھڑ جاتی تھی اور برسوں تک جاری رہتی تھیں۔ ظلم وستم، ڈاکہ زنی، لوٹ مار، لڑائی جھگڑے، شر وفساد، جنگ وجدل قتل وغارت گری عام تھی۔

کہیں تھا مویشی چَرانے پر جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پر جھگڑا
لبِ جُو، کہیں آنے جانے پر جھگڑا
کہیں پانی پلانے پہ جھگڑا
یوں ہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں
یوں ہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں

(مسدسِ حالی/ خواجہ الطاف حسین حالی/ لاہور/ مکتبہ خلیل / ۵ سنہ ۲۰۰ء/ص ۱۵)

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کی آمد سے قبل عرب میں بچیوں کو زندہ دفن کرنا

پیارے بچو! عربوں کے بعض قبائل میں ایک انتہائی گندی رسم یہ تھی کہ بچوں کے پیدا ہونے پر خوش ہوتے اور بچیوں کے پیدا ہونے پر غم کرتے، شرم سے منہ چھپاتے تھے۔

(سورہ النحل / آیت نمبر ۵۸)

بلکہ لڑکیوں کے پیدا ہوتے ہی زندہ زمین میں دفن کر دیتے تھے۔ کچھ عربوں کا خیال تھا کا یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ کوئی ہمارا داماد بنے' کچھ عربوں کا خیال تھا ان لڑکیوں پر خرچہ کرنا پڑے گا' انہیں جیب سے کھلانا پڑے گا اس لیے وہ بچیوں کو قتل کر دیتے تھے۔

(سورۃ التکویر / آیت نمبر ۸)

زید بن عمرو ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس رسم کی نفی کی۔ جب کوئی شخص ایسا ارادہ کرتا تو وہ جا کر اس لڑکی کو مانگ لیتے اور خود اس کی پرورش کرتے۔ خواجہ الطاف حسین حالی نے اس حوالے سے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے:

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دُختر — تو خوفِ شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور — کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جا کر

(مسدسِ حالی/ خواجہ الطاف حسین حالی/ لاہور/ مکتبہ خلیل / ۲۰۰۵ء/ص ۱۵)

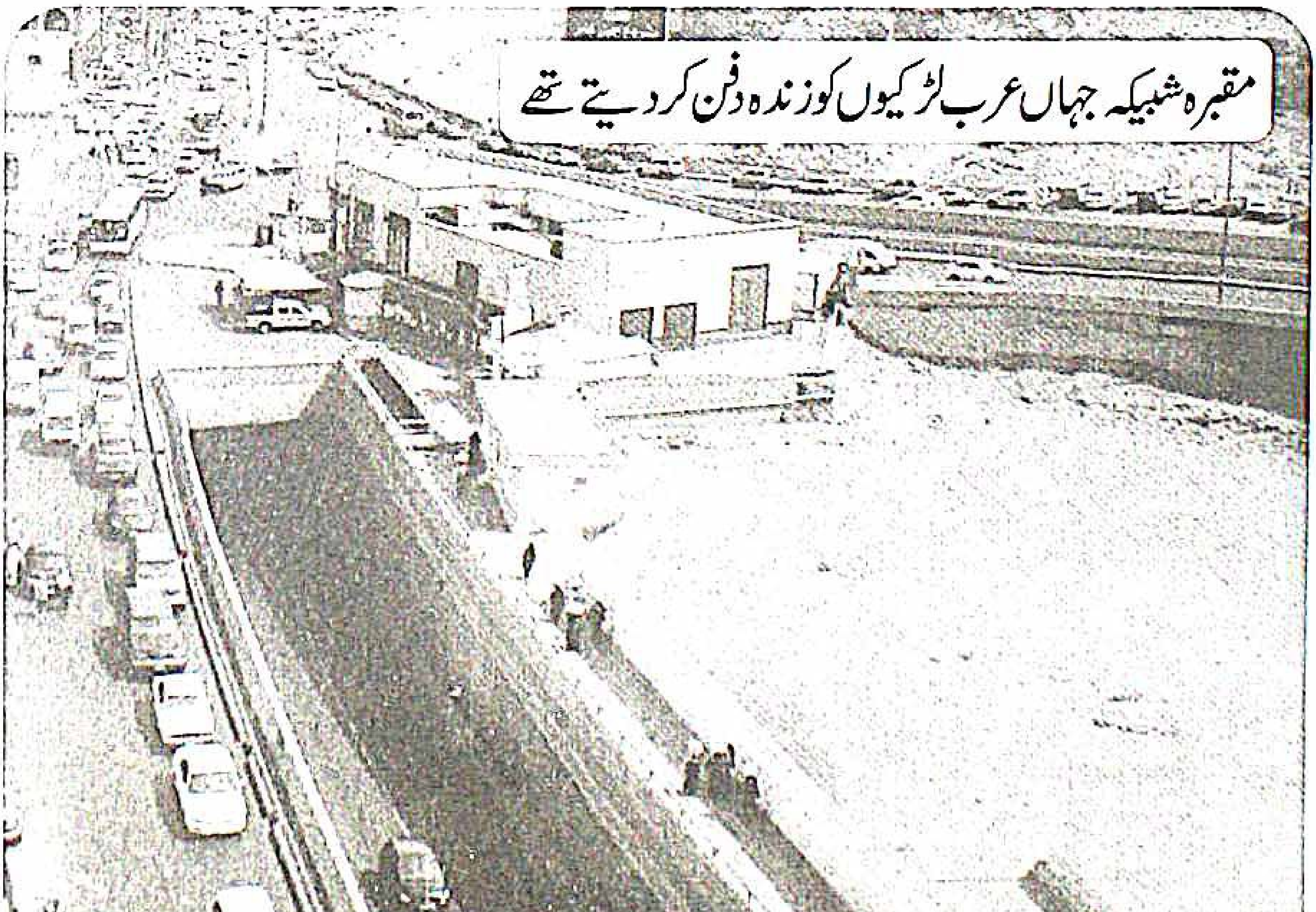

مقبرہ شبیکہ جہاں عرب لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے

Marfat.com

ملکِ عرب کی معاشرتی حالت

پیارے بچو! جس ملک میں نہ مذہبی حالت اچھی ہو نہ اخلاقی حالت اور نہ تمدنی حالت تو اس ملک میں زندگی کا درخت کیسے سرسبز ہو سکتا ہے۔ ملکِ عرب میں عورت کو کم تر سمجھا جاتا تھا۔ ایک عورت کے کئی کئی شوہر ہوتے تھے۔ ایک مرد جس قدر چاہتا شادیاں کر لیتا۔ جس گھر میں لڑکی پیدا ہوتی اس کو سخت رنج ہوتا۔ عورت وراثت میں حصہ دار نہیں ہوتی تھی۔ عرب کے جاہل معاشرے میں پڑوسیوں کے حقوق کا خیال نہیں رکھا جاتا تھا۔ نہ غریب' بے کس' یتیم اور مسکین کے حقوق کا خیال رکھا جاتا۔ معاشرے کا سب سے نچلا اور ذلیل طبقہ غلاموں کا تھا۔ ان کی باقاعدہ خرید و فروخت ہوتی تھی۔

ملکِ عرب میں قبائلی نظام

پیارے بچو! عرب میں قوم، قبیلے کی بنیاد پر بڑی سخت تفریق تھی، عربی معاشرہ خاندانوں کی بنیاد پر مختلف طبقات میں تقسیم تھا۔ ایک خاندان دوسرے خاندان سے اپنے آپ کو افضل اور بہتر سمجھتا تھا۔ بعض خاندان اپنے سے کم تر خاندان یا عام انسانوں کے ساتھ بعض رسوم میں شرکت نہیں کرتے تھے۔ حج کے موقع پر قریش اور کنانہ عام حجاج سے الگ تھلگ رہتے تھے۔ وہ عرفات میں عام حاجیوں کے ساتھ قیام نہیں کرتے تھے۔ خاندان قریش کے لوگ مکے کے باشندے ہونے اور بیت اللہ کے پاسبان ہونے کی وجہ سے، اپنے حقوق کو تمام عرب پر نمایاں جانتے۔ اسی لیے انہوں نے اپنا نام (حمس بہادر اور گرم جوش) رکھا تھا، یہ لوگ عرفات نہیں جاتے تھے، مزدلفہ سے ہی واپس آ جاتے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: ''ثُمَّ افیضوا من حیث اَفاض الناس''

ترجمہ: ''تم لوگ بھی وہیں سے افاضہ (لوٹا) کرو جہاں سے لوگ افاضہ (لوٹا) کرتے ہیں۔''

(سورہ البقرہ / آیت نمبر ۱۹۹)

Marfat.com

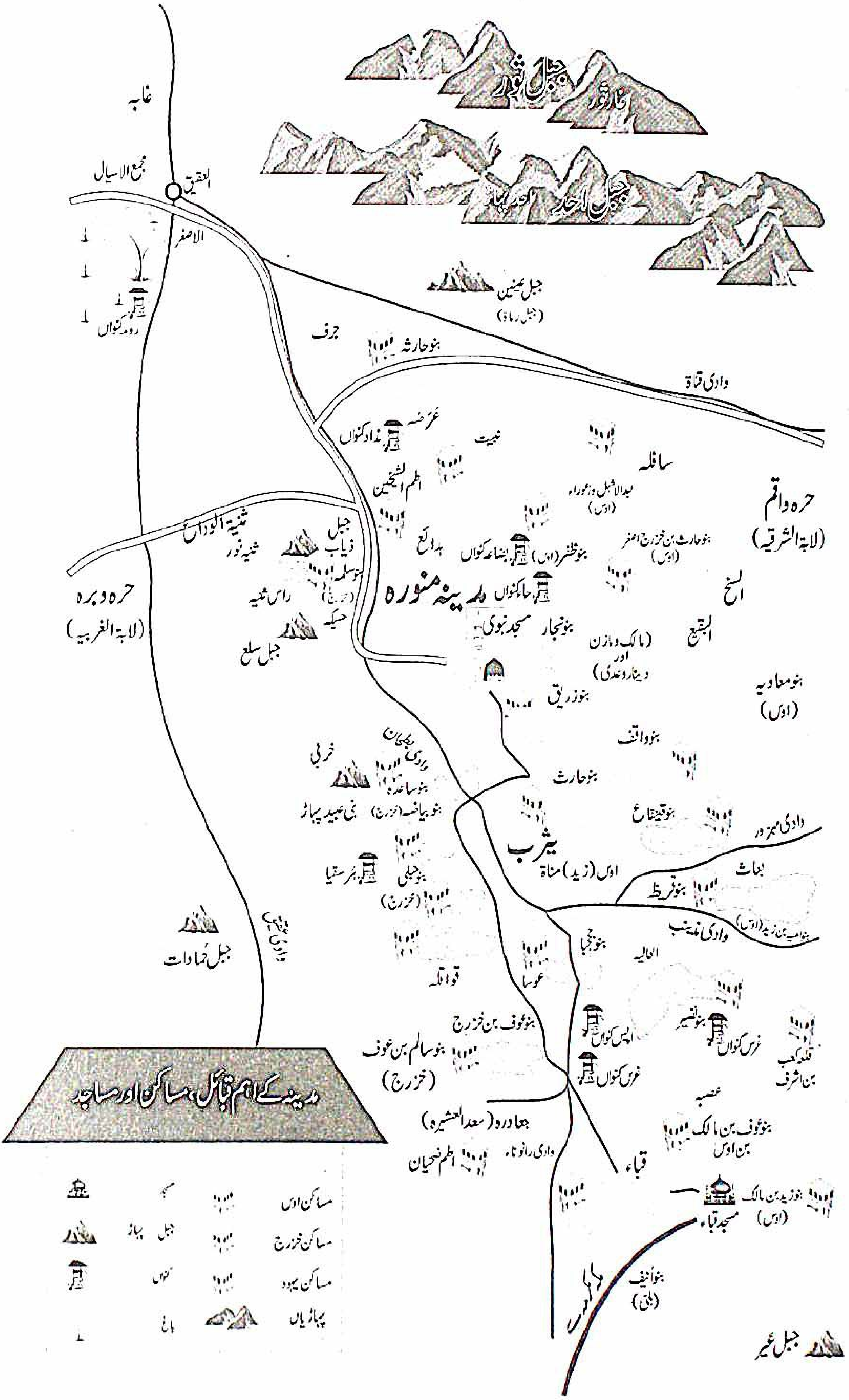

غابہ
مجمع الاسیال
العقیق
الاصفر
رومہ کنواں
غار ثور
جبل ثور
جبل احد
احد پہاڑ
جبل عینین
(جبل رماة)
جرف
بنو حارثہ
وادی قناة
عرضہ
اطم الشیخین
سافلہ
حرہ واقم
(لابۃ الشرقیہ)
عبدالاشہل وزعوراء
(اوس)
بنو حارث بن خزرج اصغر
(اوس)
بنو ظفر (اوس)
بدائع
ثنیۃ الوداع
ثنیہ ثور
جبل ذباب
بنو سلمہ
(خزرج)
راس ثنیہ
حرہ وبرہ
(لابۃ الغربیہ)
حسیکہ
جبل سلع
مدینہ منورہ
بنو نجار
مسجد نبوی
السنح
البقیع
(مالک و مازن
اور
دینار و عدی)
بنو معاویہ
(اوس)
بنو زریق
بنو واقف
بنو حارث
خربی
بنو ساعدہ
بنو بیاضہ (خزرج)
بنی عبید پہاڑ
بنو قینقاع
وادی مہزور
یثرب
اوس (زید) مناۃ
بعاث
بنو قریظہ
بئر سقیا
بنو جبلی
(خزرج)
وادی مذینب
بنو جحجبا
العالیہ
جبل حمادات
وادی بطحان
قواقلہ
بنو عوف بن خزرج
بنو نضیر
اریس کنواں
غرس کنواں
قلعہ کعب
بن اشرف
بنو سالم بن عوف
(خزرج)
عصبہ
جعادرو (سعد العشیرہ)
بنو عوف بن مالک
بن اوس
وادی رانوناء
اطم ضحیان
قباء
مسجد قباء
بنو زید بن مالک
(اوس)
بنو انیف
(بلی)
جبل عیر
مدینہ کے اہم قبائل، مساکن اور مساجد
مساکن اوس
مسجد
مساکن خزرج
جبل پہاڑ
مساکن یہود
کنواں
پہاڑیاں
باغ

Marfat.com

ملکِ عرب کی قدیم اقوام/عرب قبیلوں کی تقسیم

پیارے بچو! تاریخ دانوں نے عرب کے رہنے والوں کو جو حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی اولاد ہیں، تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ عرب بائدہ، عرب عاربہ اور عرب مستعربہ۔

① عرب بائدہ: یعنی عرب کے قدیم ترین قبائل جو اسلام سے بہت پہلے فنا ہو چکے تھے۔ ان میں عاد، ثمود، طسم، جدیس، امیم، جُرہم اور جاسم شامل ہیں۔ ان میں سے اکثر اللہ کے عذاب کا شکار ہو کر ہلاک ہوئے۔

② عرب عاربہ: یہ یمن اور اس کے قرب و جوار کے باشندے ہیں اور بنو قحطان کہلاتے ہیں۔ بنو جرہم اور بنو یعرب انہی کی شاخیں ہیں۔ بنو قحطان جو عرب بائدہ کے بعد عرب کے اصلی باشندے تھے اور ان کا اصل مسکن ملک یمن تھا۔ بنو یعرب میں سے عبد شمس جو سباء کے نام سے مشہور ہے یمن کے تمام قبیلوں کا جد امجد ہے۔ اسی نے یمن کا مشہور شہر ''مآرب'' بسایا تھا اور وہاں تین پہاڑوں کے درمیان ایک بہت بڑا بند باندھا تھا۔ یہ بند کچھ مدت بعد کمزور ہو گیا تھا، جس سے سارے ملک میں بہت بڑا سیلاب آ گیا تھا۔ اس سیلاب کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔

③ عرب مستعربہ: یہ حجاز اور نجد وغیرہ کے باشندے ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کے والد سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے شہر بابل کے باشندے تھے اور یہ شہر دریائے فرات کے مغربی کنارے کے ساحل کے کونے پر واقع تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی بیوی حضرت ہاجرہ سے بیٹا عطا فرمایا، جن کا نام اسماعیل علیہ السلام تھا اور جو ذبیح اللہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔

(بخاری، احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ: ☆واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا☆)

ان میں بہت سے قبیلے ہیں جن میں ''ربیعہ'' اور ''مُضر'' مشہور ہیں۔ مُضر ہی کی ایک شاخ قریش بھی ہے۔ جس سے نبی ﷺ کا تعلق ہے۔ عرب مستعربہ کو ''بنو عدنان'' بھی کہتے ہیں۔

(دروس التاریخ/ص ۱۲)

Marfat.com

عرب تاریخ کے تین مشہور دور

پیارے بچو! تاریخ عرب کے تین مشہور و معروف دور گزرے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

1 عرب کا قدیم زمانہ

اس دور کی ابتداء کے متعلق ہمیں تاریخ میں معلومات نہیں ملتیں، تاہم یہ دور 450ء پر ختم ہو جاتا ہے اور اس دور میں کہیں بھی تہذیب و تمدن کا نام و نشان بھی نہیں ملتا۔

2 جاہلیت کا زمانہ

اس دور کی ابتداء 450ء سے ہوتی ہے اور 570ء میں اسلام کے ظہور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس زمانے کے حالات ہم بیان کر چکے ہیں۔

3 ظہور اسلام کا زمانہ

اس زمانے کا آغاز آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے ہوتا ہے۔ سارا عرب اسلام کی روشنی سے منور ہو چکا تو اطراف کے خطے بھی اسلام کی روشنی سے روشن ہونے لگے۔

قریش

پیارے بچو! عرب کے تمام قبیلوں میں خاندان قریش کو خاص امتیاز حاصل تھا اور یہ قبیلہ عرب کا سب سے زیادہ معزز قبیلہ تھا۔ کعبہ جو تمام عرب کا دینی مرکز تھا اس کے متولی یہی قریش تھے اور مکہ معظّمہ کی ریاست بھی انہی سے متعلق تھی۔ قبیلہ قریش کی بڑی بڑی شاخیں یہ تھیں: ہاشم، امیہ، نوفل، عبدالدار، اسد، تیم، مخزوم، عدی، جمح، سہم۔ مکہ معظّمہ کے تمام ذمہ داری کے عہدے انہی شاخوں میں بٹے ہوئے تھے۔ خاندان قریش میں بنی ہاشم کا خاندان سب سے زیادہ ممتاز تھا کیونکہ اکثر بڑے بڑے عہدے بنو ہاشم کے پاس تھے۔ (دروس التاریخ/ص ۱۲)

Marfat.com

ملکِ عرب میں سالانہ جشن اور میلے

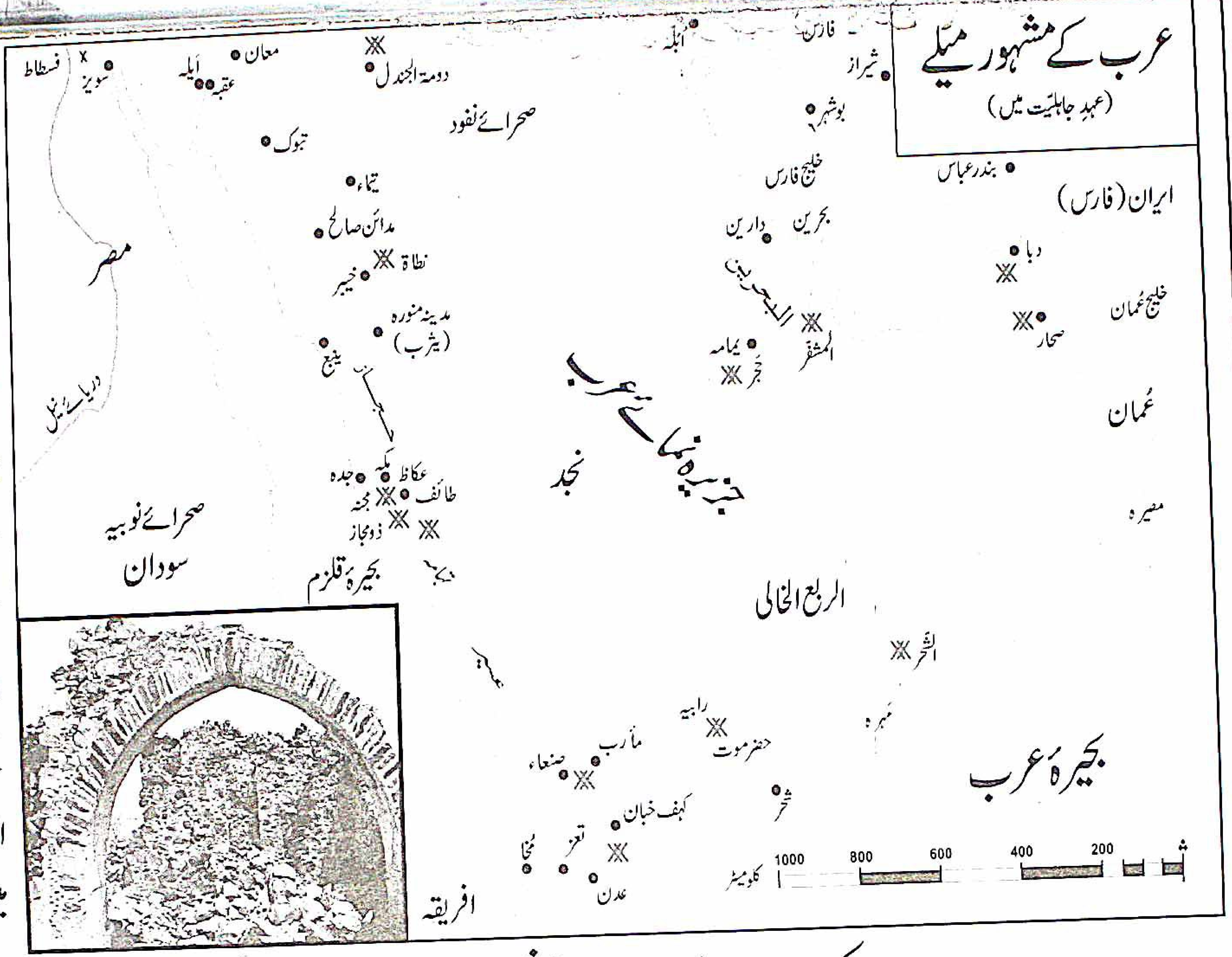

پیارے بچو! جس طرح ہمارے ہاں نمائش اور ثقافتی میلے لگتے ہیں، اسی طرح عرب میں بھی میلوں کا دستور تھا۔ اسلامی مہینے رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم کے چار مہینے میلوں کے مخصوص تھے۔ ان میلوں میں تمام عرب کے لوگ جمع ہوتے تھے اس لیے ان چار مہینوں میں لڑائی بند رہتی تھی۔

Marfat.com

عکاظ! عرب کا قدیم بازار

ان میلوں میں سب سے بڑا اور مشہور میلہ ''عکاظ'' کا تھا، جو ہر سال شوال اور ذوقعدہ میں طائف کے قریب لگتا تھا۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے تقریباً سولہ سال قبل اس جگہ کو عربوں کے قومی بازار کی حیثیت حاصل ہوئی، عرب کے تمام قبیلوں کے خیموں سے میدان بھر جاتا تھا اور بیس دن تک خرید وفروخت مشاعروں اور جلسے اپنے عروج پر ہوتے تھے۔ اس میلے میں چونکہ تمام عرب کے قبیلے جمع ہوتے تھے اس لیے یہیں مختلف قبیلوں کے جھگڑوں کا فیصلہ بھی ہوتا تھا۔

عکظ کے معنی ہیں، فخر وغرور اور بڑائی بیان کرنا، اس لیے اس بازار کو عکاظ کہتے ہیں، یہاں کے لوگ اپنی بڑائیاں بیان کرتے، فخر وغرور میں ایک دوسرے پہ سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔

(نقوش پائے مصطفیٰ ﷺ / ابو محمد عبدالمالک / کراچی / مکتبہ العرب / فروری ۲۰۱۳ / ص ۳۴)

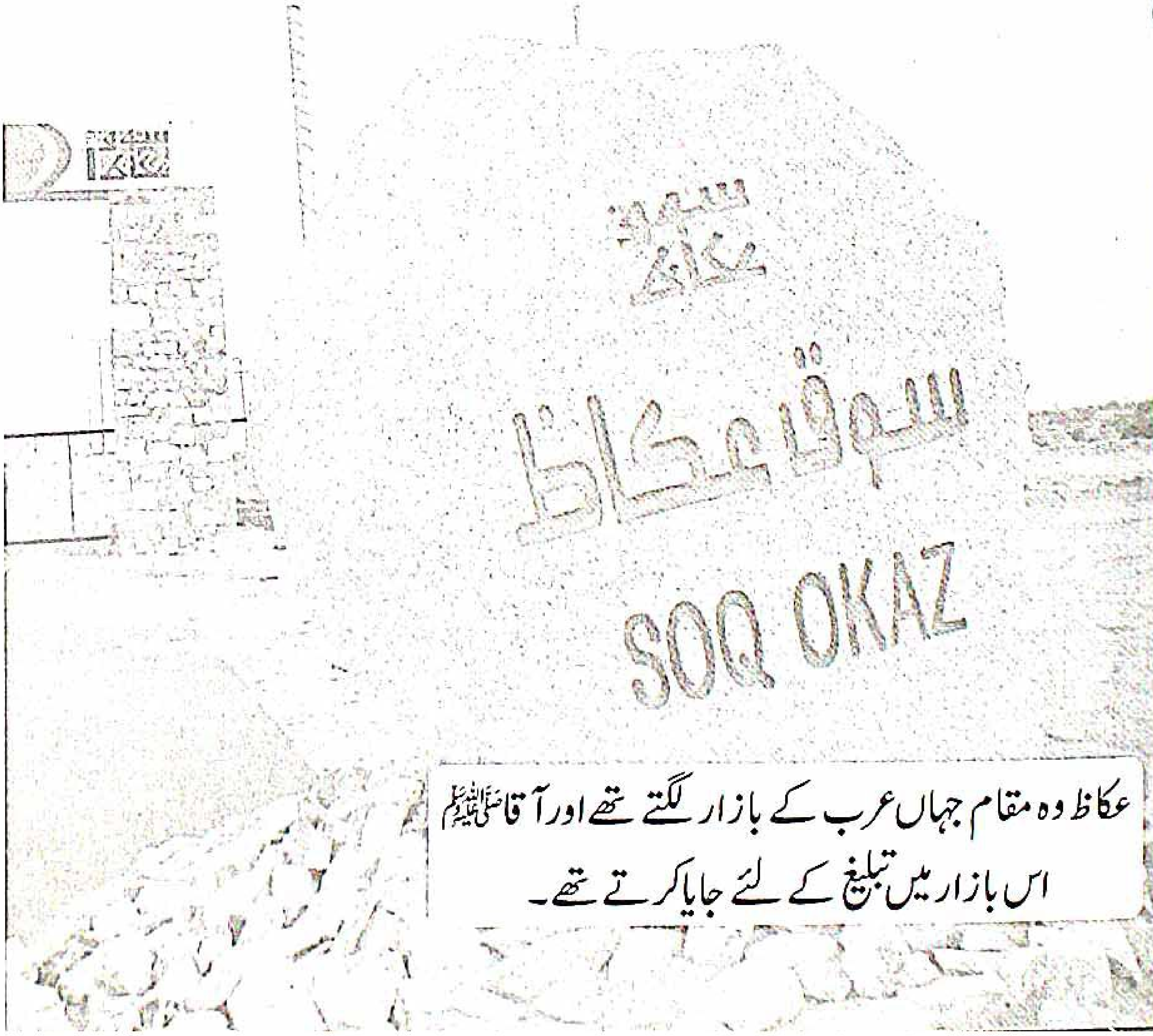

عکاظ وہ مقام جہاں عرب کے بازار لگتے تھے اور آقا ﷺ اس بازار میں تبلیغ کے لئے جایا کرتے تھے۔

Marfat.com

ابرہہ کا کعبۃ اللہ پر ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ حملہ (واقعہ فیل)

پیارے بچو! اسلام سے پہلے کا ایک واقعہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ چھٹی صدی عیسوی کے درمیان یمن کا رئیس ابرہہ نامی شخص تھا۔ ابرہہ عیسائی مذہب کا ماننے والا تھا اور حبش کی عیسائی سلطنت کے ماتحت تھا۔ ابرہہ کو عیسائی مذہب کے اشاعت کا بڑا خیال تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے دارالسلطنت ''صنعاء'' میں ایک عالی شان گرجا تعمیر کرایا اور عرب والوں کو ترغیب دی کہ وہ خانہ کعبہ کا حج اور طواف کرنے کی بجائے اس گرجا کا حج اور طواف کیا کریں۔ ابرہہ کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح عرب کے لوگوں کو عیسائی بنالیا جائے۔

عرب کے اکثر قبیلوں نے ابرہہ کا یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا اور اس ایک شخص نے جا کر اس گرجے میں جا کر گندگی کر دی، جس سے وہ سخت غصے میں آ گیا اور اس نے سوچا کہ خانہ کعبہ کو گرا کر، قصہ ہی ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ بہت بڑے لشکر کے ساتھ جس میں تیرہ ہاتھی بھی تھے کعبہ کو گرانے کے لیے ۵۷۱ء میں چلا۔

ابرہہ کا لشکر جب مکے کے قریب پہنچا تو لشکر والوں نے مکہ والوں کا بہت سا سامان لوٹ لیا جس میں ہمارے پیارے نبی عربی ﷺ کے دادا سردارِ مکہ، حضرت عبدالمطلب کے دوسو اونٹ بھی تھے۔ عبدالمطلب ابرہہ کے پاس پہنچے۔ ابرہہ نے ان کی بڑی تعظیم کی اور اپنے برابر بٹھایا اور پھر آنے کی وجہ پوچھی۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب نے کہا: ''آپ کے سپاہی میرے دوسو اونٹ ہنکا لائے انہیں واپس دلا دیجیے۔''

ابرہہ نے کہا: ''اے سردار مکہ! مجھے تعجب ہے کہ تم نے اپنے اونٹوں کے متعلق تو سوال کیا مگر کعبہ کے متعلق کچھ نہ کہا جسے میں گرانے آیا ہوں۔''

عبدالمطلب: ''اے بادشاہ! میں تو اونٹوں کا مالک ہوں، لہذا مجھے ان کی فکر ہوئی۔ جو ''کعبے'' کا مالک ہے وہ اس کا انتظام خود کرے گا۔''

ابرہہ اس جواب کو سن کر چپ ہو گیا۔

Marfat.com

ابرہہ: غصہ میں آ کر کہتا ہے کہ ''میں دیکھوں گا کہ کعبے کا مالک اس کو میرے ہاتھ سے کیسے بچاتا ہے؟ ہاں! تم اپنے اونٹ لے جاؤ۔'' (سیرت حلبیہ / ج ۱ / ص ۱۹۸-۱۹۹)

ابرہہ کے پاس سے لوٹ کر حضرت عبدالمطلب کعبے میں گئے اور اس کا حلقہ پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے اس کی حفاظت کی دعا مانگی اور پھر سب مکے والوں کو لے کر آس پاس کی پہاڑیوں میں چھپ گئے۔

اللہ تعالیٰ نے عبدالمطلب کی دعا قبول فرمائی جونہی ابراہہ نے مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا، ہزارہا پرندے فضا میں چھا گئے جن کی چونچ اور پنجوں میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں تھیں۔ یہ کنکریاں انہوں نے ابراہہ کی فوج پر برسانی شروع کر دیں۔

کنکریاں کیا تھیں اللہ کا عذاب تھیں، جس کے سر پر پڑیں اسے زندہ نہ چھوڑا۔ ابراہہ کی ساری فوج تتر بتر ہوگئی۔ خود اس کے ہاتھیوں نے اس کی فوج کو کچل ڈالا۔ ابراہہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ بھاگ کر یمن پہنچا جہاں کچھ عرصہ کے بعد وہ مر گیا۔

مکے والوں نے اس غیبی فتح کی بڑی خوشی منائی اور اسے کسی آنے والے مبارک واقعہ کا نیک شگون قرار دیا۔ قرآن مجید کی ''سورہ فیل'' میں اسی کا ذکر ہے۔ اس میں ابرہہ کے لشکر کو ''اصحاب الفیل'' کہا گیا ہے۔ کیونکہ ان کے پاس ہاتھی بھی تھے۔ اسی نسبت سے عربوں میں یہ سال ''عام الفیل'' یعنی ''ہاتھیوں والا سال'' کے نام سے مشہور ہوگیا اور وہ اسی سال سے تاریخوں کا حساب کرنے لگے۔

(حوالہ: سیرۃ ابن ھشام ۱/۴۳)

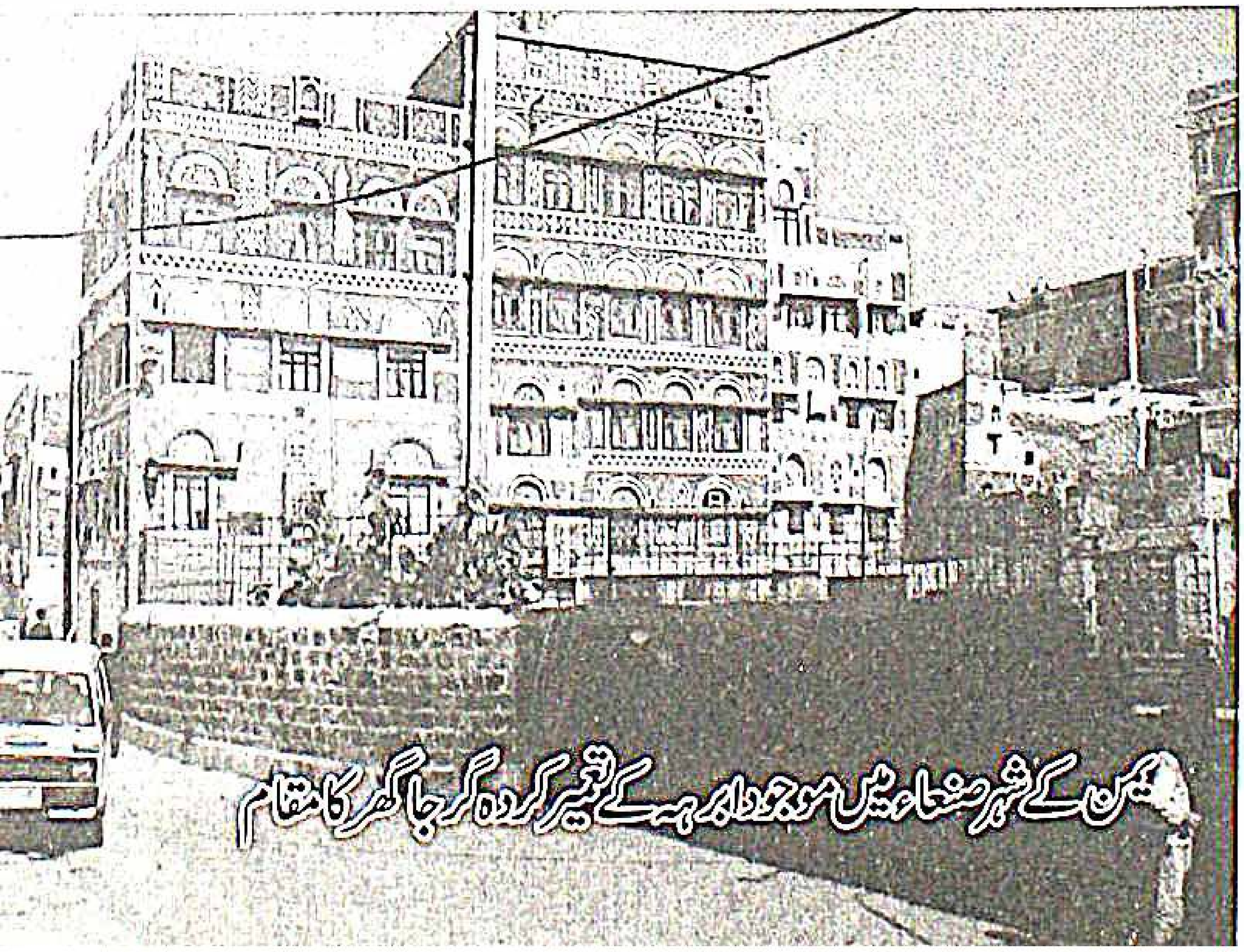

یمن کے شہر صنعاء میں موجود ابرہہ کے تعمیر کردہ گرجا گھر کا مقام

Marfat.com

باب نمبر: 2

پیارے نبی ﷺ کی قبل از بعثت زندگی

فصل نمبر: 1

پیارے نبی ﷺ کی آمد اور پیدائش کے حوالے سے پیش گوئیاں

پیارے بچو! رسول اللہ ﷺ اپنی ولادت سے صدیوں پیشتر ہی مشہور ہو چکے تھے اور اہل کتاب کو اس بارے میں علم تھا کہ آپ ﷺ کہاں مبعوث ہوں گے اور کہاں ہجرت کریں گے؟ یہاں تک کہ نہ صرف آپ ﷺ کے بلکہ آپ ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف بھی پچھلی کتابوں میں موجود تھے۔ قرآن پاک کے کئی مقامات پر ان امور کا تذکرہ ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت شیث کو حضرت محمد ﷺ کی اتباع اور ذکر کی وصیت فرمائی تھی۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم نے تین ہزار قبل مسیح آپ ﷺ کی آمد کے لیے دعا فرمائی تھی ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کے آمد کی خبر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا: ’’خدا سینا سے نکلا' سیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے اپنے دس ہزار قدسیوں کے ساتھ جلوہ گر ہوا‘‘ یہاں پر دس ہزار قدسیوں سے مراد آپ ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام ہیں اور یہ دس ہزار قدسی فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے کہ

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ

Marfat.com

يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُواْ فَلَمَّا جَاءهُم مَّا عَرَفُواْ كَفَرُواْ بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّه عَلَى الْكَافِرِينَ (سورہ البقرہ / آیت نمبر ۸۹)

ترجمہ: ''اور جب اللہ کے ہاں سے اُن کے پاس کتاب (قرآن) آئی جو اُن کی کتاب (تورات) کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اور وہ پہلے (ہمیشہ) کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے۔ تو جس چیز کو وہ خوب پہچانتے تھے جب اُن کے پاس آ پہنچی تو اُس سے کافر ہو گئے پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔''

نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے یہودی لوگ جب عرب مشرکین سے مغلوب ہوتے تو دعا کیا کرتے تھے کہ نبی آخر الزمان ﷺ جلد ظاہر ہوں تا کہ ہم ان کے ساتھ مل کر ان کافروں پر غلبہ حاصل کریں۔

(ابن کثیر / طبع حلبی مصری / ص ۱۲۴) (مختصر طبری / ص ۱۵)

معلوم ہوا کہ اہل کتاب کے ہاں آپ ﷺ اس حد تک معروف تھے کہ روزمرہ زندگی میں بھی وہ آپ ﷺ کی آمد و بعثت کا اظہار کرتے تھے اور سورہ بقرہ ہی میں ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءهُمْ وَإِنَّ فَرِيقاً مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

(سورہ البقرہ / آیت نمبر ۱۴۶)

ترجمہ: ''جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ آپ (ﷺ) کو ایسے جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو اور ان میں سے ایک فرقہ جان بوجھ کر حق چھپاتا ہے۔''

اور سورہ اعراف میں ارشاد ربانی ہوتا ہے کہ

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ۔ (سورہ الاعراف/ آیت نمبر ۱۵۷)

ترجمہ: ''یہ وہ لوگ ہیں جو اس نبی اُمی (حضرت محمد ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں

Marfat.com

جن کا ذکر وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔"

(پیارے بچو! نبی اُمی کا مطلب ہے کہ وہ نبی جس نے کسی معلم سے باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کی ہو، نہ پڑھا ہو، جبکہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ "مدینۃ العلم" یعنی علم کا شہر تھے۔)

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بارے میں عیسائیوں کے ہاں معتبر مانی جانے والی اناجیل اربعہ اور انجیل کے صحیح ترین نسخہ "انجیل برناباس" میں بشارتیں موجود ہیں۔ مثلاً انجیل یوحنا اس بات کی گواہ ہے کہ

"مسیح علیہ السلام کی آمد کے زمانے میں بنی اسرائیل تین شخصوں کے منتظر تھے' ایک مسیح دوسرے ایلیاہ (یعنی حضرت الیاس علیہ السلام کی آمد ثانی) اور تیسرے وہ (جس کی خبر تورات میں دی گئی تھی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے مخاطب ہو کر آپ ﷺ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں تم انہیں برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ سچائی کی روح بن کر آئے گا تو تمہیں سچائی کی عام راہ دکھائے گا"۔ یہ الفاظ انجیل یوحنا میں موجود ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو حضرت محمد ﷺ کی نبوت کی جو بشارت دی تھی اس کا ذکر قرآن پاک کی سورہ صف میں اس طرح سے ہے۔

وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ط فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ٥

(سورہ صف / آیت نمبر ٦

ترجمہ: "اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا: اے میری قوم، بنی اسرائیل! میں تم

Marfat.com

سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب توراۃ کی میں تصدیق کر نے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ انکے پاس کھلی دلیلیں لائے تو کہنے لگے، یہ تو کھلا جادو ہے۔''

دامن ہمالیہ میں ''کپل وستو'' کا رہنے والا گوتم بدھ جس کو شاید قرآن نے ''ذوالکفل'' سے تعبیر کیا ہے' اپنے خادم ''نندا'' کو حضرت محمد ﷺ کی آمد کی خوشخبری دیتا ہے کہ ''میں پہلا بدھ نہیں ہوں جو زمین پر آیا ہوں اور نہ آخری بدھ ہوں، وہ آنے والا نبی اپنے وقت پر آئے گا اور اس کو ''میتریا'' (رحمت اللعالمین) کہا جائے گا''

(مناظر احسن گیلانی / النبی الخاتم / دھلی انڈیا / ص ۵۰)

ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں آپ ﷺ کے متعلق پیشن گوئیاں موجود تھیں۔ چنانچہ ''رگھ وید'' میں ''اسم محمد'' جبکہ ''اتھروید'' اور ''یجروید'' میں بھی ''اسم محمد'' موجود ہیں۔

(مولانا رکن الدین /توضیح العقائد/ دھلی انڈیا/ ۱۳۳۵ھ/ ص ۶۱)

ہندووں کی کتاب ''پرتی سوگ'' میں آپ ﷺ کے بارے میں یہ الفاظ پائے جاتے ہیں ''ایک غیر ملک کا رہنے والا اور غیر ملکی زبان بولنے والا روحانی استاد جو اپنے دوستوں کے ساتھ ظاہر ہوگا''۔

سام وید میں آنحضرت ﷺ کا ذکر اس طرح سے ملتا ہے۔

''احمد نے اپنے رب سے پُر حکمت شریعت کو حاصل کیا' میں سورج کی طرح روشن ہو رہا ہوں یعنی میں اس بشارت کو دیکھتے وقت آفتاب رسالت کے نور سے منور ہو رہا ہوں۔''

قرآن کریم اس منتر کے راز کو اس طرح کھولتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ۔ وَدَاعِياً إِلَى اللَّهِ

Marfat.com

بِإِذْنِهِ وَسِرَاجاً مُّنِيراً (٤٦)

ترجمہ: اے نبی! یقیناً ہم نے ہی آپ کو بھیجا ہے، گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ''

(سورہ الاحزاب / آیت نمبر ۴۵۔۴۶)

پیارے رسول اللہ ﷺ کا مقام جائے پیدائش

پیارے بچو! مکہ معظّمہ کی مشہور پہاڑی ''جبل ابوقبیس'' کے درمیان ہمارے پیارے نبی ﷺ کی جائے پیدائش ہے۔ یہ مکان رسول اللہ ﷺ کے والد کا تھا، اسی میں آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی، آپ ﷺ کی ہجرت کے بعد یہ مکان ابو طالب کے بیٹے عقیل کے قبضے میں آ گیا، پھر یہ ان کی اولاد میں بطور وراثت چلتا رہا۔ حجاج بن یوسف کے بھائی نے عقیل کی اولاد سے ایک لاکھ دینار میں خرید لیا اور اپنے مکان میں شامل کر لیا، اس کا نام ''بیضاء'' (سفید گھر) رکھ دیا، کیونکہ اس پہ سفید چونا کیا ہوا تھا۔ شیخ عباس بن یوسف القطان نے اس مکان کو اپنے ذاتی اخراجات سے تعمیر کر کے ایک لائبریری میں تبدیل کر دیا، جو اس وقت بھی موجود ہے اس پر ''مکتبہ مکۃ المکرّمہ'' کا بورڈ آویزاں ہے۔

(سیرت حلبیہ، باب ذکر مولدہ ﷺ، تاریخ المکۃ المکرمہ/ ۱/ ۳۲۸)

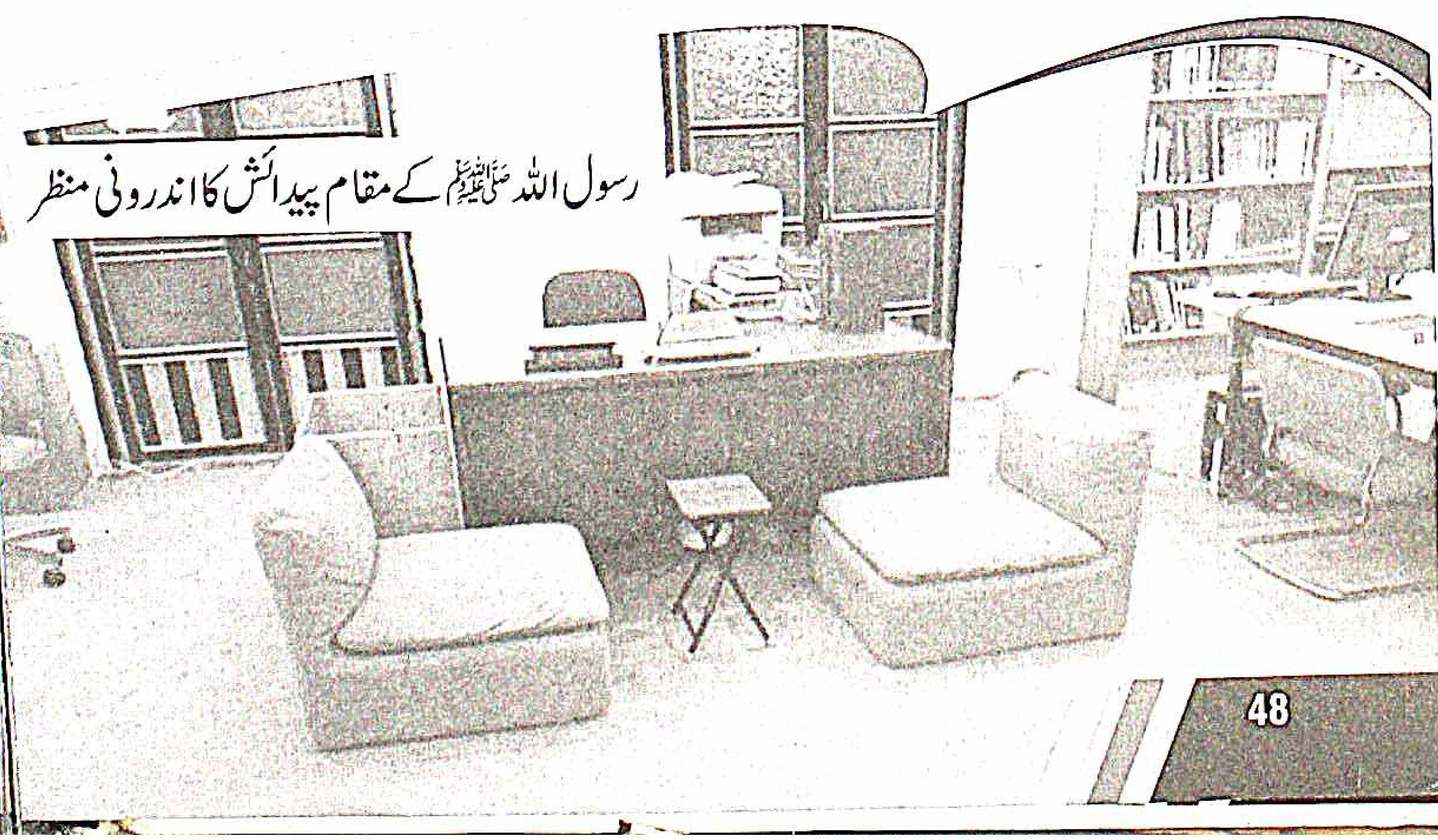

رسول اللہ ﷺ کے مقام پیدائش کا اندرونی منظر

Marfat.com

فصل نمبر: 2

پیارے نبی ﷺ کا بلند و پاکیزہ نسب نامہ

① آپ ﷺ کے شجرہ نسب کے تین حصے ہیں۔ ان میں پہلا حصہ آنحضرت ﷺ سے لے کر آپ ﷺ کی اکیسویں پشت کے دادا عدنان تک ہے۔

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن
عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن
کعب بن لوئی بن غالب بن قریش بن
مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن
مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن
معد بن عدنان

(صحیح البخاری، مناقب الانصار، باب مبعث النبی ﷺ، قبل الحدیث ۳۸۵۱)

آپ ﷺ نے اپنے نسب کے بارے میں فرمایا ہے: ''اللہ نے اسماعیل کی نسل سے بنوکنانہ کو منتخب فرمایا، بنوکنانہ سے قریش کو منتخب فرمایا، قریش سے بنو ہاشم کو اور پھر بنو ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔''

(صحیح مسلم، الفضائل، باب فضل نسب النبی ﷺ، حدیث ۲۲۷۶)

قرآن حکیم نے آپ ﷺ کے خاندان کو پاکیزہ کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ عزت و شان والے خاندان سے ہیں۔ (صحیح بخاری باب مبعث النبی ﷺ)

② آپ ﷺ کے نسب مبارک کا دوسرا حصہ آپ ﷺ کے بائیسویں پشت کے دادا ''اُد'' سے شروع ہو کر ساٹھویں پشت کے دادا ''قیدار'' تک پہنچتا ہے۔

(سلیمان منصور پوری/ رحمت للعالمین / جلد دوم/ص ۲۸ تا ۳۰)

③ اور آپ ﷺ کے نسب گرامی کا تیسرا حصہ نبی کریم ﷺ کے اکسٹھویں پشت کے

Marfat.com

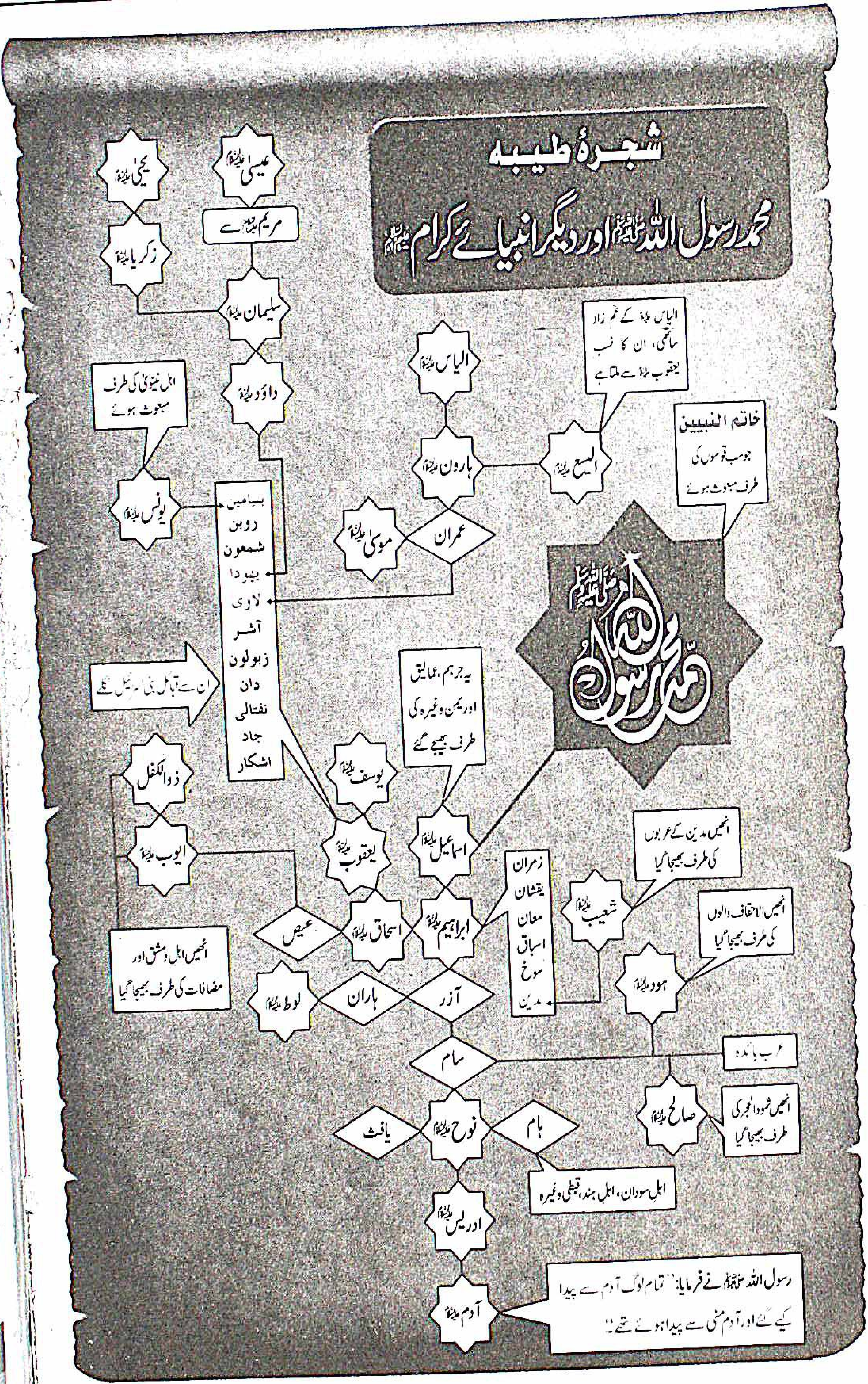
شجرۂ طیبہ
محمد رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام
یحییٰ علیہ السلام
عیسیٰ علیہ السلام
مریم علیہا السلام سے
زکریا علیہ السلام
سلیمان علیہ السلام
داؤد علیہ السلام
اہل نینویٰ کی طرف مبعوث ہوئے
یونس علیہ السلام
الیاس علیہ السلام
الیاس علیہ السلام کے عم زاد ساتھی، ان کا نسب یعقوب علیہ السلام سے ملتا ہے
الیسع علیہ السلام
ہارون علیہ السلام
خاتم النبیین
جو سب قوموں کی طرف مبعوث ہوئے
موسیٰ علیہ السلام
عمران
بنیامین
روبن
شمعون
یہودا
لاوی
آشر
زبولون
دان
نفتالی
جاد
اشکار
ان سے قبائل بنی اسرائیل نکلے
محمد رسول اللہ ﷺ
یہ جرہم، عمالیق اور یمن وغیرہ کی طرف بھیجے گئے
یوسف علیہ السلام
ذوالکفل
یعقوب علیہ السلام
اسماعیل علیہ السلام
ایوب علیہ السلام
زمران
یقشان
معان
اسباق
سوخ
مدین
انھیں مدین کے عربوں کی طرف بھیجا گیا
شعیب علیہ السلام
عیص
اسحاق علیہ السلام
ابراہیم علیہ السلام
انھیں الاحقاف والوں کی طرف بھیجا گیا
انھیں اہل دمشق اور مضافات کی طرف بھیجا گیا
ہود علیہ السلام
لوط علیہ السلام
ہاران
آزر
عرب بائدہ
سام
صالح علیہ السلام
انھیں ثمود (حجر) کی طرف بھیجا گیا
یافث
نوح علیہ السلام
حام
اہل سوڈان، اہل ہند، قبطی وغیرہ
ادریس علیہ السلام
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام لوگ آدم سے پیدا کیے گئے اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔“
آدم علیہ السلام

Marfat.com

ادا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ بن حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہو کر اکیسویں پشت پر جا کر بوالبشر حضرت آدم علیہ السلام تک پہنچ جاتا ہے اور اس کے حصے کے ناموں اور ان کی عمروں کی تفصیلات تورات میں موجود ہیں۔

(سلیمان منصور پوری/رحمت للعالمین / جلد دوم/ص ۲۱ تا ۳۱)

جن کی تفصیل یوں ہے

اسماعیلؑ بن ابراہیمؑ بن تارہ (آذر) بن سروج بن رعو بن فالج بن عابر بن ارفکشاد بن سام بن نوحؑ بن لامک بن متوشالح بن اخنون (ادریسؑ) بن یارو بن ملہل ایل بن قینان بن آنوش بن شیثؑ بن آدم

حدیث کی مشہور کتابوں میں سے صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اولادِ ابراہیم میں سے اسماعیل کو منتخب کیا اور بنی اسماعیل میں سے بنی کنانہ کو چنا اور بنی کنانہ میں سے بنی قریش کا انتخاب کیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔“

(مسلم عن واثلہ بن الاسقع بحوالہ البدایۃ ۲/۲۵۶ وشرح الشفاء ۱/۴۷۷ ترمذی معہ تحفت الاحوذی ۱۰/۷۴۔۷۵/طبع مدینہ منورہ)

والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ ﷺ کا سلسلہ نسب

محمد بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب

کلاب کے بعد کی کڑیاں وہی ہیں جو اوپر مذکور ہیں۔

قبیلہ قریش کا سلسلہ نسب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذریعے ابراہیم علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ قریش کی چھٹی نسل میں قصی بن کلاب پیدا ہوئے۔ انہوں نے مکے پر قبیلہ جرہم کو ان کے بعد قبیلہ خزاعہ کو حکمراں دیکھا۔

Marfat.com

قصی نے اپنے منتشر خاندان کو جمع کیا' پھر کعبہ اور مکہ سے دونوں قبیلوں کو نکال کر اس پر قریش کی حکومت قائم کر لی اور مکہ کے مختلف حصے قریش کے مختلف خاندانوں میں تقسیم کر کے باقاعدہ ایک مضبوط حکومت کی بنیاد رکھی۔

(موسوعته نظرة النعيم فى مكارم اخلاق الرسول الكريم / ج ۱ / ص ۱۸۸' دار الوسيلته للنشر المملكته لعربيته السعودية)

مکے میں کعبے کی عظمت کا خیال کر کے پکے مکانات نہیں بنائے جاتے تھے' قصی نے سب سے پہلے ایک پختہ مکان ''دار الندوۃ'' (مشورہ کرنے کا مکان) کے نام سے بنایا۔ جہاں قبیلہ کے سردار جمع ہو کر مشورہ کرتے تھے۔ اس کے بعد لوگوں نے پکے مکانات بنانا شروع کیے۔

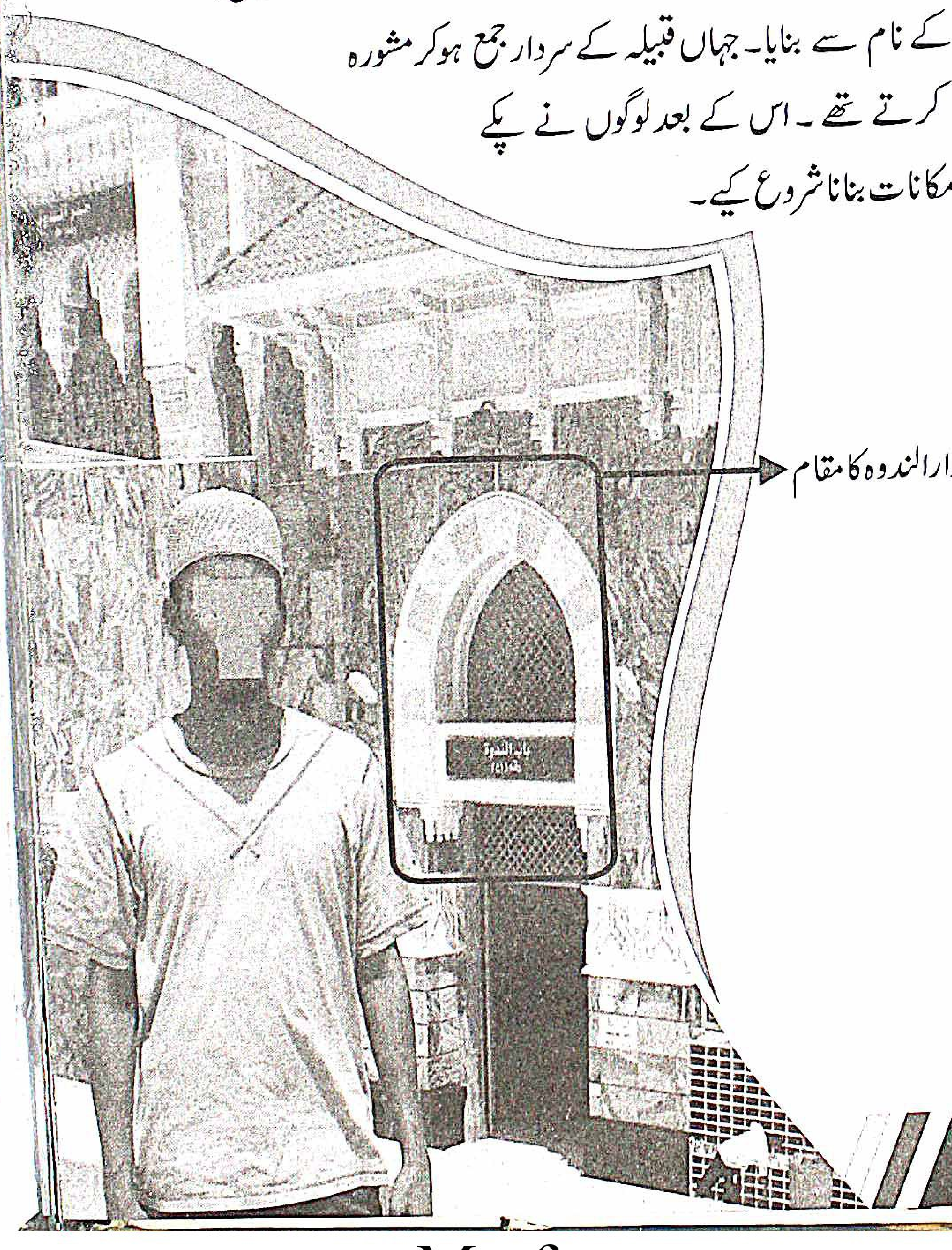

دار الندوہ کا مقام

Marfat.com

فصل نمبر: 3

مکے کے 15 اہم عہدے

پیارے بچو! عرب کے مشہور سردار قصی نے مکے اور کعبے کی زیارت کرنے کے لیے آنے والوں کی خدمت کے لیے پانچ عہدے قائم کیے۔ پہلے کے نام سقایہ' دوسرے کا نام رفادہ' تیسرے کا نام حجابہ' چوتھے کا نام لواء جبکہ پانچویں کا نام دارالندوہ تھا۔

1. سقایہ: اس کا کام تھا کہ حاجی آئیں تو ان کے لیے میٹھے پانی کا انتظام کرے۔ زم زم کا کنواں گم ہو چکا تھا۔ اس لیے پانی نایاب بھی تھا بہت دور دور سے لانا پڑتا تھا۔
2. رفادہ: قریش نے ایک سالانہ رقم مقرر کی جس سے منیٰ اور مکے میں حاجیوں کی ضیافت کی جاتی۔ اس کے ذمہ اسی کا انتظام تھا۔
3. حجابہ: کعبے سے متعلق بھی ایک عہدہ قائم کیا اور اس کا نام "حجابہ" رکھا۔ جو اس عہدے کا ذمہ دار ہوتا وہی کعبہ کی چابی کا مالک ہوتا۔ کعبہ سے متعلق سارے کام اسی کے سپرد ہوتے۔ کوئی کعبے کے اندر جانا چاہتا تو پہلے اس سے اجازت لیتا۔ اس کی اجازت کے بغیر اندر جانا منع تھا۔
4. لواء: جنگ کے موقع پر جھنڈا اٹھانے کا اعزاز۔
5. دارالندوہ کا انتظام: مشورہ کے لیے مہمان بلانے کا انتظام (ایضاً' ج ۱/ ص ۱۸۸)

قصی کے انتقال کے بعد رفادہ اور سقایہ عبد شمس کو ملا۔ حجابہ' لواء اور دارالندوہ کا انتظام عبدالدار کی اولادوں کو ملا۔ عبد شمس نے اپنے عہدے اپنے بھائی ہاشم کو دے دیئے۔

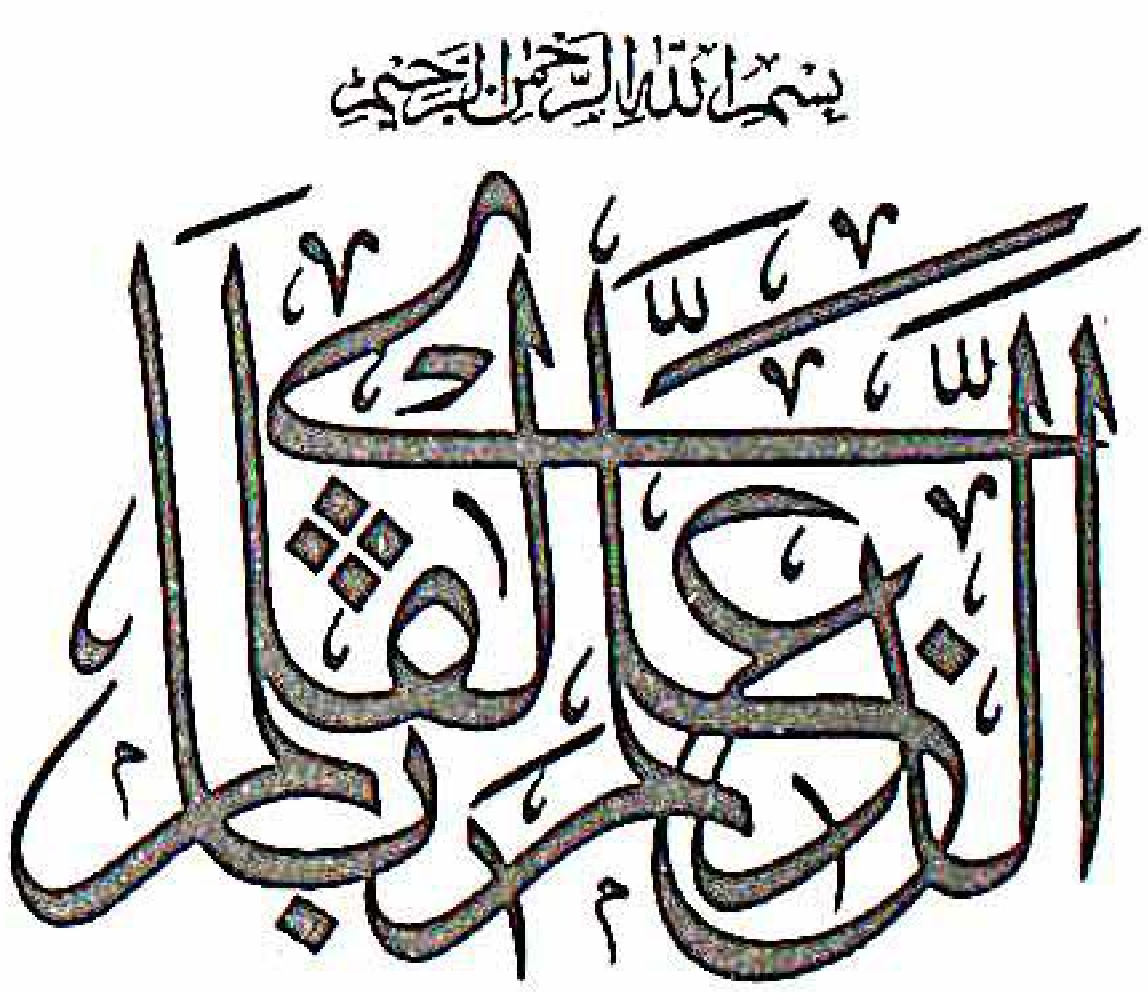

Marfat.com

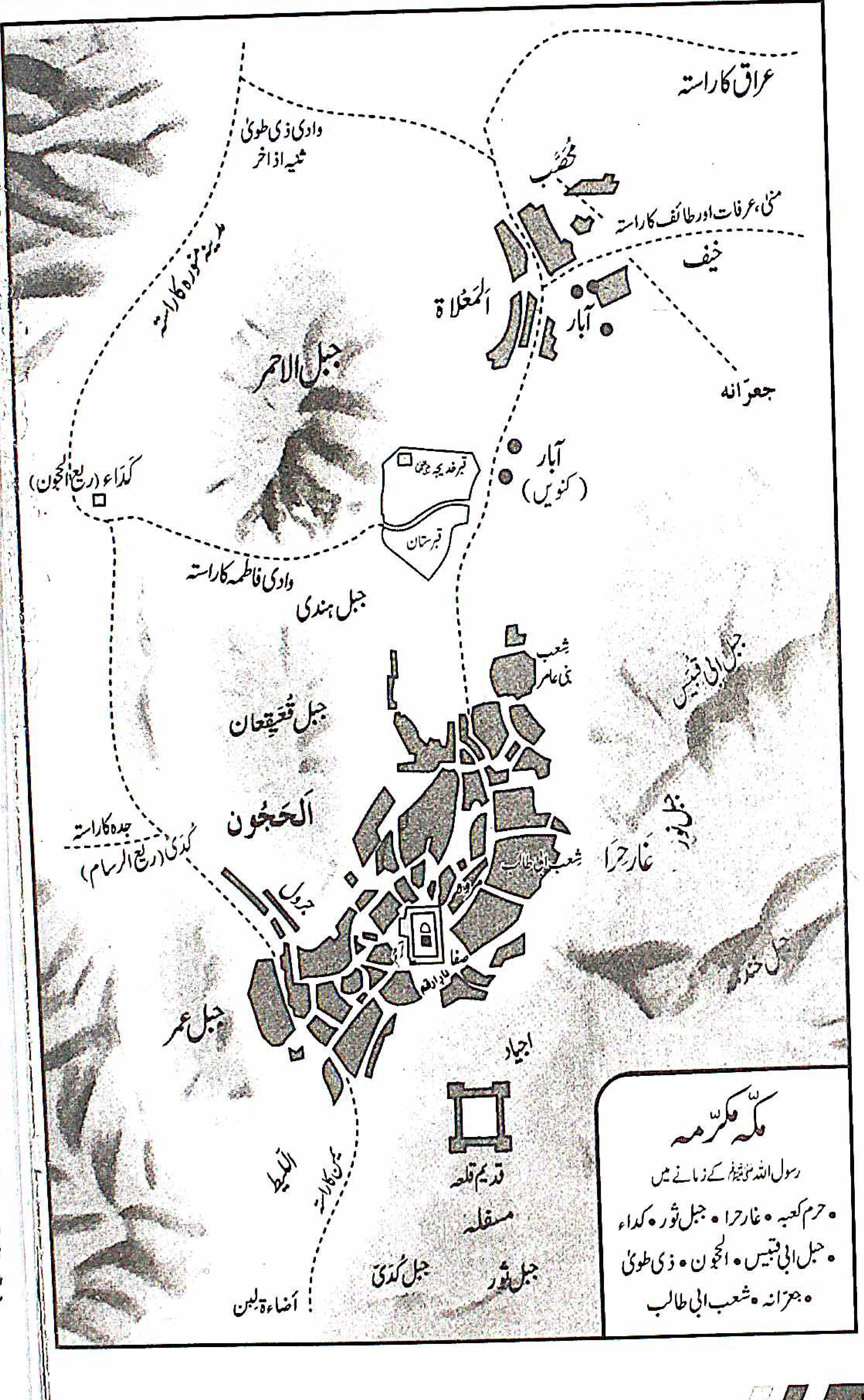
عراق کا راستہ
وادی ذی طویٰ
ثنیہ اذاخر
محصّب
منیٰ، عرفات اور طائف کا راستہ
خیف
المعلاۃ
آبار
جعرانہ
مدینہ منورہ کا راستہ
جبل الاحمر
آبار
(کنویں)
کداء (ریع الحجون)
قبر خدیجہ
قبرستان
وادی فاطمہ کا راستہ
جبل ہندی
شعب
بنی عامر
جبل ابی قبیس
جبل قُعیقعان
الحجون
جدہ کا راستہ
کُدیٰ (ریع الرسام)
غار حرا
شعب ابی طالب
جرول
مروہ
صفا
دار ارقم
جبل خندمہ
جبل عمر
اجیاد
قدیم قلعہ
یمن کا راستہ
اللیط
مسفلہ
جبل کُدیٰ
جبل ثور
أضاءۃ لبن
مکہ مکرمہ
رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں
• حرم کعبہ • غار حرا • جبل ثور • کداء
• جبل ابی قبیس • الحجون • ذی طویٰ
• جعرانہ • شعب ابی طالب

Marfat.com

فصل نمبر: 4 پیارے نبی ﷺ کا پیارا خاندان

پیارے نبی ﷺ کے پردادا ہاشم بن عبد مناف کا تذکرہ

پیارے بچو! پیارے نبی کریم ﷺ کے شجرہ نسب میں جو نام آئے ہیں ان میں سے آپ ﷺ کے آباؤ اجداد حضرت آدم علیہ السلام 'شیث' اولیس' نوح' ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام اور ان کے بعد عدنان' کنانہ' فہر الملقب بقریش' عبد مناف' ہاشم' عبد المطلب' عبداللہ اور کئی دیگر حضرت بڑے مشہور ہیں۔ تاہم یہاں پر صرف ہاشم اور بعد والوں کے حالات کا سرسری تذکرہ کریں گے اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کا خاندان ہاشمی انہی بزرگوار کی طرف منسوب ہے۔

پیارے نبی ﷺ کے پردادا کا نام "عمرو" اور لقب "عمر العلا و ہاشم" تھا۔ یہ اپنے باپ عبد مناف کی وفات کے بعد اپنے قبیلے کے سردار منتخب ہوئے۔ ان کا لقب "ہاشم" اس طرح معروف ہوا کہ ایک دفعہ وہ تجارت کے سلسلہ میں شام گئے ہوئے تھے تو انہیں اطلاع ملی کہ مکے میں قحط سالی کی وجہ سے آٹا کم یاب ہوگیا ہے۔ تو انہوں نے شام سے واپسی پر تمام اونٹوں پر روٹیاں اور آٹا لا دلیا اور مکے پہنچ کر لوگوں کی دعوت عام کر دیا اور گوشت وشوربے میں روٹیوں کے ٹکڑے چورہ بنا کر ڈال دیئے اور یہ ثرید تمام اہل مکہ کو کھلایا اور چونکہ عربی زبان میں ٹکڑے اور چورہ کرنے کو "ہشم" کہتے ہیں اس لیے ان کا نام "ہاشم" یعنی چورہ بنا کر کھلانے والا مشہور ہوگیا۔ (الرحیق المختوم /صفی الرحمن مبارک پوری/ ص ۵۶)

ہاشم ایک مرتبہ تجارت کی غرض سے شام گئے اور جاتے ہوئے جب مدینہ منورہ میں رُکے تو وہاں بنی نجار کے ایک فرد کی بیٹی سلمیٰ بنت عمرو سے شادی کرلی۔ کچھ دیر وہاں ٹھہرے اور پھر شام روانہ ہوگئے اور اسی سفر میں سرزمین فلسطین میں غزہ کے مقام پر وفات پائی۔ ان کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ۴۹۷ء میں لڑکا عطا فرمایا۔ جس کے سر میں پیدائشی طور پر ہی کچھ سفید بال تھے جو بڑھاپے کی علامت شمار کیے جاتے ہیں اور بوڑھے کو عربی زبان میں "شیبہ" کہا جاتا ہے لہٰذا ان کا نام ہی شیبہ رکھ دیا گیا۔

(ابن ہشام ص ۱/ص ۱۳۷' بحوالہ الرحیق المختوم ص ۵۶)

یہ شیبہ ہی نبی اکرم ﷺ کے حقیقی دادا عبد المطلب ہیں۔

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کے دادا: جناب عبدالمطلب بن ہاشم

پیارے بچو! نبی کریم ﷺ کے پرداد ہاشم بن عبدمناف کی وفات کے بعد حجاج کی خدمت و میزبانی اور کھانے پینے کے انتظامات کا شرف ان کے بھائی مطلب بن عبدمناف کے حصے میں آیا۔ وہ اپنی قوم میں بڑے معزز تھے اور ان کی سخاوت و بزرگی کی وجہ سے قریش کے لوگ انہیں ''فیاض'' کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔

قریش کا یہ بھی کہنا تھا کہ بیرون حرم کے باشندے حج یا عمرہ کرنے کے لیے آئیں اور بیرون حرم سے کھانے کی کوئی چیز لانا درست نہیں ہے۔ (سیرۃ ابن ھشام، جلد ۱/ ص ۱۹۹)

انہوں نے ہاشم کے بیٹے یعنی اپنے بھیتجے کو اپنی اولاد کی طرح بڑے ناز و نعمت سے پالا۔ یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئے اور جب مطلب نے وفات پائی تو عبدالمطلب ان کے قائم مقام سردار قریش اور کعبہ کے متولی ہوئے۔ (ابن ھشام/ ج ۱/ص ۱۳۸۔۱۳۷)

مگر اپنے چچا کی تربیت و پرورش اور احسان مندی کے اظہار کے لیے عمر بھر عبدالمطلب یعنی مطلب کا غلام ہی کہلاتے رہے۔

قریش انہیں شیبۃ الحمد، فیاض، مطعم طیر السماء، سید قریش و شریف قریش کہا کرتے تھے۔ یہی عبدالمطلب ہیں جنہوں نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کا نام رکھا۔ آٹھ برس تک آپ ﷺ کی پرورش کی اور انہی کے سرداری کے زمانے میں ہاتھی والوں کا واقعہ رونما ہوا تھا۔ زم زم کا کنواں جو کہ عمرو بن حارث نے بند کر دیا تھا اور کسی کو یاد بھی نہ رہا تھا کہ یہ کنواں کہاں ہے اسے عبدالمطلب ہی نے دوبارہ ڈھونڈ نکالا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے عبدالمطلب کو کثیر الاولاد کیا تھا۔ ان کے صحیح روایت کے مطابق بارہ بیٹے اور چھ بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں میں سات اسلامی تاریخ میں اسلام یا کفر کی خصوصیت سے بہت مشہور ہیں جو حارث، زبیر، ابو طالب، ابولہب، حمزہ، عباس اور نبی کریم ﷺ کے والد ماجد عبداللہ ہیں۔ جبکہ ان کی چھ بیٹیاں اُم حکیم، برّہ، عاتکہ، اروی، امیمہ اور صفیہ تھیں۔ یہ سب نبی اکرم ﷺ کی پھوپھیاں تھیں۔ عبدالمطلب نے ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے والد: عبداللہ اور قربانی کا تذکرہ

پیارے بچو! حضرت محمد ﷺ کے والد گرامی عبداللہ بن عبدالمطلب اپنے باپ کے سب سے لاڈلے اور منظور نظر تھے اور وہ سب سے بڑھ کر خوبصورت، خوب سیرت اور پاک دامن بھی تھے۔ ان کے والد عبدالمطلب پر جب زمزم کے کنویں کی کھدائی کے وقت قریش کی طرف سے دباؤ ڈالا گیا تھا تو اس موقع پر انہوں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے دس بیٹے عطا کیے، میرے سامنے جوان ہو گئے اور میرے مددگار بن گئے تو ان میں سے ایک کی اللہ تعالیٰ کے نام پر خانہ کعبہ کے قریب قربانی دوں گا۔

عبدالمطلب نے نذر مانی تھی کہ دس بیٹوں کو اپنے سامنے جوان دیکھ لیں گے تو ایک کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیں گے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ عبدالمطلب کے ہاں دس بیٹے ہوئے انہی کی زندگی میں جوان ہوئے۔ تب عبدالمطلب نے اپنے بیٹوں کو بات بتائی تو ان سب نے سر تسلیم خم کر دیا۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ ان میں سے کس کی قربانی دی جائے۔ اسے حل کرنے کے لیے قرعہ اندازی کی گئی تو قرعہ عبداللہ کے نام نکل آیا۔ انہوں نے اپنے جدِ امجد حضرت اسماعیل کی طرح اللہ کی راہ میں رضائے الٰہی کے لیے قربان ہونا منظور کر لیا۔ چُھری اور بیٹے کو ساتھ لیکر خانہ کعبہ کی طرف چل دیئے۔ عبداللہ کی بہنیں رونے لگیں رؤسائے قریش نے جب یہ دلدوز منظر دیکھا تو ان سے نہ رہا گیا انہوں نے عبدالمطلب کو روکا۔

عبداللہ کے ننھیال بنو مخزوم میں سے ان کے ایک ماموں مغیرہ نے سخت مزاحمت کی اور کہا کہ آپ اپنی نذر کا کفارہ ادا کریں۔ اس کے لیے جتنے مال کی ضرورت ہو گی وہ ہم آپ کو مہیا کریں گے۔ رؤساءِ قریش نے مشورہ دیا کہ مدینے کے قریب خیبر کے مقام پر ایک کاہنہ رہتی ہے اس کے پاس چلے جاؤ اور وہ جو فیصلہ کرے اس پر عمل کر لینا۔ آپ وہاں گئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ تو اس نے کہا کہ عبداللہ اور دس اونٹوں پر قرعہ اندازی کرو۔ اتفاق

Marfat.com

سے یہ کہ قرعہ اندازی میں بھی عبداللہ ہی کا نام نکلا اس نے کہا دس اونٹ اور بڑھاؤ اور قرعہ اندازی کرو۔ اسی طرح دس دس کر کے بڑھائے گئے' نوے اونٹ ہو جانے تک ہر مرتبہ عبداللہ کا نام ہی نکلا اور جب سو اونٹ ہو گئے تو اونٹوں پر قرعہ نکل آیا۔

(الرحیق المختوم/صفی الرحمن مبارک پوری)

اس طرح عبدالمطلب نے سو اونٹوں کی قربانی دی۔ اسی حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''میں دو قربان ہونے والے (یعنی حضرت اسماعیل اور عبداللہ) کا بیٹا ہوں۔''

(سیرت ابن هشام جلد ۱/ ۱۵۱)
الرحیق المختوم / ص ۶۰' رحمته للعالمین جلد ۲/ ص ۹۱-۹۲)

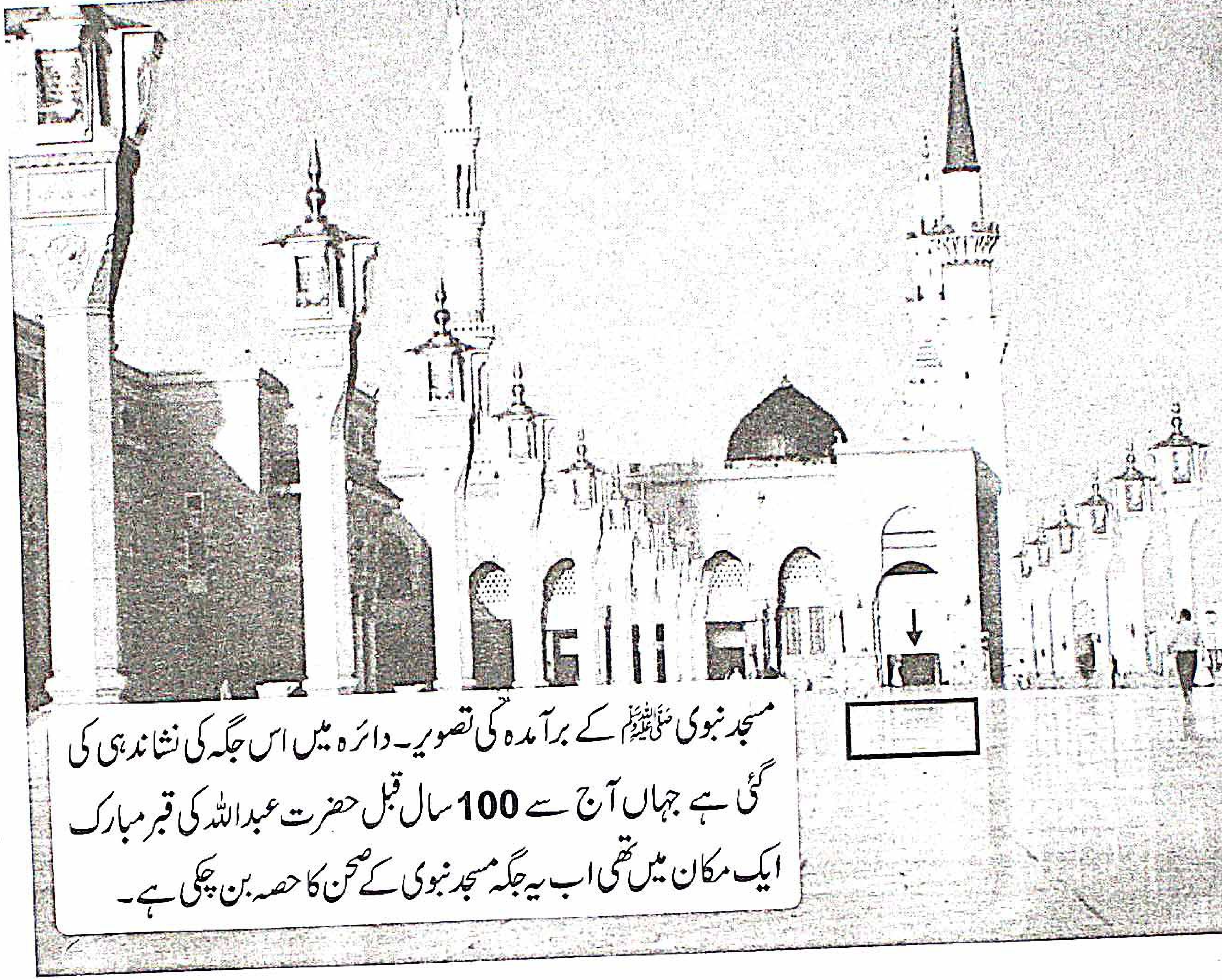

مسجد نبوی ﷺ کے برآمدہ کی تصویر۔ دائرہ میں اس جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں آج سے 100 سال قبل حضرت عبداللہ کی قبر مبارک ایک مکان میں تھی اب یہ جگہ مسجد نبوی کے صحن کا حصہ بن چکی ہے۔

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کے والد کا انتقال

پیارے بچو! شادی کے چند ماہ بعد عبداللہ بن عبدالمطلب تجارت کے لیے شام چلے گئے واپسی پر مدینہ منورہ میں اس لیے رک گئے کہ اپنے والد کے حکم کے مطابق وہاں سے کچھ کھجوروں کا سودا کریں۔ قیام مدینہ کے دوران وہ بیمار ہو گئے۔ قافلہ کے دیگر افراد نے جب ان کی بیماری کی خبر مکہ پہنچ کر ان کے والد کو دی تو وہ بے قرار ہوئے۔ فوراً اپنے بڑے بیٹے حارث کو خبر گیری کے لیے بھیجا، مگر وہ مدینہ پہنچے تو پتہ چلا کہ عبداللہ وفات پا گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر صرف پچیس سال تھی۔

پیارے رسول ﷺ کی ولادت باسعادت

پیارے بچو! نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت اور بعد والے حالات شروع کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے نسب مبارک کو مختصر طور پر پیش کیا جائے۔

واقعہ عام الفیل کے کچھ ہی عرصے بعد، اُسی سال مکے کے مقدس شہر اور قریش کے معزز خاندان میں ان کے محترم سردار عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبداللہ کے گھر حضرت محمد ﷺ پیدا ہوئے۔

آج کی صبح وہ صبح ہے جس کی انتظار میں کائنات نے کروڑ ہائے سال گزار دیئے، ہر سو چرچے ہیں کہ آج دعائے خلیل علیہ السلام اور نوید مسیحا علیہ السلام مجسم بن کر ظاہر ہو گی۔ کائنات ایک ایسی عظیم ہستی سے منور ہوئی جس کے عالم وجود میں آتے ہی شرک وظلم کا خاتمہ ہونے والا تھا۔

ننھے حضور ﷺ مسکرائے تو سرزمین عرب کیا، زمین وآسمان مسکرائے، سمندر، دریا، عرش وکرسی، پہاڑ الغرض پوری کائنات میں مسرت وخوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ترقی وعروج کے

Marfat.com

دروازے کھل گئے، کفر کی گھٹائیں دور ہونے لگیں، باطل مذاہب کے ختم ہونے کا وقت قریب آ گیا۔ روشنی کا وہ مینار روشن ہونے لگا تھا، جس کی کرنوں سے اندھیرے روشن ہونے والے تھے۔

آپ ﷺ کی تاریخ پیدائش ۱۲ ربیع الاول' سنہ عام الفیل' بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء بروز پیر ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی پیر کے دن پیدائش کے حوالے سے وہ حدیث موجود ہے جس میں آپ ﷺ سے اس (پیر کے) دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اس دن میں میری پیدائش ہوئی، اور اسی دن میں، مجھ پر وحی کا نزول ہوا۔''

(صحیح مسلم، حدیث (۱۹۸) ۱۱۶۲)

آپ ﷺ کی پیدائش اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا درمیانی حصہ ۵۷۱ سال ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا درمیان کا زمانہ ۱۷۱۶ سال ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درمیان کا زمانہ ۵۴۵ سال ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور طوفان نوح کا درمیانی زمانہ ۱۰۸۱ سال ہے۔

طوفان نوح اور حضرت آدم علیہ السلام کا درمیانی زمانہ ۲۲۴۲ سال ہے۔

اس حساب سے آپ ﷺ کی پیدائش اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان ۶۱۵۵ سال کی مدت ہوتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کے مقام ولادت کا اندرونی منظر جہاں اب لائبریری بنا دی گئی ہے

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کی والدہ: آمنہ بنت وہب کا تذکرہ

پیارے بچو! عبداللہ کے والد نے ان کی شادی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب سے کردی، اُس وقت ان کی عمر 25 سال تھی۔ آمنہ مکہ کی افضل ترین عورتوں میں سے تھیں، اور عبداللہ کے ساتھ نسب میں چوتھی پشت میں مل جاتی تھیں، اور ان کے والد وہب بنو زہرہ کے سردار اور اشرافِ قریش میں سے تھے۔ وہ چھوٹی تھیں جب ان کے والد وفات پا گئے، تو ان کی کفالت ان کے چچا وہیب نے کی، جو اپنے بھائی کی طرح اپنی قوم کے سردار تھے۔

آمنہ کو نبی کریم ﷺ کا حمل شادی کے پہلے مہینہ میں ہی قرار پا گیا۔ آپ ﷺ کے والد عبداللہ اپنے باپ کی تجارت کے لیے ملکِ شام کے سفر پر روانہ ہوئے اور واپس آتے ہوئے مدینہ منورہ کے بنی عدی بن نجار میں اپنی ننھیال والوں سے ملنے گئے، وہیں آپ بخار میں مبتلا ہو گئے، اور جلد ہی اپنی روح اپنے پیدا کرنے والے کے حوالے کردی۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ ان کے والد عبدالمطلب نے انہیں مدینہ بھیجا تھا، تا کہ وہاں سے کھجوریں لے آئیں، وہاں جا کر بیمار ہو گئے اور وفات پا گئے اور دار النابغہ صغریٰ میں دفن کر دیئے گئے۔ عبدالمطلب اور عبداللہ کے بھائیوں اور ان کی بہنوں کو اس کا بہت غم ہوا۔ اس وقت آمنہ سے ان کی شادی کو صرف تین مہینے ہوئے تھے، اور رسول اللہ ﷺ نکاح کے پہلے ہفتہ سے ہی اپنی ماں کے پیٹ میں پرورش پا رہے تھے۔

Marfat.com

پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی ولادتِ مبارک اور نامِ مبارک

پیارے بچو! حضور ﷺ کی پیدائش سے بہت پہلے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ ان کے بدن سے ایک نور نکلا ہے جس سے ملک شام کے محل روشن ہو گئے ہیں۔

(معجم البلدان / شهاب الدين ابى عبدالله يا قوت بن عبدالله الحموى الرومى / ج ۱ ص ۴۴۱ / بيروت لبنان)

ایک روایت میں ہے کہ بُصریٰ کے محل روشن ہو گئے۔ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ملک شام نورِ نبوت کا خاص طور پر تجلی گاہ ہوگا، یہی وجہ ہے کہ معراج میں آپ ﷺ کو اولاً مکہ مکرمہ سے شام یعنی مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی گئی۔ شام ہمارے پیارے نبی ﷺ کی زندگی میں فتح ہوا۔

پیارے بچو! عثمان بن العاص کی والدہ سیدہ فاطمہ بنت عبداللہ کہتی ہیں کہ ولادتِ مبارک کے وقت، میں سیدہ آمنہ کے حجرے میں تھی، اس وقت سارا مکان نور سے بھر گیا تھا اور آسمان سے ستارے مکان پر جھک پڑے تھے۔ (فتح البارى/ج۶/ص ۴۲۶)

خود سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ پیدا ہوئے ہیں، تو نہایت صاف پاکیزہ تھے، بدن پر کسی قسم کی آلائش نہ تھی، تاریخی روایت یہی ہے کہ آپ ﷺ مختون (ختنہ شدہ) پیدا ہوئے۔ (طبقات ابن سعد /ج ۱/ص ۶۴، زرقانى /ج ۱/ص ۱۲۴)

اپنے والد کی وفات کے تقریباً ۴ ماہ بعد، رسول اللہ ﷺ موسم بہار ۱۲ ربیع الاول' سنہ عام الفیل' بمطابق ۲۱ اپریل ۵۷۱ء بروز پیر ولادت ہوئی۔ ولادت کے بعد آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے عبدالمطلب کے پاس پوتے کی خوش خبری بھجوائی۔ وہ خوشی خوشی تشریف لائے۔ بچہ کو گود میں لیا۔ سینہ سے لگایا۔ ماتھے پہ بوسہ دیا۔ پھر اسے لیے ہوئے کعبہ میں پہنچے اور اس کا طواف کیا اور بچہ کا نام محمد رکھا۔ (محمد کے معنی ہیں جس کی سب تعریف کریں) (صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا نام محمد ہے' احمد ہے' ماحی ہے' حاشر ہے' اور عاقب ہے۔ (حواله: سيرت ابن هشام ۱/۱۵۹)

Marfat.com

یہ نام عرب میں معروف نہ تھا اور والدہ نے ''احمد'' نام رکھا۔ دونوں اسماء مبارکہ کا ذکر قرآن مجید کی سورہ الفتح (سورہ نمبر ۴۸/آیت نمبر ۲۹) سورہ محمد (سورہ نمبر ۴۷/آیت نمبر ۲)، سورہ آل عمران (سورہ نمبر ۳/آیت نمبر ۴۴) اور سورہ الصّف (القرآن ۶:۲۵) میں آیا ہے۔ اس طرح دونوں نام صحیح احادیث میں آپ ﷺ کی زبان مبارک سے ثابت ہیں (رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔

پیارے نبی ﷺ ولادت پر باندی ثویبہ کی آزادی

پیارے بچو! ثویبہ نے آپ ﷺ کے چچا ابولہب کو پیدائش کی خوش خبری دی، تو ابولہب کی طرف سے انہیں آزادی کا پروانہ ملا۔ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے بعد کچھ دن تک ثویبہ نے دودھ پلایا۔ بڑے ہونے کے بعد آپ ﷺ ان کا بڑا اکرام فرماتے، ہجرت کے بعد بھی مدینہ منورہ سے انہیں تحفے، کپڑے بھیجتے۔ (مختصر تاریخ ابن کثیر ص ۱۹)

پیارے نبی ﷺ کا پیارا اور مبارک نام

پیارے بچو! اسم پاک ''محمد ﷺ'' کا سادہ ترجمہ: ''وہ ذات جس کی تعریف کی گئی ہو'، عربی لغت کی مشہور کتاب ''قاموس'' میں لفظ ''محمد'' کے معنے لکھے گئے ہیں: ''وہ ذات جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوا ہو۔'' (القاموس)

پیارے نبی ﷺ کا عقیقہ پیارے بچو! آپ ﷺ کی ولادت کے ساتویں دن عبدالمطلب نے اونٹ ذبح کرایا اور قریش کی دعوت کی۔

آپ ﷺ کا نام، محمد ﷺ کیوں رکھا گیا؟ پیارے بچو! جب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو کسی نے پوچھا: ''اے عبدالمطلب! کیا وجہ ہے کہ آپ نے پوتے کا نام محمد (ﷺ) رکھا؟ خاندانی نام کیوں نہیں رکھا؟

عبدالمطلب: ''میں نے چاہا کہ آسمان پر بھی اس کی تعریف ہو اور زمین پر بھی۔ خالق کو بھی وہ پیارا ہو اور مخلوق کو بھی۔

حضور ﷺ جب پیدا ہوئے تو پیدائشی مختون تھے (یعنی آپ کی ختنہ ہوئی، ہوتی تھی)۔

(طبقات ابن سعد(اردو)/ ج ۱/ ص ۶۴)

Marfat.com

فصل نمبر: 5

پیارے نبی ﷺ، کو دودھ پلانے والیاں

1۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا پیارے نبی ﷺ کو دودھ پلانا

پیارے بچو! صحیح مسلم کی ایک طویل حدیث کے ضمن میں آیا ہے، امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ام ایمن حبشیہ رضی اللہ عنہا (اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ماں) پیارے نبی ﷺ کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب کی خادمہ تھیں۔ رسول اللہ ﷺ جب اپنے والد کی وفات کے بعد آمنہ کے بطن سے پیدا ہوئے تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا ان کی دیکھ بھال کرنے لگیں، جب رسول اللہ ﷺ بڑے ہوئے تو آپ نے ان کو آزاد کر دیا اور ان کی شادی اپنے محبوب آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کر دی جن سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجهاد: حدیث: ۱۷۷۱)

2۔ ثویبہ ابولہب کی لونڈی کا پیارے نبی ﷺ کو دودھ پلانا

نبی کریم ﷺ کو آپ کی ماں کے ساتھ آپ کے چچا ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے بھی دودھ پلایا تھا، جن کی گود میں اُس وقت ان کے بیٹا مسروح پرورش پا رہے تھے، اس سے پہلے ثویبہ نے آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کو دودھ پلایا تھا، اور آپ کے بعد ابوسلمہ بن عبدالأسد مخزومی کو دودھ پلایا۔ یہ بات حلیمہ کے ساتھ آپ ﷺ کے بنی سعد جانے سے پہلے کی ہے۔

پیارے بچو! اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ شہر کے روساء اور شہری اپنے بچوں کو دودھ پلانے کے لیے دیہات میں بھیج دیا کرتے تھے تاکہ وہاں کی صاف و تازہ ہوا میں جسمانی لحاظ سے صحت مند اور عربی زبان کے لحاظ سے فصیح ہو جائیں۔ مگر دائیوں کے آنے کے موسم

Marfat.com

متعین تھے۔ پیارے نبی ﷺ کی ولادت ہوئی تو اس وقت کوئی دودھ پلانے والی دائی نہ ملی۔

حضرت عبداللہ کا ایک بھائی تھا، ابولہب اس کے ایک باندی تھی جس کا نام ''ثویبہ'' تھا۔ دوتین دن آمنہ نے خود دودھ پلایا (سیرت النبی ﷺ/ شبلی نعمانی/ ج ۱/ ص ۱۷۲)

ثویبہ نے بس کچھ ہی دن دودھ پلایا تھا۔ (فتح البار ی شرح صحیح البخاری/ ابن حجر عسقلانی/ ج ۹/ ص ۱۴۰/ دار الرین للتراث القاهره/ ۱۴۰ھ)۔

اس کے بعد قبیلہ بنی سعد کی دودھ پلانے والیاں آ گئیں۔ دائیاں بچے تلاش کرنے لگیں۔ وہ گھروں میں جاتیں۔ ماؤں کو اپنی خدمات پیش کرتیں۔ مائیں جس کو پسند کرتیں اپنا بچہ اس کے حوالے کردیتیں۔ سب دائیوں کی گود بھر گئیں۔ صرف ایک دائی رہ گئی۔ اس کو کسی نے نہیں پوچھا۔ اس لیے کہ وہ ذرا کمزور لاغر اور مفلسی کا بھی شکار تھی۔ یہ ابوذویب کی بیٹی حلیمہ سعدیہ تھیں۔

بچہ بھی صرف ایک ہی رہ گیا۔ دائیاں اس سے دور ہی دور رہیں۔ اس بچہ کا نام محمد (ﷺ) بن عبداللہ تھا۔

دائیوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ محمد ﷺ یتیم ہیں۔ اس لیے انہوں نے اس کی پرورش کو حقیر جانا' کہ اس یتیم کو لے کر کیا کریں گے! اس کا دادا ہمیں کیا دے گا؟ ماں سے بھی کیا مل جائے گا؟

واپسی میں ہر دائی خوش تھی کہ اس کی گود میں بچہ تھا اور اگر نہیں تھا تو صرف اور صرف حلیمہ سعدیہ کی گود میں۔

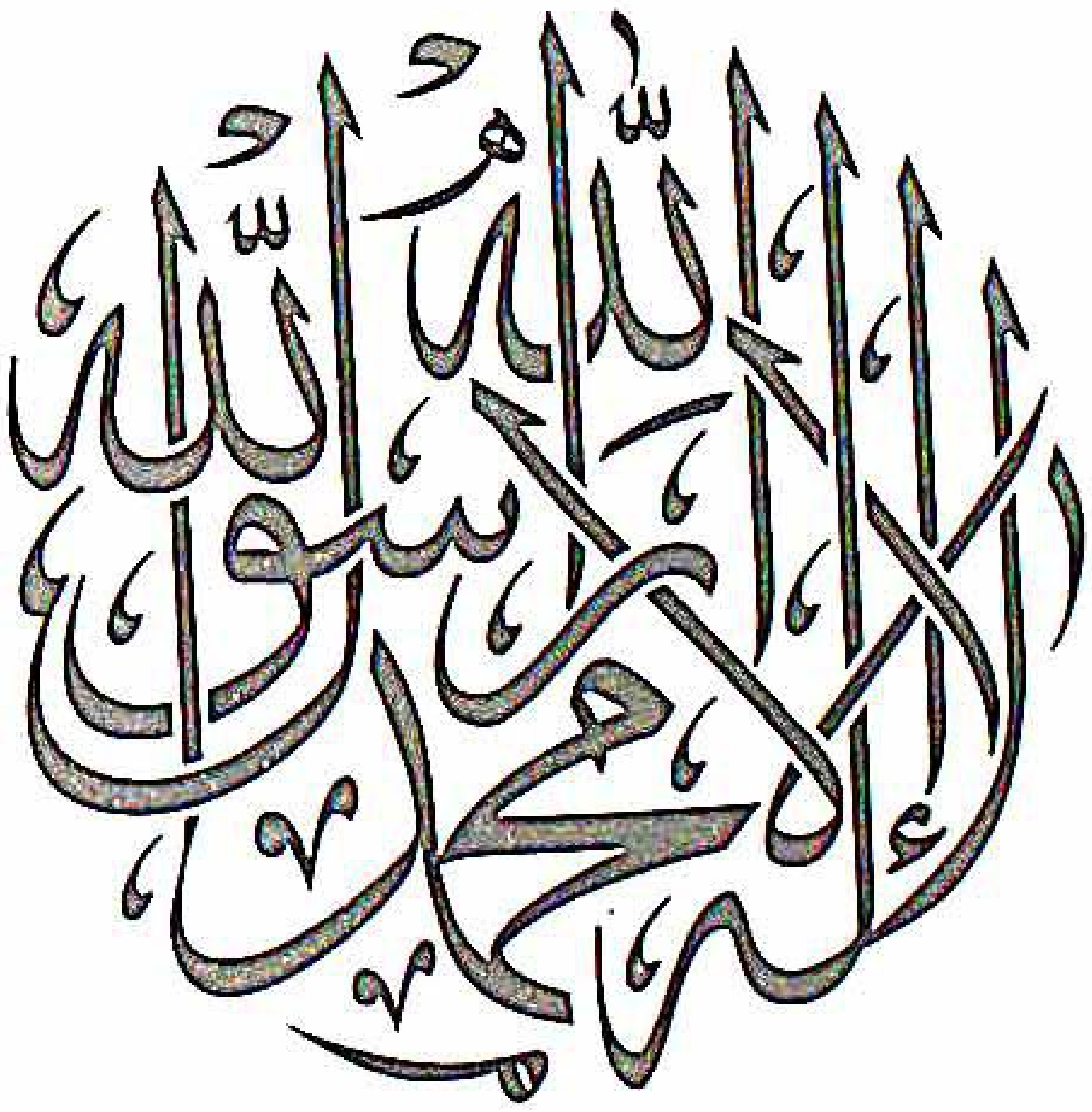

حلیمہ نے اپنے شوہر سے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ ساری سہیلیوں کی گودیں بھری ہوئی ہوں اور ایک میری ہی گود خالی رہے۔ میں تو جاتی ہوں اور اس یتیم کو ہی لیے لیتی ہوں۔

Marfat.com

خالی ہاتھ لوٹنے سے یتیم کو لے جانا بہر حال بہتر ہے۔

شوہر حارث ابن عبدالعزی (کنیت ابو کبشہ) نے کہا اُم کبشہ (سیرت حلبیہ/ ج ۱/ ص ۲۸۰) جاؤ، لے آؤ۔ کیا حرج ہے؟ ہوسکتا ہے کہ اللہ اسی میں برکت دے۔

حضرت آمنہ کو اس بات کا شدید افسوس تھا کہ ان کے لال کو کسی نے نہ پوچھا۔ سہلیوں کے بچے ہاتھوں ہاتھ لیے۔ مگر ان کے بچہ کو کسی نے لینا گوارا نہ کیا۔ حلیمہ نے بچہ کو لیا تو آمنہ کا مایوس چہرہ بھی خوشی سے دمک اٹھا۔ حضرت حلیمہ نے چار سال تک آپ ﷺ کو اپنے گھر کی رونق بنائے رکھا اور اس زمانے میں ان کے گھر میں عجیب عجیب برکتوں کو ظہور ہوا۔

ہوازن کا قبیلہ فصاحت و بلاغت میں مشہور ہے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: "میں تم سب سے فصیح تر ہوں، کیونکہ میں خاندان قریش سے ہو اور میری زبان بنی سعد کی زبان ہے۔"

(سیرت حلبیہ، ذکر رضاعہ ﷺ)

بنو سعد کی بستی میں موجود حلیمہ سعدیہ کا مکان جہاں آپ ﷺ نے اپنا بچپن گزارا

Marfat.com

بنوسعد کی بستی جہاں آقا ﷺ نے اپنا بچپن گزارا

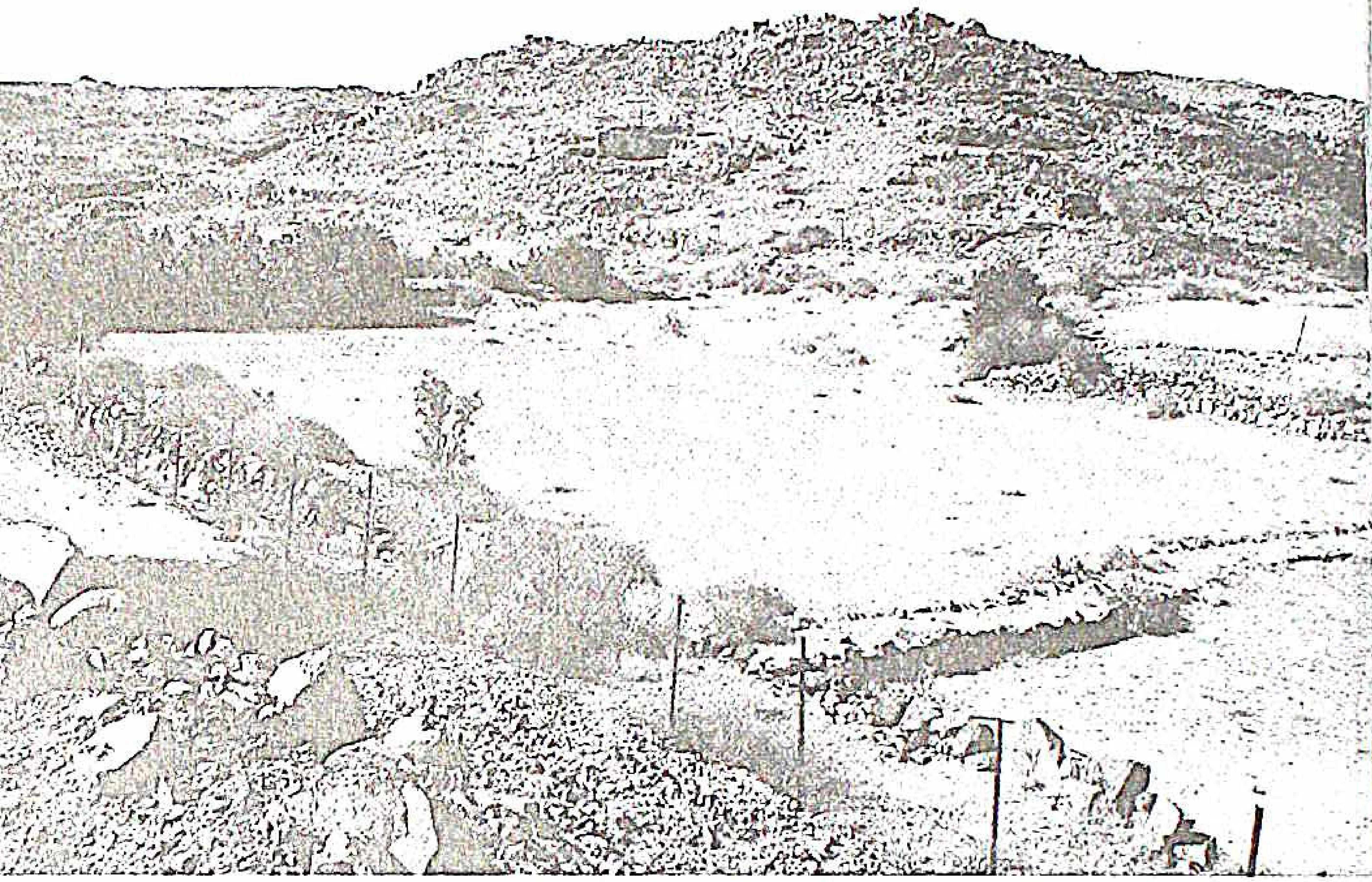

حضرت حلیمہ سعدیہ کے گھر کے کھنڈرات

Marfat.com

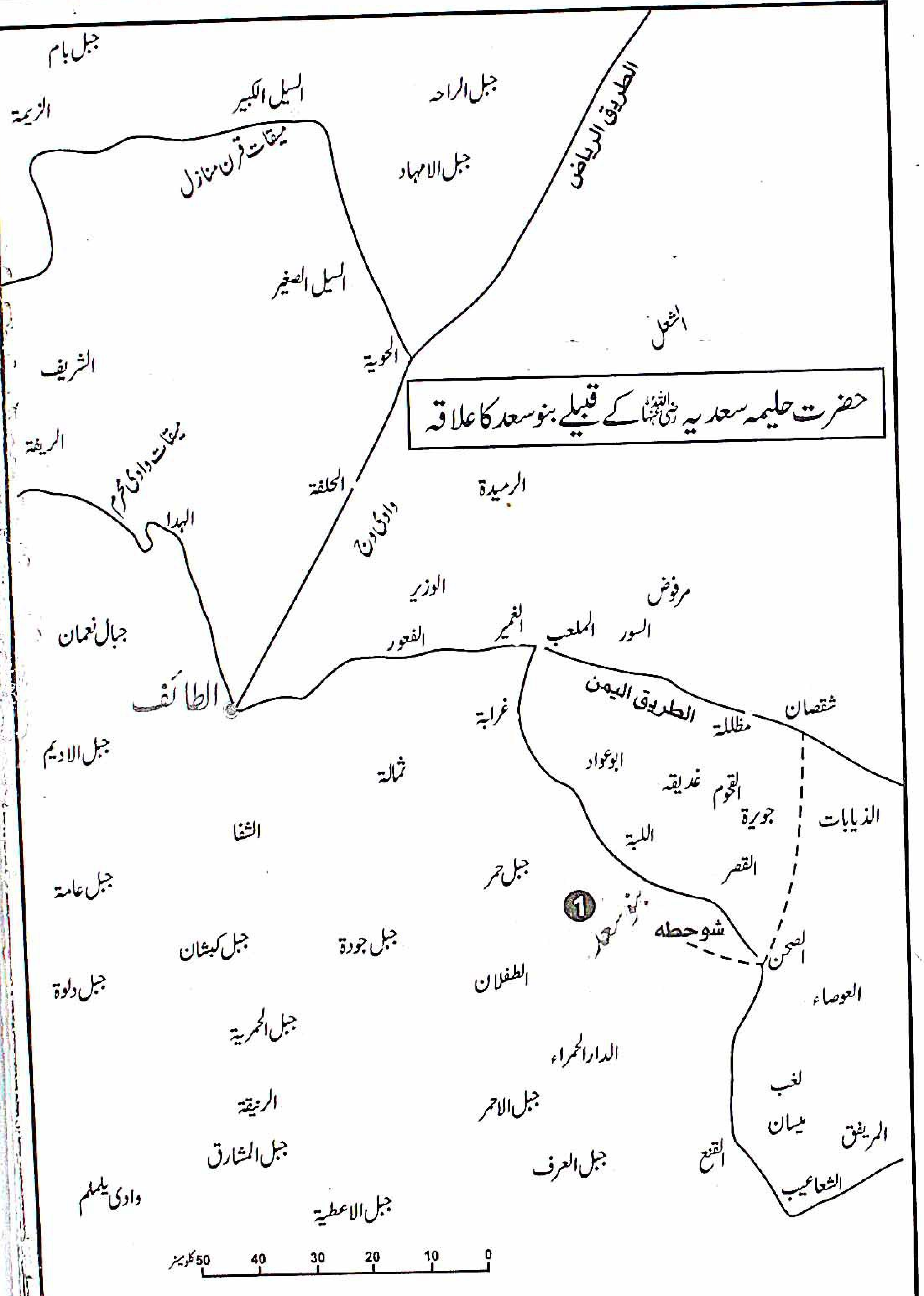

1 بنوسعد: یہ وہ جگہ ہے جہاں آقا ﷺ نے بچپن کے 4 سال گزارے، اس جگہ کی زمین کے چپہ چپہ کو آقا ﷺ کے قدموں کا بوسہ لینے کی سعادت حاصل ہے۔

Marfat.com

صحرا کی زندگی اور پیارے نبی ﷺ کی برکتیں

پیارے بچو!

1 حلیمہ کی ایک اونٹنی تھی۔ دبلی پتلی بالکل مریل، بھوک لگی۔ شوہر اس کا دودھ نکالنے لگے تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہ تھن جو ہمیشہ سوکھا رہتا تھا آج بالکل بھرا ہوا تھا اور دودھ خود بخود ٹپکا پڑ رہا تھا۔ شوہر نے خود بھی پیا، بیوی کو بھی پلایا۔ دونوں نے جی بھر کر پیا۔

2 رات ہوئی تو دونوں نے بچوں کو پہلو میں سلا لیا، پھر خود بھی سو رہے۔ نیند اتنے آرام اور چین کی تھی کہ بالکل ہی بے خبر ہو گئے۔

پھر صبح ہوئی، تو شوہر بولا: حلیمہ! کیا خیال ہے؟ بہت مبارک بچہ ملا ہے۔

حلیمہ بولیں: میرا بھی یہی خیال ہے۔

3 پھر دائیوں کا قافلہ گھر کو لوٹا۔ وادی السرر میں پہلا قیام ہوا، حلیمہ کی سواری آگے آگے تھی اور مستانہ وار بڑھ رہی تھی۔ یہ وہی سواری تھی جو کہ راستہ میں بار بار رک جاتی تھی اور قافلے سے پیچھے ہو جاتی تھی۔

(سیرت حلبیہ / برھان الدین حلبی/ ج ۱/ ص ۲۸۰۔۲۹۰)

شوہر نے حیران ہو کر پوچھا: "اے حلیمہ! کیا ہوا؟ یہ وہی سواری ہے؟"

"سیدہ حلیمہ سعدیہ نے جواب دیا: "اللہ کی قسم جتنے بھی بچے تھے، ان میں سب سے بہترین اور مبارک بچہ مجھے مل گیا ہے۔

(طبقات ابن سعد، ذکر رضاعہ ﷺ)

4 آپ ﷺ کے تشریف لاتے ہی، بنو سعد کے گھر مشک کی خوشبو سے مہکنے

Marfat.com

لگے، بیمار لوگ آتے، تکلیف والی جگہ پر آپ ﷺ ہاتھ مبارک رکھتے، تو تکلیف دور ہو جاتی، بیمار جانور آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کے چھونے سے تندرست ہو جاتے۔

آپ ﷺ کو بھی سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا سے بے انتہا محبت تھی، وہ آپ ﷺ کے پاس آتی تھیں، ان کا قبول اسلام بھی ثابت ہے۔ سیدہ حلیمہ سعدیہ آپ ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد آپ ﷺ کے ہاں مدینہ منورہ تشریف لائیں، آپ ﷺ نے ان کی خوب مہمان نوازی کی، چادر مبارک بچھائی اور عزت کا معاملہ کیا۔ چند دن قیام کے بعد اپنے قبیلے بنو سعد واپس ہو گئیں، چلتے وقت سیدہ حلیمہ سعدیہ نے اسلام قبول کیا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

شقِ صدر: آپ ﷺ کے قلب مبارک کی زم زم سے صفائی

پیارے بچو! نبی کریم ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ جبریل آئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو لٹایا اور سینہ چیر کر آپ کا قلب مُبارک باہر نکال لیا۔ پھر دل کو چیر کر اس میں سے کالے خون کی ایک پھٹکی سی نکالی اور فرمایا کہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ (اسے نکال کر پھینک دیا تاکہ آئندہ شیطان آپ ﷺ پر غالب نہ آ سکے۔) پھر دل کو سونے کی طشتری میں رکھ کر آبِ زمزم سے دھویا۔ پھر اسے اسی طرح جوڑ کر اس کے مقام پر رکھ دیا اور جو بچے آپ ﷺ کے ساتھ کھیل رہے تھے وہ بھاگتے ہوئے آپ ﷺ کی رضاعی ماں (حضرت حلیمہ) کے پاس آئے اور بتایا کہ محمد ﷺ قتل کر دیئے گئے ہیں، وہ بھاگتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس آئے تو دیکھا کہ گھبراہٹ کی وجہ سے آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا۔

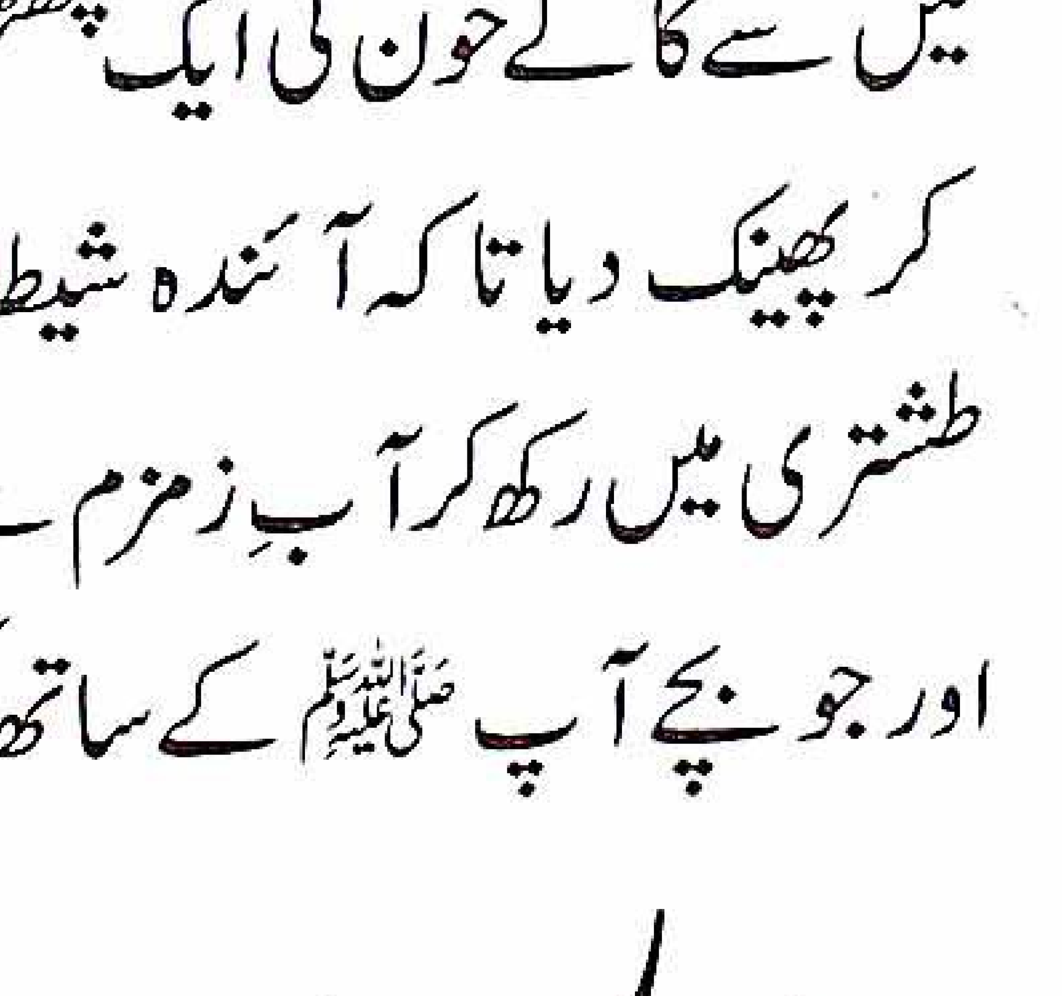

(صحیح مسلم / ج ۱/ ص ۱۰۲۔۱۰۱، احمد / ۳/ ۱۲۱)

Marfat.com

انہوں نے فوراً سینہ سے لگالیا اور پوچھنے لگے۔ لال کیا بات ہوئی خوفزدہ کیوں ہو؟ رسول اللہ نے بھی وہی قصہ دہرایا۔ حضرت حلیمہ اور ان کے شوہر نے آپ ﷺ کو تسلی دی اور گھر لے آئے۔ (حیات سید العرب/ ص ۱۲)

لیکن اس واقعہ کے بعد حلیمہ فکر میں پڑ گئیں کہ اس دفعہ تو اللہ تعالیٰ نے خیر کر دی پھر کبھی کوئی ایسا واقعہ پیش آیا تو کیا ہوگا؟ اس لیے اگرچہ دل نہ چاہتا تھا مگر مجبوراً حضور ا کو لیکر مکہ روانہ ہوگئیں اور حضرت آمنہ کی امانت ان کو واپس کر دی۔

پیارے بچو! رسول اللہ ﷺ کے شق صدر کا واقعہ خلاف عادت و واقعات میں سے ہے ،اس کو تسلیم کرنا ضروری ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

پیارے نبی ﷺ کے دودھ شریک بہن بھائی

پیارے بچو! آپ ﷺ کے رضاعی والد کا نام حارث بن عبد العزیٰ تھا۔ وہ عہد نبوت میں مکہ آئے اور ایمان لائے۔ (سیرت النبی ﷺ / سید سلیمان ندوی/ ج ۱/ ص ۱۷۵)

آپ ﷺ کے چار رضاعی بھائی بہن تھے۔ جن کے نام یہ ہیں عبد اللہ' انیسہ' حذیفہ اور خدامہ یا خذامہ یا حدامہ تھا جو شیماء کے لقب سے مشہور تھیں۔ ان میں سے عبد اللہ اور شیماء کا اسلام لانا ثابت ہے۔ باقیوں کا حال معلوم نہیں۔ (حوالہ: سیرت ابن ھشام ۱/ ۱۶۰)

یتیمی کی حالت میں والد کا چھوڑا ہوا ترکہ

پیارے بچو! رسول اللہ ﷺ اپنی ولادت سے دو مہینے پہلے ہی باپ کے سائے سے محروم ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ کے والد ماجد عبد اللہ تجارت کے سلسلے میں ملک شام کی طرف گئے راستہ میں بیمار ہوئے اور مدینہ میں اپنی ننھیال قبیلے بنی نجار میں اتر گئے اور وہیں انتقال فرمایا۔ انہوں نے ۵ اونٹ' بکریوں کا ایک ریوڑ اور اُم ایمن کو بطور کنیز ترکے میں چھوڑا تھا۔

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کی والدہ ماجدہ کا انتقال

پیارے بچو! واقعہ شق صدر کے بعد حضرت حلیمہ آپ ﷺ کو اپنی والدہ کے پاس چھوڑ گئیں تو آپ ﷺ اپنی والدہ اور دادا کے سایہ شفقت میں زندگی بسر کرنے لگے۔ رسول کریم ﷺ کی عمر جب ٦ برس ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کرنے کے لیے مدینہ ساتھ لے گئیں، ایک ماہ وہیں قیام کیا۔ اس سفر میں اُم ایمن ساتھ تھیں۔ واپس آتے ہوئے جب مقام ''ابواء'' میں پہنچیں تو آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوگیا اور وہیں دفن کر دیا گیا۔ اُم ایمن آپ ﷺ کو مکے لے کر آئیں۔ نبی کریم ﷺ زمانہ نبوت میں ان کی قبر کی زیارت کی اور خوب روئے۔ اب آپ ﷺ تنہا رہ گئے تھے۔ ماں جب ساتھ تھیں تب بھی آپ ﷺ کو یتیمی کا ملال تھا۔

(طبقات ابن سعد/ ج ١/ ص ١١٦ اور سیرت ابن ہشام/ ج ١/ ص ١٥٥)

آپ ﷺ کو بچپن میں قیام مدینے کی بہت ساری باتیں یاد تھیں، جب ایک دفعہ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں بنو عدی کے منازل پر گزرے تو فرمایا کہ اسی مکان میں میری والدہ ٹھہری تھیں، یہی وہ تالاب ہے جس میں، میں نے تیرنا سیکھا تھا، اپنے ننھیالی لڑکوں کے ساتھ ہم ایک چڑیا کو جو اس گھر پہ آکے بیٹھتی تھیں، اڑایا کرتے تھے، وغیرہ۔

(طبقات ابن سعد، ذکر وفات آمنہ اُم رسول اللہ ﷺ)

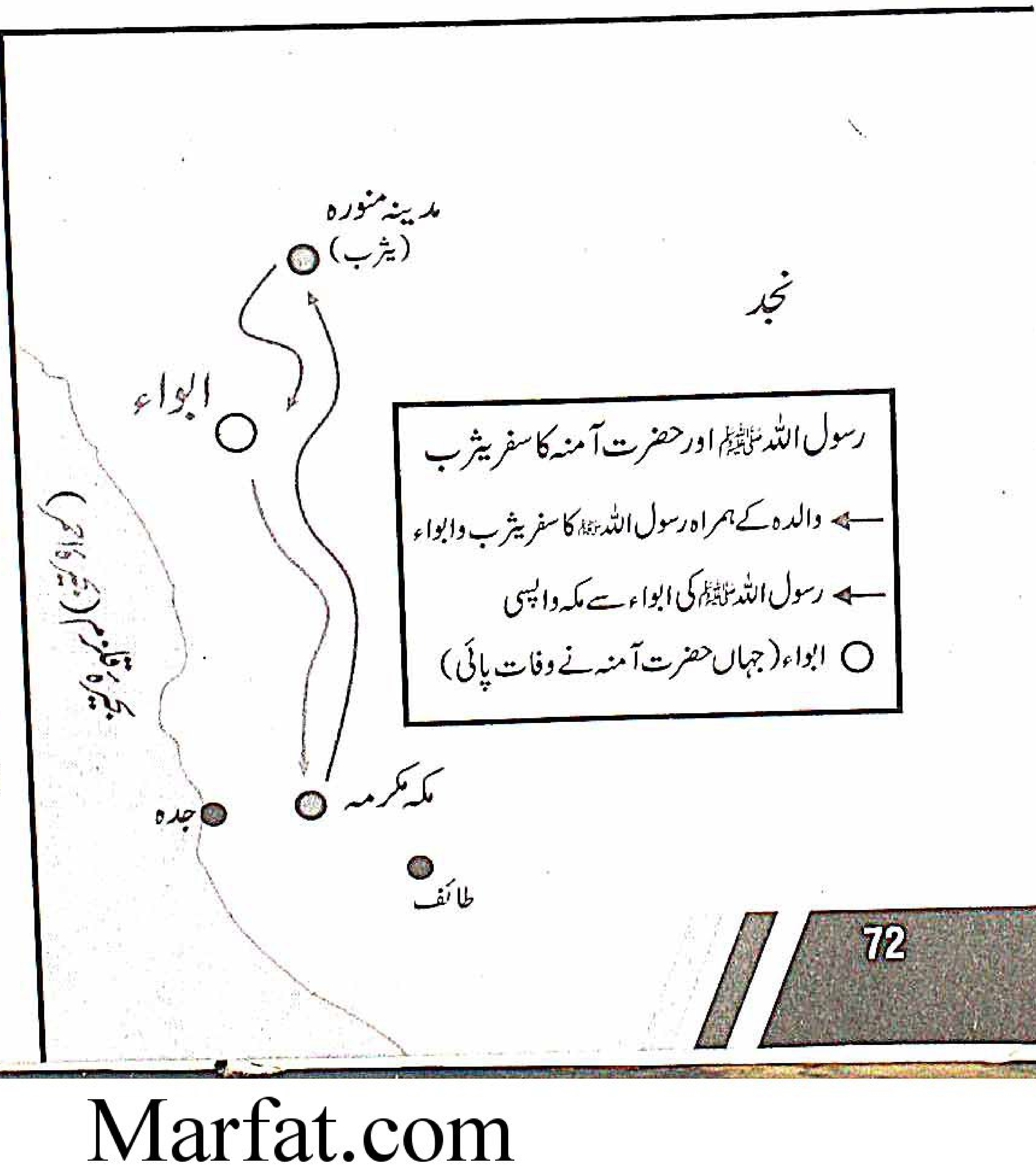

Marfat.com

شہر ابواء میں آپ ﷺ کی متعدد بار آمد

پیارے بچو!

① چھ سال کی عمر میں آپ ﷺ اپنی والدہ سیدہ آمنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے سفر پہ گئے، واپسی میں اسی مقام پہ والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا، اسی بستی میں ان کی قبر ہے۔

② آپ ﷺ کا پہلا سفر ابواء کی طرف ہوا۔

③ حدیبیہ کے سفر میں بھی آپ ﷺ ادھر سے گزرے، اپنی والدہ محترمہ کی قبر پر بھی حاضری دی، خود بھی روئے اور سب کو رلایا۔ (حواله: تاريخ مكة المكرمه)

④ غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر سیدہ عائشہؓ کا ہار ابواء میں گم ہوگیا، جس کی تلاش میں نماز کا وقت ہوگیا، پانی نہ تھا، تو آیاتِ تیمّم نازل ہوئیں۔

(صحيح بخاری ، مسند الحميدی روايات عائشه حديث نمبر ۱۶۵)

آقا ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ کی قبر شریف

Marfat.com

فصل نمبر: 6 پیارے نبی ﷺ دادا عبد المطلب کی شفقت و تربیت میں

پیارے بچو! حضرت آمنہ کی وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کو عبد المطلب نے اپنی پرورش اور نگرانی میں لے لیا اور ہمیشہ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ جب آپ ﷺ کی عمر ۸ برس، ۲ ماہ اور دس دن کی ہوئی تو، آپ ﷺ کے دادا اور سرپرست عبد المطلب نے پچاس سال کی عمر میں وفات پائی۔ جب عبد المطلب کا جنازہ اٹھا تو آنحضرت ﷺ بھی ساتھ تھے اور فرط محبت سے روتے جاتے تھے۔ (البدایتہ۔/جلد ۲/ ص ۸۲۔۲۷۹، رحمتہ للعالمین /جلد ۱/ ص ۴۱، سیرت النبی / از علامہ شبلی نعمانی / ج ۱/ ص ۷۶۔۱۷۵)

مکے میں حجون کے مقام پر ان کو دفن کیا گیا۔

کندیر بن سعد کے والد کہتے ہیں کہ وہ ایک بار حج کے لیے مکہ مکرمہ آئے، دیکھا کہ ایک شخص طواف میں مصروف ہے، اور زبان سے شعر کہہ رہا ہے جس کا ترجمہ ہے'' خدایا، میرے سوار محمد (ﷺ) کو واپس لے آ، اور مجھ پر عظیم احسان فرما۔''

انہوں نے لوگوں سے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' بتایا گیا کہ یہ عبد المطلب ہے، اس نے اپنے پوتے کو گمشدہ اونٹ کی تلاش میں بھیجا ہے، کیونکہ ان کو جس کام کے لیے بھیجا جاتا ہے، وہ کامیاب ہی لوٹتے ہیں، انہیں گئے تھوڑی دیر ہوئی ہے، مگر یہ بے چین ہو کہ شعر پڑھ رہے ہیں، کچھ ہی لمحے بعد آپ ﷺ بھی واپس آ گئے، اور اونٹ بھی ساتھ تھا۔ عبد المطلب نے دیکھتے ہی گلے لگا لیا اور کہنے لگے: ''میں تمہاری وجہ سے بہت پریشان تھا، اب کبھی تمہیں اپنے سے جدا نہیں کرونگا۔''

(حوالہ: مجمع الزوائد ۲۴۴/۸ و مستدرک للحاکم ۶۰۳/۲)

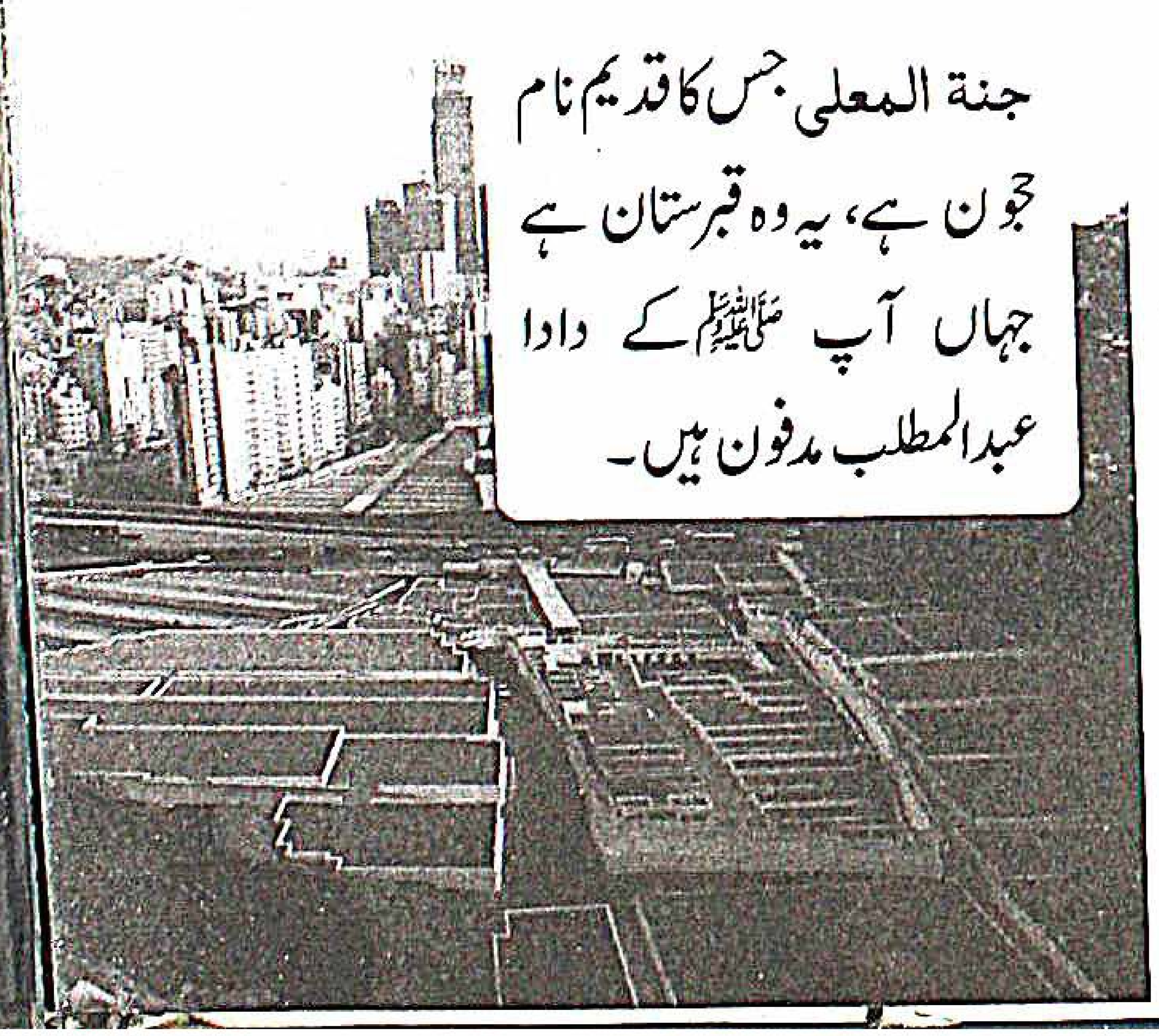

جنۃ المعلی جس کا قدیم نام حجون ہے، یہ وہ قبرستان ہے جہاں آپ ﷺ کے دادا عبد المطلب مدفون ہیں۔

Marfat.com

آنکھوں کے علاج کے لیے عکاظ تشریف لے جانا

پیارے بچو! عمر مبارک سات تھی کہ آپ ﷺ کو آشوب چشم کی شکایت ہوئی، علاج کیا گیا مگر فائدہ نہ ہوا۔ کسی نے عبدالمطلب سے کہا، عکاظ کے میلے میں ایک راہب ہے، جو آنکھوں کا علاج کرتا ہے، عبدالمطلب پوتے کو لے کے وہاں پہنچے، عبادت گاہ کا دروازہ بند تھا، عبدالمطلب نے آواز دی، مگر راہب نے کوئی جواب نہ دیا، اچانک عبادت گاہ میں شدید زلزلہ آیا، راہب ڈرا کہ ابھی یہ عبادت گاہ مجھ پہ آ گرے گی، فوراً باہر نکلا، دوائی دی اور عبدالمطلب سے کہنے لگا: ''یہ اس امت کا نبی ہے، اس کو لے جاؤ، اس کی حافظت کرو، کہیں اہل کتاب میں سے کوئی انہیں قتل نہ کر دے۔''

ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ اس راہب نے کتاب سے کچھ علامات دیکھ کر پہچان لیا اور کہا یہ خاتم النبیین ہیں اور ان کا لعاب ہی ان کا علاج ہے، دادا نے آپ ﷺ کی آنکھوں پہ، آپ ﷺ کا لعاب لگایا، تکلیف کا نام ونشان تک نہ رہا۔

(سیرت حلبیہ، ذکر کفالتہ جدہ عبدالمطلب ایاہ)

عکاظ: جہاں آقا ﷺ آنکھوں کے علاج کے لیے تشریف لے گئے

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کی جبل ابوقبیس پر بارش کی دعا

پیارے بچو! عبدالمطلب کی بیوی کا نام رقیقہ تھا، مکہ مکرمہ میں قحط سالی کے زمانے میں خواب دیکھتی ہیں کہ کسی نے ان سے کہا: ”اے گروہ قریش تم میں جو نبی ظاہر ہونے والا ہے، اس کے ظہور کا وقت آ گیا ہے، اس کے ذریعے تمہیں زندگی یعنی خوب بارش و ہریالی ملے گی، تم اپنے معزز لوگوں میں سے ایک کا انتخاب کرو، جس کی یہ علامات ہوں، (پھر علامات گنوائیں) سب مل کے ابوقبیس پہ جاؤ، بارش کی دعا کرو، سب آمین کہو، تمہیں سیراب کر دیا جائے گا۔

رقیقہ نے یہ خواب قریش کو بیان کیا، عبدالمطلب میں وہ علامات پائی گئیں، عبدالمطلب سب کو ساتھ لے کے جبل ابوقبیس پہ چڑھ گئے، آپ ﷺ نوعمر تھے، آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے موسلا دھار بارش ہوئی۔ (سیرت حلبیہ ذکر کفالتہ جدہ عبدالمطلب ایاہ)

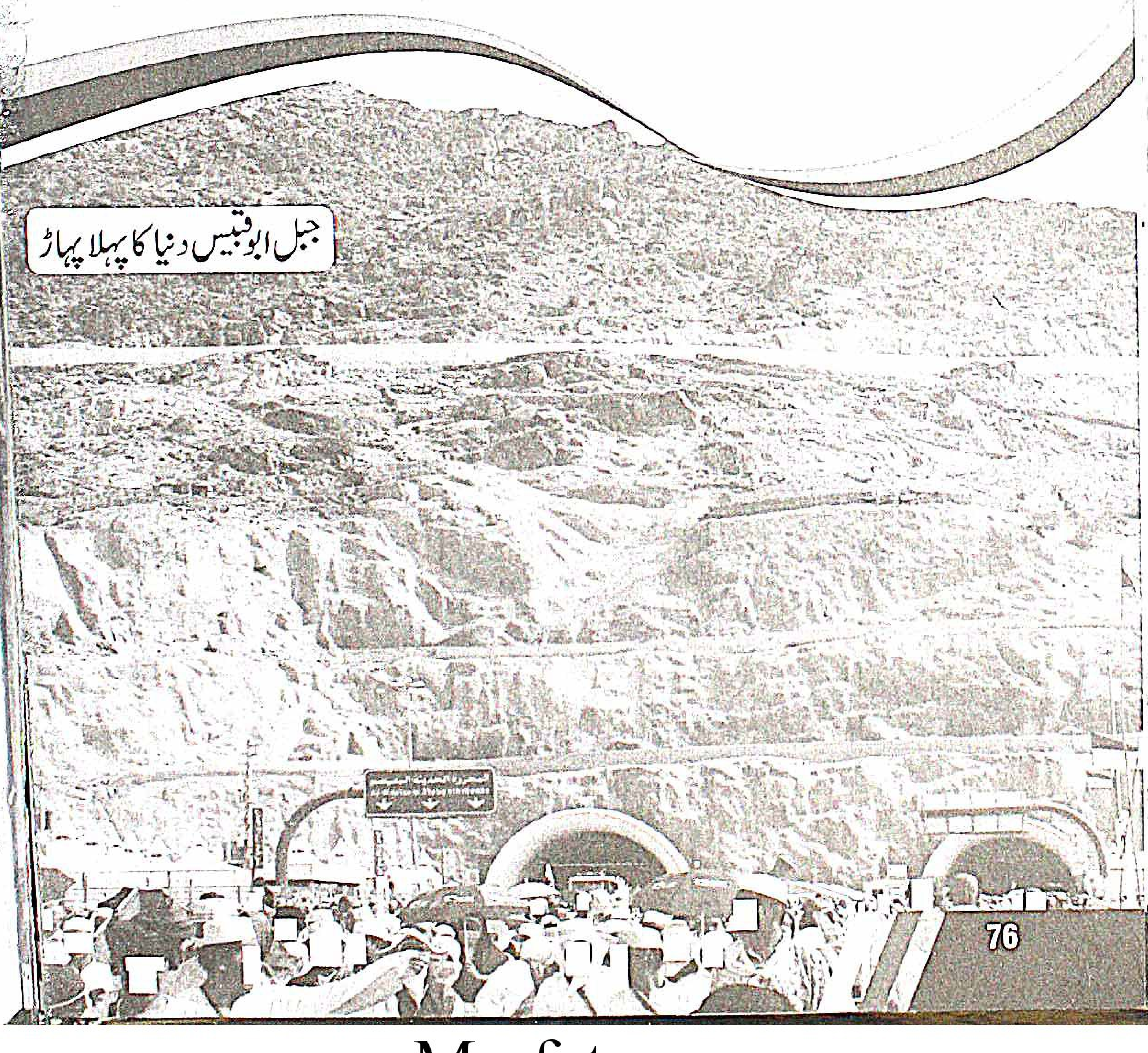

جبل ابوقبیس دنیا کا پہلا پہاڑ

Marfat.com

جبل ابوقبیس کی چند خصوصیات

پیارے بچو! یہ مکہ مکرمہ کا مشہور پہاڑ ہے، جو مسجد حرام کے قریب واقع ہے۔ ابوقبیس نامی ایک شخص نے سب سے پہلے اس پہاڑ پہ مکان بنایا، یوں اس کا نام ابوقبیس پڑ گیا، زمانہ جاہلیت کے وقت سے ''امین'' کہا جاتا تھا، کیونکہ طوفان نوح کے وقت ''حجر اسود'' کو امانتاً یہاں رکھ دیا گیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے وقت پھر حجر اسود کو اپنی جگہ نصب کیا۔

کچھ روایات کے مطابق شق القمر (چاند کے دو ٹکڑے) کا معجزہ بھی اس پہاڑ پہ رونما ہوا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے لوگوں کو حج بیت اللہ کے لیے آواز دی، آپ نے اس پہاڑ پہ چڑھ لوگوں کو آواز دی۔ (اخبار مکہ للفاکھی)

زمین پر سب سے پہلے اسی پہاڑ کو رکھا گیا۔ طائف والوں نے آپ ﷺ کو ستایا تو فرشے نے آ کر کہا: ''اگر اجازت ہو تو ان لوگوں پہ اخشبین کو گرا دوں، اخشبین سے مراد مکہ مکرمہ کے دو پہاڑ، ایک جبل ابوقبیس اور دوسرا جبل قعیقعان ہے۔ (تاریخ مکہ مکرمہ / ص ۱۴۹)

اس پہاڑ کی چوٹی پر مسجد بلال واقع تھی۔

(میم نامہ حج، شیخ محمد مسعود / ص ۲۳)

جبل ابوقبیس پر واقع مسجد بلال

Marfat.com

فصل نمبر: 7

پیارے نبی ﷺ کے چچا ابو طالب کی کفالت میں بکریاں چرانا

پیارے بچو! نبی کریم ﷺ کے دادا عبد المطلب جب مرنے کے قریب تھے تو انہوں نے اپنے بیٹے ابو طالب کو وصیت کی کہ وہ آپ ﷺ کو اپنی کفالت اور تربیت میں لے لیں۔ آپ ﷺ کے چچا اور بھی تھے مگر ابو طالب اور رسول اللہ ﷺ کے والد حضرت عبداللہ دونوں ایک ہی ماں کی اولاد تھے جبکہ دوسرے چچاؤں کی مائیں الگ تھیں۔ رشتہ کی اس گہرائی اور قرابت کے پیش نظر دادا نے آپ ﷺ کی کفالت کی وصیت ابو طالب کو فرمائی تھی۔ یتیمی سے دُرِ یتیمی (یتیم اسے کہتے ہیں جس کے بچپن میں والد کا انتقال ہو گیا ہو اور دُرِ یتیم اسے کہتے ہیں جس کے والد اور والدہ دونوں کا انتقال کر چکے ہوں) تک کا سایہ طویل ہوتا گیا۔

ابو طالب نے اس ذمہ داری کو بڑے احسن طریقے سے تادمِ آخر نبھایا۔ وہ آپ ﷺ سے اس قدر محبت رکھتے تھے کہ آپ ﷺ کے مقابلے میں اپنے بچوں کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے۔ سوتے تو آپ ﷺ کو ساتھ لیکر سوتے تھے اور باہر جاتے تو آپ ﷺ کو ساتھ لیکر باہر جاتے۔

آپ ﷺ بعد ازاں محسوس کیا کہ ان کے شفیق چچا کی اولاد زیادہ ہے اور آمدنی کے ذرائع کم تو آپ ﷺ نے ان کی محبت اور شفقت کے پیش نظر ان کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے بکریاں بھی چرائیں اور اسی دوران آپ ﷺ کو شق صدر کا واقعہ دوسری مرتبہ پھر پیش آیا۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک دس سال اور چند ماہ تھی۔ (الفتح الربانی ۲۰/ ص ۹۶۔۹۵)

نہ صرف یہ کہ آپ ﷺ نے بکریاں چرائی ہیں بلکہ آپ ﷺ نے اسے انبیاء کی سنت

Marfat.com

قرار دیا اور فرمایا ''اور کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔''

(انظر الفتح الربانی ۱۵/۱۲۷)

آپ ﷺ کا بکریاں چرانا بڑا معروف واقعہ ہے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ '' فخر و تکبر اونٹ چرانے والوں میں ہوتا ہے اور بُردباری و وقار بکریاں چرانے والوں کا خاصہ ہے۔''

(مسند احمد ' الفتح الربانی ۱۵/۱۲۷ و ۲۰/۱۹۴)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے گھر کی بکریاں چرائی ہیں، چنانچہ فرمایا: ''مجھے پیغمبری ملی تو میں نے اجیاد میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرائیں۔''

(سنن کبریٰ نسائی، حدیث نمبر ۱۱۳۲۴)

''اجیاد'' مکہ مکرمہ کا مشہور پہاڑ ہے۔ وہاں اہل مکہ اپنے جانور چراتے تھے۔

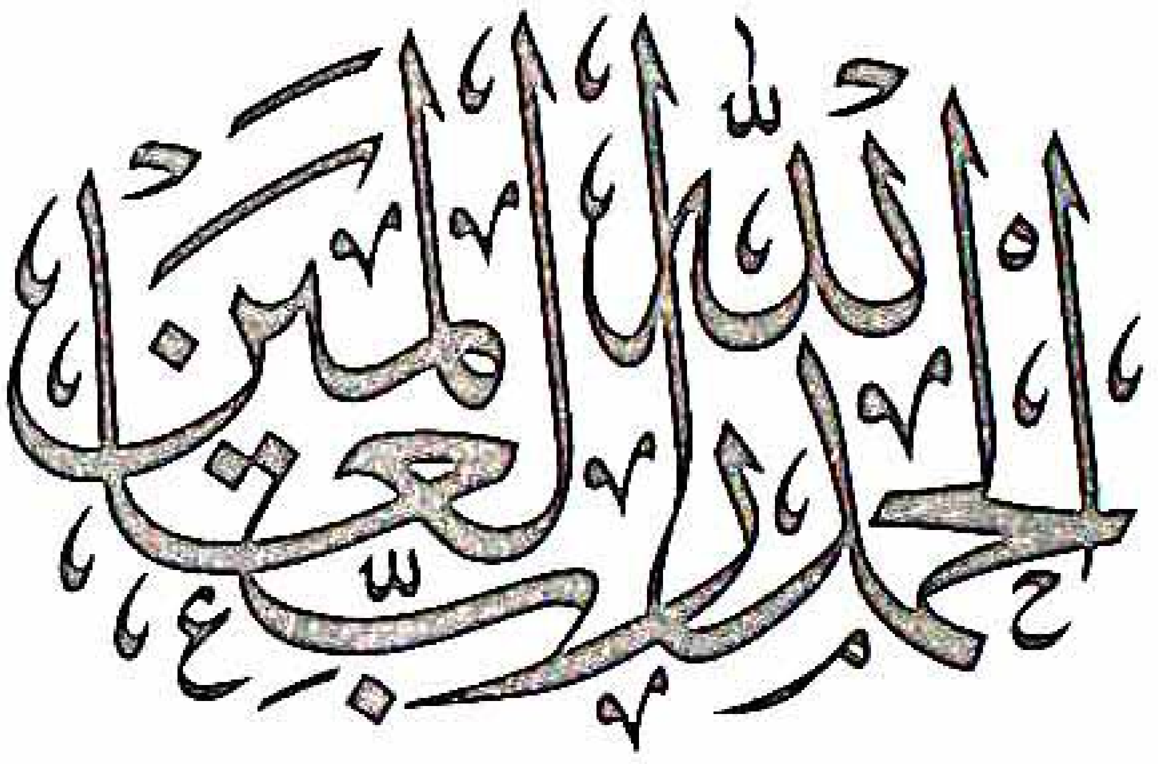

عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور میں اکٹھے بکریاں چراتے تھے، ایک دن ہم دونوں نے کہا: '' فلاں جگہ اچھی ہے، کل دونوں وہاں اکٹھے بکریاں چرائیں گے۔''

دوسرے دن میں وہاں آیا تو آپ ﷺ پہلے آچکے تھے، اور اپنی بکریوں کو وہاں چرنے سے روک رہے تھے، میں نے پوچھا: ''آپ ﷺ بکریوں کو کیوں نہیں چرنے دے رہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کل وعدہ ہوا تھا ناں کہ اکٹھے بکریاں چرائیں گے، تو آپ جب تک نہیں آئے میں کیسے بکریاں وہاں چھوڑ دیتا۔''

(اخبار مکہ للفاکھی، ذکر الاجیاد، حدیث نمبر ۲۲۳۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہی کہ ہم مر الظہر ان (وادی فاطمہ) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پیلو کے پھل چننے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: '' سیاہ سیاہ چنو، وہ خوش ذائقہ اور زیادہ لذیذ ہوتے ہیں، میں اپنی بکریاں چرانے کے زمانے میں اسی قسم کے پیلو کھایا کرتا تھا۔''

(صحیح بخاری، حدیث نمبر ۵۰۳۳)

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کی برکت سے بارش ہوگئی

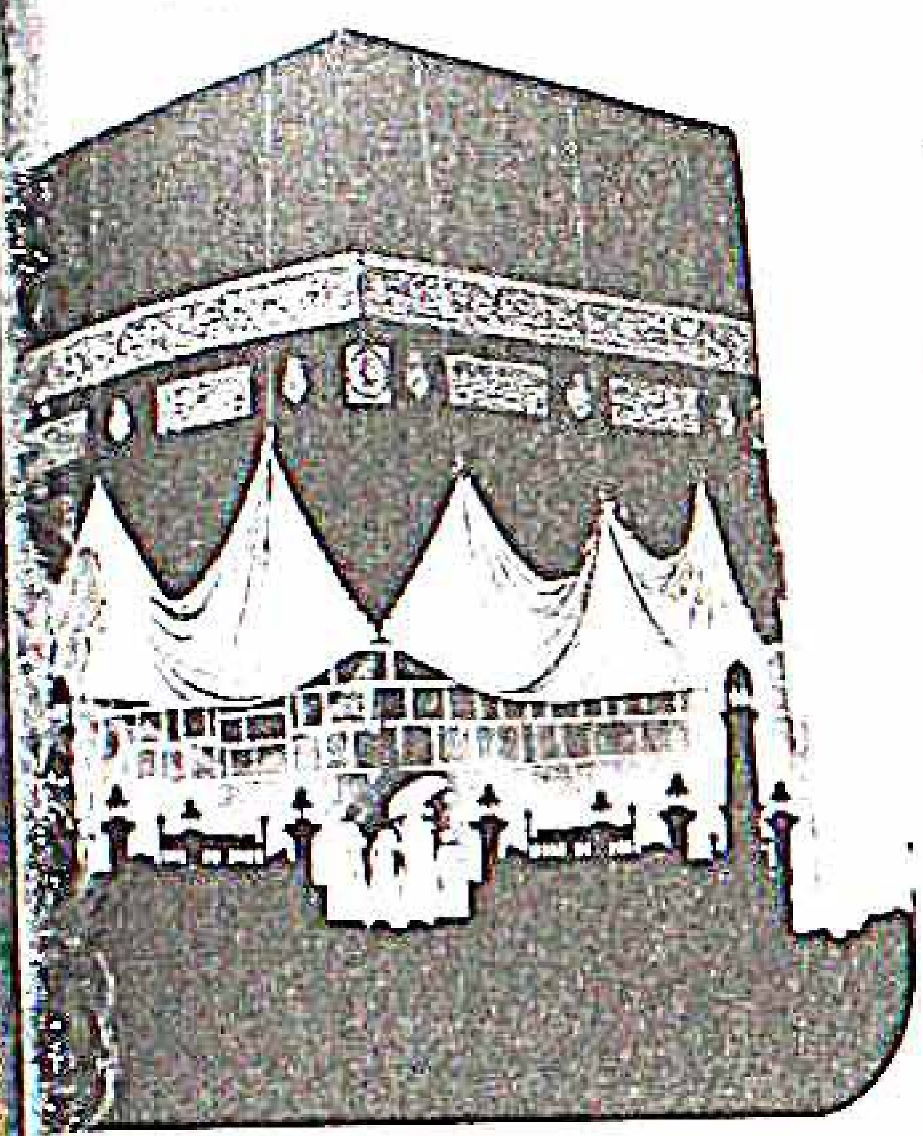

پیارے بچو! ایک دفعہ قریش خشک سالی اور قحط کا شکار تھے، لوگ ابو طالب کے پاس آئے اور کہا کہ ملک میں سنگین بحران ہے، قحط ہے، بچے بڑے سب بھوکوں مر رہے ہیں، خدا کے لیے آیئے اور بارش کی دعا کیجئے، ابو طالب ایک چاند جیسے بچے کو لے کر نکلے جو ایسا لگتا تا کہ اچانک اندھیرے میں سورج نکل آیا ہو، ابو طالب اس بچے کا ہاتھ تھامے خانہ کعبہ پہنچے، آسمان صاف تھا، بادل کہیں ایک ٹکڑا بھی نظر نہ آتا تھا، بچے کی کمر کو دیوار کعبہ سے لگایا اور خود بارش کی دعا میں مصروف ہوگئے، اچانک چاروں طرف سے بادل گھر آئے، موسلا دھار بارش ہونے لگی، میدانوں میں سیلاب آ گیا اور شہر و جنگل سرسبز و شاداب ہوگئے۔ (الخصائص الکبریٰ)

پیارے نبی ﷺ کے چچا اور پھوپھیاں

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ کے بارہ (12) چچا و تایا اور چھ پھوپھیاں شمار کی گئیں ہیں۔ چچا و تایا کے نام کچھ اس طرح سے ہیں:

چچا و تایا:

1. حضرت عباس رضی اللہ عنہما
2. ضرار
3. قثم
4. حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
5. حضرت المقوم
6. حجل
7. عبداللہ
8. ابو طالب
9. حضرت زبیر رضی اللہ عنہ
10. عبدالکعبہ
11. الحارث
12. ابولہب

پھوپھیاں:

1. سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا
2. سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا
3. برہ
4. سیدہ اروی
5. امیمہ
6. اُم حکیم البیضاء

Marfat.com

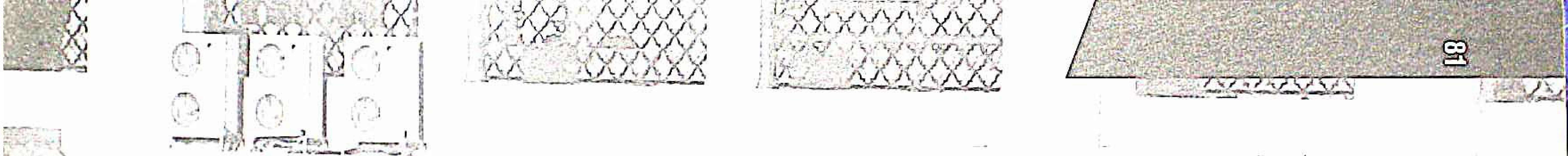

حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی قبور مبارک

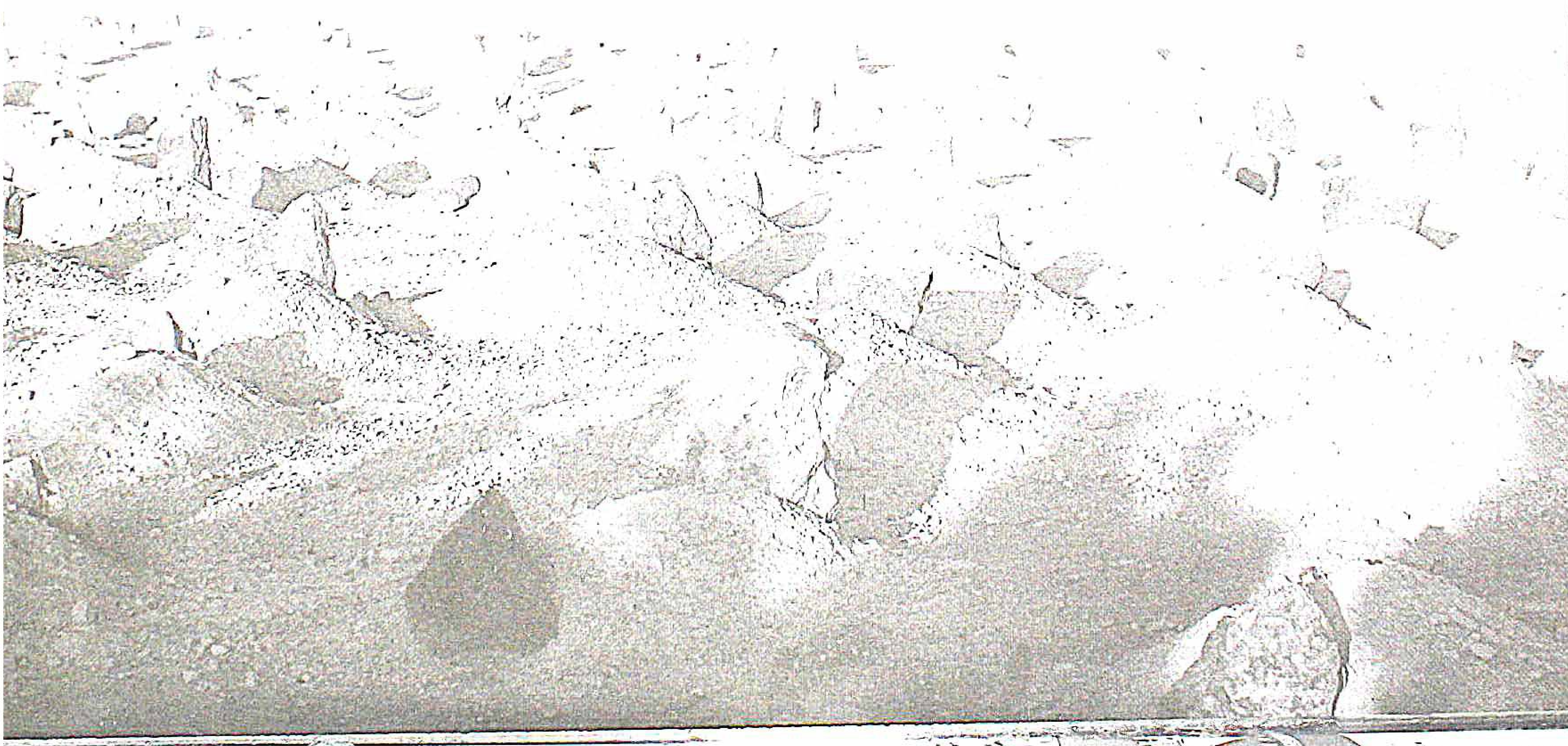

Marfat.com

فصل نمبر: 8

جنگ فجار عرب کی مشہور جنگ

پیارے بچو! ظہور اسلام تک عربوں میں لڑائیوں کا جو طویل سلسلہ چلا آرہا تھا ان میں سے 4 لڑائیاں مشہور ہیں۔ یہ چاروں لڑائیاں حرمت والے مہینوں، محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ میں سے کسی نہ کسی ماہ میں وقوع پذیر ہوئی تھیں اور ان چاروں مہینوں میں چوری ڈاکہ، قتل وغارت اور جنگ کو اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں بھی اچھا خیال نہیں کیا جاتا تھا بلکہ وہ ان کاموں کے ان مہینوں میں سخت برا سمجھتے تھے۔

۵۸۰ء اور ۵۹۰ء کے درمیان قریش اور قیس کے قبیلوں کے درمیان یہ لڑائیاں ہوئیں۔ یہ معرکہ عکاظ میلے والی جگہ میں پیش آیا، اس سال میلہ عکاظ نہ لگ سکا۔

قریش کے تمام خاندانوں نے اس میں حصہ لیا سپہ سالار اعظم حرب بن امیہ تھا جو کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا باپ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دادا تھا۔ حرب بن امیہ عمر میں سب سے بڑا اور اپنے قبیلے کا تجربہ کار اور معزز شخص تھا۔ آل ہاشم کے علمبردار نبی اکرم ﷺ کے چچا زبیر بن عبدالمطلب تھے۔ چونکہ قریش برحق تھے اس لیے آپ ﷺ نے ان کا ساتھ دیا لیکن کسی پر تلوار نہ اٹھائی۔ اپنے چچاؤں کو تیر تھماتے تھے۔

(روض الانف مصنف امام سہیلی / جلد اول / ص ۱۲۰، سیرت النبی / جلد اول / ص ۱۸۲، ابن ہشام / جلد ۱ ۱۸۴ تا ۱۸۶، تاریخ خضری / جلد ۱ / ص ۶۲)

پیارے نبی ﷺ کا معاہدہ حلف الفضول میں شرکت

پیارے بچو! عرب قبائل کی مسلسل جنگوں کی وجہ سے ہزاروں گھرانے تباہ و برباد ہو چکے تھے۔ قتل وغارت گری ان کی ایک موروثی عادت بن چکی تھی۔ ان مخدوش حالات کو دیکھتے ہوئے بعض لوگوں کے دلوں میں اصلاح کی تحریک پیدا ہوئی جب یہ لوگ حرب فجار

Marfat.com

سے واپس لوٹے تو قریش کے سرکردہ فرد اور نبی کریم ﷺ کے چچا زبیر بن عبد المطلب نے یہ تجویز پیش کی کہ ایک ایسی انجمن تشکیل دی جائے جو ملک میں امن و سلامتی کو قائم رکھے۔ چنانچہ اس تجویز پر بنی ہاشم، بنی زہرہ اور بنی تمیم وغیرہ، عبداللہ بن جدعان کے گھر جمع ہوئے۔ اس نے سب شرکاء کے لیے زبردست قسم کا کھانا تیار کیا۔ اور یہ معاہدہ ہوا کہ انجمن کے ممبران مندرجہ ذیل عہد کریں۔

1. ہم ملک سے بدامنی دور کریں گے۔
2. ہم غرباء کی مدد کریں گے۔
3. مسافروں کی حفاظت کریں گے۔

یہی معاہدہ یا حلف نامہ تاریخ اسلام میں "حلف الفضول" کے نام سے مشہور ہے اور اس معاہدہ کا نام حلف الفضول ہونے کی وجہ یہ تھی کہ پہلے پہل اس معاہدہ کا خیال جن لوگوں کو آیا ان کے نام میں فضیلت کا مادہ (ف۔ض۔ل) پایا جاتا تھا مثلاً فضیل بن حرث، فضیل بن واعہ اور مفضل وفضل وغیرہ۔ اور اس مادے کی جمع فضول بنتی ہے۔ ان افراد کے ناموں کی مناسبت سے اسے "حلف الفضول" کہا جاتا ہے۔ (سیرت حلبیه / ج ۱/ ص ۲۱۵)

لہذا یہ معاہدہ ہی "حلف الفضول" کے نام سے مشہور ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ بھی اس معاہدہ خیر میں شریک ہوئے تھے اور عہد نبوت میں فرمایا کرتے تھے کہ "اس معاہدے کے مقابلے میں اگر کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو میں ہرگز قبول نہ کرتا۔ (سیرت النبی ﷺ / شبلی نعمانی/ ج ۱/ ص ۱۸۳)

اور آج عہد اسلام میں بھی اگر مجھے کوئی کسی ایسے معاہدے کے لیے بلائے تو میں حاضر ہوں"

(سیرت ابن هشام / ج ۱/ص ۱۳۳ ،مستدرک حاکم /جلد ۲/ص ۲۲۰، مختصر السیرة / ۳۰۔۳۱)

اس معاہدہ کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک بیس سال تھی۔

(موسوعه نظرة النعیم / ج ۱/ ص ۱۹۷)

Marfat.com

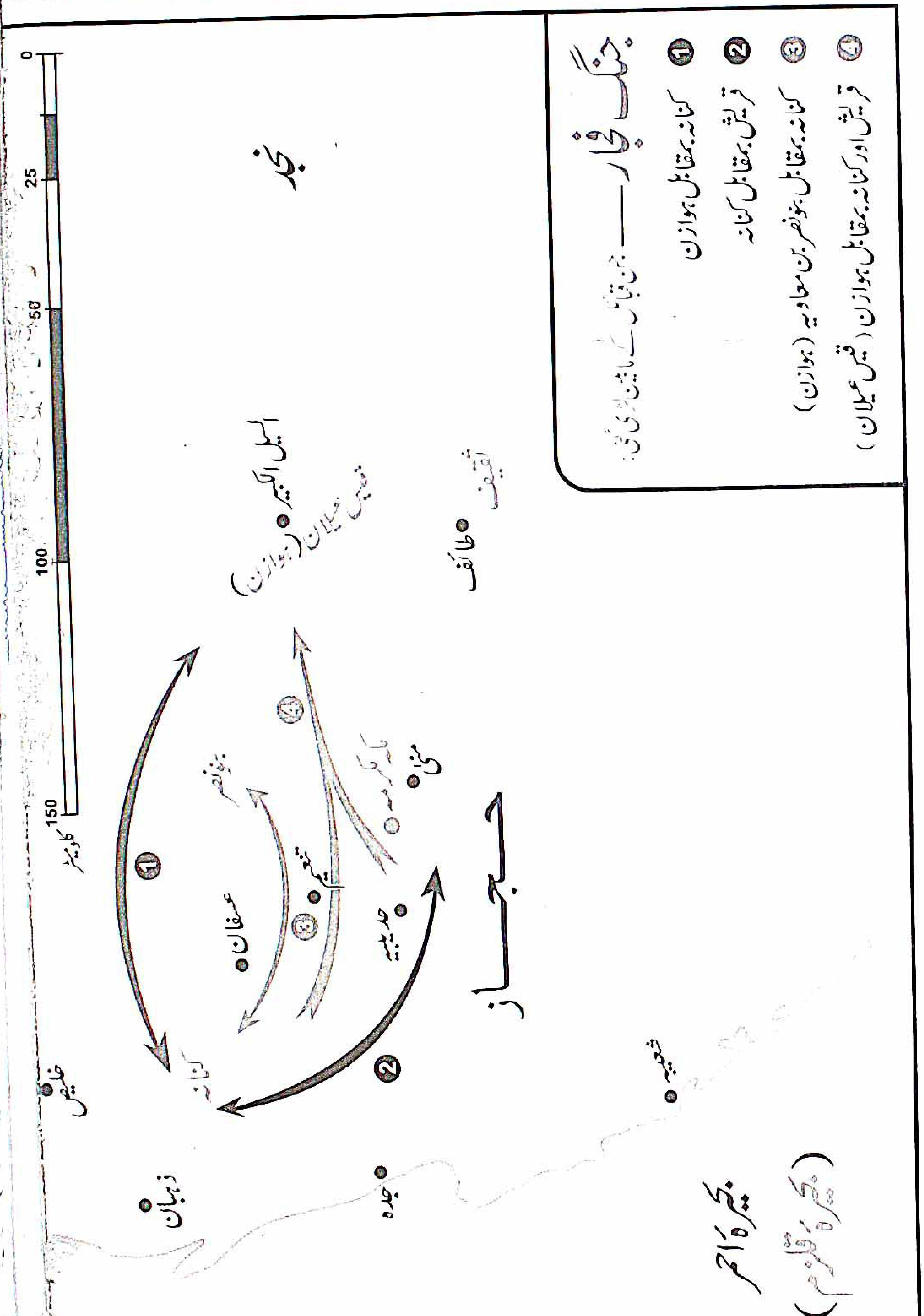
جنگِ فِجار
1 کنانہ بمقابل ہوازن
2 قریش بمقابل کنانہ
3 کنانہ بمقابل بنو نصر بن معاویہ (ہوازن)
4 قریش اور کنانہ بمقابل ہوازن (قیس عیلان)
نجد
السیل الکبیر
قیس عیلان (ہوازن)
ثقیف
طائف
بنو نصر
منیٰ
عسفان
حدیبیہ
حجاز
خلیص
ذہبان
جدہ
شعیبہ
بحیرہ احمر
(بحیرہ قلزم)
0
25
50
100
150
کلومیٹر

Marfat.com

فصل نمبر: 9

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں خانہ کعبہ کی نئی تعمیر

پیارے بچو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے صرف پانچ سال پہلے تک خانہ کعبہ کی چار دیواری صرف 9 ہاتھ اونچی تھی۔ اس پر چھت نہیں تھی۔ لہذا خانہ کعبہ میں پڑے خزانے چوری ہو گئے۔ اس کے علاوہ اسی سال مکہ مکرمہ میں ایک زبردست سیلاب آیا جو ''سیل عرم'' کے نام سے مشہور ہے۔ اس سیلاب کی وجہ سے خانہ کعبہ کی دیواریں نہایت متاثر ہوئیں۔ انہیں زنگ وکائی لگنے کے ساتھ ساتھ، وہ گرنے کے قریب ہو گئیں۔

(ابن ہشام / جلد ۱ / ص ۱۷۸، فقہ السیرۃ / ص ۸۳، الرحیق المختوم / ص ۷۰)

بارش کے زمانے میں تمام مکہ کا پانی حرم میں داخل ہو جاتا تھا۔ بارش کے پانی کی روک تھام کے لیے بالائی حصہ پر بند بندھوایا تھا لیکن وہ ٹوٹ جاتا تھا اور عمارت کو نقصان پہنچتا تھا۔ آخر کار قریش نے آپس میں یہ طے کیا کہ کعبے کی عمارت کو گرا کر اسے دوبارہ تعمیر کیا جائے۔ تمام قریش نے کعبے کی تعمیر پر حصہ لیا تاکہ کوئی بھی اس شرف وفضیلت سے محروم نہ رہے۔ جب پرانی دیواروں کو گرانے کا وقت آیا تو سب ڈرنے لگے کہ کہیں ہم پر کوئی مصیبت نہ آ جائے اور چونکہ وہ کعبے کو گرانے نہیں بلکہ تعمیر کرنے والے تھے، ان کی نیت صاف تھی اسی بات کے پیش نظر سب سے پہلے ولید بن مغیر مخزومی نے ''اے اللہ! ہم بھلائی کے سوا کچھ نہیں چاہتے'' کہتے ہوئے پرانی دیواروں کو گرانے کا آغاز کیا اور جب دوسرے لوگوں نے دیکھ لیا کہ انہیں کچھ نہیں ہوا تو وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور تمام پرانی دیواریں، تعمیر نو کے لیے گرا دیں۔

(البدایہ و النہایہ / جلد ۲ / ص ۲۹۸۔۳۰۱، ابن ہشام / جلد ۱ / ص ۷۹، طبری ۱ / ۶۳۔۶۸)

پیارے بچو! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنی بیوی ہاجرہ اور اپنے پیارے

Marfat.com

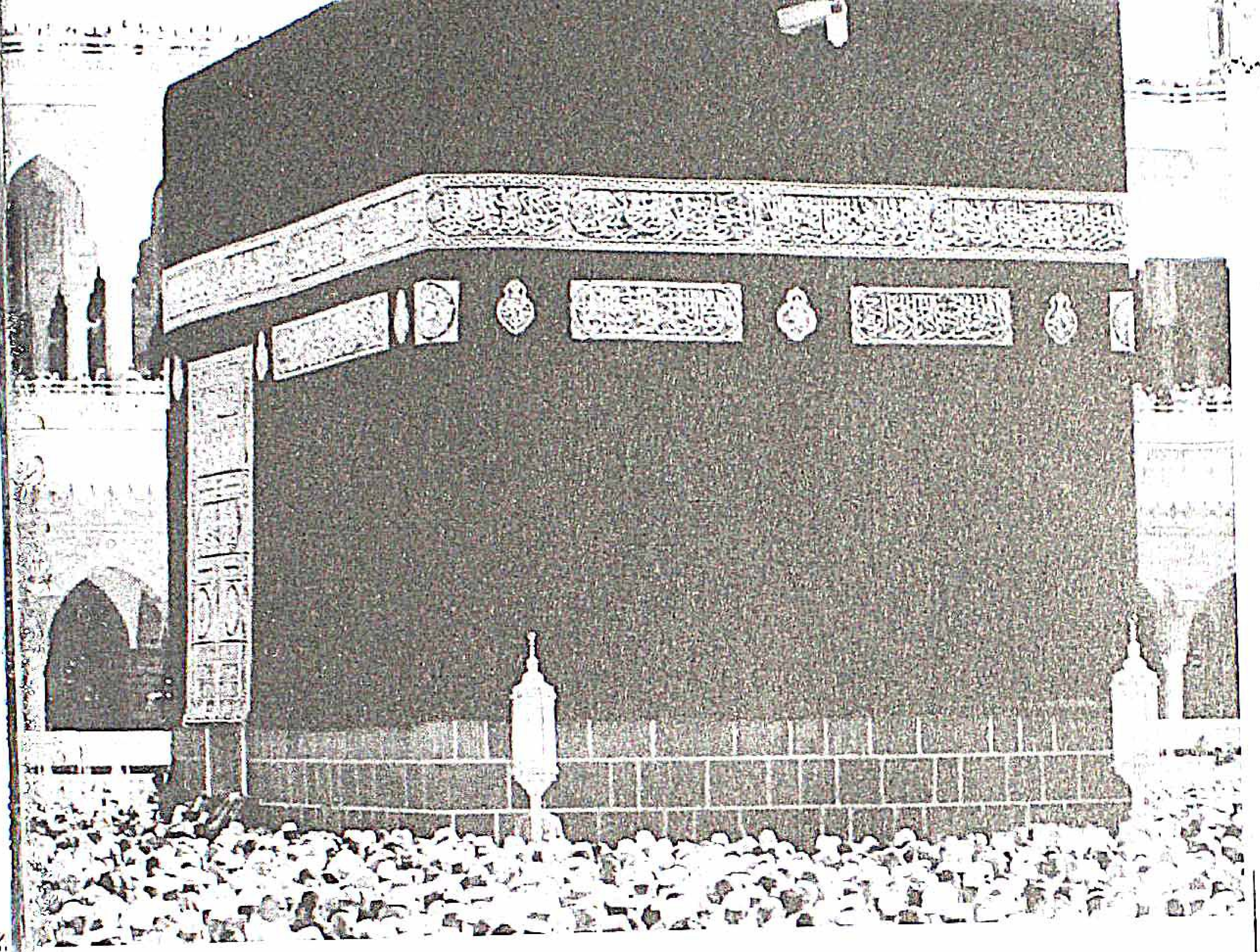

بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکے یعنی ''وادی غیر ذی زرع'' (یعنی جس میں پانی اور ہریالی نہ تھی) لاکر آباد کیا۔

(سورہ ابراھیم / آیت نمبر ۳۷)

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام بڑے ہو گئے تو اللہ نے انہیں بھی اپنا نبی بنایا۔ پھر دونوں پیغمبر باپ بیٹوں نے مل کر اپنے ہاتھ سے کعبۃ اللہ (اللہ کا گھر) از سرِ نو تعمیر کیا۔

(سورہ آل عمران / آیت نمبر ۹۷)

جس کی طرف منہ کر کے سارے مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل میں مشیت نے تھا جس کو تاکا
کہ اس گھر سے اُبلے گا چشمہ ہدیٰ کا

(مسدسِ حالی / خواجہ الطاف حسین حالی / لاہور / مکتبہ خلیل / ۲۰۰۵ء / ص ۱۴)

Marfat.com

کعبہ کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

''اے اللہ! اس مکے کو امن والا شہر بنادے اور یہاں کے رہنے والوں کو کھانے پینے کی ہر قسم کی اشیاء عطا فرما۔'' جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ پاک نے ذکر فرمایا:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَھْلَہٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْھُمْ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط (سورہ البقرہ / آیت نمبر ۱۲۶)

ترجمہ: ''جب ابراہیم نے کہا، اے پروردگار تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں، پھلوں کی روزی عطا فرما۔''

اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں قبول فرمائی، یہ شہر مکہ، امن کا گہوارہ بھی ہے اور خشک وادی ہونے کے باوجود اس میں دنیا بھر کے پھل اور ہر قسم کے غلے کی وہ فراوانی ہے جسے دیکھ کر انسان حیرت و تعجب میں ڈوب جاتا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر / جلد اول / ص ۶۹)

جب اللہ کے دو عظیم المرتبت پیغمبر (باپ بیٹے) خانہ کعبہ کی تعمیر فرما رہے تھے، اس وقت انہوں نے اللہ کے حضور یہ دعا مانگی، جو کہ قرآن پاک نے ان الفاظ میں ذکر فرمائی۔

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ٥ (سورہ البقرہ/آیت نمبر ۱۲۷)

ترجمہ: ''ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کعبہ کی بنیادیں اٹھاتے جاتے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ ہمارے پروردگار تو ہم سے قبول فرما، تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہمارے پیارے نبی ﷺ کے لیے دعا

پیارے بچو!

اور ساتھ ہی ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حضور یہ دعا بھی فرمائی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ط إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿﴾

(سورہ البقرہ / آیت نمبر ۱۲۹)

ترجمہ: "اے ہمارے رب ان میں، انہیں میں سے رسول بھیج جوان کے پاس تیری آیتیں پڑھے، انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو غالب اور حکمت والا ہے۔"

یہ حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کی آخری دعا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی چالیسویں نسل میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھیجا۔ اسی لیے نبی فرمایا:

"میں اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں"

(الفتح الربانی ج ۲۰، ص ۱۸۱، ۱۸۹)

حجر اسود کی تنصیب اور آپ ﷺ کا جج بننا

پیارے بچو! بیت اللہ کی دوبارہ تعمیر کے بعد جب حجر اسود کے رکھنے کا وقت آیا تو آپس میں شدید اختلاف پیدا ہوگیا کہ کون سا قبیلہ حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھے۔ تمام قبیلے اس شرف کے حاصل کرنے کے لیے بے تاب تھے۔ آخر کار قبائل کی تلواریں میانوں سے باہر آگئیں۔ چار پانچ دن اسی کشمکش میں گزر گئے۔ آخر ابوامیہ بن مغیرہ نے یہ رائے دی کہ کل سویرے جو شخص باب بنوشیبہ سے حرم میں پہلے داخل ہو وہ فیصلہ کرلے اور سب اسکے فیصلے کو مانیں۔ تمام قبائل اس بات پر متفق ہو گئے۔

Marfat.com

جب پیارے نبی ﷺ نے مکے والوں کو خونیں جنگ سے بچالیا

پیارے بچو! تمام لوگوں نے رات بے تابی سے گزاری، دوسرے دن صبح ہوتے ہی تمام قبائل کے معزز لوگ موقع پر پہنچ گئے۔ اللہ کی حکمت دیکھو کہ بیت اللہ میں سب سے

پہلے داخل ہونے والے رسول اللہ ﷺ تھے۔ سب لوگ بیک زبان پکار اٹھے ''جاء الامین'' یعنی امین آ گیا۔ آپ ﷺ آپس میں اتحاد پیدا کرنے کے لیے ایک حسین تدبیر سے کام لیا۔ آپ ﷺ نے اپنی چادرِ مبارک بچھائی، اس پر حجر اسود رکھ دیا اور قبائل کے سرداروں سے کہا وہ سب مل کر چادر اٹھائیں۔ جب چادر اس جگہ آ گئی جہاں حجر اسود نصب کرنا تھا تو آپ ﷺ نے حجر اسود اپنے مبارک ہاتھوں سے اٹھا کر نصب کر دیا۔۔ آپ ﷺ کی حسن تدبیر سے ایک خون ریز جنگ ٹل گئی۔

(مستدرک حاکم / جلد اول / ص ۴۵۸)

اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک 35 سال تھی۔

آپ ﷺ کی اس تدبیر سے سب مطمئن ہو گئے اور آپ ﷺ نجات دہندہ بن کر ایک خونیں لڑائی کو ٹال دیا، اس واقعے کو تاریخ میں بہت اہمیت حاصل ہے۔

حجتہ الوداع کے موقع پر اور اسی طرح فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ اسی (دروازے) باب بنوشیبہ سے بیت اللہ میں داخل ہوئے۔

Marfat.com

خانہ کعبہ کے بے زبان مکین: دیمک کا تذکرہ خیر

پیارے بچو! تاریخ کے اوراق کو اگر پلٹ کر دیکھا جاتے تو ایسی بہت سے حقیقتیں سامنے آتی ہیں، کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ کعبہ مشرفہ میں تین اقسام کے جانور کبھی نہ کبھی رہتے تھے۔ ان میں پہلا جانور اتنا چھوٹا تھا کہ اسکا پورا لشکر کعبۃ اللہ کے درودیوار میں مقیم تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے آغاز وحی کے بعد جب مکہ میں تبلیغ کے کام کی ابتدا کی تو، مکّے کے تمام قبائل آپ ﷺ کی ذات اقدس اور اس وقت جو گنے چنے مسلمان تھے ان کی جانوں کے دشمن ہو گے اور تمام قبائل نے مسلمانوں سے سوشل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا اور ایک معاہدہ تحریر کیا اسکو کعبے کی دیوار پر لٹکا دیا، یہ وہ وقت تھا جب مسلمانوں پر مکّے کی زمین اتنی تنگ کر دی گئی کہ مسلمانوں کو مکّے کی ایک گھاٹی ''شعب ابی طالب'' میں تین سال نہایت تکلیف میں گزارنے پڑے، اسوقت اللہ کریم کے حکم سے ایک جانور "دیمک" نے کعبہ مشرفہ کے درودیوار میں بسیرہ کرلیا اور دیمک کے اس لشکر نے کفّار کے قبائل کے اس پورے معاہدے کو اس طرح چٹ کرڈالا کہ اسکے تمام حروف سوائے ''اللہ'' کے نام کے غائب ہوگئے۔ یہ دیمک وہ ننھا کیڑا تھا، جس کا کعبۃ اللہ اور مسلمانوں سے دوستی کا رشتہ تھا۔

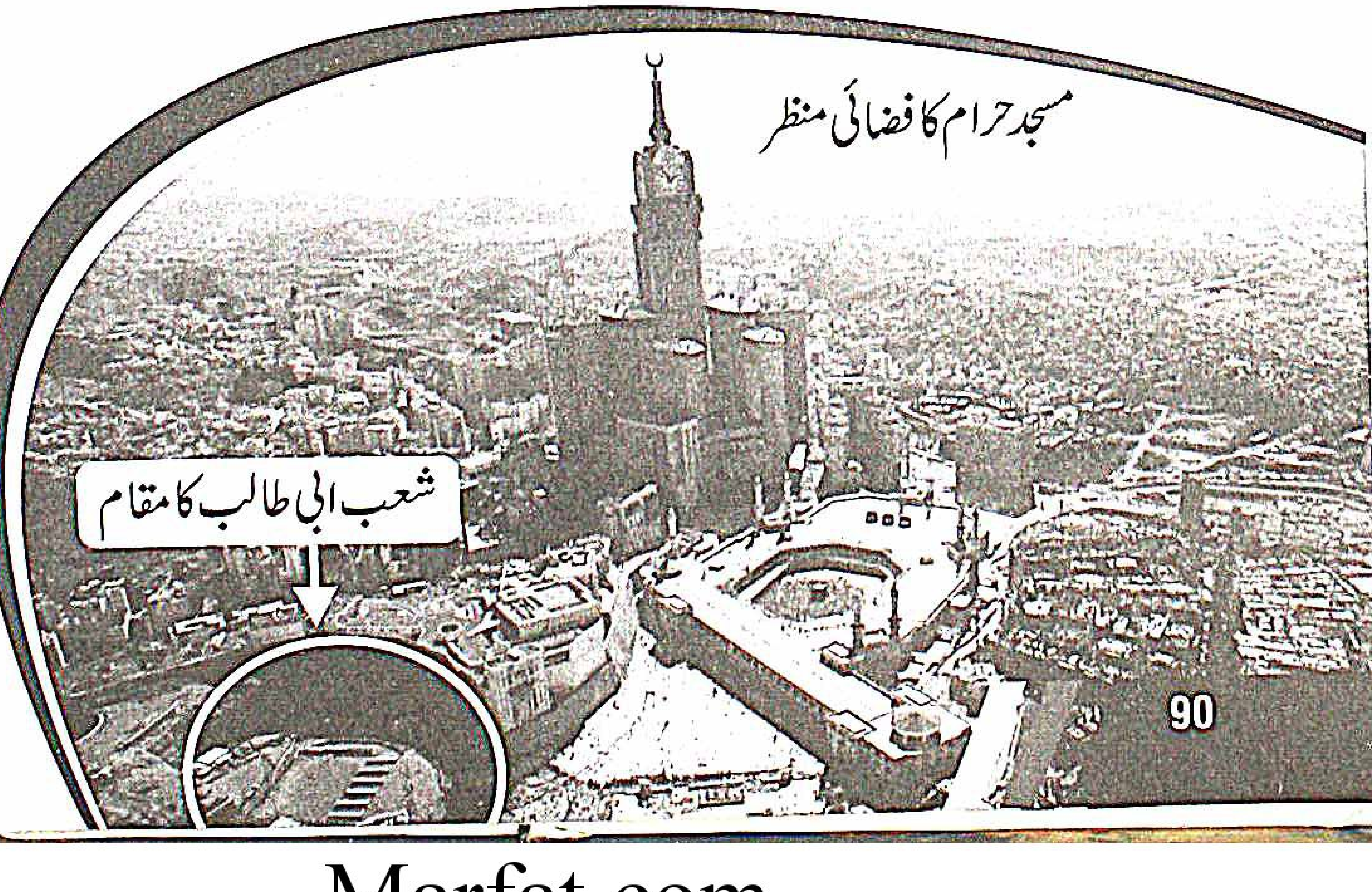

Marfat.com

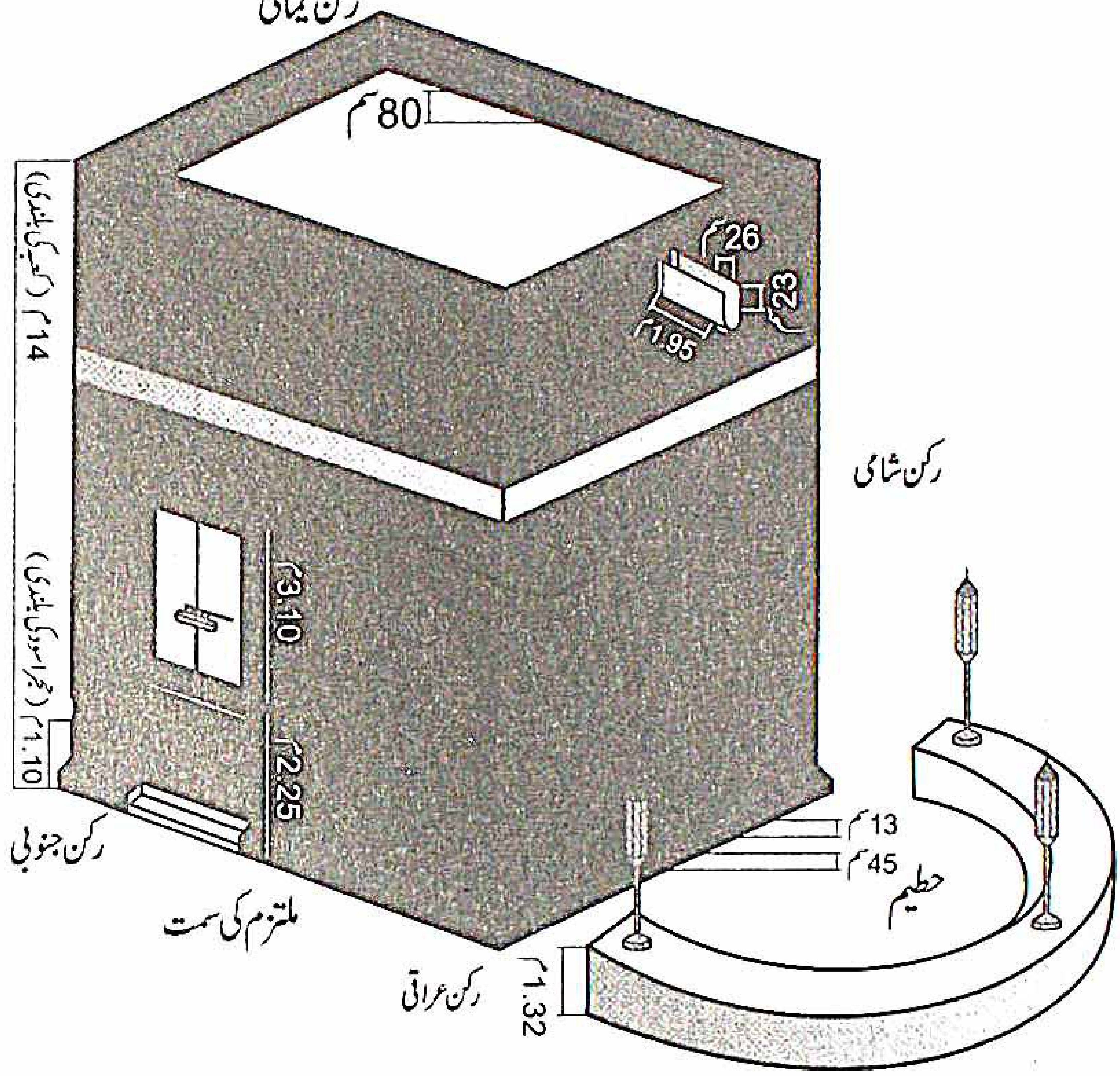

کعبہ شریف کی بلندی	14.00 میٹر
ملتزم کی جانب کعبہ کی لمبائی	12.84 میٹر
حطیم کی جانب کعبہ کی لمبائی	11.28 میٹر
رکن یمانی اور حطیم کا فاصلہ	12.11 میٹر
رکن یمانی اور رکن جنوبی کے مابین فاصلہ	11.52 میٹر

کعبہ کی موجودہ عمارت کا خاکہ اور اس کے ابعاد

Marfat.com

خانہ کعبہ اور دیو ہیکل اژدھا

پیارے بچو! کعبۃ اللہ میں مقیم رہنے والا اژدھا، جسامت کے اعتبار سے قوی الھیکل (بہت بڑا) تھا اور کعبے میں اس کا قیام کعبۃ اللہ کے لیے از خود اور زائرین کعبہ کے لیے بھی تکلیف کا باعث تھا، یہ اپنی ذات میں ایک اکیلا اژدھا تھا جو کعبے کی عمارت کے اندر رہتا تھا، یہ دور بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی حیات کا ہے، تاہم ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا نزول شروع نہیں ہوا تھا، اہل مکّہ اس اذیت ناک اژدھے سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکّی حیات مبارکہ میں اسوقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ابھی وحی کے نزول کا آغاز نہیں ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تیس اور چالیس سال کے درمیان تھی تو اس وقت قریش کے لوگ کعبۃ اللہ کی از سرِ نو تعمیر کرنا چاہتے تھے، کعبۃ اللہ اسوقت ایسی شکل میں نہیں تھا جیسے ہمیں آج نظر آتا ہے۔اسوقت کعبہ مکمل تھا یعنی حطیم کا جو حصہ ہمیں آج الگ نظر آتا ہے وہ کعبے کے اندر شامل تھا، گویا کعبہ مشرفہ اس وقت اپنی اصل بنیادوں پر قائم تھا۔اسکی شکل مستطیل تھی، چوکور (مکعب) نہیں تھی جیسی آج ہے اور اسوقت کعبۃ اللہ پر چھت بھی نہیں تھی۔

کعبہ کے گرد تین سو پینسٹھ بت رکھے تھے اور یہ بت پرست قبائل اپنے بتوں کو خوش کرنے کے لیے کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات بھی کعبۃ اللہ کے اندر ڈال دیا کرتے تھے۔قریش، کعبے کی تعمیر کرنا چاہتے تھے مگر ان کے ارادے کے درمیان سب سے بڑی رکاوٹ اس دیو ہیکل ''اژدھے'' کی تھی جس نے نہ جانے کب کر کعبے کے اندر پناہ لے لی تھی۔یہ ''اژدھا'' ہر روز کعبے کی دیوار پر آ بیٹھتا اور دھوپ سینکتا۔یہ دیو ہیکل جانور جہاں کعبۃ اللہ کے لیے اذیت کا موجب تھا وہیں کعبہ کا طواف کرنے والوں کے لیے بھی ڈر و خوف کا باعث تھا، سب پریشان تھے اور کعبۃ اللہ کی تعمیر ممکن نظر نہیں آ رہی تھی۔ (حوالہ: سیرت حلبیہ جلد ۱/علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

اژدھے کو عقاب لے اڑا

پیارے بچو! ایک دِن اللہ کریم کی تائید ظاہر ہوئی اور جس وقت وہ ''اژدھا'' کعبے کی دیوار پر بیٹھا دھوپ تاپ رہا تھا، فضا سے ایک قوی الجسامت پرندہ نمودار ہوا اور اس موذی ''اژدھے'' کو اچک کر فضاؤں میں کہیں غائب ہوگیا، اس کے بعد بیت اللہ کی تعمیر کا آغاز ہوسکا۔

سفید چیونٹیاں

پیارے بچو! پھر کچھ عرصہ کے بعد ایک مرتبہ کعبہ کے درودیوار میں ''سفید چیونٹیوں'' نے بھی رہنا شروع کردیا اور انہوں نے کعبے کی اینٹوں کا درمیان لگے مصالحے کو کھانا شروع کردیا جس سے کعبہ مشرفہ کی دیواروں کو نقصان پہنچا اور کعبہ کی ازسرِ نو تزئین کی گئی اور نئے پتھر لگوائے گئے۔

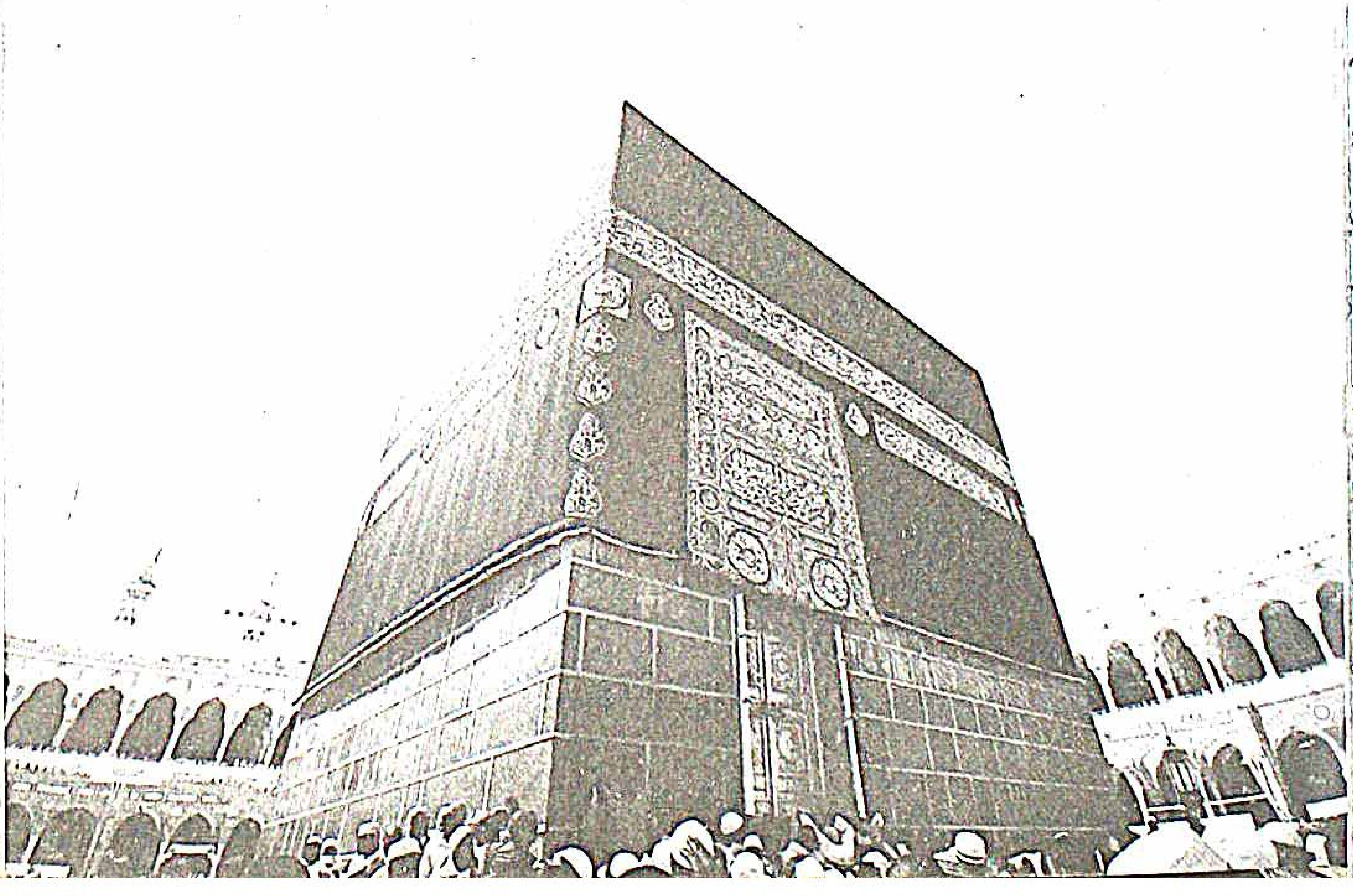

Marfat.com

فصل نمبر:10

نبوت سے پہلے پیارے نبی ﷺ کی مثالی سیرت

پیارے بچو! نبی ﷺ کا بچپن، لڑکپن اور جوانی کے تمام مرحلے ہر قسم کی فضول حرکات و سکنات سے قطعی پاک تھے بلکہ اس زمانے میں کام کاج میں یا کسی بھی ضرورت کے وقت تہبند اتار دینا معمولی بات تھی۔ مگر نبی اکرم ﷺ سے بعثت سے قبل بھی ایسا کوئی واقعہ سرزد نہیں ہوا۔

(بخاری جلد اول / ص ۳۷۷، مسلم جلد اول / ص ۱۸۴)

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی پاکیزہ زندگی کی پہلی منزل ہی اعلیٰ اخلاق اور عمدہ اوصاف سے بھرپور تھی۔ آپ ﷺ نے کبھی بے ہودہ کھیلوں میں حصہ نہیں لیا۔ مشرکوں کے میلوں میں قدم نہیں رکھا، جاہلیت کے زمانے میں شراب نوشی عام تھی، مگر کبھی شراب منہ کو نہ لگائی، بتوں کی پوجا پاٹ کا زور تھا، مگر آپ ﷺ نے کبھی غیر اللہ کی عبادت نہ کی اور نہ بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے جانوروں کا گوشت کھایا۔

ایک دفعہ قریش نے آپ ﷺ کے سامنے کھانا لا کر رکھا یہ کھانا بتوں کے چڑھاوے کا تھا اور جو جانور ذبح کیا گیا تھا وہ کسی بت کے نام پر ذبح کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے وہ کھانا کھانے سے صاف انکار کر دیا۔

(بخاری باب المناقب، ذکر زید بن عمرو بن نفیل، بحوالہ سیرت النبی جلد اول / ص ۱۹۱)

پیارے بچو! بعثت سے قبل ایک بار آپ ﷺ وادی بلدح میں زید بن عمر بن نفیل کے ساتھ جمع ہوئے، دستر خوان لایا گیا، اس میں ایسی بکری کا گوشت تھا، جو غیر اللہ کے نام پہ ذبح کی گئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اس میں سے کچھ نہیں کھاؤں گا۔'' پھر زید بن عمرو کہنے لگے: ''میں اس سے نہیں کھاتا جو بتوں کے نام پہ ذبح کیا جائے، میں تو وہی کھاتا ہوں جو اللہ کے نام پہ ذبح کیا جائے۔'' زید بن عمرو قریش کو بھی منع کیا کرتے تھے، کہ اللہ

Marfat.com

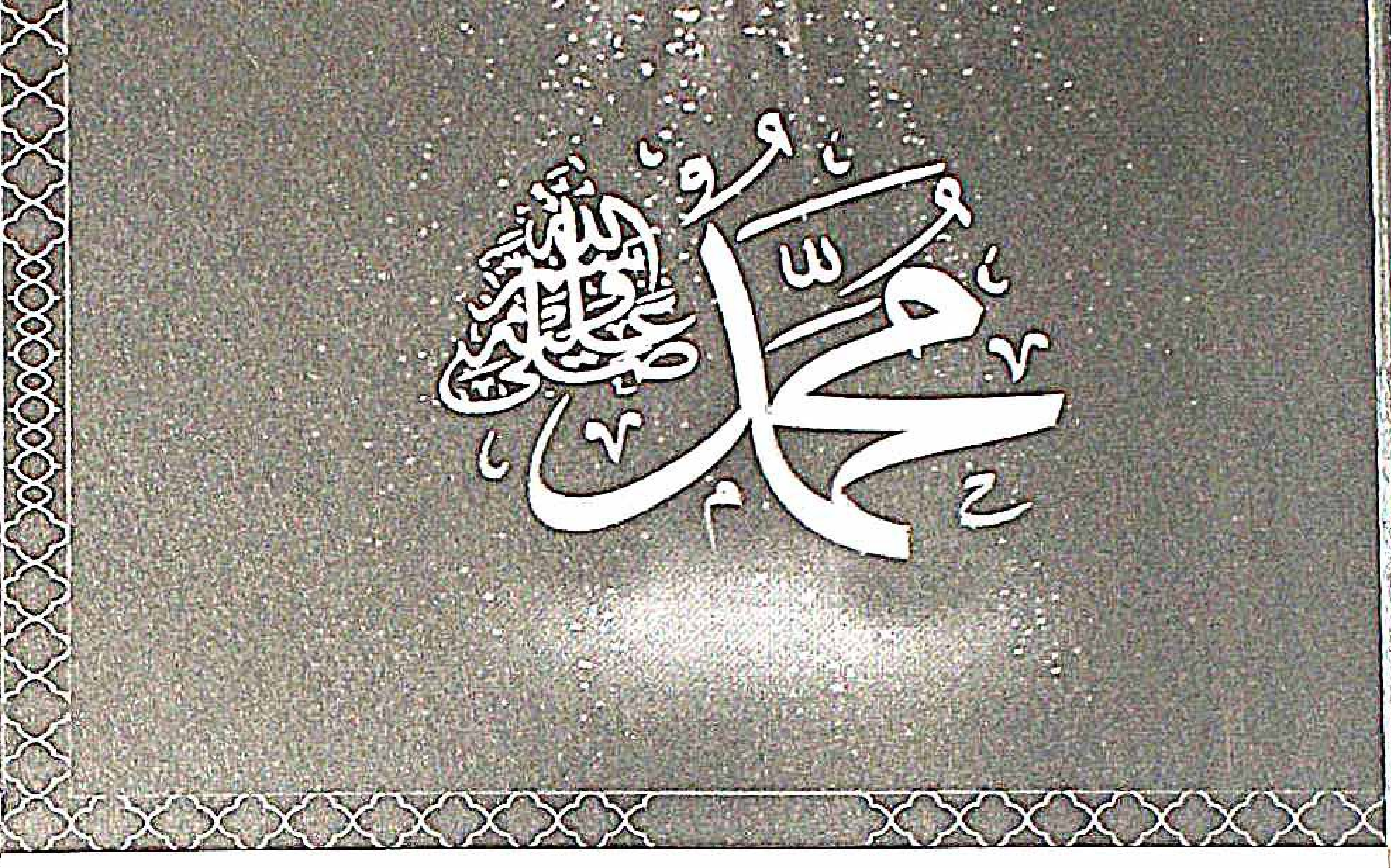

نے ہی بکری پیدا کی، آسمان سے اسی نے ہی پانی اتارا، اسی نے بکری کے لیے گھاس اگایا اور تم اس کو غیر اللہ کے نام پہ ذبح کیوں کرتے ہو؟ (صحیح بخاری، حدیث نمبر ۳۵۴۰)

حدیث شریف میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے زمانہ جاہلیت کی کسی بات کا خیال نہ آیا۔'' ایک بار مکہ مکرمہ کے کسی گھر میں داخل ہوا، میں نے پوچھا: ''کیا ہو رہا ہے؟'' مجھے بتایا گیا، کہ کسی کی شادی ہے، گانے بجانے کی محفل تھی، مگر اللہ تعالیٰ نے اس لہو ولعب سے میری حفاظت فرمائی، مجھ پہ اللہ تعالیٰ نے نیند طاری فرما دی۔''

(سیرۃ حلبیہ، باب ماحفظه الله تعالیٰ به فی صغره ﷺ من امر الجاهلیه)

پیارے بچو! جوانی میں ہی رسول کریم ﷺ کی نیکی، تقویٰ، دیانت، امانت اور راست بازی مکہ میں عام ہو چکی تھی جس آدمی کا بھی واسطہ آپ ﷺ سے پڑا، اس نے آپ ﷺ کو اپنی سوچ سے بھی بڑھ کر پاکیزہ پایا۔ اس وجہ سے لوگ آپ ﷺ کو ''امین'' کے لقب سے پکارتے تھے یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ یہ اوصاف آپ ﷺ میں اللہ کی طرف سے عطا کیے گئے تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی انہیں کتابیں پڑھ کر حاصل نہیں کیا تھا اور نہ آپ ﷺ نے انہیں اپنے معاشرے سے سیکھا اس لیے جس معاشرے میں آپ ﷺ پیدا ہوئے تھے اسے ان کی ہوا بھی نہ لگی تھی۔

Marfat.com

فصل نمبر:11

پیارے نبی ﷺ کی پاکیزہ تجارت

پیارے بچو! رسول اللہ کی عمر مبارک 12 سال کی ہوئی، تو ابو طالب نے شام کے تجارتی سفر پر جانے کا ارادہ کیا۔ چونکہ یہ سفر دور دراز کا تھا اور راستہ دشوار، اس لیے آپ ﷺ کو ساتھ لے جانے کا خیال نہ تھا۔ لیکن وہ چلنے لگے تو آپ ﷺ لپٹ گئے اور پھر ابو طالب انہیں اپنے ساتھ لے گئے۔ قافلہ مختلف علاقوں اور شہروں سے ہوتا ہوا بالآخر شام کی سرزمین پر پہنچ گیا اور وہاں کے مشہور شہر بُصریٰ میں پڑاؤ ڈالا۔ (طبقات ابن سعد/ ج ۱/ص ۱۲۱)

گرجا گھر کا راہب پیارے نبی ﷺ کا دیوانہ بن گیا

پیارے بچو! مقام بصریٰ میں سینٹ جرجیس کی عبادت گاہ تھی، جس میں ایک گرجا بھی تھا، جس کی دیواریں اور محراب ابھی تک باقی ہیں، اسی جگہ پہ راہب کی اقامت گاہ تھی۔ بصریٰ شہر میں ایک مسجد، جامع مسجد ''مبرک الناقہ'' کے نام سے ہے، یہ مسجد بصریٰ میں اس مقام پہ واقع ہے، جہاں اس اونٹ نے گھٹنے ٹیک دیئے تھے، جو قرآن مجید کے ''شامی'' نسخے کو لیے جا رہا تھا۔ (اٹلس سیرت نبوی ﷺ / ص ۱۰۰)

ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے بصریٰ شہر کی طرف سفر کرتے ہوئے اس جگہ پر اونٹنی بٹھائی تھی، پھر یہاں مسجد بنا دی گئی۔

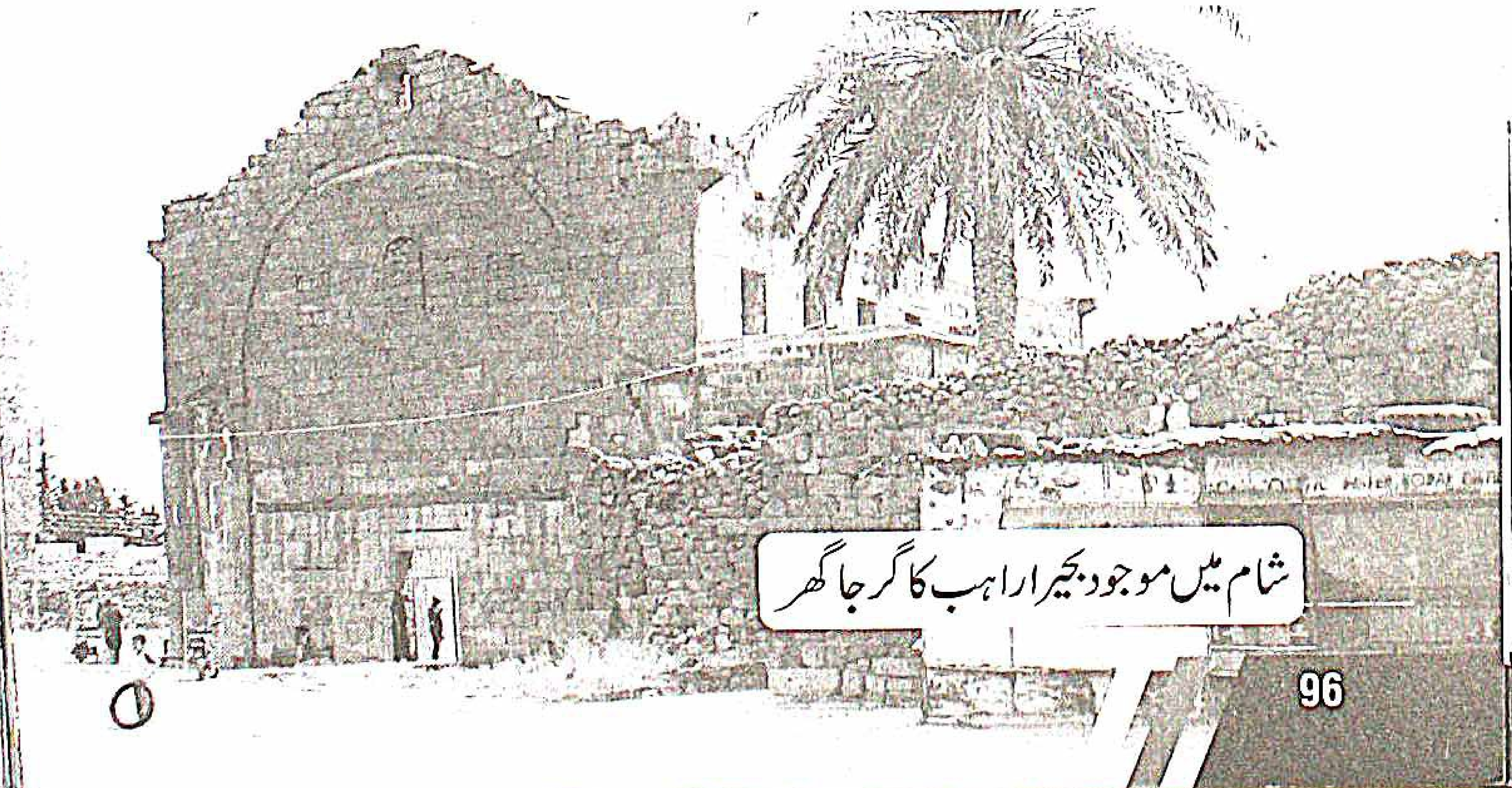

شام میں موجود بحیرا راہب کا گرجا گھر

Marfat.com

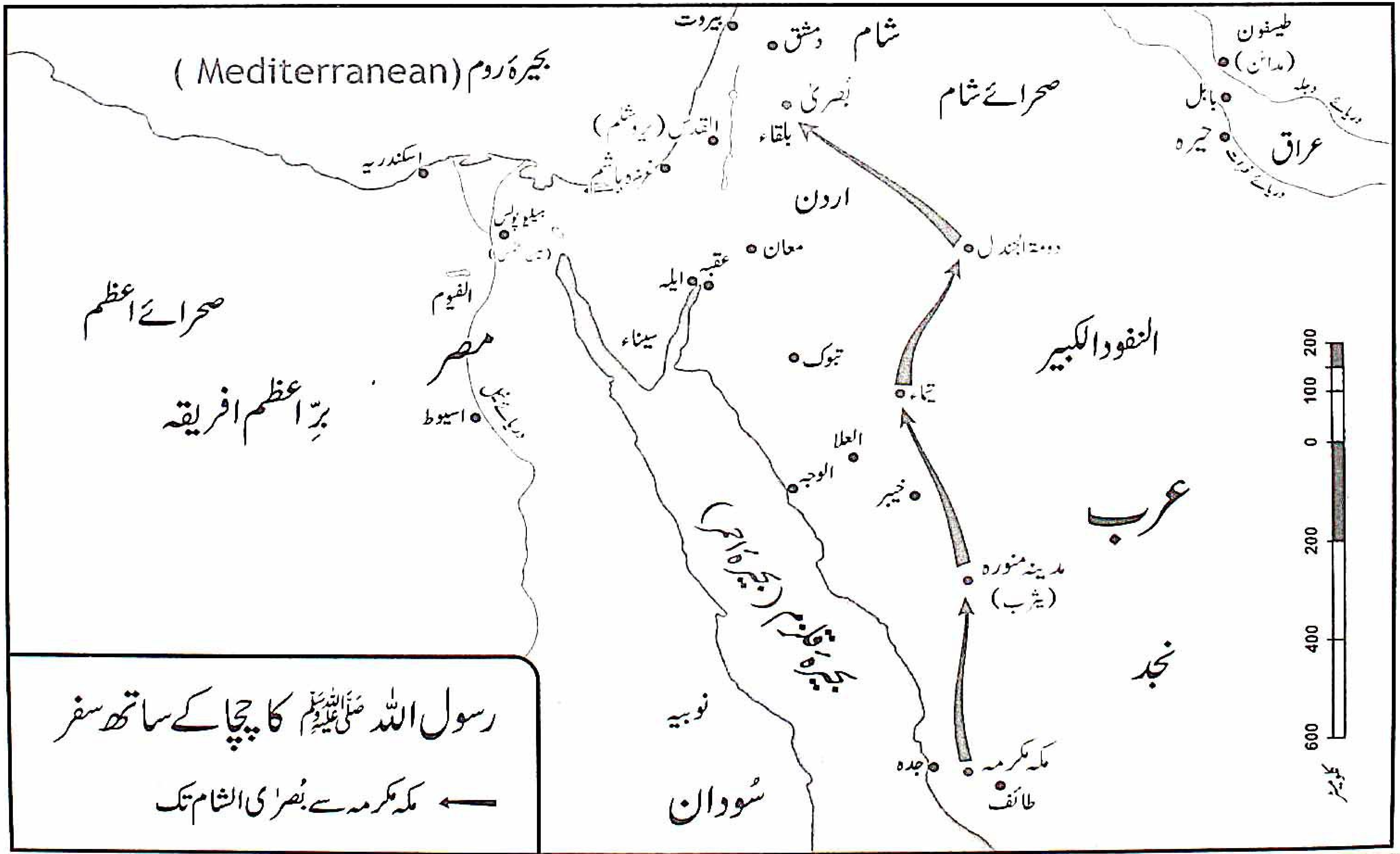
رسول اللہ ﷺ کا چچا کے ساتھ سفر
مکہ مکرمہ سے بُصریٰ الشام تک
بحیرۂ روم (Mediterranean)
شام
دمشق
بیروت
بصریٰ
بلقاء
القدس (یروشلم)
صحرائے شام
اردن
معان
عقبہ
ایلہ
سیناء
تبوک
دومۃ الجندل
تیماء
النفود الکبیر
العلا
الوجہ
خیبر
مدینہ منورہ
(یثرب)
عرب
نجد
مکہ مکرمہ
جدہ
طائف
نوبیہ
سُودان
اسکندریہ
الفیوم
مصر
اسیوط
صحرائے اعظم
برِّ اعظم افریقہ
طیسفون
(مدائن)
بابل
حیرہ
عراق
600
400
200
0
100
200

Marfat.com

بحیرا راہب کا پیارے رسول ﷺ کو پہچان لینا

پیارے بچو! بصریٰ میں ایک راہب رہتا تھا جس کا نام جرجیس تھا، اور وہ بحیرا '' راہب '' کے نام سے مشہور تھا۔ اس کے گرجا گھر کے پاس ہی ایک سایہ دار جگہ تھی۔ قریشی تاجر جب بھی بصریٰ پہنچتے، وہیں پر ٹھہرتے۔ ٹھہر کر کچھ دیر آرام کرتے پھر تاجروں سے ملتے۔

جب قافلہ شہر بصریٰ پہنچا تو وہاں عیسائی راہب ''بحیرا'' نے آپ ﷺ کو دیکھا۔ بحیرا نے آپ ﷺ میں نبوت کی علامتیں پا کر آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کو مشورہ دیا کہ وہ آپ ﷺ کو لیکر واپس لوٹ جائیں، کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ کہیں یہودی آپ ﷺ کو قتل نہ کر دیں۔ لوگوں نے پوچھا: ''تمہیں اس کے نبی ہونے کا کیسے پتہ چلا؟'' کہنے لگا: ''میں نے درختوں کو اس کے سامنے جھکتے ہوئے دیکھا تھا، ہماری کتابوں میں یہی علامات لکھی ہیں۔'' ابو طالب یہ سن کر پریشان ہو گئے انہیں اپنے سفر سے زیادہ بھتیجا عزیز تھا۔

(المواهب اللدنيه / احمد بن محمد القسطلانی/ ج ۱/ ص ۱۸۸)

پس ابو طالب نے جلدی سے اپنا کام نمٹایا اور آپ ﷺ کو مکہ مکرمہ واپس لے آئے۔

(ترمذی، باب ماجاء فی بدء النبوة/ الخصائص الکبریٰ باب سفر النبی ﷺ الی الشام)

پیارے بچو! حرف الفجار کے خاتمے اور حلف الفضول کے آغاز کے ساتھ ہی نبی اکرم ﷺ اپنے بچپن اور لڑکپن کی دونوں منزلیں طے کر کے حیات طیبہ کے تیسرے مرحلے یعنی جوانی میں داخل ہو چکے تھے۔ اس وقت روزگار کی فکر ہوئی۔ آپ ﷺ کا خیال تجارت کی طرف ہوا۔ جو آپ ﷺ کا خاندانی کاروبار تھا۔ آپ ﷺ کو اس کا تجربہ بھی تھا لیکن سرمایہ کی کمی کی وجہ سے اپنا کاروبار نہیں کر سکتے تھے۔

آپ ﷺ بچپن میں بھی اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ بعض تجارتی سفر کر چکے تھے۔ جن کے نتیجے میں آپ ﷺ کو تجارتی کاروبار اور لین دین کے معاملات میں کافی مہارت و تجربہ حاصل ہو چکا تھا اور دوران تجارت آپ ﷺ کے حسن معاملہ اور امانتداری و صداقت کی شہرت ہر طرف پھیل چکی تھی۔ آپ ﷺ نہایت دیانت داری سے محنت سے کام کرتے تھے۔ تجارت کی غرض سے بصرہ اور یمن کے متعدد سفر اختیار کیے، یہی نہیں بلکہ آپ ﷺ کی دیانت داری اور امانت داری کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔

(زرقانی باب تزویج خدیجه /جلد اول)

Marfat.com

قدیم بصرہ جہاں آپ ﷺ تجارت کی غرض سے تشریف لے گئے

Marfat.com

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تجارت میں شراکت

پیارے بچو! حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جب بنو ہاشم کے نوجوان تاجر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ کی دیانت، امانت، صداقت اور تجارت کا چرچا سنا، تو آپ رضی اللہ عنہا کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اپنا سامان تجارت دے کر انہیں شام اور یمن بھیجا جائے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں بلا بھیجا تاکہ ان سے بات پکی کرلی جائے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہا ان کی صورت اور سیرت سے بے حد متاثر ہوئیں اور انہیں دوسروں کی نسبت دگنا منافع دینے کی پیش کش کی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرلیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سامان تجارت لے کر شام کی طرف روانہ ہوگئے۔

(فقهالسيرة / ص ٧٨، نقلاً عن الكامل لابن الاثير، طبقات ابن سعد اردو / ص ٦١، رحمته للعالمين / جلد ا / ص ٤٢، سيرت النبى صلى الله عليه وسلم / علامه شبلى نعمانى / جلد ا / ص ٨٨-١٧٨).

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا غلام "میسرہ" بھی تھا۔ یہ سفر بہت کامیاب رہا۔ خوب نفع حاصل ہوا۔ (سیرت حلبیہ / ج ا / ص ۴۱۹)

میسرہ کو ساتھ روانہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس کے ذریعے سے مزید معلومات حاصل ہوسکے۔ راستے میں حیران کن واقعات بھی پیش آئے۔ میسرہ نے کاروبار کی داستان بھی بیان کی۔ کیا بیچا؟ کیا خریدا؟ اور کتنا نفع اٹھایا؟

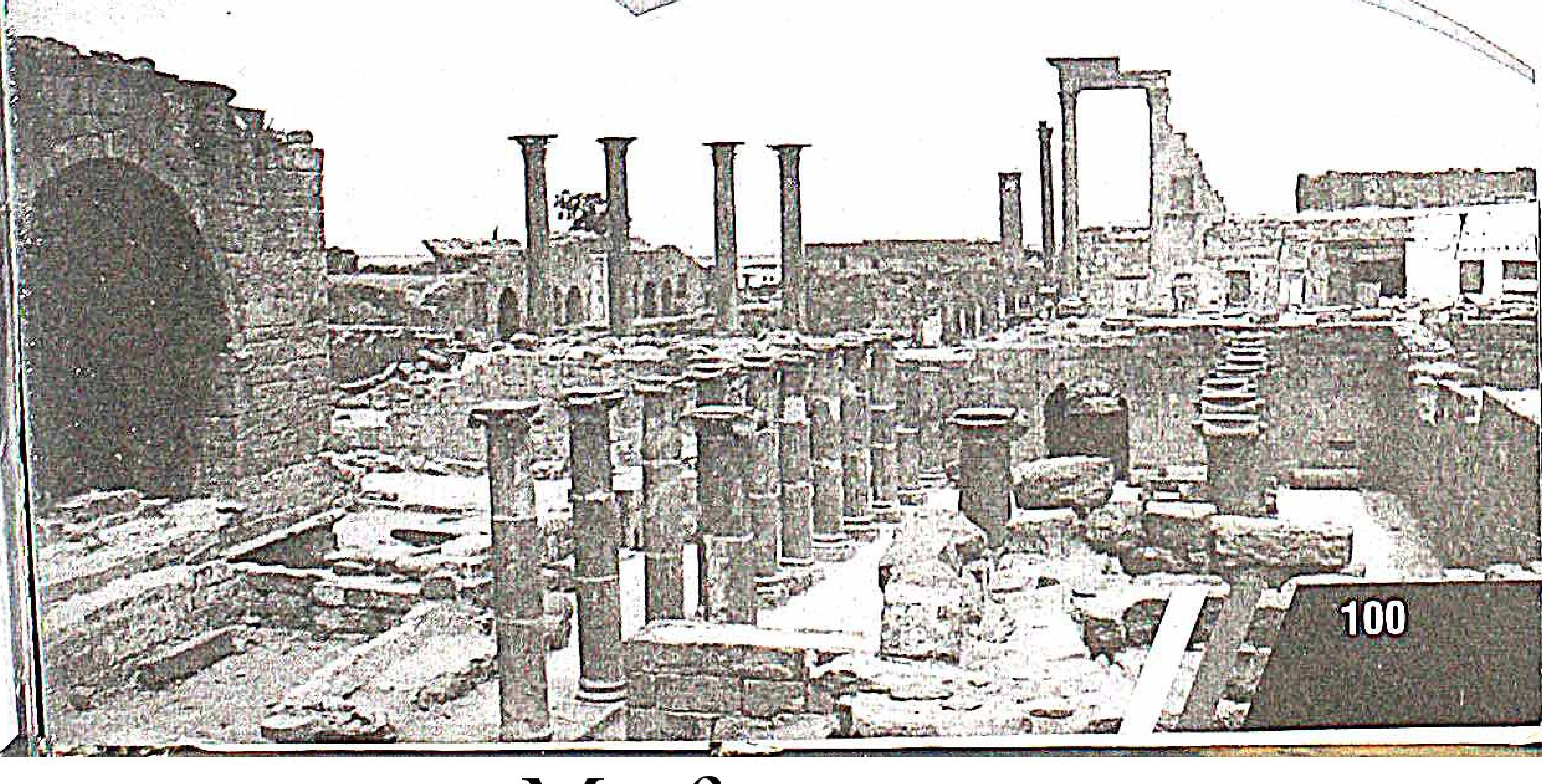

Marfat.com

عیسائی راہب نسطورا کا ننھے حضور اکرم ﷺ کے نبی ہونے کی خبر دینا

پیارے بچو! آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے قافلے والوں کو آپ ﷺ کے خیال و نگہداشت کی خاص طور پر تاکید کر دی تھی۔ بالآخر آپ ﷺ شام میں بصریٰ کے مقام پر قیام کیا اور ایک درخت کے زیر سایہ آرام فرمایا۔

پاس ہی ایک کلیسا تھا جس میں نسطورا نامی راہب عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ راہب نے کھڑکی سے سر نکالا اور جھک کر، میسرہ سے پوچھا: ''درخت کے سائے میں یہ کون صاحب آرام فرما ہیں؟''

میسرہ نے جواب دیا: ''قریشی ہیں۔''

راہب نے پھر دریافت کیا: ''کیا ان کی آنکھ میں سرخی ہے؟''

میسرہ نے جواب دیا: ''ہاں! اور وہ سرخی کبھی دور نہیں ہوئی۔''

یہ سن کر راہب بولا ''بلاشبہ یہ نبی ہیں اور آخری نبی ...... کیونکہ اس درخت کے نیچے سوائے نبی کے اور کوئی نہیں اترا''۔

نسطورا نے بھی آپ ﷺ میں نبوت کی علامتیں دیکھیں اور آپ ﷺ کی رسالت کی پیش گوئی کی۔ (مفتی زین العابدین/ تاریخ ملت / جلد اول / لاہور / ادارہ اسلامیات انار کلی/ ص ۳۷)

راستے میں میسرہ دیکھتا جاتا تھا کہ جب دوپہر کے وقت گرمی سخت ہوتی تو دو (پرندے جو اصل فرشتے تھے) فرشتے آپ ﷺ پر سایہ کیے رہتے۔ میسرہ یہ سب باتیں اپنے ذہن میں محفوظ کرتا رہا۔ سامان تجارت فروخت ہوا جس میں خلاف توقع بہت زیادہ نفع ہوا۔ جب آپ ﷺ واپس مکے تشریف لائے تو میسرہ نے وہ تمام باتیں جو دیکھی اور سنی تھیں، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیں۔ جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ ان کے کاروبار میں بہت زیادہ نفع ہوا ہے تو انہوں نے آپ ﷺ کو مقرر کردہ اجرت سے دگنی رقم دی۔ شام کے سفر سے جب یہ قافلہ مکے پہنچا تو دوپہر کا وقت تھا۔ سیدہ خدیجہ اس وقت اپنے گھر کی بالائی منزل پر تھیں۔ انہوں نے بھی دیکھا کہ نبی کریم ﷺ اپنے اونٹ پر سوار چلے آرہے ہیں اور دو (پرندے جو اصل فرشتے تھے) فرشتے آپ ﷺ پر سایہ کیے ہوئے ہیں۔

(حافظ ابو نعیم اصفہانی /دلائل النبوۃ)

Marfat.com

شام میں موجود وہ مبارک درخت جس کے نیچے آقا ﷺ نے سفر شام کے دوران آرام فرمایا۔

Marfat.com

حباشہ کی منڈی، جرش شہر کا سفر

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال تجارت کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور سفر بھی کیے، حباشہ کی منڈی کا ذکر بھی ملتا ہے، یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑوں کی تجارت کی، خوب نفع ہوا، حکیم بن حزام نے حباشہ کے بازار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تہامہ کے کپڑے کا لین دین کیا۔

(سیرت حلبیہ / باب سفرہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الشام ثانیاً)

حباشہ یمن میں ایک جگہ کا نام ہے، ہر سال رجب کے مہینے کے شروع میں تین دن یہ بازار لگتا تھا، یہ جگہ مکہ مکرمہ سے چھ رات کی مسافت پر تھی، جاہلیت کے بازاروں میں سب سے آخر میں ویران ہونے والا بازار یہی ہے۔ ۱۹۷ھ کے لگ بھگ یہ ویران ہوا۔

(نقوش پائے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم / ابو محمد عبدالمالک / کراچی / مکتبہ العرب / فروری ۲۰۱۳ / ص ۴۳)

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جرش کی طرف دو سفروں میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمات حاصل کیں اور دونوں بار جوان اونٹنی کا معاوضہ طے ہوا۔

(مستدرک الحاکم / حدیث نمبر ۴۸۲۱)

جرش یمن میں ایک جگہ کا نام ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ جرش کا بازار حباشہ کا ہی بازار ہے۔ (سیرت حلبیہ، باب سفرہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الشام ثانیاً)

قدیم یمن جہاں آقا صلی اللہ علیہ وسلم تجارت کی غرض سے تشریف لے گئے۔

Marfat.com

فصل نمبر:12

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا پیارے نبی حضرت محمد ﷺ سے نکاح

پیارے بچو! ہر وہ نامور شخص جو نکاح کے قابل تھا سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا خواہشمند تھا، مکے کے اکثر نامور اور بااثر سرداروں نے اپنی اس خواہش کو باضابطہ طور پر آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچایا، لیکن آپ رضی اللہ عنہا نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ تجارت میں رسول اللہ ﷺ کی شاندار کامیابی دیکھ کر اور میسرہ سے آپ ﷺ کے عمدہ اخلاق و عادات کا تذکرہ سن کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی گرویدہ ہو گئیں۔ انہوں نے خود آپ ﷺ کے پاس اپنی ایک سہیلی ''نفیسہ بنت منبہ'' کو بھیج کر، آپ ﷺ سے نکاح کی درخواست کی جسے آپ ﷺ نے منظور فرمالیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کا پہلا نکاح ہو گیا۔

نکاح کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی اور رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک پچیس سال۔

(اُنظر ایضاً سیرت ابن ھشام /جلداول / ۷۴۔۱۷۱' البدایتہ والنھایتہ/جلد ۲/ ص ۹۴۔۲۹۳' رحمتہ للعالمین /جلد ا ص ۴۴۔۴۳' سید سلیمان ندوی/ سیرت النبی ﷺ / جلد ا / کراچی/ ۸۸۔۱۸۷)

آپ رضی اللہ عنہا دو دفعہ بیوہ ہو چکی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بچے بھی تھے، اس شادی کی تقریب کے موقع پر جس میں تمام قابل ذکر روسائے مکہ اور سرداران قریش موجود تھے، حضرت ابو طالب نے فصیح و بلیغ خطبہ دیا۔

حضرت ابو طالب اپنے خطبے میں حمد و ثناء کے بعد فرماتے ہیں:

''یہ میرا بھتیجا، محمد بن عبداللہ، جس کا عقل و شرافت اور فضل و شرف میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اگرچہ وہ دولت مند نہیں لیکن مال کا کیا ہے؟ وہ ایک ناپائیدار چیز اور ڈھلتا ہوا سایہ

Marfat.com

ہے۔ میرے اس محمد (ﷺ) سے، جس کا جو رشتہ مجھ سے ہے اس سے، آپ سب واقف ہیں، خدیجہ بنت خویلد سے نکاح کا ارادہ کیا ہے اور خدا کی قسم! اس کے بعد وہ مستقبل میں ''عظیم خیر'' اور شان جلیل کا مالک ہوگا۔

حضرت خدیجہ کے وکیل، ورقہ بن نوفل نے کہا:

''حمد ہے اس خدا کی جس نے ہم کو ان فضائل و مناقب کا مالک بنایا جس کا ذکر ابو طالب نے کیا۔ ہم ہی ہیں سرداران عرب اور قائدین عرب اور ایسے ہی تم بھی ہو۔ کوئی قبیلہ بھی تمہارے فضل سے انکار اور کوئی شخص بھی تمہارے فخر و شرف کی تردید نہیں کر سکتا۔ ہم نے چاہا کہ تمہارے رشتہ شرف سے ہمیں بھی تعلق ہو پس اے گروہ قریش! گواہ رہو کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد کا نکاح محمد بنت عبداللہ سے چار سو مثقال کے بدلے کیا'' اس پر طرفین سے ایجاب و قبول ہو گیا۔

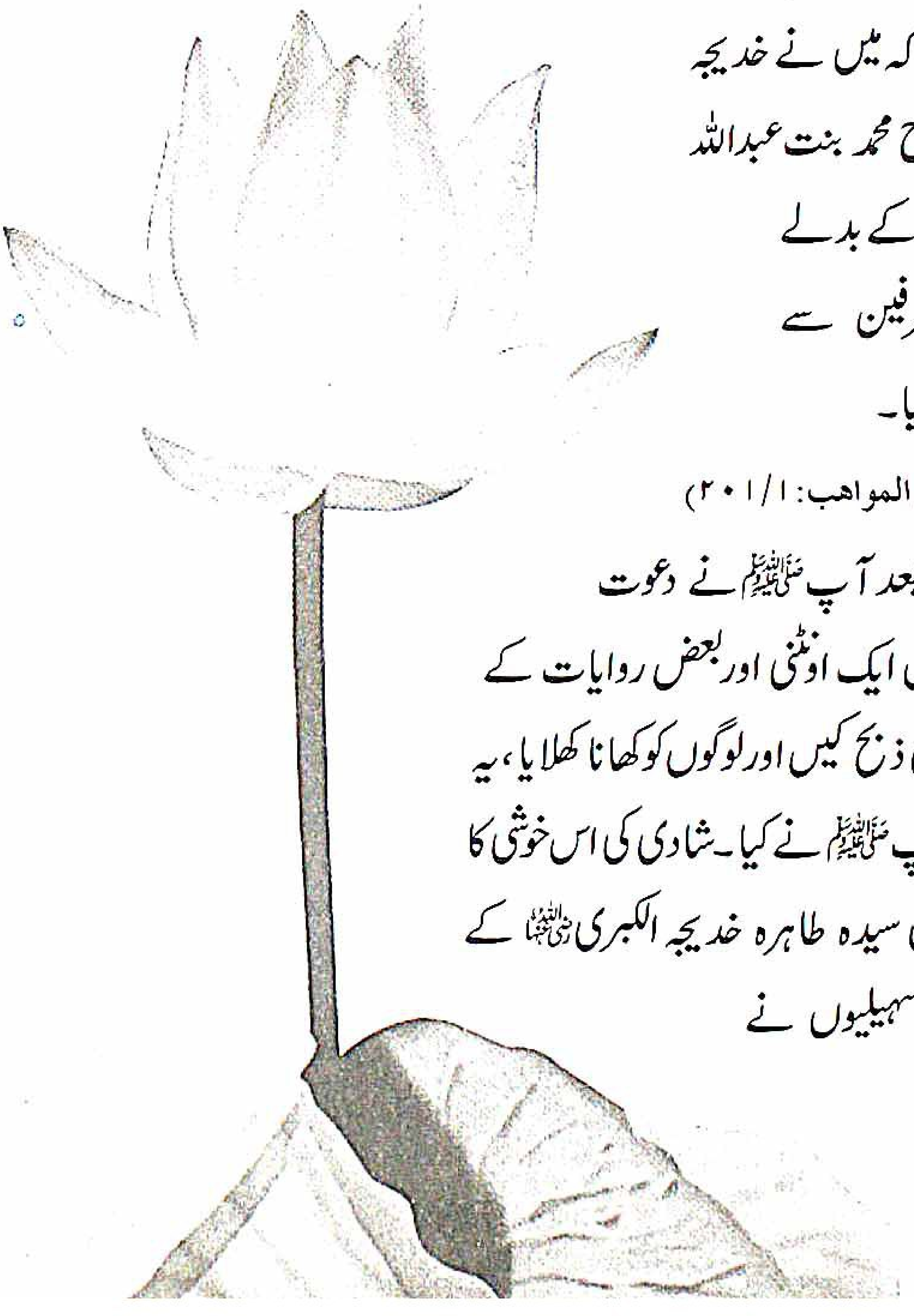

(حوالہ: زرقانی علی المواهب: ۱/۲۰۱)

شادی کے بعد آپ ﷺ نے دعوت ولیمہ دی جس میں ایک اونٹنی اور بعض روایات کے مطابق دو اونٹنیاں ذبح کیں اور لوگوں کو کھانا کھلایا، یہ پہلا ولیمہ تھا جو آپ ﷺ نے کیا۔ شادی کی اس خوشی کا اظہار ام المومنین سیدہ طاہرہ خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کے مکان پر ان کی سہیلیوں نے دف بجا کر کیا۔

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کی، نکاح کے بعد کی زندگی

پیارے بچو! شادی کے بعد آپ ﷺ نے اپنی رہائش سیدہ کے مکان ہی پر اختیار کی۔ اب حضرت خدیجہؓ کا یہ مکان ہی باہمی محبت و ہمدردی اور خیر خواہی و دلجوئی کا ایک ایسا گہوارہ اور امن و سلامتی کا ایسا مسکن بن گیا تھا جس پر سب رشک کرنے لگے۔ اب آپ ﷺ مزید تجارتی سفروں پر تشریف نہ لے جاتے تھے بلکہ تجارتی کاروبار کی نگرانی فرمایا کرتے تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سارا مال وزر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا اور آپ ﷺ فکر معاش سے آزاد ہو گئے۔

شادی کے بعد ایک بار جب آپ ﷺ نے آپ سے اس انتخاب کی وجہ دریافت فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہا نے کہا "میں نے آپ ﷺ کی صداقت اور اچھے اخلاق کی وجہ سے آپ ﷺ کو پسند کیا تھا۔ (رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی /صفحہ ۵۳)

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مکان

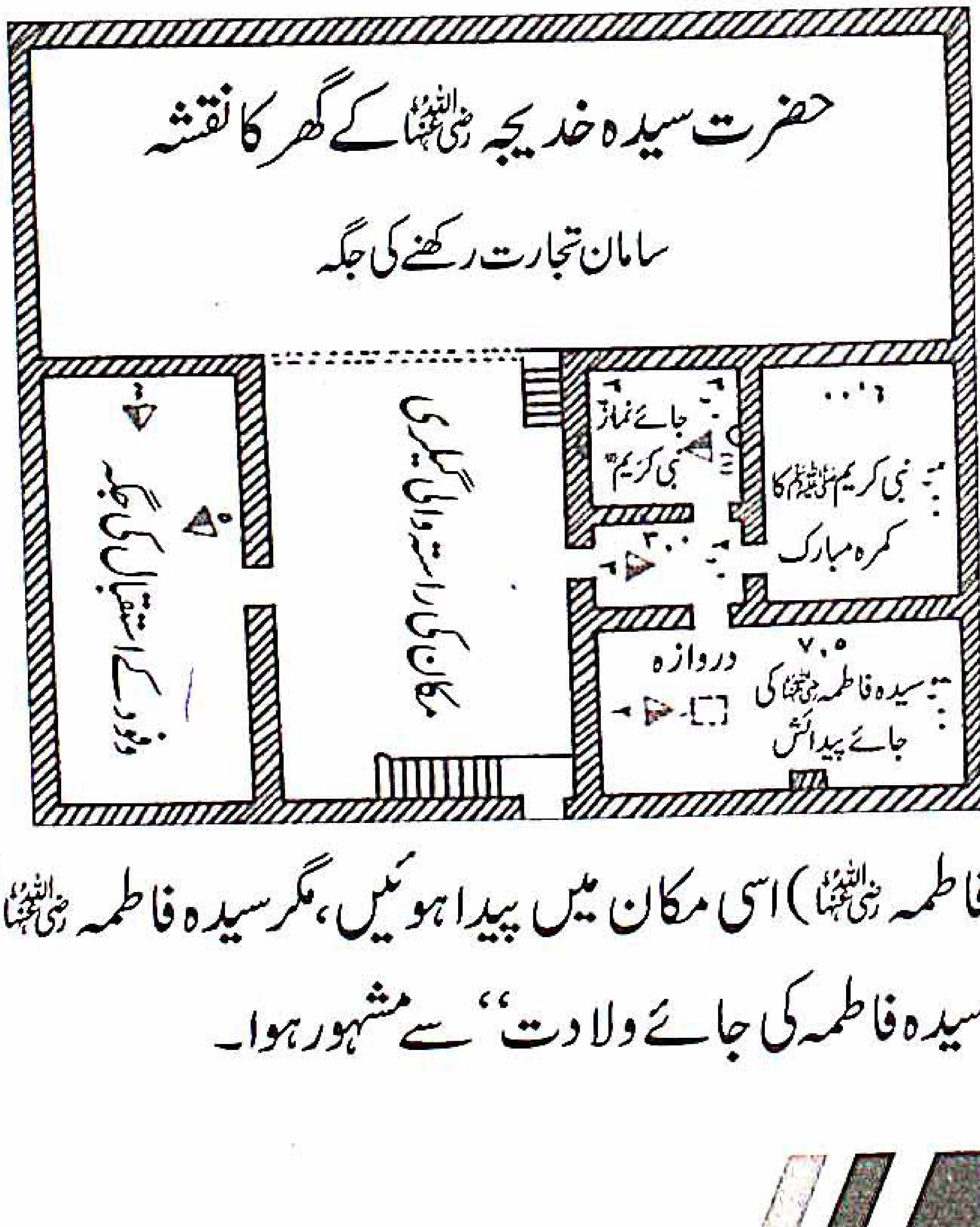

پیارے بچو! ہجرت تک آپ ﷺ اسی مکان میں رہتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی ساری اولاد اسی گھر میں پیدا ہوئیں۔ اگرچہ چاروں صاحبزادیاں (زینت رضی اللہ عنہا، رقیہ رضی اللہ عنہا، اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا) اسی مکان میں پیدا ہوئیں، مگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کی وجہ سے یہ مکان "سیدہ فاطمہ کی جائے ولادت" سے مشہور ہوا۔

Marfat.com

اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان کی چند خصوصیات

پیارے بچو!

1. اسی مکان میں اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔
2. مکی زندگی کی قرآن پاک کی سورتوں، آیات کا اکثر حصہ اسی گھر میں نازل ہوا۔
3. اسی مکان سے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے سفر ہجرت شروع کیا۔
4. آپ ﷺ کی ساری اولاد اسی مکان میں پیدا ہوئیں، سوائے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے، وہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔
5. کئی بار اس مکان میں حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کے آئے۔
6. ایک بار جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا: ''ابھی تھوڑی دیر میں خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ کھانے پینے کی چیز لے کر حاضر ہو رہی ہیں، جب وہ آئیں تو انہیں رب العالمین کا سلام اور میرا اسلام بھی پیش فرما دیں اور انہیں جنت کے ایک ایسے شاندار محل کی خوشخبری دیں، جو خالص ''مروارید'' کا بنا ہوا ہے، جس میں بالکل ہی رنج وغم نہیں ہوگا۔ (صحیح البخاری، باب تزویج النبی ﷺ خدیجتہ و فضلہا)
7. مکان کی کھلی جگہ پر اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مال تجارت رکھتی تھیں۔

(تاریخ المکتہ المکرمتہ / ص ۳۵۵)

پیارے نبی ﷺ کے شریر پڑوسی

پیارے بچو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دو پڑوسیوں کے شر کے درمیان تھا، ابو لہب اور عقبہ بن ابی معیط، دونوں گندگی اور گندی چیزیں اٹھا لاتے اور میرے دروازے پر ڈال جاتے، آپ ﷺ باہر تشریف لاتے اور فرماتے'' یہ کون سا حق ہمسائیگی ہے۔'' پھر آپ ﷺ گندگی صاف فرماتے۔

(طبقات ابن سعد، ذکر دعاء رسول اللہ ﷺ الناس الی الاسلام)

Marfat.com

کائنات کے سب سے مثالی شوہر اور مثالی بیوی

پیارے بچو!

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی زندگی انتہائی پُر لطف تھی۔ ان کا ساتھ آپ ﷺ کے لیے راحت ہی راحت تھا۔ وہ ایک نہایت ہوشیار، تجربہ کار اور سمجھدار خاتون تھی۔ انہوں نے آپ ﷺ کی طبیعت اور مزاج کو، آپ ﷺ کی پسند اور ناپسند کو خوب پہچان لیا اور ہمیشہ اس کا پورا پورا خیال رکھا۔ آپ ﷺ کے جذبات، امنگوں، رجحانات اور دلچسپیوں کو اچھی طرح سے سمجھ لیا اور اس سلسلے میں آپ ﷺ کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمایا۔

آپ ﷺ ایک مثالی شوہر اور اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، ایک مثالی بیوی تھیں۔ عبادت کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، کا پورا پورا خیال رکھتے تھے۔ ان کے سارے حقوق ادا کرتے تھے۔ ان کے مال کی ہر طرح حفاظت کرتے، ان کی تجارت کو فروغ دیتے۔ جب تک زندہ رہیں آپ ﷺ نے دوسری شادی نہیں۔ غرض آپ ﷺ ایک انتہائی محبوب اور حق شناس شوہر تھے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے کھنڈرات

Marfat.com

فصل نمبر:13

”غارِ حرا“ اور پیارے نبی ﷺ کی کثرت سے عبادت

پیارے بچو! نبوت سے پہلے آپ ﷺ میں اکیلے رہنے کی عادت تھی۔ جہاں تک ممکن ہوتا آپ ﷺ دنیا اور اس کے جھگڑوں سے الگ تھلگ رہتے۔

امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ اپنی عمر کے چالیسویں سال میں ”غار حرا“ میں اکثر جایا کرتے تھے، مکے سے تین میل کے فاصلے پر شمال مشرق میں ”حراء“ نامی ایک پہاڑ ہے، اس میں ایک غار ہے جو ”غار حراء“ کے نام سے مشہور ہے۔ غارِ حرا کو اب جبل النور (روشنی کا پہاڑ) کا نام دیا گیا ہے، حرا ایک چھوٹی سے غار ہے، اس کی لمبائی تقریباً ۱۲ فٹ، چوڑائی ۳ فٹ اور اونچائی اتنی ہی ہے کہ انسان نماز کے لیے بمشکل کھڑا ہو سکتا ہے۔ غار سطح سمندر سے تقریباً ۲۰۰۰ فٹ بلند ہے۔

غارِ حرا، میں آپ ﷺ تحنث (عبادت) کیا کرتے تھے، آغاز نبوت سے پہلے کے دور میں آپ ﷺ تقریباً پانچ سال تحنث فرماتے رہے۔ تحنث کا مطلب، ”سوچ بچار“ کے ہیں۔ عربوں میں رواج تھا کہ ان کے دانشور، کچھ عرصہ روزمرہ زندگی سے الگ ہو کر تنہائی میں غور و فکر اور سوچ بچار کیا کرتے تھے یہ ایک طرح کی روحانی ریاضت ہوتی تھی اسی کو ”تحنث“ کہا جاتا تھا۔

پیارے نبی ﷺ ستو اور پانی، اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے اور کئی کئی دن تک وہاں ہی رہا کرتے تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کئی بار خود کھجوریں اور ستو غار حرا میں، آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچائے تھے، تاکہ انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔

اپنی قوم کی بُری حالت دیکھ کر ہمارے پیارے نبی ﷺ بہت کُڑھتے تھے اور سوچا کرتے تھے کہ کس طرح انہیں برائی کی دلدلوں سے نکال کر نیکی کے سیدھے اور صاف

Marfat.com

راستہ پڑ ڈالا جائے۔

جوں جوں نبوت کا زمانہ قریب آتا گیا آپ ﷺ کی غور وفکر کی عادت ترقی ہی کرتی گئی، یہاں تک کہ آپ ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور مخلوق خدا کی ہدایت کی فکر میں غرق رہنے لگے۔ (مفتی زین العابدین سجاد میرٹھی/ تاریخ ملت / لاہور / ص ۳۹)

غارِ حرا کی چند خصوصیات

1. اسی پہاڑی پر پہلی وحی اتری۔
2. اسی پہاڑ کے قریب آپ ﷺ نے جبریل امین کو ان کی اصل شکل میں دیکھا۔
3. سفرِ طائف سے واپسی پہ افسردہ غمزدہ آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ جانے کے بجائے، اسی پہاڑی پہ قیام فرمایا۔

غار حرا کا اندرونی منظر جہاں آقا ﷺ عبادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔

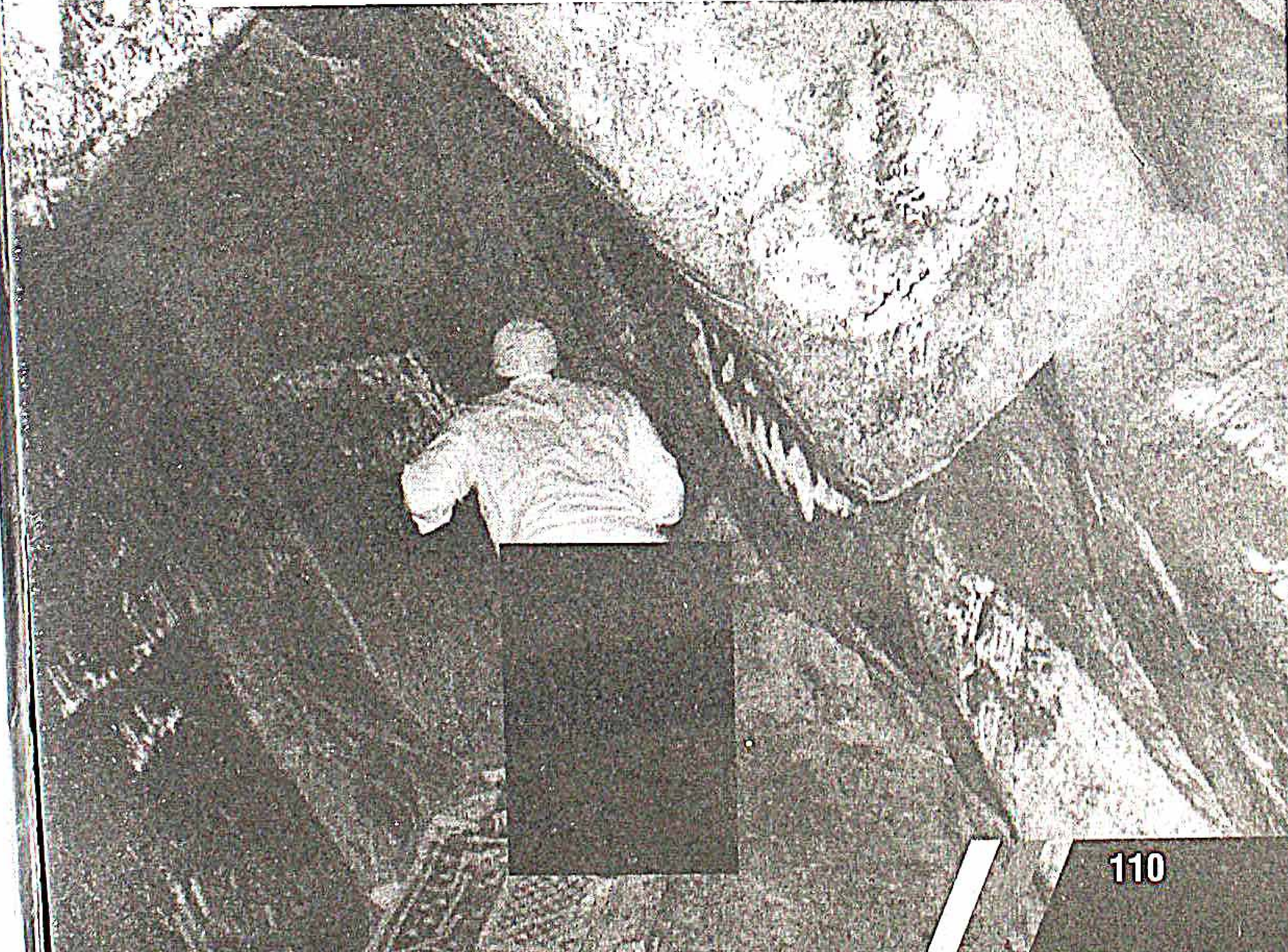

Marfat.com

باب نمبر: 3

پیارے نبی ﷺ کی بعثت کے بعد کی زندگی

فصل نمبر: 1

نبوت کی ابتداء (سنہ انبوی ﷺ)

پیارے بچو! رمضان عام الفیل ۴۰، "شب قدر" (لیلتہ القدر) کی ایک تاریخی رات، جب آپ ﷺ غار حرا میں عبادت میں مصروف تھے اور آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس برس اور چھ ماہ تھی تو انسانی تاریخ کا وہ اہم ترین اور عظیم الشان واقعہ پیش آیا، جس نے تقدیر عالم کا رخ بدل کر رکھ دیا۔ آپ ﷺ غار حرا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھے کہ حضرت جبرئیل آپ ﷺ کے نام اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر تشریف لائے۔ یہی سے نبوی سال کا آغاز ہوتا ہے گویا یہ نبوت کا پہلا سال ہے۔

پیارے نبی ﷺ پر پہلی وحی

پیارے بچو! غارِ حرا میں آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ جس کا آغاز لفظ اقراء سے ہوا۔ گویا پورے عالم کو یہ سبق دیا گیا کہ علم حاصل کیا جائے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ (۱) خَلَقَ الْاِ نْسَا نَ مِنْ عَلَقٍ (۲) اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَ کْرَمُ (۳) اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (۴) عَلَّمَ الْاِ نْسَا نَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (۵)

ترجمہ: "پڑھ اپنے اس رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے جمے ہوئے خون سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھ اور آپ (ﷺ) کا رب بڑا کریم ہے۔ جس

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سیرت

Marfat.com

نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا جس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔"

(سورہ العلق / آیت نمبر ۱ تا ۵)

روح الامین کے بتانے پر آپ ﷺ نے یہ پڑھا اور پڑھتے ہی ذہن نشین ہوگیا، پھر روح الامین چلے گئے۔

اب آپ ﷺ کھڑے ہوئے۔ خوف سے پریشان تھے اور گھبراہٹ سے چہرہ اترا ہوا تھا۔ آپ ﷺ سہمی سہمی نگاہوں سے غار میں ہر طرف دیکھنے لگے۔ حیرانی کا عالم تھا، سارے جسم پر لرزہ طاری تھا پسینہ سے شرابور تھے۔ اچانک ایک آواز آئی: محمد (ﷺ)، نگاہ اٹھا کر دیکھا' جبرائیل آدمی کی صورت میں کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنا رسول مقرر فرمایا ہے۔

(سیرت حلبیہ / علی برہان الدین حلبی/ ج ۲/ ص ۱۱۲-۱۱۳)

پہلی وحی پیر کے دن رمضان المبارک میں نازل ہوئی۔

آپ ﷺ نہایت بے چینی کے عالم میں گھر تشریف لائے اور آتے ہی اپنی رفیقہ حیات سے فرمایا: "زملونی زملونی" (مجھے اوڑھا دو۔ مجھے اوڑھا دو)

چنانچہ آپ ﷺ کو کمبل اوڑھا دیا گیا، جب خوف و حیرت کی یہ کیفیت کم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے خدیجہ مجھے یہ کیا ہوگیا ہے؟" "میں ایسے واقعات دیکھتا ہوں کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہوگیا ہے"۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ کی ہمت بندھانا اور دل جوئی کرنا

پیارے بچو! اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ کا ہمدرد اور غمخوار اور کون ہوسکتا تھا؟ وہ خلوت و جلوت کی ہمراز تھیں انہوں نے پندرہ سال آپ ﷺ کے ساتھ گزارے تھے اور اس طویل عرصہ میں آپ ﷺ کو ہمیشہ مخلص، محبّ اور معصوم پایا تھا اس لیے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ سنتے ہی بے اختیار بول اٹھیں۔

Marfat.com

''خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آپ رشتے داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، امانتیں ادا کرتے ہیں، بے سہارا لوگوں کا بوجھ برداشت کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور نیک کاموں میں مدد کرتے ہیں۔ آپ کے اخلاق، کریمانہ ہیں، بھلا اللہ آپ ﷺ کو ضائع کیسے کرسکتا ہے۔''

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی عن عائشہؓ، رحمتہ للعالمین جلد اول / ص ۴۶۔۴۷، سیرت النبی ﷺ جلد اول / ص ۱۹۹۔۲۰۲)

ورقہ بن نوفل سے ملاقات اور اس کی گواہی

پیارے بچو! حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں، جو اس وقت توریت اور انجیل کے سب سے بڑے عالم تھے۔ عربی اور عبرانی کے جید عالم تھے۔ انجیل کے کتابت کرتے تھے لیکن اس وقت تک بہت ضعیف اور نابینا ہو چکے تھے۔ انہیں یہ بات سنائی، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ساری بات سن کر کہا: ''یہ وہی ناموس اکبر ہے جو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا، کاش! میں آپ کے زمانہ نبوت تک زندہ رہتا، کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو نکالے گی''

یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟''

اس پر ورقہ نے کہا: ''ہاں! کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی شخص وہ چیز لے کر آیا ہو جو آپ ﷺ لائے ہیں اور اس سے دشمنی نہ کی گئی ہو، اگر میں نے آپ ﷺ کا وہ زمانہ پایا تو میں آپ (ﷺ) اکی پُرزور مدد کروں گا''۔

اس واقعہ کے چند دن بعد ورقہ بن نوفل وفات پا گئے۔

(بخاری جلد اول / ص ۲۔۳، مع اختلاف یسیر، مختصر صحیح مسلم جلد اول / ص ۱۲۵۔)

Marfat.com

سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (سنہ ا نبوی ﷺ)

پیارے بچو! جس خوش نصیب ہستی کو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی نبوت تصدیق کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، وہ ہم تمام مسلمانوں کی باعظمت ماں سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حق وسچائی سے محبت آپ کی فطرت تھی۔ یہ آپ رضی اللہ عنہا کی بلند ہمتی، بلند حوصلہ اور حق وانصاف کی خاطر ہر قسم کے خطرات کو برداشت کرنے کی جرات کا برملا اعلان تھا۔ اپنے ذاتی مشاہدات ومعلومات اور ورقہ بن نوفل کی وضاحت کی بنا پر آپ ؓ کو پوری طرح احساس تھا کہ اس راہ پر قدم رکھنا مشکلات کو دعوت دینا ہے اور توحید کی دعوت پر لبیک کہنا پورے عرب معاشرے کو دشمنی کو دعوت دینا ہے۔ مگر اس عظیم خاتون نے یک ایسے انقلابی اور تاریخ ساز اقدام کا فیصلہ کرلیا جس پر قیامت تک پوری نسل انسانی رشک ہی نہیں بلکہ فخر کرتی رہے گی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے نبوت کے پہلے ہی سال اسلام قبول فرمایا۔

ان کے اسلام کے لیے خدمات کے ﷺ کا سلام لے کر حضرت جبریل امین غارِ حرا میں آئے اور رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی اللہ کے سلام کے ساتھ ساتھ میری طرف سے بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سلام کہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سلام پہنچایا، انہوں نے اس سلام کا جواب اس طرح دیا: ”اللہ پاک تو خود ہی سلامتی والے ہیں، سلامتی انہیں کی جانب سے ملتی ہے، (اے نبی ﷺ) آپ پر سلام، جبریل پر سلام اور ہر اس شخص پر جو (اس واقعے) کو سنے، سلام مگر شیطان پر نہیں۔“ (حوالہ: تجلیات نبوت ۴۸

پیارے نبی ﷺ پر وحی کا وقفہ (فترۃ الوحی)

پیارے بچو! غارِ حرا میں پہلی وحی کے آغاز کے بعد کافی عرصہ تک آپ ﷺ پر وحی نازل نہ ہوئی وحی کے نہ آنے سے پیارے نبی ﷺ کافی پریشان ہوتے۔ وحی کے اس وقفے کو ”فترۃ الوحی“ کہتے ہیں۔ بے چینی کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ، غیر معمولی طور پر فکر مند رہنے لگے اور ذہن میں طرح طرح کے خیالات آنے لگتے تھے۔ اس کے بعد وحی کا سلسلہ جو شروع ہوا تو آخر تک نہ ٹوٹا۔ (صحیح بخاری

Marfat.com

فصل نمبر: 2

پیارے نبی ﷺ اور قریبی رشتہ داروں کو خفیہ طور پر دین کی دعوت

پیارے بچو! عرب اپنے عقیدہ کے پکے اور اپنے بتوں کے دیوانے تھے، وہ آسانی سے اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکانے والے نہ تھے اس لیے انہیں سیدھے راستے پر لانے کے لیے بڑی ہوشیاری اور تدبیر سے کام لینے کی ضرورت تھی۔

وحی کے نہ آنے کا وقفہ آخرکار اپنی اختتام کو پہنچا اور سورہ المدثر کی ابتدائی سات آیات نازل ہوئیں۔

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ کو جب اللہ پاک کا یہ پیغام پہنچا:

''فاصدع بما تومر واعرض عن المشرکین''

ترجمہ: ''آپ کو حکم دیا گیا، اسے صاف صاف سنا دیں اور مشرکین کی پرواہ نہ کریں۔'' (سورہ الحجر / آیت نمبر ۹۴)

اور ''وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ'' (سورہ اشعراء / آیت نمبر ۲۱۴)

ترجمہ: ''اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈرایئے''

تو آپ ﷺ نے یہ پیغام اپنے خاندان والوں تک پہنچانے کے لیے بنو ہاشم کی جس دعوت کا انتظام کیا تھا اس کا سارا بندوبست سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس خوش اسلوبی سے کیا تھا، خود بنو ہاشم اس کا اعتراف کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی جو سہلیاں آپ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کرتی تھیں آپ رضی اللہ عنہا ان کو اسلام کی دعوت دیا کرتی تھیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر تبلیغی مرکز بن گیا تھا۔

ملا ہو جس کو یہ فرمان کہ ہاں فاصدع بما تو مر
خدا کے حکم کو پھر کھول کر کہتا نہ وہ کیونکر

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کا کفار کو اعلانیہ دعوت اسلام

چڑھ کر کوہِ صفا پر ایک دن اسلام کا یہ ہادی
نظر کے سامنے تھی پست انسان کی آبادی

پیارے بچو! جب آپ ﷺ کو یہ حکم ہوا کہ اللہ کا پیغام اعلانیہ پہنچایا جائے تو مکہ میں ایک پہاڑی جس کا نام "صفا" ہے، آپ ﷺ اس پر چڑھ گئے اور لوگوں کو پکارا، مکے کے بڑے بڑے سردار جمع ہو گئے، تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر میں تم سے کہوں کہ پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر آ رہا ہے، تو کیا تم اس پر یقین کر لو گے؟"

سب نے کہا: "ہاں! ضرور، ضرور! آپ ﷺ سچے ہیں، آپ ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔"

پیارے نبی ﷺ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: "تو میں تمہیں، آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں، مرنے کے بعد تم سے سوال ہوگا، اور اس زندگی میں کامیابی کی راہ صرف ایک ہے، کہ تم ایمان لے آؤ، کہو کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

یہ سن کر قریش کے لوگ بہت بگڑے، اور آپ ﷺ کے سگے چچا ابولہب نے کہا: "ہلاکت ہو تیرے لیے! کیا تم نے یہی بتانے کے لیے ہمیں بلایا تھا؟" اسی پر "سورۃ لہب" نازل ہوئی۔

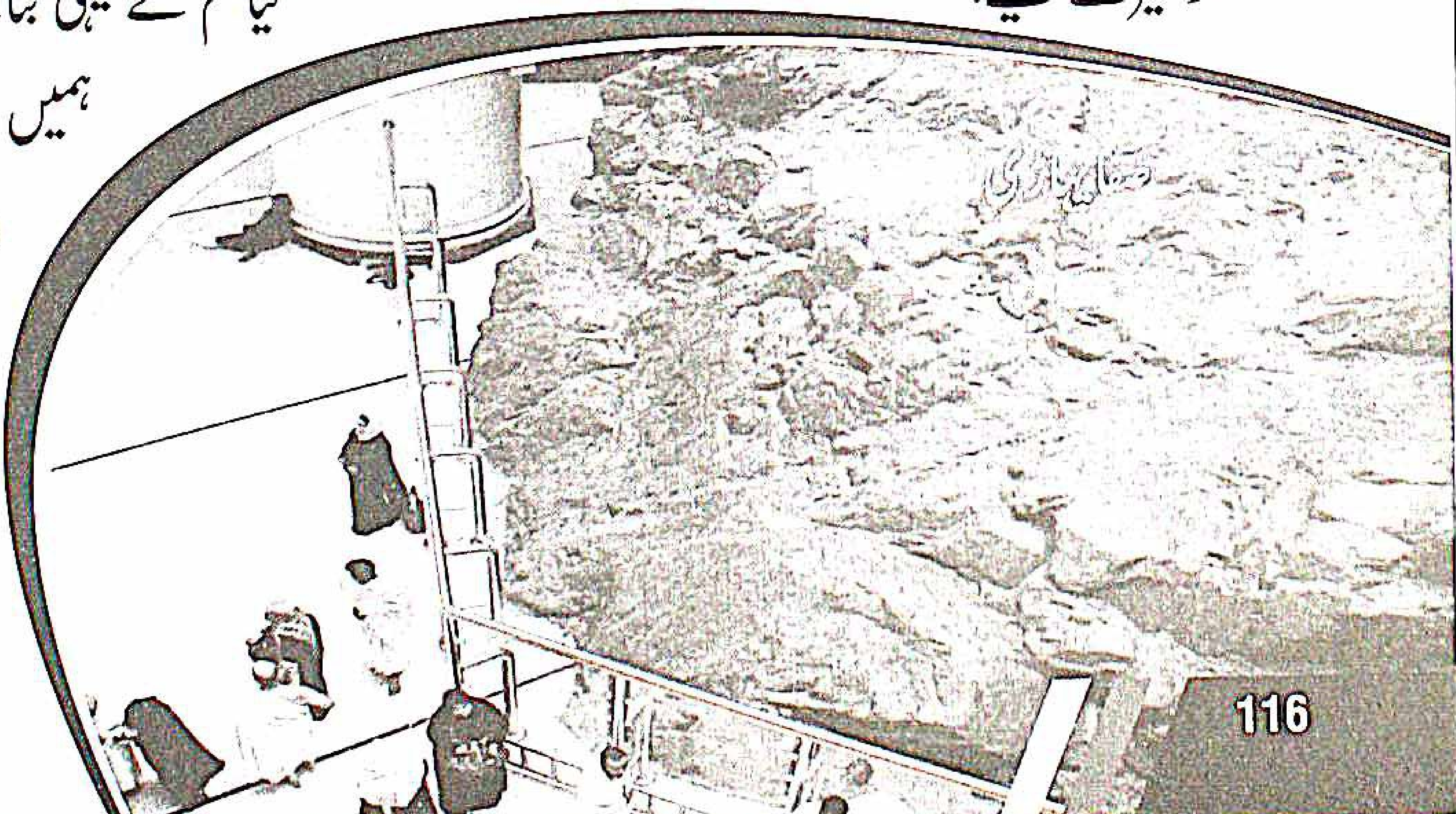

Marfat.com

کوہ صفا کی چند خصوصیات

پیارے بچو!

① یہ وہی پہاڑی ہے، جہاں سیدہ ھاجرہ سلام اللہ علیہا نے ننھے اسماعیل علیہ السلام کے لیے پانی کی تلاش میں ''مروہ'' تک دوڑ لگائی تھی، پانی کی تلاش میں صفا مروہ کے درمیان وہ سات مرتبہ دوڑیں، اللہ تعالیٰ کو یہ ادا اتنی پسند آئی کہ صفا اور مروہ کی دوڑ اور سعی کو حج اور عمرہ کا حصہ بنا دیا۔

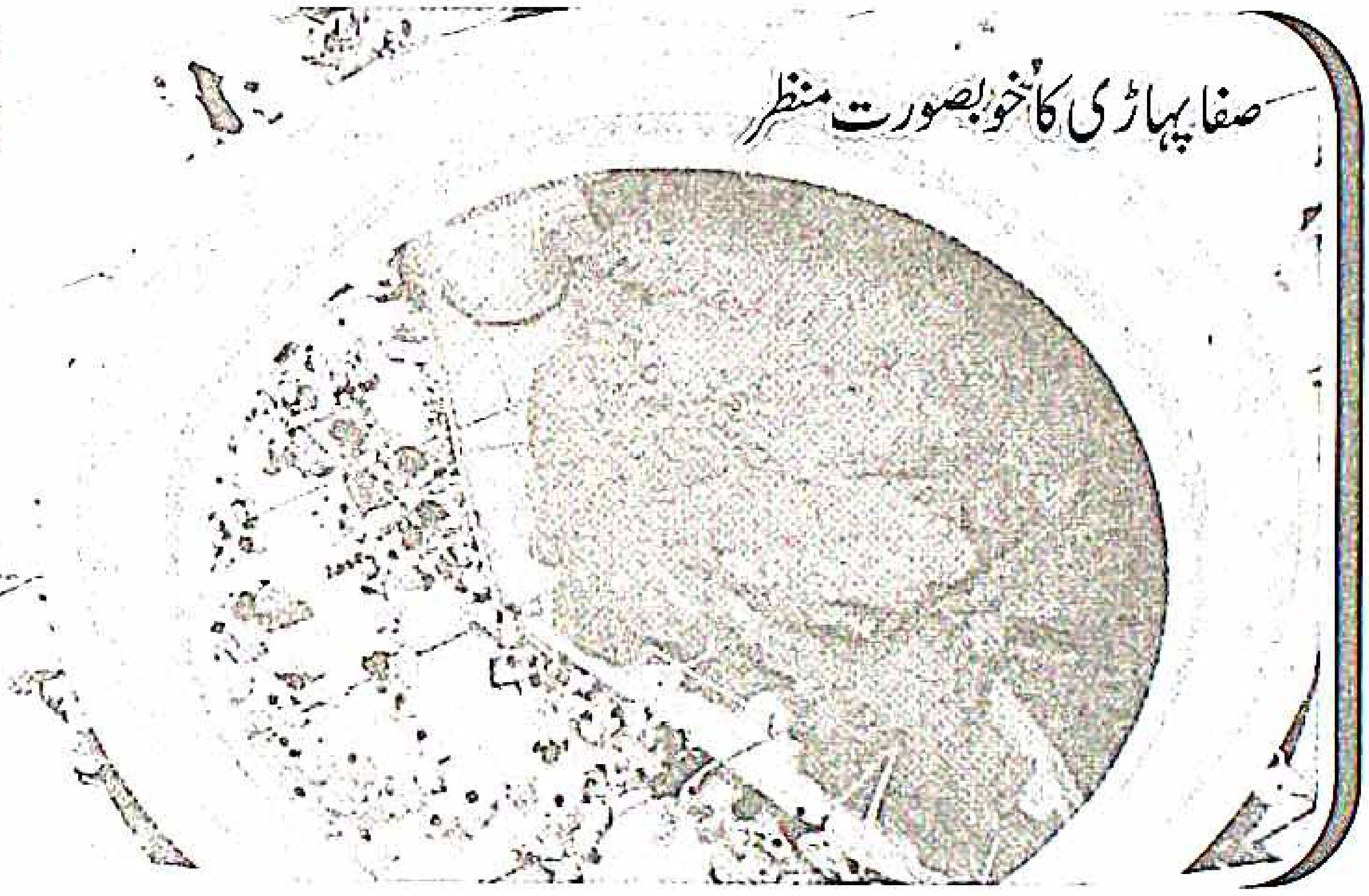

② آپ ﷺ نے اسی پہاڑی پہ اعلان حق سنانے کے لیے لوگوں کو جمع فرمایا۔

③ قریش نے اسی پہاڑی کے بارے میں یہ مطالبہ کیا تھا کہ یہ پہاڑی ہمارے لیے سونے سے بدل دی جائے۔

④ اسی پہاڑی کے پاس آپ ﷺ ایک بار تشریف فرما تھے، ابوجہل ملعون نے آپ ﷺ کو تکلیف پہنچائی۔

⑤ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے سب مکہ والوں کے لیے معافی کا اعلان کیا، کوہ صفا پر تشریف لائے، دیر تک اللہ کا شکر ادا کرتے رہے اور فرمایا: ''اسی پہاڑی پہ ہمیں تکلیفیں پہنچائی جاتی تھی، اور آج قریش ہمارے رحم و کرم پہ ہیں۔''

⑥ اسی پہاڑی کے قریب مسلمانوں کا دعوت و تبلیغ کا اول مرکز ''دارِ ارقم'' تھا۔

Marfat.com

قریش کا وفد، آپ ﷺ کے پیارے چچا جناب ابو طالب کی خدمت میں

پیارے بچو!

حرم میں پُر زور تبلیغ کے بعد، قریش پوری قوت کے ساتھ دعوتِ اسلام کو روکنے کے لیے پہلے سے زیادہ کمر بستہ ہو گئے، بھرپور کوششوں کے باوجود وہ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے، تو آپ ﷺ کے حامی و مددگار ابو طالب کے پاس گئے، غم و غصے کا اظہار کیا اور یہ کہتے ہوئے چل دیئے کہ اپنے بھتیجے کو سمجھائیں ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

ابو طالب نے آپ ﷺ کو قریش کے وفد کا قصہ سنایا اور اپنی کمزوری اور بڑھاپے کی طرف بھی اشارہ کیا، آپ کو یہ خیال ہوا کہ شاید ابو طالب اب میری زیادہ مدد نہیں کر پائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چچا جان! یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پہ سورج، اور بائیں ہاتھ پہ چاند بھی لا کے رکھ دیں اور کہیں کہ اس دعوت سے باز آ جاؤ تو میں ایسا نہیں کر سکتا، یا اللہ کا دین غالب ہو گا، کفر و شرک کا خاتمہ ہو جائے گا یا میں نہ رہوں گا۔''

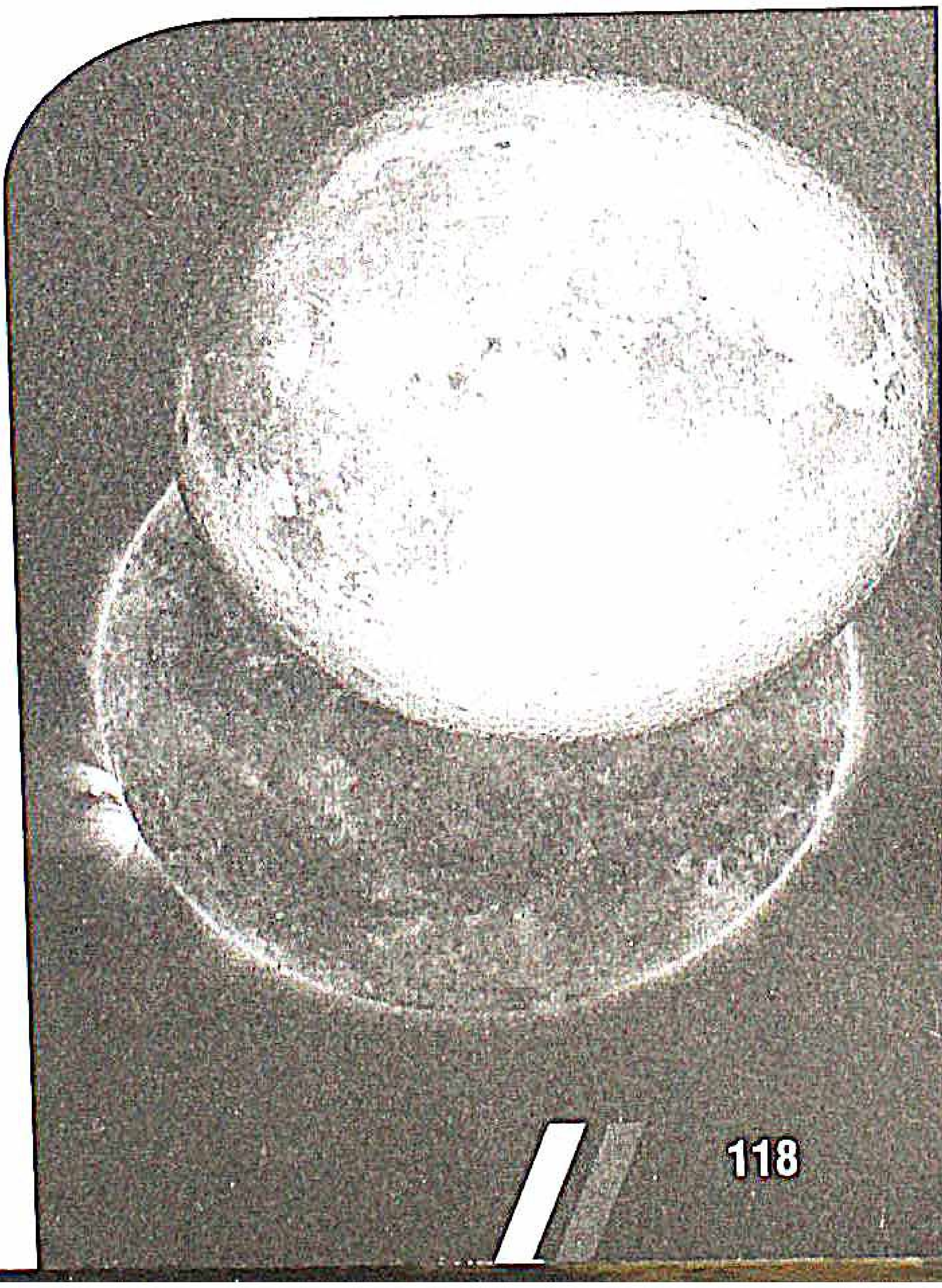

یہ کہہ کر ہمارے پیارے نبی ﷺ آبدیدہ ہو گئے، آپ ﷺ کی استقامت، غیر معمولی یقین، صبر و استقلال کا ابو طالب پر گہرا اثر ہوا، بے اختیار کہنے لگے: ''بھتیجے! تم جو چاہو کہو، میں تمہیں کبھی دشمنوں کے حوالے نہیں کروں گا۔''

قریش نے کچھ دنوں بعد دوبارہ جمع ہو کر ابو طالب سے پھر اس قسم کی باتیں کی، مگر ان کو مایوسی ہوئی۔

(حوالہ: مسند ابو یعلی ۱۲/۱۷۶ و مستدرک حاکم ۳/۵۷۷)

Marfat.com

فصل نمبر: 3

عرب کے بازاروں میں تبلیغِ اسلام

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ عرب کے بازاروں میں اور موسم حج میں دور دور سے آنے والے قبائل کو جا جا کے دعوت دیتے، کفار آپ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے اور آپ ﷺ کو جھٹلاتے، مگر آپ ﷺ ان تمام چیزوں سے بے نیاز اپنی کوششوں میں لگے رہتے، ہر سال اور ہر موقع پر یہ معاملہ رہتا۔

☆ حضرت منیب غامدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا، لوگوں کو یہ فرماتے تھے، "یا ایھا الناس !قولوا لا الہ الا اللہ" یعنی "اے لوگو! لا الہ الا اللہ، کہو کامیاب ہو جاؤ گے" مگر بعض بدنصیب تو آپ ﷺ کو گالیاں دیتے اور آپ ﷺ پر تھوکتے اور بعض آپ ﷺ پہ مٹی ڈالتے۔ ایک موقع پر جب ایسا واقعہ پیش آیا، تو اس وقت ایک لڑکی پانی لے کر آئی اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کے چہرہ مبارک اور ہاتھوں کو دھویا، انہوں نے دریافت کیا: "یہ کون ہے؟" لوگوں نے کہا کہ یہ آپ ﷺ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا ہے۔

(المعجم الکبیر، للطبرانی)

☆ طارق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے کہ انہوں نے ذوالمجاز میں آپ ﷺ کو دیکھا فرمارہے تھے، "یا ایھا الناس!قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا" یعنی "اے لوگو! لا الہ الا اللہ" پڑھ لو کامیاب ہو جاؤ گے۔" ایک شخص آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے پتھر مارتا جاتا تھا، جس سے جسم مبارک خون آلود ہو گیا اور ساتھ ساتھ کہتا جاتا، "اے لوگو! اس کی بات نہ سننا یہ جھوٹا ہے" (نعوذ باللہ)، انہوں نے لوگوں سے پوچھا: "یہ کون ہے؟"

انہیں بتلایا گیا کہ یہ عبدالمطلب کا ایک جوان ہے، پھر میں نے، ان سے پوچھا: "تو وہ پتھر مانے والے پیچھے کون ہے؟" انہیں بتایا گیا کہ "وہ اس کا چچا ابولہب ہے۔" (مصنف ابن ابی شیبہ)

Marfat.com

وہ مقام جہاں زمانہ جاہلیت میں ذوالمجاز بازار لگا کرتا تھا

بنو کنانہ کے ایک شخص نے کہا: ''بازار ذوالمجاز میں، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا یہ فرماتے تھے: ''اے لوگو! لا الہ الا اللہ، کہو کامیابی پاؤ گے۔'' ابو جہل، آپ ﷺ پر مٹی پھینکتا تھا اور لوگوں سے کہتا تھا: ''اے لوگو! اس کے دھوکے میں نہ آنا، یہ تم کو لات و عزیٰ سے چھڑانا چاہتا ہے''''

(مسند احمد، ج ۴، ص ۶۳)

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کی تبلیغ کے ابتدائی نتائج

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ کی تبلیغ کے نتیجے میں ابتدائی طور پر چار خوش نصیبوں نے اسلام قبول کیا جن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ تاہم ان کے علاوہ جن لوگوں نے ابتداء میں اسلام قبول کیا ان کی تعداد تقریباً ۴۰ تھی۔

(سیرت النبی ﷺ / سید شبلی نعمانی / ج ۱/ص ۱۳۷)

حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر بن العوام، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام قبول کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان سب کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ اس کے علاوہ حضرت بلال بن رباح، اُمیہ بن خلف کا ایک غلام ابوفکیھہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارثہ، حضرت عمار بن یاسر، ان کے والد یاسر بن عامر، ان کی والدہ سمیہ بن سلم، حضرت صہیب، حضرت صہیب بن سنان رومی، حضرت خباب بن ارت تمیمی، حضرت مصعب بن عمیر، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، عبیدہ بن حارث، حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت سعید بن زید، حضرت ارقم بن الارقم، حضرت خالد بن سعید، حضرت مقداد بن عمر، حضرت فاطمہ بنت خطاب (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن)، حضرت اُم ایمن (جن کا اصلی نام برکہ تھا) اُم الفضل زوجہ حضرت عبداللہ بن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین مسلمان ہوئے۔

ان لوگوں کے علاوہ اوّلین مسلمانوں کی فہرست میں ۱۲۹ دوسرے افراد بھی شامل تھے جو خفیہ تبلیغ کے ابتدائی سالوں میں مسلمان ہو چکے تھے۔ چند باتوں نے غیر معمولی استقامت ان کے دلوں میں پیدا کر چکی تھیں مثلاً توحید سے محبت اور شرک سے نفرت، فرشتوں پر ایمان، رسالت پر ایمان، اللہ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان، اچھی بری تقدیر پر یقین اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان۔

Marfat.com

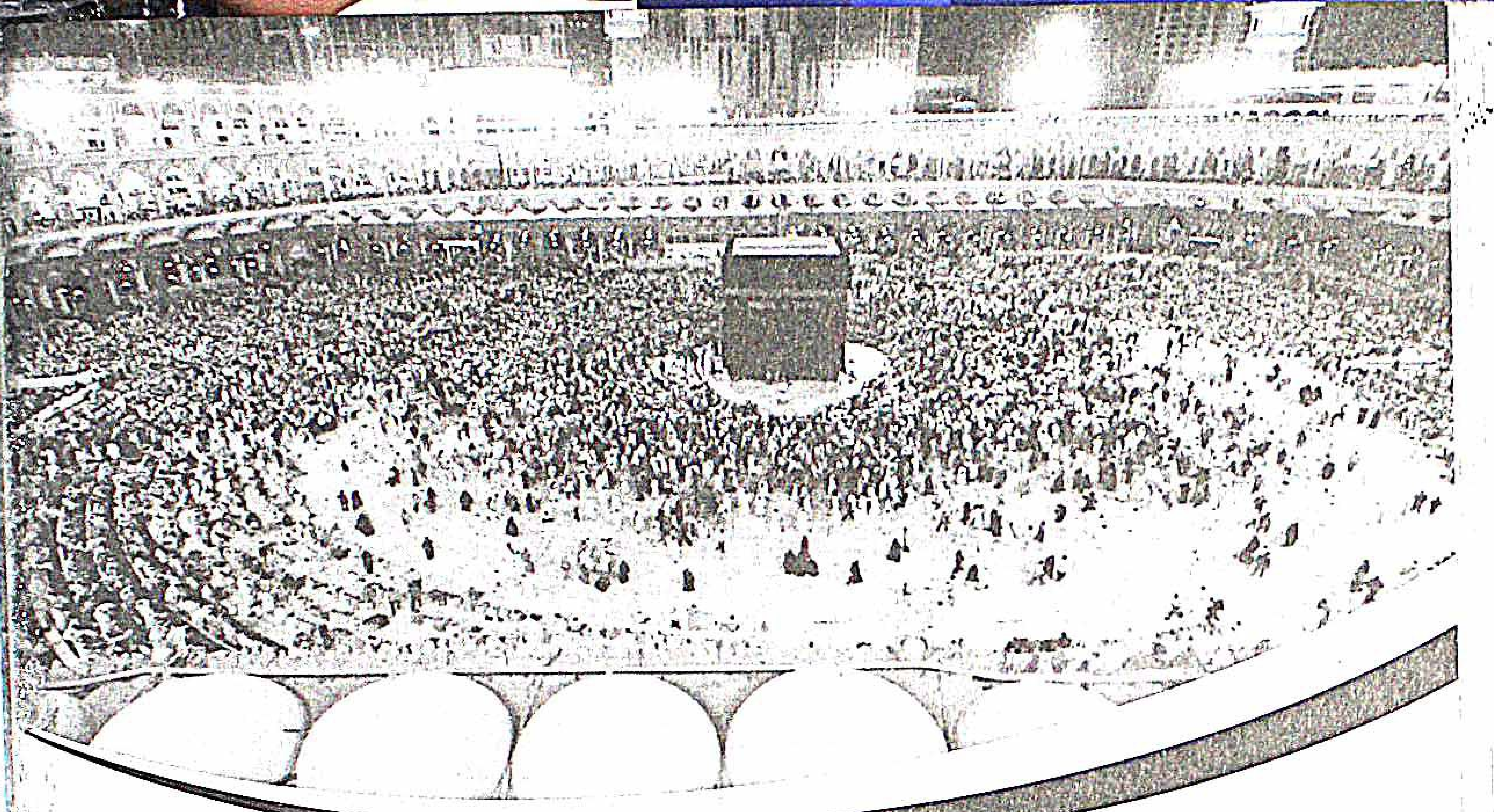

دین کی سربلندی کے لیے جان کا پہلا نذرانہ

پیارے بچو! اللہ پاک نے جب نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ اب ہمارا پیغام لوگوں تک کھلم کھلا پہنچائیں، تو آپ ﷺ نے کوہ صفا پر اور پھر حرم کعبہ میں کھڑے ہو کر توحید کا اعلان کیا جس کو سن کر بت پرستوں میں کھلبلی مچ گئی اور وہ آپ ﷺ کے دشمن ہو گئے، چنانچہ ایک روز جب کہ آپ ﷺ حرم کعبہ میں توحید کا اعلان کر رہے تھے کفار مکہ وہاں جمع ہو گئے اور انہوں نے بہت شور وغل مچایا، رسول اللہ ﷺ کو دھمکایا اور اپنے بتوں کے خلاف کچھ کہنے سے روکنا چاہا لیکن جب انہیں ناکامی ہوئی تو انہوں نے آپ ﷺ پر حملہ کر دیا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کے بیٹے حارث بن ابی ہالہ اس شور وغل کو سن کر گھر سے نکلے اور سیدھے حرم کعبہ میں داخل ہو گئے جہاں وہ ہجوم کو چیرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے تاکہ آپ ﷺ کو اس خطرناک صورتحال سے نکال کر باہر لے آئیں، لیکن ان پر چاروں طرف سے کفار کی تلواریں بیک وقت میان سے نکلیں اور وہ اللہ کی راہ میں قربان ہو گئے، اس طرح اسلام کی حمایت میں جان کا پہلا نذرانہ پیش کرنے والا بھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا لخت جگر ہی تھا۔ (علامہ شبلی نعمانی/سیرۃ النبی/جلد اول/صفحہ ۱۳۷

Marfat.com

فصل نمبر: 4 ایامِ حج میں دعوت اسلام

پیارے بچو! حج کا موسم قریب تھا، لوگ دور دور سے حج ادا کرنے آتے تھے، قریش نے سوچا کہ آنے والے لوگوں نے محمد (ﷺ) کی بات سن لی اور مان لی تو ہماری ساری محنت پر پانی پھر جائے گا، سب نے مل کر مشورہ کیا کہ کسی بھی طرح ان کو روکا جائے۔ سب ولید بن مغیرہ کے پاس جمع ہوئے، طے یہ پایا کہ محمد (ﷺ) کو ساحر مشہور کیا جائے اور ایام حج سے پہلے سب راستوں پہ اپنے لوگ بٹھا دیئے جائیں، جو ہر آنے والے کو محمد (ﷺ) کے بارے میں بتا دیں کہ اس کی بات نہ سنی جائے، اس کے قریب بھی نہ جائے، یہ ساحر ہے، اس سے بچتے رہنا وغیرہ۔ قریش نے یہ تدبیر تو کی، مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قریش نے خود ہی ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا نام سارے عرب میں مشہور کر دیا۔ (تاریخ ابن هشام)

مشرکین مکہ نے اپنے تمام اوچھے ہتھکنڈے ناکام ہوتے دیکھے تو دوسرا حربہ استعمال کیا۔ کفار کہنے لگے آؤ کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر مصالحت کر لیں۔ کچھ باتیں ہم اپنے آبائی دین کی چھوڑ دیتے ہیں اور کچھ آپ ﷺ چھوڑ دیں۔

"وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ" (سورہ القلم / آیت نمبر ۹)

ترجمہ: "اور وہ چاہتے ہیں کہ آپ ذرا نرم پڑیں تو وہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔"

یہاں تک انہوں نے آپ ﷺ کو یہ پیش کش کی کہ ایک سال آپ ﷺ ہمارے معبودوں کی پوجا کریں اور ایک سال تک ہم آپ ﷺ کے معبود کی عبادت کریں گے۔

(ابن جریر و طبری)

وہ یہ بھی کہنے لگے کہ آپ ﷺ صرف ہمارے معبودوں کو برحق تسلیم کر لیں تب بھی آپ ﷺ کے معبود کی پوجا شروع کر دیں گے۔ (لرحیق المختوم / ص ۹۶)

ابوجہل، ابولہب، زوجہ ابولہب، ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب سے زیادہ اذیتیں دیں۔

Marfat.com

فصل نمبر: 5 کفار و مشرکین کا ظلم و ستم اور مخالفت

پیارے بچو! مکے والوں نے جب اپنے خیالات اور رسم و رواج کے خلاف رسول اللہ ﷺ کی باتیں سنیں، تو وہ آپ ﷺ کے سخت مخالف ہو گئے اور طرح طرح سے آپ ﷺ کو تکلیفیں دینی شروع کر دیں۔ دوران نماز وسجدہ آپ ﷺ کی پشت مبارک پر اونٹ کی غلاظت بھری اوجھڑی ڈالی گئی۔

آپ ﷺ کو برا بھلا کہتے۔ آپ ﷺ پر پتھر پھینکتے اور گندگی اچھالتے۔ آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے' گھر کے سامنے گندگی پھینکی گئی۔

قریشی عورتیں کانٹے بیانوں سے لاتی تھیں
گزرگاہ، گل گلزار وحدت میں بچھاتی تھیں
نجاست گھر کے دروازے پر لاکر پھینک جاتی تھیں
جھگڑتی، بدزبانی کرتی تھیں، فتنے اٹھاتی تھیں

(حفیظ جالندھری/ بھتیجے کا جواب)

مگر آپ ﷺ نے ان تکلیفوں کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی اور صبر و تحمل کے ساتھ اپنے فرض کو انجام دیتے رہے۔

مگر وہ منبع حلم و صفا خاموش رہتا تھا
دعائے خیر کرتا تھا، جفا و ظلم سہتا تھا

(حفیظ جالندھری/ بھتیجے کا جواب)

سورہ حجر میں آپ ﷺ سے کہا گیا کہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (۹۱) ''جو حکم دیا گیا کہ وہ کھول کر لوگوں کو سنا دیں'' لہذا آپ ﷺ میدان دعوت و تبلیغ میں سرگرم عمل ہو گئے، حتیٰ کہ آپ ذوالمجنہ' عکاظ اور ذی المجاز نامی میلوں میں جانکلتے' جہاں دور دراز سے لوگ آتے تھے، وہاں ان کو توحید و رسالت کی دعوت دیتے تھے۔ (رحمتہ للعالمین/ جلد اول / ص ۵۴)

Marfat.com

ملا ہو جس کو یہ فرمان کہ ہاں فاصدع بما تؤمر
خدا کے حکم کو پھر کھول کر کہتا نہ وہ کیونکر

یہی وہ دور ہے جس میں کفار نے حضرت یاسر، عمار بن یاسر اور اسلام میں سب سے پہلی خاتون شہیدہ حضرت سمیہ، بلال و خباب اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو دل ہلا دینے والی تکالیف دیں اور خود نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) دیوانہ، شاعر، کاہن اور جادوگر کہا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی سازشیں کی گئیں۔

کلامِ حق کو سن کر کوئی کہتا تھا یہ شاعر ہے
کوئی کہتا تھا کاہن ہے، کوئی کہتا تھا ساحر ہے

(حفیظ جالندھری/ بھتیجے کا جواب)

غریب مسلمانوں کا حق کی خاطر ستایا جانا

پیارے بچو! مردوں میں حضرت یاسر رضی اللہ عنہ، ان کی بیوی حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا اور بیٹے حضرت عمار رضی اللہ عنہ مکے کے غریبوں میں سے تھے اور بہت پہلے اسلام لے آئے تھے۔ خاندان والے ان کے کپڑے اتار دیتے اور جب دوپہر سخت ہو جاتی تو تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیتے، اس کے علاوہ کبھی آگ میں جلانے اور کبھی پانی میں غوطے دیتے۔ اسی بے کسی کے عالم میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تسلی دیتے اور بہت ہی درد بھرے لہجے میں فرماتے: ”صبر کرو، تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔“ (سیرت حلبیہ/ج ۲/ص ۲۹۱)

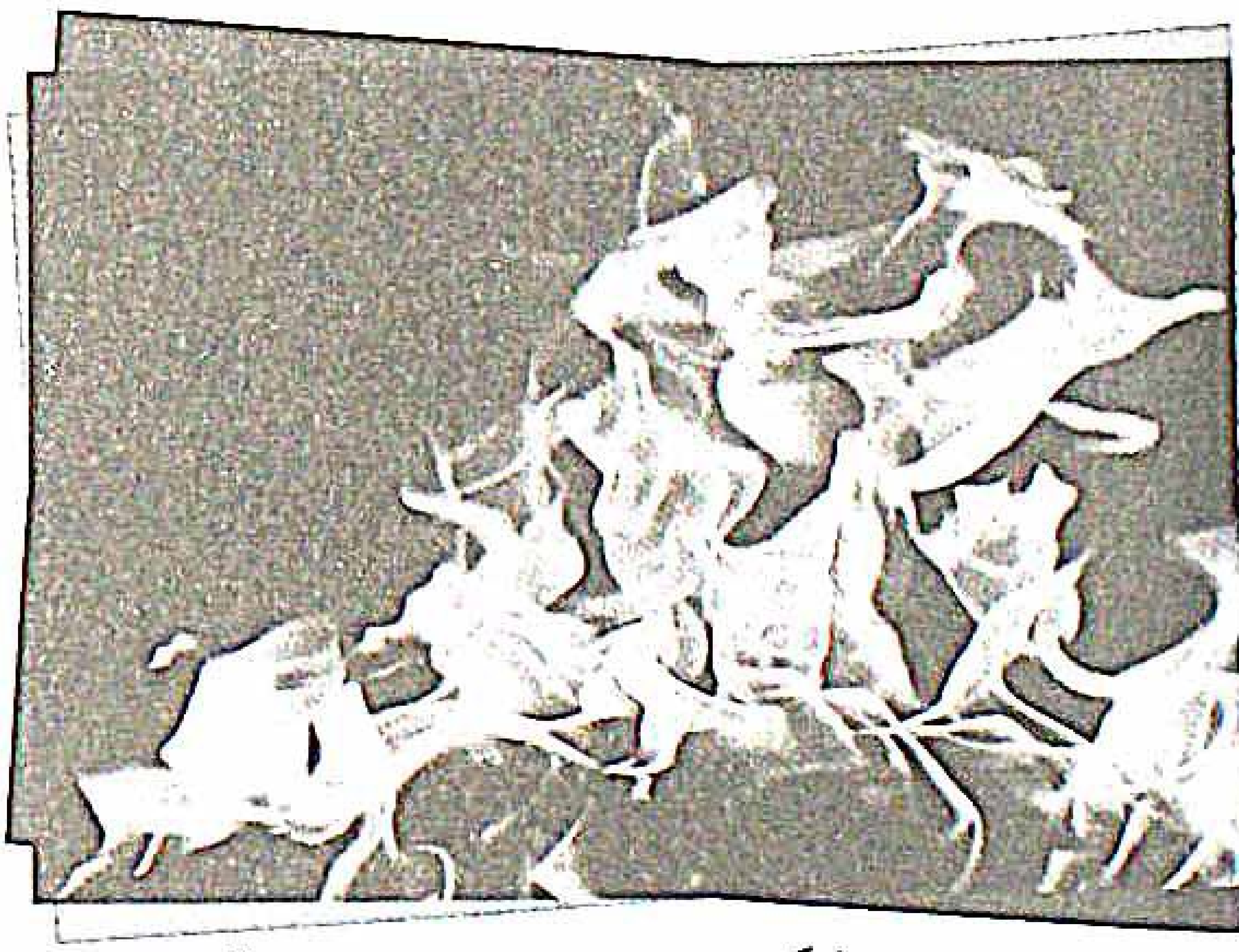

Marfat.com

حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر کفارِ مکہ کا ظلم و ستم

پیارے بچو! حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بھی ظالم مشرکین، لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں چھوڑ دیتے یا ریتلی زمین میں ان کو عذاب دیا جاتا، الٹا لٹا کر اتنے مارتے کہ وہ بے ہوش ہو جاتے، اس مار پیٹ اور دھوپ کی سختی سے ایمانی گرمی میں کوئی کمی نہ ہوتی۔

(سیرت حلبیہ /ج ۲/ص ۲۹۱)

اسلام میں سب سے پہلی مسجد حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بنائی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مکان سایہ کا بنانا چاہیے، جس میں تشریف رکھا کریں' دوپہر کو آرام فرمالیا کریں اور نماز بھی سایہ میں پڑھ سکیں تو قباء میں حضرت عمارؓ نے اول پتھر جمع کیے اور پھر مسجد بنائی۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ لڑائی میں نہایت جوش سے شریک ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ مزے میں آکر کہنے لگے کہ اب جا کر دوستوں سے ملیں گے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت سے ملیں گے، اتنے میں پیاس لگی اور پانی کسی سے مانگا، اس نے دودھ سامنے کیا، اس کو پیا اور پی کر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تو دنیا میں سب سے آخری چیز دودھ پیے گا اس کے بعد شہید ہو گئے، اس وقت چورانوے (94) برس کی عمر تھی۔ (اسد الغابتہ)

Marfat.com

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ پر کفار مکہ کا ظلم وستم

پیارے بچو! حضرت صہیب رضی اللہ عنہ جب اسلام لے آئے اور اسلام لانے کے بعد جو اس زمانہ میں اس چھوٹی اور کمزور جماعت جو ظلم وستم پیش آتا تھا وہ انہیں بھی پیش آیا، ہر طرح ستائے گئے، تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ ان کو پکڑ کر اتنا مارا جاتا کہ بے ہوش ہو جاتے تھے تکالیف سے نجات نہ پا سکے۔ آخر تنگ آ کر ہجرت کا ارادہ فرمایا تو کافروں کو یہ چیز بھی گوارنہ تھی کہ یہ لوگ کسی دوسری ہی جگہ جا کر آرام سے زندگی بسر کر لیں، راستے میں کفار مکہ سے ان کی مڈبھیر ہو جاتی ہے، صہیب رضی اللہ عنہ ان کو اپنی جان کے بدلے میں اپنے مال کا پتہ بتلا دیتے ہیں، جس پر کفار مکہ راضی ہو جاتے ہیں یوں انہوں نے اپنا مال دیکر جان چھڑائی۔ قرآن میں اس بارے میں آیت پاک نازل ہوئی جس میں کہا گیا کہ اللہ کی رضا کے واسطے اپنی جان کو خرید لیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اس وقت قبا میں تشریف فرما تھے۔ صورت حال دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''صہیب نے نفع کی تجارت کی۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جب وصال ہونے لگا تو انہوں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو نماز جنازہ پڑھنے کی وصیت فرمائی تھی۔

(اسد الغابۃ)

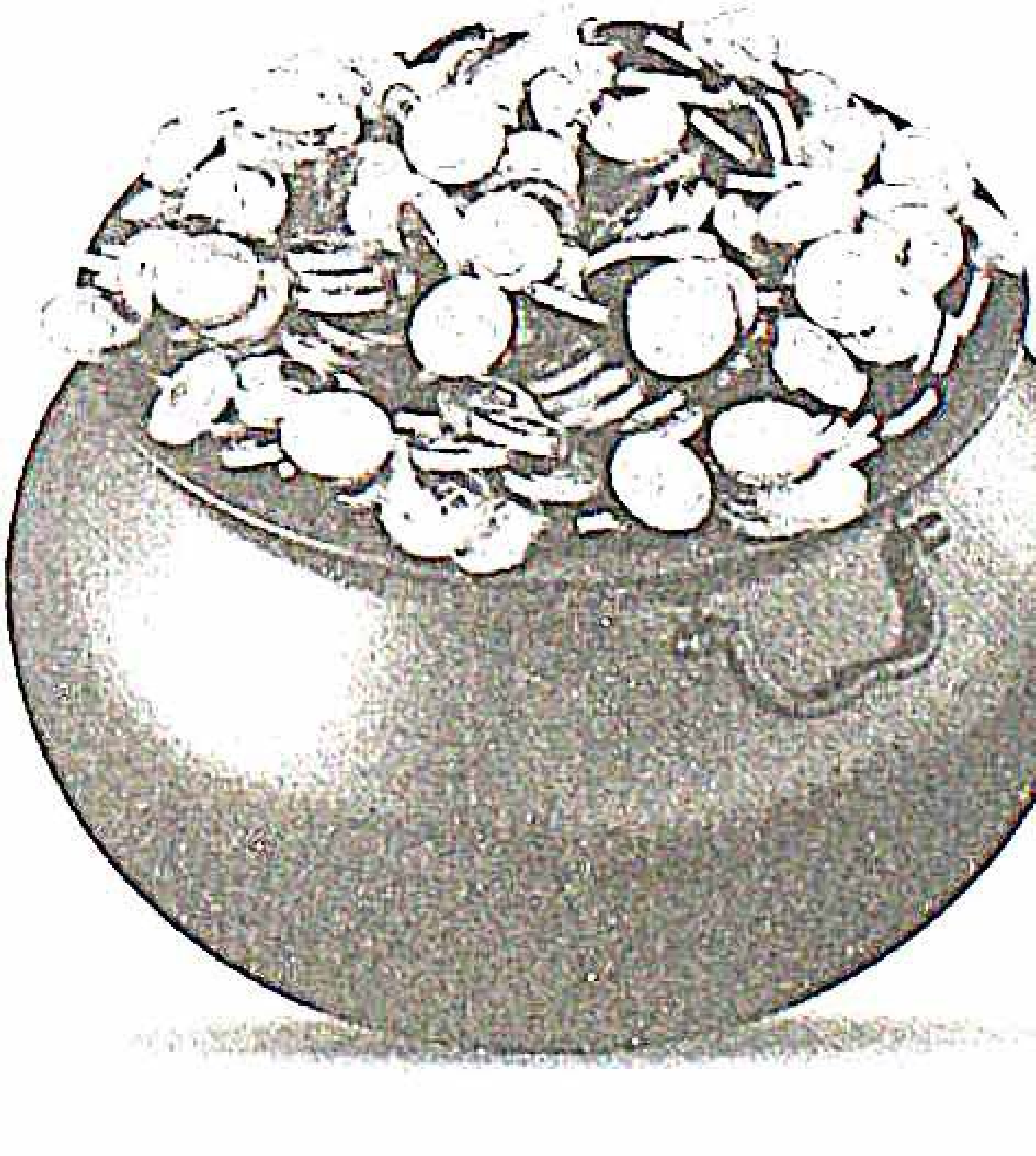

Marfat.com

مظلوم مکہ: حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ پر کفار کا ظلم

پیارے بچو! حضرت خباب رضی اللہ عنہ بھی انہی مبارک ہستیوں میں ہیں جنہوں نے امتحان کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا تھا اور اللہ کے راستے میں سخت سے سخت تکلیفیں برداشت کیں۔ شروع ہی میں پانچ چھ آدمیوں کے بعد مسلمان ہو گئے تھے، اس لیے بہت زمانہ تک تکلیفیں اٹھائیں۔ لوہے کی زرہ پہنا کر ان کو دھوپ میں ڈال دیا جاتا جس سے گرمی اور تپش کی وجہ سے پسینوں پر پسینے بہتے رہتے تھے۔ اکثر اوقات بالکل سیدھا گرم ریت پر لٹا دیا جاتا، جس کی وجہ سے کمر کا گوشت تک گل کر گر گیا تھا۔ اسلام لانے کی پاداش میں ان کی مالکن ام انمار جن کے یہ غلام تھے، لوہے کو گرم کر کے ان کے سر کو اس سے داغ دیتی تھی، ان کو آگ کے انگاروں پر ڈال کر گھسیٹا جاتا اور ان کے کمر کی چربی اور خون سے وہ آگ بجھتی۔

بعد میں ام انمار کے سر میں کوئی بیماری ہو گئی۔ حکیموں نے اس کا علاج کیا بتایا کہ گرم سلاخوں سے وہ سر کو داغا کرے چنانچہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ، لوہے کی سلاخیں گرم کرتے اور پھر اس کا سر داغتے تھے۔ (سیرت حلبیہ / ج ۲ / ص ۲۹۰)

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا انتقال **37** ھجری میں ہوا اور کوفہ میں سب سے پہلے صحابی یہی دفن ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی رغبت سے مسلمان ہوئے، خوشی سے ہجرت کی' جہاد میں زندگی بسر کی اور مصیبتیں برداشت کیں۔ (اسد الغابة)

مظلوم مکہ: حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ پر کفار کا ظلم

پیارے بچو! حضرت بلال نام اور کنیت ابو عبداللہ تھی، والد کا نام رباح اور والدہ کا نام صمامہ تھا۔ حبشی نژاد غلام تھے، مگر اسلام میں ان کا وہ بلند ترین رتبہ ہے کہ بادشاہ ان کی غلامی کا دم بھرتے ہیں۔

Marfat.com

سب سے پہلے جو سات افراد ایمان لائے تھے ان میں سے ایک یہ ہیں۔ قد نہایت طویل تھا، جسم لاغر، رنگ گندم گوں بلکہ مائل بہ سیاہی، سر کے بال نہایت گھنے، خمدار اور اکثر سفید تھے۔

شروع میں ایک کافر کے غلام تھے، اسلام لے آئے جس کی وجہ سے طرح طرح کی تکلیفیں دی جاتی تھیں، کفار مکہ کمزور مسلمانوں پر شدید مظالم ڈھاتے تھے۔ امیہ بن خلف جو مسلمانوں کا سخت دشمن تھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سخت گرمی میں دوپہر کے وقت تپتی ہوئی ریت پر سیدھا لیٹا کر ان کے سینے پر پتھر کی بڑی چٹان رکھ دیتا تھا تاکہ وہ حرکت نہ کر سکیں اور کہتا تھا کہ یا اس حال میں مرجائیں اور زندگی چاہیں تو اسلام سے ہٹ جائیں مگر وہ اس حالت میں بھی "احد" "احد" کہتے تھے یعنی معبود ایک ہی ہے رات کو زنجیروں میں باندھ کر کوڑے لگائے جاتے اور اگلے دن ان زخموں کو گرم زمین پر ڈال کر اور زیادہ زخمی کیا جاتا تاکہ بے قرار ہو کر اسلام سے پھر جائیں یا تڑپ تڑپ کر مرجائیں، عذاب دینے والے اکتا جاتے کبھی ابو جہل کا نمبر آتا کبھی امیہ بن خلف کا کبھی اوروں کا اور ہر شخص اسکی کوشش کرتا کہ تکلیف دینے میں زور ختم کر دے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں دیکھا تو ان کو خرید کر آزاد فرمایا۔ (سیرت حلبیہ / ج ۲/ص ۲۸۳۔۲۸۸)

آٹھ سال کی جلاوطنی کے بعد جب رسول ﷺ فاتحانہ شان سے مکے میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے بلال کو حکم دیا کہ وہ کعبے کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دیں۔ جس وقت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز بطحائے مکہ میں گونجی اور اشھد ان لا الہ الا اللہ کے الفاظ ان کے منہ سے نکلے تو مشرکین کے دل رنج وغم سے بھر گئے۔ مشرکین مکہ کو بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سخت ناپسند تھی اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے یہ سوال بھی کرتے تھے کہ "کیا محمد (ﷺ) کو اس غلام کے سوا اور کوئی آدمی نہیں ملا، جو کعبے کی چھت پر کھڑا ہو کر ہانکتا ہے"۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد نبوی ﷺ کے مؤذن رہے۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد مدینہ طیبہ میں رہنا مشکل ہوگیا تھا۔ اس لیے جہاد میں شرکت کی نیت سے چل دیئے، ایک عرصہ تک مدینہ منورہ لوٹ کر نہیں آئے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلال یہ کیا ظلم ہے ہمارے پاس کبھی نہیں آتے۔“ آنکھ کھلنے پر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ نے اذان کی فرمائش کی۔ لاڈلوں کی فرمائش ایسی نہیں تھی کہ انکار کی گنجائش ہوتی، اذان کہنا شروع کی اور مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کی اذان کانوں میں پڑ کر کہرام مچ گیا، عورتیں تک روتی ہوئی گھر سے نکل پڑیں چند روز قیام کے بعد واپس ہوئے اور ۲۰ ھ کے قریب دمشق میں وصال ہوا اور باب الصغیر کے نزدیک دفن کیے گئے۔

(فضائل اعمال (حکایاتِ صحابہؓ) / محمد زکریا / لاھور / کتب خانہ فیضی / ص ۱۶)

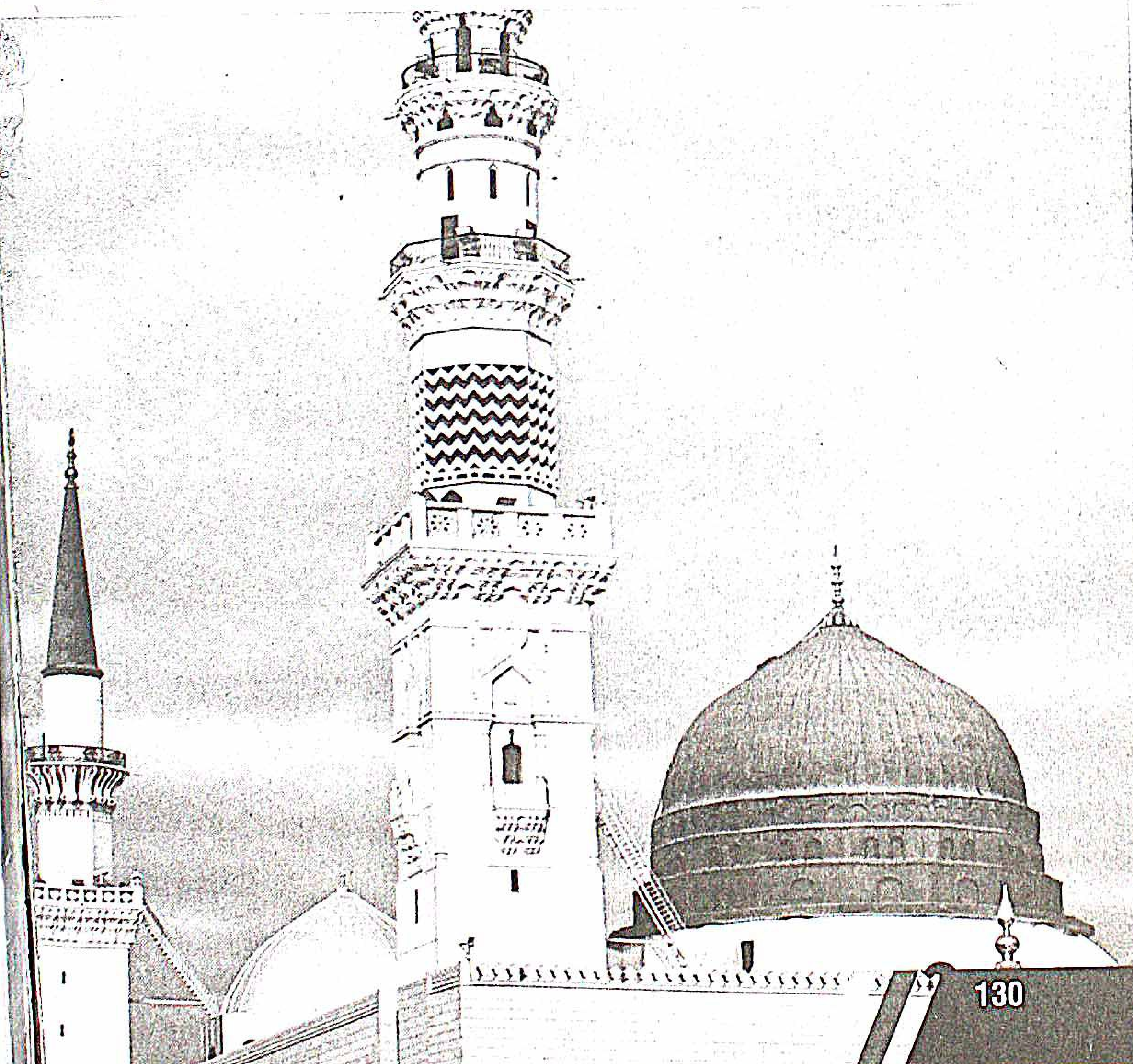

Marfat.com

دینِ حق کی راہ میں عظیم قربانی

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی دن رات محنت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام مکے سے نکل کر حبشہ تک جا پہنچا جس سے قریش مکہ بوکھلا گئے، اپنے تمام حربوں کو ناکام ہوتا ہوا دیکھ کر ترغیب و ترہیب کا ہتھکنڈہ طے کیا۔ مکے کے مالدار سردار عتبہ کو آپ ﷺ کے ساتھ مذاکرات کے لیے بھیجا۔ اس نے کہا کہ

"اے میرے بھتیجے محمد (ﷺ) اگر آپ اپنی اس تبلیغی کاروائی سے دولت سمیٹنا چاہتے ہیں تو ہم سارے ملک عرب کے اموال آپ (ﷺ) کے قدموں میں ڈھیر کر دیتے ہیں، اگر عزت اور شہرت کی طلب ہے تو آپ (ﷺ) کو اپنا رئیس و سردار مان لیتے ہیں، اگر حکومت کی تمنا ہے تو ہم آپ (ﷺ) کو سارے ملک عرب کا بادشاہ بنا دیتے ہیں، بس یہ تبلیغ چھوڑ دیں۔"

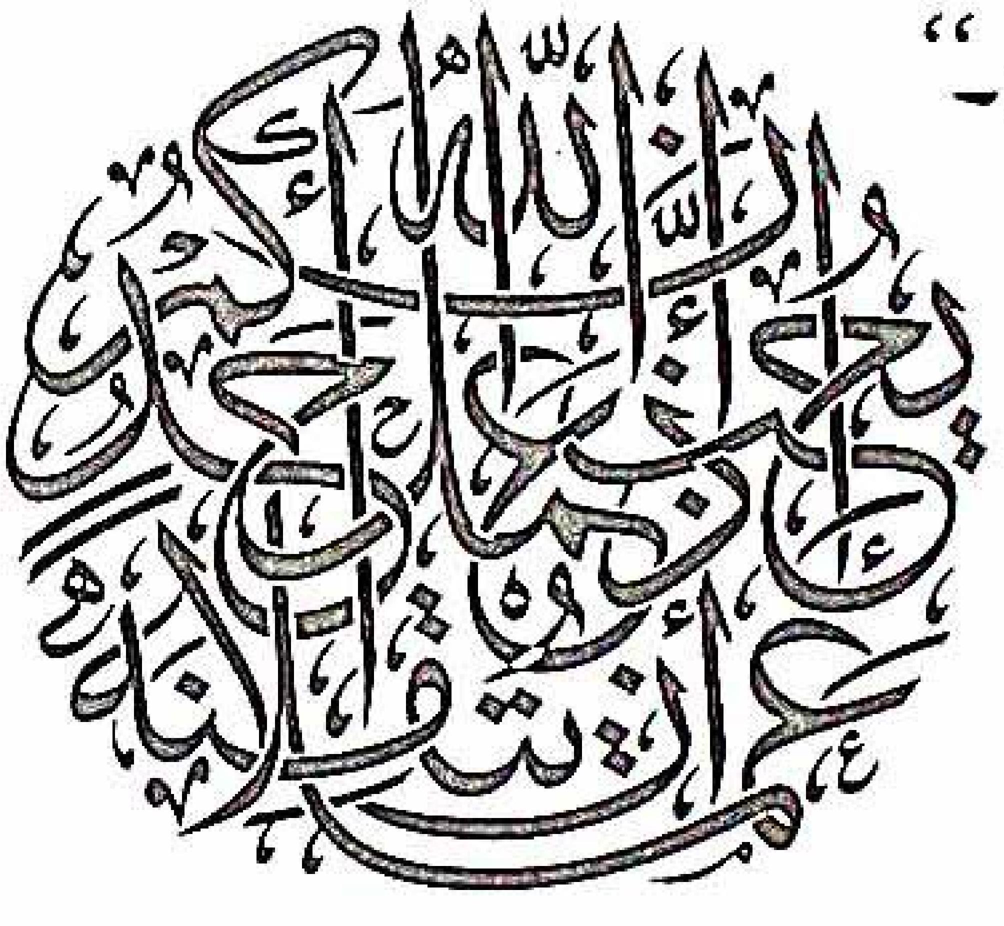

آپ ﷺ نے عتبہ کی باتوں کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ سورہ سجدہ حٰم کی پہلی 8 آیات کی تلاوت کر کے اصل حقیقت واضح کر دی، قرآن کی یہ آیتیں سن کر عتبہ کی حالت کچھ اور ہی ہوگئی اور اسی حالت کے ساتھ وہ اپنی قوم کے پاس واپس گیا۔

سردارانِ قریش کو جا کر کہا کہ "وہ کلام سن کر آیا ہوں جو نہ شعر ہے نہ جادو ہے اور نہ کہانت ہے (نجومیوں کے کلام کو کہانت کہا جاتا ہے)۔ اے قوم قریش تم میری بات مانو اور اس شخص کے پیچھے نہ پڑو، واللہ اس شخص کا یہ کلام بے اثر نہ ہوگا۔"

کفار مکہ نے جب عتبہ کی زبان سے خلافِ توقع یہ باتیں سنیں تو یک زبان ہو کر کہنے لگے ابو ولید معلوم ہوتا ہے تم پر بھی جادو کر دیا ہے۔

(رحمتہ للعالمین / جلد اول / ص ۵۹۔۶۰، ابن ھشام / جلد اول / ص ۱۰۰)

Marfat.com

کفارِ مکہ کا آپ ﷺ کے گلے میں پھندا ڈال کر قتل کی کوشش کرنا

پیارے بچو! ایک دن نبی کریم ﷺ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط

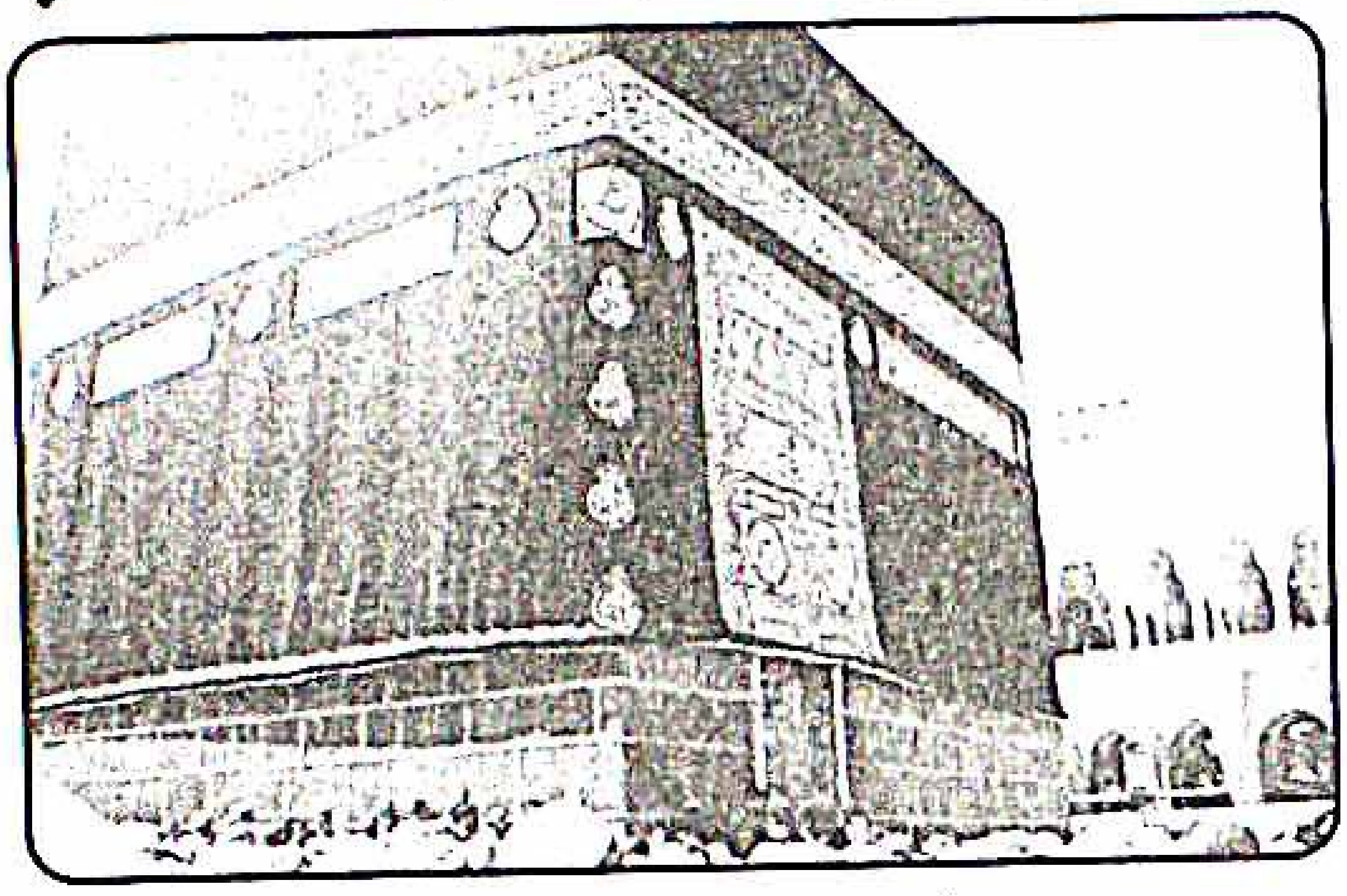

نے اپنی چادر کو رسول ﷺ کے گلے میں ڈال کر اتنے بل دیئے کہ آپ ﷺ کا دم گھٹنے لگا، رسول ﷺ اسی حالت میں سجدے میں پڑے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے۔ انہوں نے عقبہ کو دھکا دیا اور آپ ﷺ کے گلے سے کپڑا نکالا اور کافروں سے کہا: ''افسوس! ہے کہ تم لوگ ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔''

(سیرت النبی ﷺ/شبلی نعمانی/ ج ۱/ ص ۲۲۱)

آپ ﷺ کی شان میں بدترین گستاخی

پیارے بچو! ایک دن ہمارے پیارے نبی ﷺ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل ادھر آ نکلا۔ عقبہ بن ابی معیط اور دوسرے کئی کفارِ مکہ اس کے ہمراہ تھے۔ ابوجہل نے عقبہ سے کہا: ''فلاں اونٹ کی ایک اوجھڑی پڑی ہے اسے اٹھا لاؤ اور محمد (ﷺ) کے اوپر رکھ دو۔'' وہ بدبخت گیا اور اوجھڑی لاکر حضور کی گردن پر رکھ دی۔

اوجھڑی اتنی وزنی تھی کہ رسول ﷺ سجدے سے سر نہ اٹھا سکے، یہ حالت دیکھ کر سب کفار خوش ہوئے اور کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع ہوئی تو وہ بھاگی بھاگی آئیں اور اوجھڑی کو گردن سے ہٹایا۔ (سیرت حلبیہ/ ج ۱/ ص ۲۶۹)

خدا کی بات سن کر مضحکے میں ٹال دیتے تھے
نبی کے جسمِ اطہر پر نجاست ڈال دیتے تھے

(حفیظ جالندھری/ بھتیجے کا جواب

Marfat.com

ابولہب کا پیارے نبی ﷺ کو تکلیف دینا

پیارے بچو! ابولہب کی یہ بیوی ام جمیل اروی بنت حرب بھی رسول اللہ ﷺ کی کٹر دشمن تھی۔ وہ کانٹے دار ڈالیاں لا کر رات کو آپ کے راستے میں ڈال دیتی کہ آپ اور آپ کے ساتھی زخمی ہوں۔

اسے سورۃ...... تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ...... کے اترنے کا پتہ چلا تو ہتھیلی میں پتھر لے کر رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکل پڑی۔ آپ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ اللہ نے اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ چنانچہ وہ صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہی تھی۔ کہنے لگی:

تمہارا ساتھی کہاں گیا؟ معلوم ہوا ہے کہ وہ میری ہجو کرتا ہے۔ واللہ! اگر اسے پا جاؤں گی تو یہی پتھر اس کے منہ پر دے ماروں گی۔ سن لو میں بھی شاعرہ ہوں، اس کے بعد یہ کہہ کر چلی گئی: مُذَمَّمًا عَصَيْنَا...... وَأَمْرَهُ أَبَيْنَا...... وَ دِيْنَهُ قَلَيْنَا

''ہم نے مذمم (محمد) کی نافرمانی کی اور اس کی بات کا انکار کیا اور اس کے دین کو نفرت سے چھوڑ دیا''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا اس نے آپ کو نہیں دیکھا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ نہیں دیکھا۔ اللہ نے اس کی نگاہ پکڑ لی تھی۔

قریش نے پیارے نبی ﷺ کو گالی دینے اور برا بھلا کہنے کا ایک طریقہ یہ بھی ایجاد کر رکھا تھا کہ وہ آپ کو محمد کے بجائے ''مذمم'' کہتے تھے۔ جس کا معنی ''محمد'' کے بالکل الٹ ہے۔ ''محمد'' کے معنی ہے وہ شخص جس کی خوب تعریف کی گئی ہو۔ اور ''مذمم'' کے معنی ہے کہ وہ شخص جس کی خوب برائی کی گئی ہو۔ لیکن اللہ نے اسے آپ سے یوں پھیر دیا کہ وہ ''مذمم'' نامی آدمی کو گالی دیتے تھے جب کہ آپ کا نام ''محمد'' (ﷺ) تھا۔

(صحیح بخاری، مناقب فتح الباری ۷/۱۶۲، ۳۴۰، ۳۶۹)

Marfat.com

ابولہب کا آپ ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق دلوانا

پیارے بچو! حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت کلثوم رضی اللہ عنہا، آپ ﷺ کی دو بیٹیاں تھیں، ان دونوں کا ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے نکاح کر دیا تھا اور اپنے باپ ہی کی طرح یہ دونوں بھی اسلام کے سخت دشمن تھے، چنانچہ ایک زمانہ تک یہ نیک بیویوں کے ناک میں دم میں کیے رہے اور کڑوی کڑوی باتوں سے ان کو تکلیف پہنچاتے رہے، مگر بدنصیب ابولہب کو اس سے بھی تسکین ہوئی۔ اس نے اپنے بیٹوں سے دونوں کو طلاق دلوادی۔ چونکہ وہ پیارے نبی ﷺ کے پڑوس میں رہتا تھا، اس لیے اس کا وجود آپ ﷺ کے لیے ایک مستقل دردِ سر تھا۔ وہ آئے دن آپ ﷺ کو تکلیفیں پہنچاتے رہتے اور اس کی بیوی اُم جمیل بھی تکالیف پہنچانے میں کچھ کم نہ تھی۔ یہ راستے میں کانٹے تک بچھا دیا کرتی تھی۔ ان تمام تکالیف کے باوجود آپ ﷺ نے شرافت کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

مشرکین مکہ کا حرم میں پیارے نبی ﷺ کی کمر پر اونٹ کی اوجھڑی ڈالنا

پیارے بچو! نبوت کے پانچویں سال مشرکین مکہ ابوجہل، شیبہ، عتبہ، ولید بن عتبہ، عمارہ بن ولید، عقبہ بن ابی معیط، اُمیہ بن خلف وغیرہ مسجد حرام میں جمع ہوئے، رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے اور مسجد حرام کے قریب ہی کسی کافر نے اونٹ ذبح کیا تھا، ان کافروں نے باہمی مشورہ کیا کہ کوئی شخص اس ذبح شدہ اونٹ کی اوجھڑی کو اٹھا لائے اور محمد (ﷺ) جب سجدے میں جائیں تو ان کی پشت پر رکھ دے۔ عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور نجاست بھری اوجھڑی رسول اللہ ﷺ پر اس وقت لا کر ڈالی، جب آپ ﷺ اللہ کے سامنے سجدے میں تھے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جو ابھی کم سن تھیں، کو کسی نے جا کر اطلاع دی، وہ آئیں اور اوجھڑی ہمارے پیارے نبی ﷺ کی پشت سے ہٹائی، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور مشرکین مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے: ''کیا تم ایک آدمی کو محض اس جرم میں قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے، میرا رب اللہ ہے، حالانکہ وہ تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان بدبختوں کا نام لے کر دعا فرمائی، چنانچہ وہ سب ایک ایک کر کے جنگ بدر میں مارے گئے۔ (عہد نبوت کے ماہ و سال / ص ۴۸)

Marfat.com

اسلامی تاریخ کی پہلی شہید خاتون

پیارے بچو! حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے والد حضرت یاسر رضی اللہ عنہ، اسی حالت میں وفات پا گئے ظالموں نے مرنے تک چین نہ لینے دیا۔ ان کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کی شرمگاہ میں ابوجہل ملعون نے ایک برچھا مارا جس سے وہ شہید ہوگئیں، مگر اسلام سے نہ ہٹیں حالانکہ بوڑھی تھیں ضعیف تھی، مگر اس بدنصیب نے کسی چیز کا بھی خیال نہ کیا، اسلام میں سب سے پہلی شہادت ان کی ہے۔ یہ واقعہ سن ۵ نبوی میں پیش آیا۔

الشبیکہ قبرستان

پیارے بچو! اسلام کے ابتدائی دور میں کفارِ قریش کی دشمنی اور تکلیف دہ حالات سے مسلمانوں کی تدفین میں کفار مکہ مزاحمت کرنے لگے، ان کی کوشش تھی کہ مسلمان ان کے قبرستان میں دفن نہ کیے جائیں، تو اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنی زمین مسلمانوں کے قبرستان کے لیے دے دی۔ اس قبرستان کا نام ''الشبیکہ'' تھا۔ سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اس قبرستان میں دفن کیے گئے۔ اور بعض روایات میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہی وہ قبرستان ہے جہاں عرب زمانہ جاہلیت میں اپنی بچیوں کو زندہ دفن کرتے تھے۔ واللہ اعلم

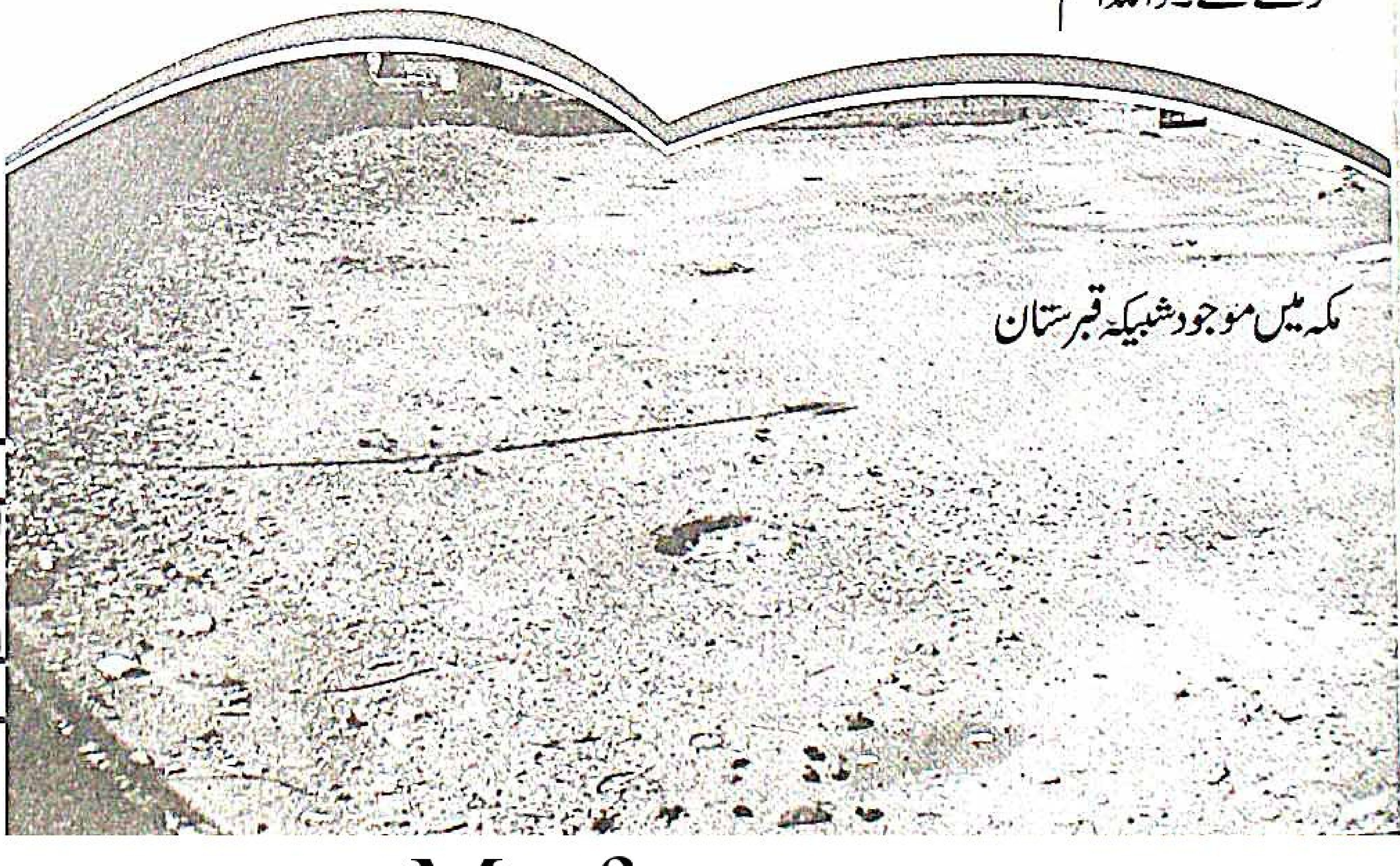

مکہ میں موجود شبیکہ قبرستان

Marfat.com

فصل نمبر: 6

مظلوم مسلمانوں کی ہجرت حبشہ (سن 5 نبوی)

پیارے بچو! ہجرت کے معنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا شریعت میں ہجرت سے مراد ہے کہ مسلمان جہاں رہتے عقائد اور ارکانِ اسلام پر عمل نہ کر سکیں عمل کرنے کی صورت میں صاحبِ اختیار لوگ انھیں تکلیف پہنچائیں، ظلم کریں، ایسی جگہ منتقل ہونا جہاں تعاثر اسلام پر عمل کر سکیں۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ عرب کا ملک سمندر کے کنارے ہے اور حجاز جس سمندر کے کنارے ہے اس کا نام بحر احمر ہے۔ بحر احمر کے اس کنارے افریقہ میں حبش کا ملک ہے۔

کفار قریش نے اپنی تمام تدبیروں کو ناکام ہوتے ہوئے دیکھا تو اور زیادہ بھڑک گئے اور مسلمانوں کو مزید تکلیفیں دینا شروع کر دیں۔

یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

(صحیح البخاری(فتح الباری: ۱۸۷/۷)

پہلی ہجرت بعثت کے پانچویں سال رجب کے مہینے میں ہوئی، گیارہ مرد اور چار خواتین تھیں جو پیدل سمندر کی طرف نکلے اور انہوں نے ایک کشتی نصف دینار پر کرایہ پر لی۔

(فتح الباری: ۱۸۷/۷، ۱۸۸)

رسول اللہ ﷺ اپنی ذات پر تو تکلیفیں برداشت کرنے کے لیے تیار تھے لیکن آپ ﷺ سے اپنے ساتھیوں کی تکلیفیں برداشت نہیں ہوتی تھیں۔

چنانچہ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ مکے کو چھوڑ کر حبشہ چلے جائیں جہاں کا حاکم ایک نیک دل' انصاف پسند عیسائی بادشاہ تھا جو کسی پر ظلم نہیں ہونے دیتا۔ لوگ وہاں بہت سکھ چین سے رہتے ہیں۔ (فتح الباری/ ج ۷/ ص ۲۷۷' حدیث نمبر ۳۸۷۶)

Marfat.com

بادشاہ کا نام ''اصحمہ'' اور ''نجاشی'' لقب تھا۔

رجب کا مہینہ اور نبوت کا پانچواں سال تھا۔ اشارہ پاتے ہی چودہ مسلمانوں (دس مردوں اور ۴ عورتوں) نے حبشہ کا رخ کیا۔ (فتح الباری/ ج ۷/ ص ۱۸۷)

مشرکین مکہ کو پتہ چلا تو انہیں بہت غصہ آیا۔ اس ہجرت کے قائد حضرت عثمانؓ تھے۔

(فتح الباری/ ج ۷/ ص ۲۷۷)

چنانچہ فوراً انہوں نے شاہ حبشہ کے پاس دو سفیر بھیجے تا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو واپس لے کر آئے، ان دو سفیروں میں ایک ابو ربیعہ کا بیٹا عبداللہ اور دوسرا عاص کا بیٹا عمرو شامل تھا۔ تاہم نجاشی بادشاہ نے انکار کیا۔

حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے نہایت آرم کے ساتھ ان لوگوں کو اپنے ملک میں رکھا مگر چونکہ یہ لوگ تعداد میں بہت تھوڑے تھے اس لیے تنہائی اور بیگانگی محسوس کرتے تھے، یہ خبر مشہور ہوگئی کہ مکہ کے لوگ مسلمان ہو گئے، یہ خبر سن کر حبشہ سے پھر اپنے وطن مکہ مکرمہ واپس آ گئے مکہ پہنچ کر معلوم ہوا یہ خبر غلط تھی' مکے کے کافروں نے اور زیادہ سختی شروع کر دی اور ظلم ڈھانے لگے۔ (سیرت سید المرسلین/ سید صدیق احمد ندوی/ مجلس نشریات اسلام/ ص۲۴)

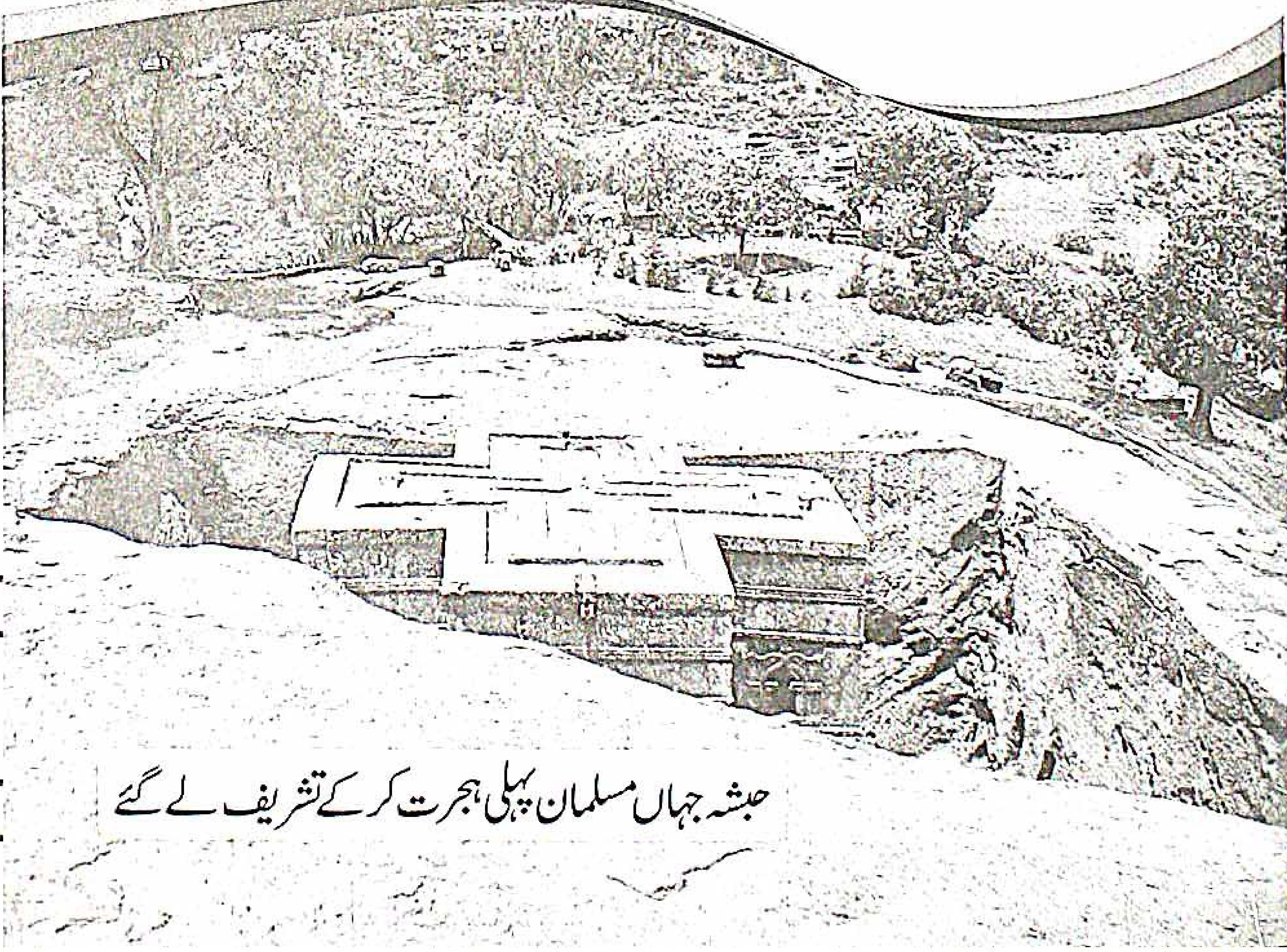

حبشہ جہاں مسلمان پہلی ہجرت کر کے تشریف لے گئے

Marfat.com

فصل نمبر: 7

مظلوم مسلمانوں کی حبشہ کی طرف دوسری ہجرت (سن 6 نبوی)

پیارے بچو! مسلمان جو ہجرت کر کے گئے تھے انہیں پتہ چلا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں پر ظلم وستم ختم ہوگیا ہے تو وہ مکہ آ گئے، مگر یہاں آ کر پتہ چلا کہ ابھی تک پہلے جیسے حالات ہیں، جب مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ اس مرتبہ ایک بڑا قافلہ روانہ ہوا جس میں 83 مرد اور 18 عورتیں تھیں اور بچے شامل تھے۔ ان کے علاوہ یمن کے کچھ مسلمان جن میں حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ تھے وہ بھی ان سے آ ملے۔ تمام مسلمان ایک خدائی کنبہ بن کر نجاشی کی حمایت میں امن واطمینان کے ساتھ رہنے لگے۔

سردارِ قریش شاہِ حبشہ کے دربار میں

پیارے بچو! مسلمانوں کو اپنے گھروں سے بے گھر کر کے بھی کفار مکہ کو صبر نہ آیا انہیں جب یہ خبر ملی کہ حبشہ کے بادشاہ نے مسلمانوں کو اپنے ملک میں پناہ دے رکھی ہے اور وہ ان کے ساتھ شرافت اور نیکی سے پیش آتا ہے تو انہیں یہ بات ناگوار گزری چنانچہ انہوں نے بہت سے تحفے تحائف دے کر عمرو بن العاص اور عمارہ بن الولید کو وفد کی صورت میں نجاشی کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے تحفے تحائف پیش کرنے کے بعد نجاشی سے کہا:

"اے بادشاہ! ہماری قوم کے کچھ نادان لوگ آپ کے ملک میں آ بسے ہیں یہ لوگ بہت خطرناک ہیں، ان لوگوں نے اپنے باپ دادا کے مذہب کو چھوڑا ہے اور ایک نیا دین اختیار کیا ہے اور دوسروں کو بھی اس نئے دین میں داخل ہونے کی

Marfat.com

دعوت دیتے ہیں۔ آپ ان لوگوں کو اپنے ملک میں پناہ نہ دیں بلکہ ہمارے حوالے کردیں ایسا نہ ہو کہ یہاں بھی فتنہ پھیلائیں۔''

نجاشی نے کہا: ''میں جب تک ان لوگوں کو بلا کر ان کا جواب نہ سن لوں اس وقت تک میں تمہارے سپرد نہیں کرسکتا۔''

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی دربار حبشہ میں بے مثال تقریر

پھر نجاشی نے مسلمانوں کو بلایا اور ان سے وفد کے الزامات کا جواب دینے کے لیے کہا۔

مسلمانوں کی طرف حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن طیار رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور یہ تقریر کی۔

''اے بادشاہ! ہم پہلے جہالت میں پھنسے ہوئے تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے تھے، مردار جانوروں کا گوشت کھاتے تھے، بے حیائیوں کا ارتکاب کرتے تھے، آپس میں لڑتے مرتے تھے، پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتے تھے اور کمزوروں کو ستاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری حالت پر رحم آیا اور اس نے ہمارے پاس ایک پیغمبر بھیجا۔

ہم اللہ تعالیٰ کے اس مقدس نبی کی شرافت' سچائی' ایمانداری اور پارسائی سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس نے ہمیں تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ کو ایک جانو' بتوں کی پوجا نہ کرو، سچ بولو' آپس میں میل ملاپ سے رہو' پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ کرو' فساد نہ پھیلاؤ' بے حیائی نہ اختیار کرو' بدکلامی سے بچو' یتیموں کا مال نہ کھاؤ' نماز پڑھو' روزہ رکھو' صدقہ دو اور رحم کرو۔

اے بادشاہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کی اس تعلیم کو قبول کرلیا اور ہم اس پر ایمان لے آئے پس یہ ہمارا سارا قصور ہے۔'' (سیرت حلبیہ / ج ۲/ ص ۴۰۰)

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اس تقریر کا نجاشی پر بڑا اثر ہوا اس نے کہا کہ تمہارے نبی پر اللہ کا جو پیغام اترا ہے اس میں سے کچھ سناؤ۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے موقع کی مناسبت سے ''سورہ مریم'' کا کچھ حصہ سنایا۔ نجاشی پر

Marfat.com

ان آیتوں کا بہت اثر ہوا، چنانچہ اس پر رقت طاری ہوگئی اور آنکھوں سے بے تحاشا آنسو اُبل پڑے، وہ اتنا رویا کہ داڑھی بھیگ گئی۔

شاہِ حبشہ نجاشی کا مہاجرین کی واپسی سے انکار

پیارے بچو! بادشاہ نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی مدلل تقریر اور قرآن کریم کی یہ سورت سن کر کہا "یہ کلام اور حضرت عیسیٰ کا کلام دونوں ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں۔" اس نے قریش کے تمام تحفے تحائف واپس کر دیئے، قریش کا وفد ناکام و نامراد واپس آیا اور مسلمان پہلے سے بھی زیادہ امن وچین کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے۔ (دروس التاریخ و نور الیقین)

پھر انھوں نے بادشاہ سے کہا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بی بی مریم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ بادشاہ کے پوچھنے پر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے سورۂ مریم کی آیات پڑھیں جس میں حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم کے متعلق بیان تھا۔ نجاشی نے ایک تنکا اٹھایا اور کہا: "انہوں نے جو کچھ کہا ہے، حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم اس سے کم تھے نہ زیادہ۔"

(حوالہ: صحیح سیرة النبویہ علامہ البانی ۱۸۰)

ہجرت حبشہ کے نتائج

پیارے بچو! ہجرت حبشہ کے اسلام پر مثبت اثرات سامنے آئے، اس سے دونوں ملکوں کے درمیان آنا اور قریبی تعلقات کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوگیا، کچھ عرصے بعد ۲۰ حبشی عیسائیوں کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ سے مکے آ کر ملا۔ آپ ﷺ نے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت فرمائی، وہ سب رونے لگے، انہوں نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔ بعد میں مزید وفود بھی مکے آنے شروع ہوگئے، حبشہ میں اسلام کی روشنی پھیلنے لگی، ہجرت حبشہ کی وجہ سے اشاعتِ اسلام کی راہ ہموار ہوگئی۔

Marfat.com

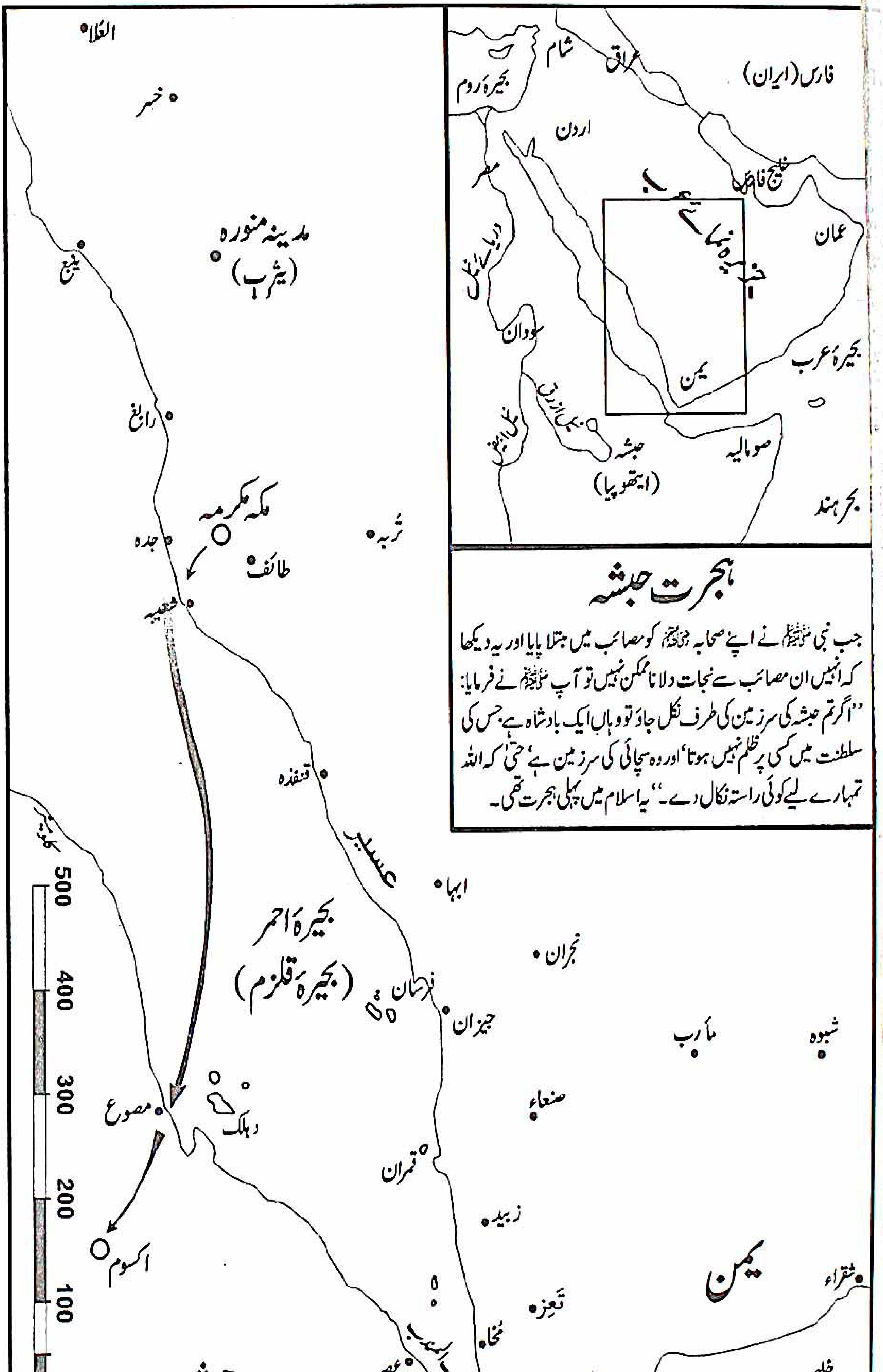

ہجرت حبشہ

جب نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مصائب میں مبتلا پایا اور یہ دیکھا کہ انہیں ان مصائب سے نجات دلانا ممکن نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم حبشہ کی سرزمین کی طرف نکل جاؤ تو وہاں ایک بادشاہ ہے جس کی سلطنت میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا' اور وہ سچائی کی سرزمین ہے' حتیٰ کہ اللہ تمہارے لیے کوئی راستہ نکال دے۔'' یہ اسلام میں پہلی ہجرت تھی۔

Marfat.com

فصل نمبر: 8

دارارقم۔اسلام کا سب سے پہلا مدرسہ اور مرکز (سن 6 نبوی)

پیارے بچو! جب مسلمانوں کی تعداد چالیس کے قریب پہنچی تو ہمارے پیارے نبی ﷺ کو ایک مکان کی ضرورت پیش آئی جہاں پر ان حضرات کو دین کی باتیں بتائیں، نصیحتیں کریں اور باجماعت نماز پڑھیں۔مکہ مکرمہ میں ایک صاحب ارقم رہا کرتے تھے، جب ان کو اس ضرورت کا پتہ چلا تو انہوں نے پیارے نبی ﷺ سے کہا کہ اس خدمت کے لیے میرا مکان، جو شہر سے ہٹ کر حاضر ہے۔آپ ﷺ کو اس سے خوشی ہوئی اور ان کو دعا دی اور یوں دارِارقم (ارقم کا گھر) مکے میں۔نو مسلم آکر اس میں حلقہ بگوش اسلام ہوتے ،یوں اسلام میں پہلا مدرسہ اور اسلام کا مرکز بن گیا۔ان کا مکان کوہِ صفا کے قریب واقع تھا۔دارالارقم کو ''دارالاسلام'' یعنی مرکز اسلام کے طور پر تعمیری خدمات کا منفرد شرف حاصل ہوا۔حضرت ارقمؓ نے اس مکان کو وقف کر دیا تھا۔ دارارقم کی قدیم تصویر۔اب یہ جگہ صفا کی سعی کی عمارت کا حصہ بن چکی ہے۔

Marfat.com

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا

پیارے بچو! نبوت کے چھٹے برس کا ذکر ہے کہ ایک روز ہمارے پیارے نبی ﷺ کوہ صفا پر بیٹھے ہوئے تھے، ابوجہل وہاں پہنچ گیا اس نے نبی ﷺ کو پہلے گالیاں دیں اور جب نبی ﷺ گالیاں سن کر چپ رہے تو، اس نے ایک پتھر نبی کریم ﷺ کے سر پر پھینک مارا جس سے خون چلنے لگا، نبی کریم ﷺ کے چچا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی، وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے۔ رشتہ داری کے جوش میں ابوجہل کے پاس پہنچے اور اس کے سر پر اس زور سے کمان کھینچ ماری کہ وہ زخمی ہو گیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پھر نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور کہا کہ "بھتیجے! تم یہ سن کر خوش ہو گے کہ میں نے ابوجہل سے تمہارا بدلہ لے لیا۔" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "چچا! میں ایسی باتوں سے خوش نہیں ہوا کرتا، ہاں! تم مسلمان ہو جاؤ تو مجھے بڑی خوشی ہو۔" حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسی وقت مسلمان ہو گئے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ محبوب چچا کے اسلام لانے سے بہت خوش ہوئے۔ (حوالہ: سیرت ابن ہشام: ۱/۱۹۱ خلاصہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

پیارے بچو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب بہت بہادر اور معزز شخص سمجھے جاتے تھے۔ وہ مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچاتے اور ان پر سختی کیا کرتے۔

مکہ میں کفار نے مشورہ کی کمیٹی قائم کی کہ کوئی ہے جو محمد (ﷺ) کو قتل کر دے؟ عمر نے کہا: "میں کرونگا۔" لوگوں نے کہا: "بے شک تم ہی کر سکتے ہو۔"

عمر تلوار لٹکائے ہوئے اٹھے اور چل دیئے، اسی فکر میں جا رہے تھے کہ ایک صاحب قبیلہ زہرہ کے جن کا نام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہے ملے' انہوں نے پوچھا: "عمر کہاں جا رہے ہو؟" کہنے لگے میں محمد (ﷺ) کے قتل کی فکر میں ہوں (نعوذ باللہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: "بنو ہاشم' بنو زہرہ اور بنو عبد مناف سے کیسے مطمئن ہو گئے' وہ بدلہ میں تم کو

Marfat.com

قتل کر دینگے۔" اس جواب پر بگڑ گئے اور کہنے لگے: "معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی بے دین (یعنی مسلمان) ہو گیا' لا پہلے تجھی کو نمٹا دوں۔" یہ کہہ کر تلوار سونت لی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بھی یہ کہہ کر کہ ہاں میں مسلمان ہو گیا ہوں' تلوار سنبھالی' دونوں طرف سے تلوار چلنے کو تھی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پہلے اپنے گھر کی تو خبر لے' تیری بہن (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب) اور بہنوئی (حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید بن عمرو بن نفیل جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی بھی تھے) دونوں مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہ سننا تھا کہ غصہ سے بھر گئے اور سیدھے بہن کے گھر گئے، وہاں حضرت خباب رضی اللہ عنہ دروازہ بند کیے دونوں میاں بیوی کو قرآن پڑھا رہے تھے، حضرت عمر نے دروازہ کھلوایا۔

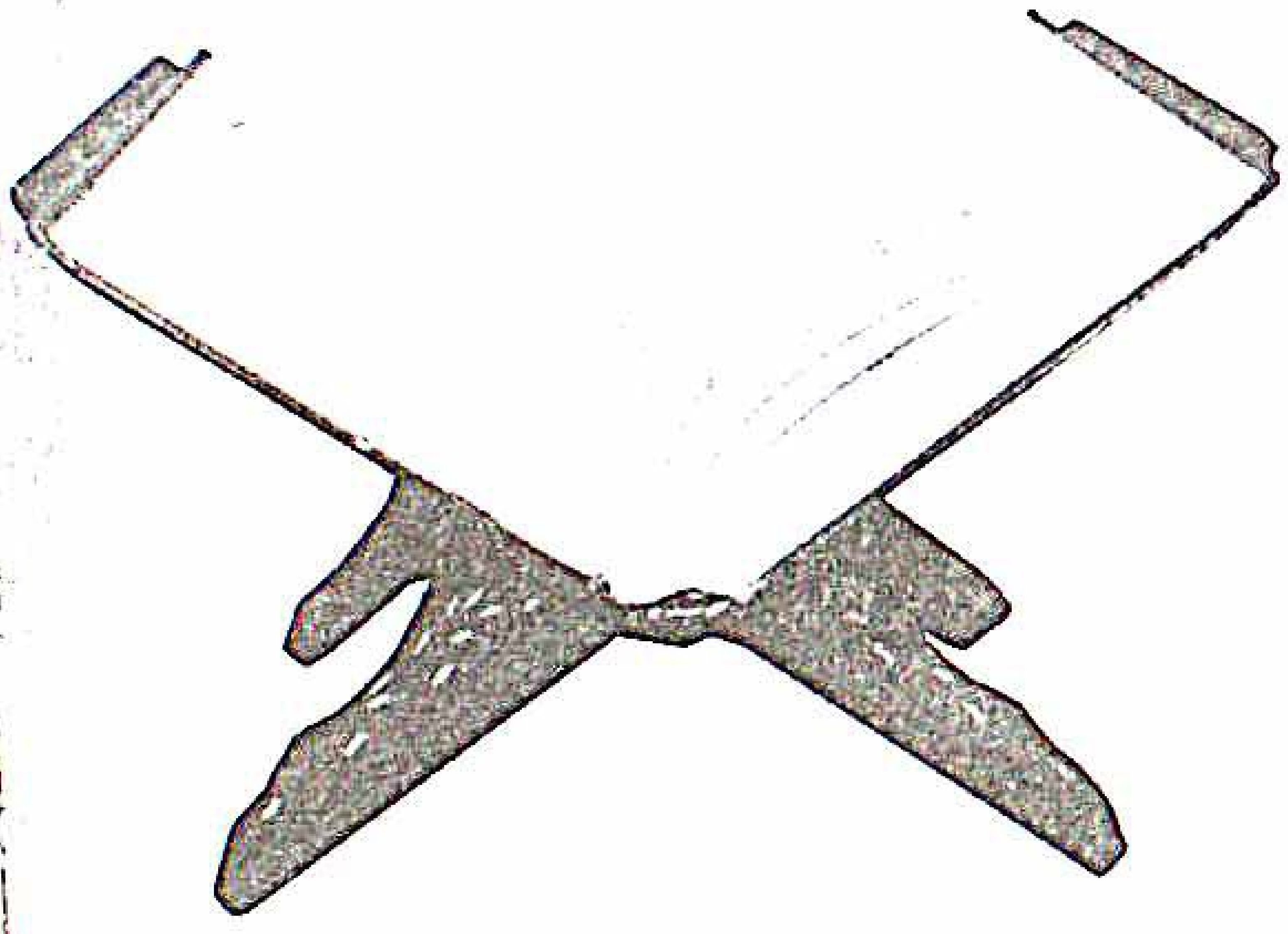

ان کی آواز سے حضرت خباب رضی اللہ عنہ تو جلدی سے اندر چھپ گئے اور وہ صحیفہ بھی جلدی میں باہر رہ گیا، جس پر آیات قرآنی لکھی ہوئی تھیں۔ ہمشیرہ نے دروازہ کھولا، حضرت عمر کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس کو بہن کے سر پر مارا، جس سے سر سے خون بہنے لگا اور کہا: "اپنی جان کی دشمن تو بھی بے دین ہو گئی۔" اس کے بعد گھر میں آئے اور پوچھا: "کیا کر رہے تھے اور یہ آواز کس کی تھی۔"

بہنوئی نے کہا: "بات چیت کر رہے تھے۔"

کہنے لگے "کیا تم نے اپنے دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کر لیا۔"

بہنوئی نے کہا: "اگر دوسرا دین حق ہو تب"

یہ سننا تھا کہ ان کی ڈاڑھی پکڑ کر کھینچی اور بے تحاشا ٹوٹ پڑے اور زمین پر گرا کر خوب مارا' بہن نے چھڑانے کی کوشش کی تو ان کے منہ پر ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ خون نکل آیا۔

Marfat.com

وہ بھی آخر عمر ہی کی بہن تھیں کہنے لگیں کہ عمر ہم کو اس وجہ سے مارا جاتا ہے کہ ہم مسلمان ہوگئے ، بے شک ہم مسلمان ہوگئے ہیں جو تجھ سے ہو سکے تو کر لے۔

اس کے بعد حضرت عمر کی نگاہ اس صحیفہ پر پڑی جو جلدی میں باہر رہ گیا تھا اور غصہ کا جوش بھی اس مار پیٹ سے کم ہو گیا تھا اور بہن کے اس طرح خون میں بھر جانے سے شرم بھی آرہی تھی۔

حضرت عمر کہنے لگے: ”اچھا مجھے دکھلاؤ یہ کیا ہے؟“

بہن نے کہا: ”تو ناپاک ہے اور اس کو ناپاک ہاتھ نہیں لگا سکتے۔“

ہر چند ضد کی مگر وہ بے وضو اور غسل کیے بغیر دینے کو تیار نہ ہوئی۔

حضرت عمر نے غسل کیا اور اس کو لے کر پڑھا۔

اس میں ”سورہ طٰہٰ“ لکھی ہوئی تھی اس کو پڑھنا شروع کیا۔ حالت ہی بدل گئی۔ کہنے لگے کہ اچھا مجھے بھی محمد (ﷺ) کی خدمت میں لے چلو۔

یہ الفاظ سن کر حضرت خباب رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا کہ اے عمر تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ کل شب، رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی تھی: ”یا اللہ! عمر یا ابو جہل میں جو تجھے زیادہ پسند ہو اس سے اسلام کو قوت عطا فرما۔“ (یہ دونوں قوت میں مشہور تھے) معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا تمہارے حق میں قبول ہوگئی۔

(حوالہ: سیرت ابن ہشام ۱/۳۴۳ و تاریخ عمر بن خطاب ص ۱۰۱)

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ، پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں

اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر جھنجھوڑا اور فرمایا: ''تمہارا کیا ارادہ ہے اور تم کیوں آئے ہو؟''

حضرت عمر نے کہا: ''جس چیز کی دعوت دے رہے ہیں وہ میرے سامنے پیش فرمائیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

حضرت عمر یہ سنتے ہی اسی جگہ اسلام لے آئے۔ فرماتے ہیں کہ میرے اسلام لاتے ہی مسلمانوں نے اتنی بلند آواز سے تکبیر کہی کہ جو مکہ کی تمام گلیوں میں سنائی دی۔

(حیاۃ الصحابہ / حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی)

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسلام کی بنیادوں کے مضبوط ہونے کا اور بت پرستی کی عمارت کے گر جانے کا ذریعہ بنایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہو جانے سے اسلام کی طاقت بہت بڑھ گئی اور مسلمانوں نے بیت اللہ شریف میں مشرکین کی محاذ آرائی کے بغیر نماز ادا کی۔ اس وقت تک مسلمان خفیہ طور پر اپنے گھروں میں نماز ادا کیا کرتے تھے ۔لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لاتے ہی رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی یا رسول اللہ ﷺ! ''اب ہم کعبہ میں نماز پڑھیں گے' کافر ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کہنے پر مسلمانوں کو ساتھ لیکر پہلی مرتبہ کعبہ میں نماز پڑھی اور مشرکین کو انہیں روکنے کی ہمت نہ ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا مسلمانوں کی فتح تھی اور ان کی ہجرت مسلمانوں کی مدد تھی اور ان کی خلافت رحمت تھی۔ (اسد الغابہ)

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے ایک دن قبل یہ دعا فرمائی: ''یا اللہ! ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب میں سے جو شخص تیرے نزدیک محبوب ہے، اس کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔'' چنانچہ اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا بدھ کے روز فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعرات کے روز اسلام میں داخل ہوئے۔ سبحان اللہ۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے اس وقت ان کی عمر ۲۶ سال تھی ۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اس وقت آیت نازل ہوئی:

ترجمہ: ''اے نبی! اللہ آپ کے لیے کافی ہے اور جن اہل ایمان نے آپ کی پیروی کی ہے۔ (وہ آپ ﷺ کے لیے کافی ہے۔)'' (حوالہ: مسند احمد ۹۵/۲ و مستدرک حاکم ۸۳/۳)

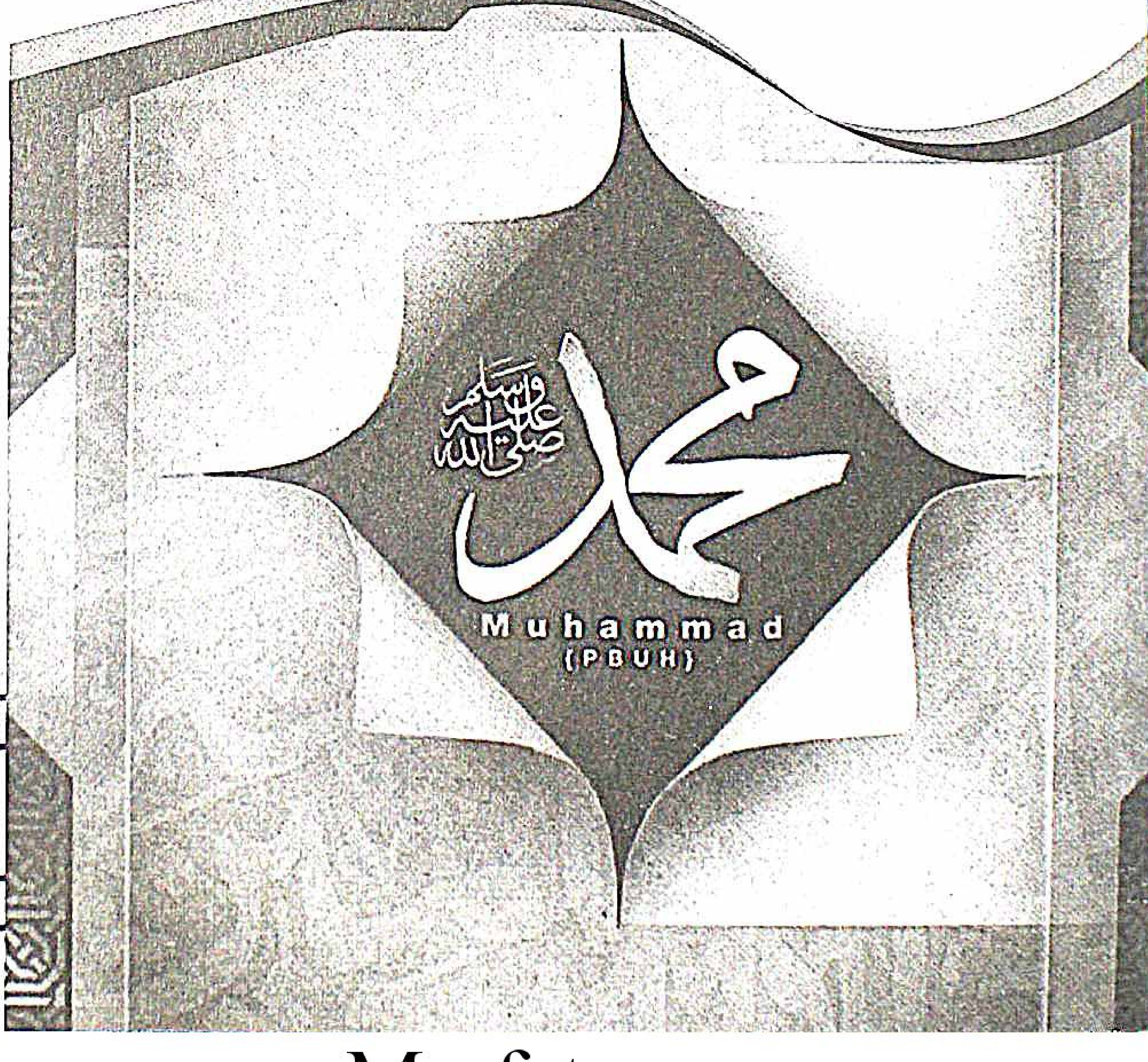

Marfat.com

فصل نمبر: 9

پیارے نبی ﷺ کا شعب بن ابی طالب میں قید ہونا

پیارے بچو! نبوت کے ساتویں سال ماہ محرم میں بنی ہاشم اور بنی مطلب سے مکمل سوشل بائیکاٹ کر دیا، اہل قریش نے ایک دستاویز تیار کی جس میں خدا کی قسم کھا کر یہ عہد کیا گیا کہ جب تک بنی ہاشم اور بنی مطلب، محمد ﷺ کو قتل کے لیے ان کے حوالے نہیں کرتے، اس وقت تک ان سے میل جول، بیاہ شادی، لین دین اور بول چال کا کوئی تعلق نہیں رکھا جائے گا۔ قریش کے تمام خاندانوں کے سربراہوں نے اس دستاویز پر دستخط کر کے اس کی توثیق کی اور معاہدہ کی تحریر کعبہ پر لٹکا دی۔ (زادالمعاد/ ۲/ص ۴۶)

موسیٰ بن عقبہ کے بیان کے مطابق جب حضرت ابو طالب کو معلوم ہوا کہ اہل قریش رسول اللہ ﷺ کی جان کے درپے ہیں، تو آپ نے دونوں خاندانوں کے افراد جمع کیے اور ان سے کہا کہ آپ سب لوگ شعب ابی طالب میں چلے جائیں اور آخر وقت تک محمد ﷺ کی حفاظت کریں، چنانچہ ابولہب کے سوا بنو ہاشم اور بنو مطلب کے سارے مسلم اور غیر مسلم اشخاص اس گھاٹی میں جمع ہو گئے۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں کا مقاطعہ یا بائیکاٹ پوری شدت سے شروع کر دیا، یہ ناکہ بندی اتنی کڑی تھی کہ کھانے پینے اور ضروریات زندگی کی کوئی چیز باہر سے گھاٹی میں نہ جا سکتی تھی، محاصرے کی اس بے پناہ سختی نے محصورین کے لیے نہایت پریشان کن اور ہولناک حالات پیدا کر دیئے تھے، اسکا اندازہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اس بیان سے ہو سکتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ "ایک دفعہ رات کو سوکھا ہوا چمڑا ہاتھ آ گیا، میں نے اسے پانی سے دھویا اور آگ پر بھونا اور پانی میں ملا کر کھایا" (۱۰۷)

تنگی، پریشانی، تکلیف، قید و بند اور فاقہ کشی کا یہ ہولناک دور تین سال جاری رہا۔

Marfat.com

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پریشانی اور آزمائش کا یہ سخت ترین دور بڑے صبر اور حوصلے سے گزارا، حق کی راہ میں آنے والی تمام تکلیفیں اور پریشانیاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر صبر سے برداشت کیں ۔ مکے کی وہ خوشحال ترین خاتون جو معاشرے میں معزز و محترم ہونے کی وجہ سے ''سیدہ'' کے نام سے مشہور تھی، اپنے رفیق زندگی کے ساتھ ہر مشکل پر راضی تھیں۔

اللہ کے حکم سے اس معاہدے کو دیمک چاٹ گئی صرف اللہ تعالیٰ کا نام باقی رہ گیا، ادھر قریش نے خود اس معاہدے کو ختم کر دیا، اس طرح نبوت کے دسویں سال ماہ محرم میں ہی آپ ﷺ اپنے جاں نثاروں کے ساتھ شعب ابی طالب سے نکل آتے۔

(بخاری باب نزول النبی ﷺ بمکہ' ۲۱۶/۱)

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اپنے پیارے رسول ﷺ کو خبر دی کہ تھی کہ قریش کے معاہدے کو دیمک چاٹ گئی ہے اور اس میں سوائے اللہ کے نام کے کوئی لفظ باقی نہیں رہا اور اب بہت جلد اس دیمک کھائے ہوئے معاہدے کو چاک کر دیا جائے گا۔

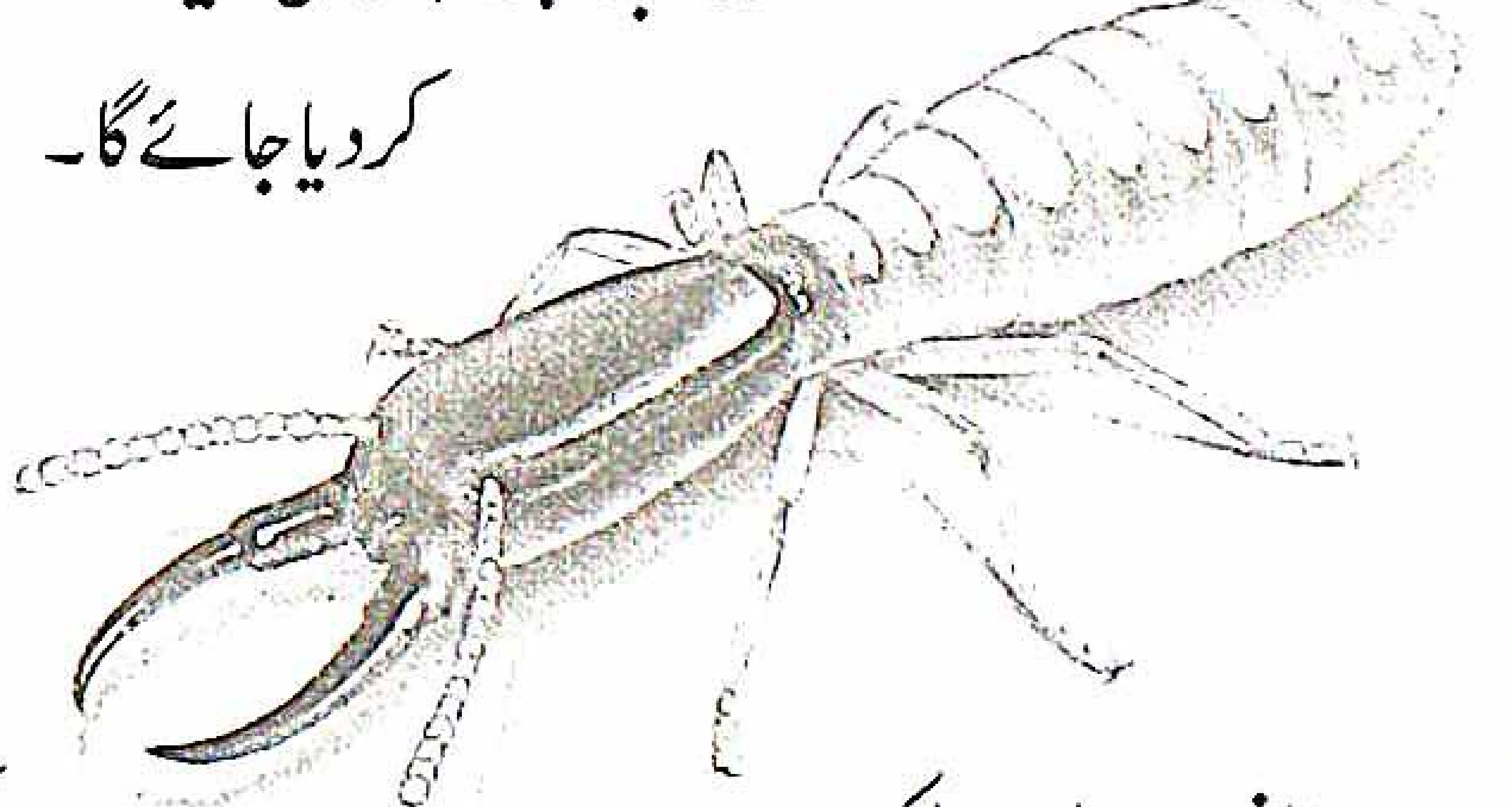

رسول اللہ نے اپنے چچا ابو طالب کو یہ خوشخبری سنادی تھی۔

چنانچہ یہ معاہدہ چاک کر دیا گیا اور جب مطعم بن عدی نے اسے چاک کرنے کے لیے اتارا تو اس میں سوائے (باسمک اللھمَ) یعنی ''اے اللہ تیرے نام سے'' کے علاوہ کوئی حرف باقی نہ رہا تھا۔

(سیرت ابن ھشام/ ج ۱/ ص ۴۳۴)

اب بنی ہاشم پھر مکہ میں آ گئے اور رسول اللہ ﷺ، اپنے فرض کو انجام دینے میں مشغول ہو گئے۔

Marfat.com

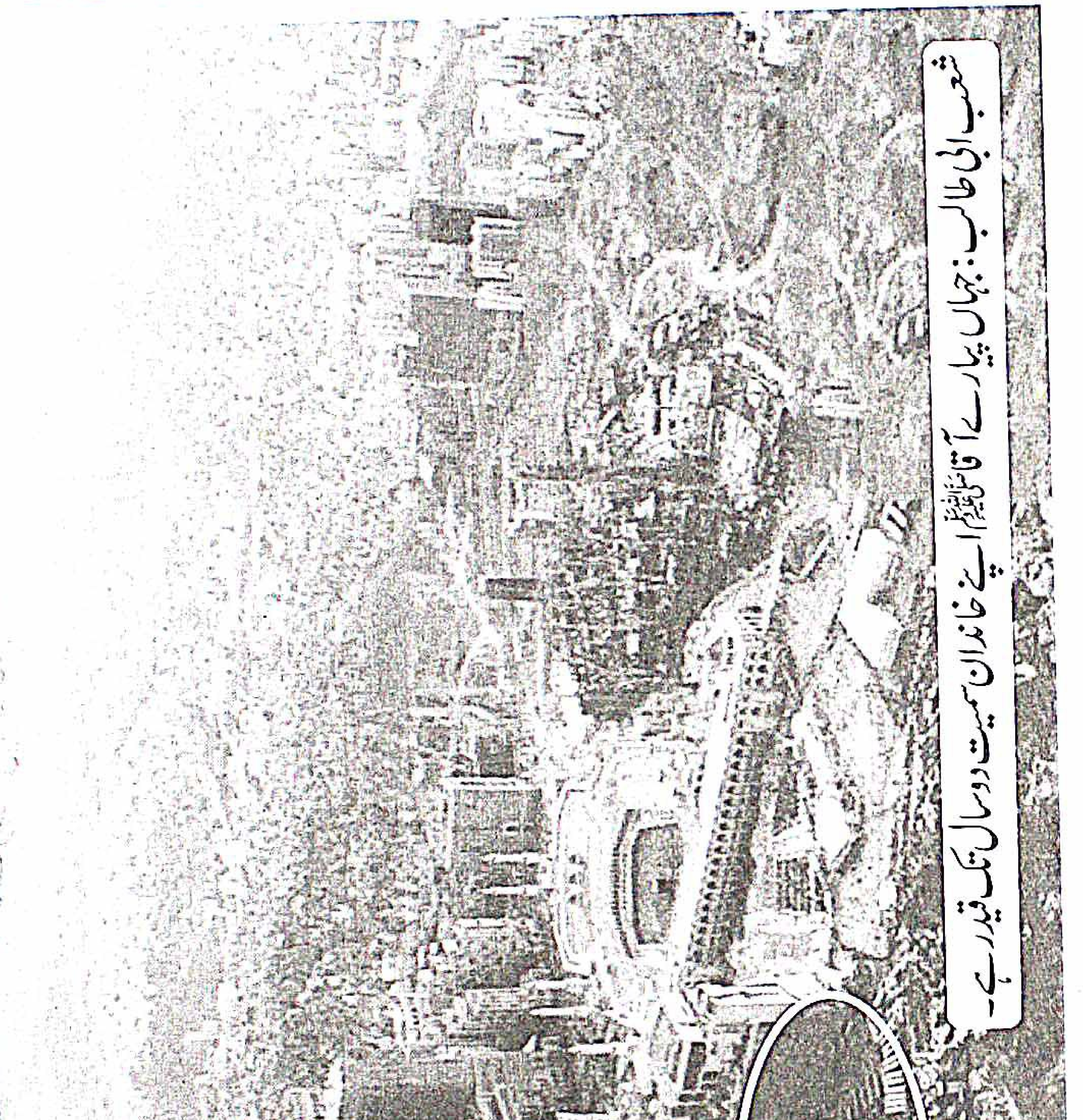

شعب ابی طالب: جہاں پیارے آقا ﷺ اپنے خاندان سمیت دو سال تک قید رہے۔

Marfat.com

فصل نمبر: 10

چاند پیارے نبی ﷺ کی اشارے سے دو ٹکڑے ہو گیا (معجزۂ شق القمر)

پیارے بچو! ہجرت مدینہ سے پہلے مکہ مکرمہ میں ابو جہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار نے جمع ہو کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سوال اٹھایا کہ اگر آپ (ﷺ) سچے نبی ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ تاکہ ثابت ہو سکے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو جائے۔ پیارے نبی ﷺ کی دعا قبول ہوئی۔ پیارے نبی ﷺ نے چاند کی طرف اشارہ فرمایا اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ہر کافر کا نام لے کر پکارا اور کہا: "اے ابو فلاں گواہ رہنا، اے فلاں گواہ رہنا۔"

(حوالہ: صحیح بخاری حدیث: ۳۶۳۶)

سب لوگوں نے چاند کے ٹکڑے اچھی طرح سے دیکھ لیے، دو ٹکڑے ایک دوسرے سے اتنی دوری پر ہو گئے تھے کہ بیچ میں حرا پہاڑ نظر آ رہا تھا۔ کافروں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے۔ ابو جہل نے کہا کہ ہم اس معاملے کی مزید تحقیق کریں گے۔ اگر یہ جادو ہو گا تو صرف ہم لوگوں پر ہی ہو سکتا ہے۔ جو لوگ یہاں موجود نہیں ہیں، دوسرے شہروں اور ملکوں میں ہیں، ان پر تو جادو نہیں ہو سکتا۔

اس لیے باہر سے جب لوگ آئیں، ان سے اس معاملے کی تحقیق کرنی چاہیے۔ چنانچہ دور دراز کے لوگ آیا کرتے تھے، ان سے جب چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا حال پوچھا جاتا تو وہ سب اقرار کرتے کہ "ہاں ہم نے بھی چاند کے دو ٹکرے ہوتے دیکھا ہے۔"

یہ آپ ﷺ کا بہت بڑا معجزہ ہے۔ جو آپ ﷺ کے سچے نبی ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔ جب چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

Marfat.com

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ (۱) وَإِن يَّرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا وَيَقُولُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (سورہ القمر / آیت نمبر ۱ تا ۲)

ترجمہ: ''قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا' یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ پہلے چلا آتا ہوا جادو ہے۔''

یہ واقعہ سن ۸ نبوی میں پیش آیا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی کو یہ معجزہ نہیں دیا گیا۔

ایک روایت کے مطابق صوبہ مالوہ میں دریائے چنبل کے پاس ایک شہر دھار ہے، وہاں ایک راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا، اچانک اس نے دیکھا کہ چاند کے دوٹکڑے ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد چاند پھر جڑ گیا۔ اس نے اپنے یہاں پنڈتوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے مذہب کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عرب میں ایک نبی ﷺ پیدا ہوں گے، ان کے ہاتھ سے چاند کے دوٹکڑے ہونے کا معجزہ ظاہر ہوگا۔ یہ معلوم کر کے اس راجہ نے اپنا قاصد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور وہ آپ ﷺ پر ایمان لے آیا۔ اس کا نام راجہ بھوج بتایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے راجہ کا نام عبداللہ رکھا۔ اس کی قبر شہر دھار کے باہر اب بھی موجود ہے اور لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔

Marfat.com

فصل نمبر: 11

پیارے نبی ﷺ اور غم کا سال

ابو طالب کی وفات: پیارے بچو! ابو طالب کا مرض بڑھتا گیا، یہاں تک کہ وقت رحلت آ گیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہاں ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چچا جان! ''لا الـــــــہ الا اللہ'' کہہ دیجئے۔ بس ایک کلمہ۔ اس کے ذریعہ میں اللہ کے حضور آپ کے لئے حجت پیش کروں گا''۔ ان دونوں نے کہا: ''ابو طالب! کیا عبدالمطلب کی ملت سے اعراض کرو گے؟ اور ان سے برابر باتیں کرتے رہے، یہاں تک کہ آخری بات جو ابو طالب نے کہی یہ کہی کہ ''عبدالمطلب کی ملت پر مرتا ہوں''۔ (پھر اسی پر ان کا انتقال ہو گیا)

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تک (اللہ کی طرف سے) روکا نہ گیا میں آپ کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا''۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

''نبی اور اہل ایمان کے لئے درست نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے دعائے مغفرت کریں، اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جب کہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ جہنمی ہیں''۔ (التوبہ: ۱۱۳)

ابو طالب کی وفات رجب یا رمضان سنہ ۱۰ نبوت میں شعب ابی طالب سے نکلنے کے ۶ یا ۸ ماہ بعد ہوئی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے محافظ، بازو اور ایسا قلعہ تھے جہاں مکہ کے بڑوں اور بیوقوفوں کے حملوں سے بچاؤ کے لئے اسلامی دعوت نے پناہ لے رکھی تھی، مگر وہ خود باپ دادا کی ملت پر قائم رہے، اس لئے پورے طور پر کامیاب نہ ہو سکے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پیارے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ اپنے چچا کے کیا کام آسکے؟ کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کے لئے (دوسروں پر) بگڑتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جہنم کی ایک اتھلی (سطحی) جگہ میں ہیں، اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے گہرے کھڈے میں ہوتے۔ (صحیح بخاری، حدیث ۳۸۸۳، ۶۲۰۸، ۶۵۷۲)

Marfat.com

فصل نمبر: 12

پیارے نبی ﷺ کا غم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال

پیارے بچو! محاصرہ شعب ابی طالب کے ختم ہونے سے نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو قدرے سکون کا سانس لینے کا موقع ملا، لیکن اس کی مدت بڑی مختصر ثابت ہوئی اور چند ہی روز میں پے در پے، دل کو پگھلا دینے والے صدمات آپ ﷺ پر ٹوٹ پڑے، یہ صدمات آپ ﷺ کے شفیق، مہربان اور جاں نثار چچا ابو طالب کی وفات اور آپ ﷺ کی غمگسار، وفا شعار اور آپ ﷺ کے قدموں پر اپنی جان اور اپنا مال نثار کر دینے والی زوجہ ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی صورت میں پیش آئے۔

مقاطعہ (بائی کاٹ) کا خاتمہ ہوگیا، ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی صحت جواب دے گئی۔ آپ سخت بیمار ہوئیں، نبی کریم ﷺ نے ان کے علاج میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی مگر وقت آن پہنچا، امت مسلمہ کی یہ شفیق و رحیم اور عظیم ماں ۱۰ رمضان اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ (حکیم بن حزام کی روایت کے مطابق جسے علامہ بلاذری نے نقل کیا ہے)

آپ رضی اللہ عنہا حجون پہاڑ جو مکہ مکرمہ کے قریب ہی ہے کے دامن میں دفن ہوئیں اس وقت تک نماز جنازہ پڑھانے کا حکم نہیں آیا تھا، رسول اللہ ﷺ خود آپ رضی اللہ عنہا کی قبر میں اترے آپ ﷺ نے اس سال کو عام الحزن (غم کا سال) قرار دیا، وفات کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ۶۵ سال تھی۔

ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موت کیا تھی؟ ایک سہارا تھا جو ٹوٹ گیا ایک قلعہ تھا جو گر گیا، لیکن اللہ کا سہارا باقی تھا وہی آپ ﷺ کو کافی تھا، اس سال آپ ﷺ کو دو صدمے پہنچے اس لیے اسے عام الحزن کا سال قرار دیا گیا۔

(طبقات بن سعد/ ج ۱/ ص ۲۲۱ اور سیرت ابن ھشام/ ج ۲/ ص ۷۰

Marfat.com

جنت المعلی کا قبرستان جہاں آقا ﷺ کی پیاری بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مدفون ہیں

جنت المعلی میں موجود حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کا دوسرا نکاح

جب تک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں نبی کریم ﷺ نے دوسری کوئی شادی نہیں کی، ان کے وفات پا جانے کے بعد کے بعد سن 10 عہد نبوت میں ماہ شوال میں اُم المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے دوسری شادی کی۔

تیسرا نکاح

پیارے بچو! نبوت کے گیارہویں سال ماہ شوال میں آپ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا، ہجرت کے پہلے سال ماہ شوال میں مدینہ منورہ جا کر ان کی رخصتی عمل میں آئی۔ یہ صرف واحد زوجہ محترمہ تھیں جو آپ ﷺ سے نکاح کے وقت کنواری تھیں، ورنہ باقی سب بیوہ تھیں۔

پیارے نبی ﷺ کے حکم پر درخت چل کر آ گیا

پیارے بچو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم حجون میں تھے، آپ ﷺ بہت غمگین اور رنجیدہ تھے، مشرکین نے آپ ﷺ کو جھٹلایا تھا، آپ ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ ! مجھے کوئی ایسی نشانی دکھا دیجئے کہ پھر مجھے کسی کے جھٹلانے کی پرواہ نہ ہو۔'' آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ''اس درخت کو اپنے پاس بلایئے۔'' وہ درخت چل کر ہمارے پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام کیا، آپ ﷺ نے اسے واپس جانے کو کہا، وہ واپس چلا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے بعد مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میری قوم مجھ کو جھٹلائے۔''

(کنز العمال ،المعجزات و دلائل النبوة / حدیث نمبر ۳۵۳۶۰)

پیارے بچو! حجون (جنت المعلیٰ) میں اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دفن کیا گیا، حجون دراصل ایک پہاڑ کا نام ہے، اسی پہاڑی کے دامن میں ''جنت المعلیٰ'' ہے۔ فتح مکے کے موقع پر ہمارے پیارے نبی ﷺ اسی سمت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، حجون میں ہی اپنا خیمہ لگایا۔

Marfat.com

فصل نمبر:13 پیارے نبی حضرت محمد ﷺ اور طائف کا تبلیغی سفر

پیارے بچو! مکہ مکرمہ سے جنوب مشرق کی طرف سبز پوش چراگاہوں، زرخیز زمین، پھلوں کی فراوانی، خوبصورت وخوشنما مناظر کے ساتھ آباد شہر "طائف" ہے جسے "عرب کی ملکہ" بھی کہا جاتا ہے۔ روایات میں ہے جب مکہ کی سرزمین کے لیے ابراہیم علیہ السلام نے پھلوں اور ثمرات کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ارض طائف کو سرزمین شام سے اٹھا کر یہاں منتقل کر دیا اور اس پر مکے والوں کے رزق اگایا۔ (اخبار مکہ /حدیث نمبر ۱۹۰۷)

نبوت مل جانے کے بعد نو برس تک نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں تبلیغ فرماتے رہے اور قوم کی ہدایت اور اصلاح کی کوشش فرماتے رہے، لیکن تھوڑی سی جماعت کے سوا جو مسلمان ہو گئی تھی اور تھوڑے سے ایسے لوگوں کے علاوہ جو باوجود مسلمان نہ ہونے کے آپ ﷺ کی مدد کرتے تھے، اکثر کفار مکہ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے صحابہ کو ہر طرح کی تکلیفیں پہنچاتے تھے، رسول اللہ ﷺ کے چچا ابوطالب بھی انہی نیک دل لوگوں میں تھے جو باوجود مسلمان نہ ہونے کے آپ ﷺ کی ہر قسم کی مدد فرماتے تھے۔

نبوت کے دسویں سال میں جب ابوطالب کا بھی انتقال ہو گیا تو کافروں کو اور بھی ہر طرح اسلام سے روکنے اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے کا موقع ملا۔ رسول اللہ ﷺ اس خیال سے ماہ شوال میں طائف تشریف لے گئے۔ (تاریخ اسلام / نجیب آبادی / جلداول / ص ۱۲۲)

کہ وہاں "قبیلہ بنو ثقیف" کی بڑی جماعت ہے' اگر وہ مسلمان ہو جائے تو مسلمانوں کو ان تکلیفوں سے نجات ملے اور دین پھیلنے کی بنیاد پڑ جائے۔ قبیلہ ثقیف کا ایک بڑا بت تھا، جس کا نام "لات" تھا، جس کی عرب قسمیں کھایا کرتے تھے اور کا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا۔ (سورہ النجم / آیت نمبر ۱۹)

پیارے بچو! اس سفر میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ راستے میں آنے والے تمام قبائل کو اسلام کی دعوت دیتے گئے مگر کسی نے بھی قبول نہ کی۔

Marfat.com

طائف کی مسجد عداس جہاں آقا ﷺ نے زخمی حالت میں آرام فرمایا۔

Marfat.com

طائف کے 3 سرداروں سے پیارے نبی ﷺ کی ملاقات

پیارے بچو! وہاں پہنچ کر قبیلے کے تین سرداروں سے جو بڑے درجے کے سمجھے جاتے تھے، گفتگو فرمائی اور اللہ کے دین کی طرف بلایا اور اس کے رسول ﷺ کی یعنی اپنی مدد کی طرف متوجہ کیا، مگر ان لوگوں نے بجائے اس کے کہ دین کی بات کو قبول کرتے یا کم سے کم عرب کی مشہور مہمان نوازی کے لحاظ سے ایک نئے مہمان کی خاطر تواضع کرتے، صاف جواب دے دیا اور نہایت بے رخی اور بد اخلاقی سے پیش آئے۔ جن لوگوں کو سردار سمجھ کر بات کی تھی کہ وہ شریف ہوں گے اور مہذب گفتگو کریں گے، ان میں سے ایک شخص بولا: ''وہ آپ ہی کو اللہ نے نبی بنا کر بھیجا ہے۔''

دوسرا بولا کہ ''اللہ کو تمہارے سوا کوئی اور ملتا ہی نہیں تھا جس کو رسول بنا کر بھیجتے۔''

تیسرے نے کہا: ''میں تجھ سے بات کرنا نہیں چاہتا، اس لیے اگر تو واقعی نبی ہے جیسا کہ دعویٰ ہے تو تیری بات سے انکار کر دینا، مصیبت سے خالی نہیں اور اگر جھوٹ ہے تو ایسے شخص سے بات نہیں کرنا چاہتا۔''

اس کے بعد ان لوگوں سے ناامید ہو کر رسول اکرم ﷺ نے اور لوگوں سے بات کرنے کا ارادہ فرمایا، مگر کسی نے بھی قبول نہ کیا بلکہ بجائے قبول کرنے کے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ''ہمارے شہر سے فوراً نکل جاؤ اور جہاں تمہاری چاہت کی جگہ ہو وہاں چلے جاؤ۔''

طائف میں موجود مشکیزہ چوک

Marfat.com

مکہ مکرمہ کا طائف سے فاصلہ

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾

ترجمہ: اور کہنے لگے یہ قرآن ان دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل کیا گیا"۔ (الزخرف:31)

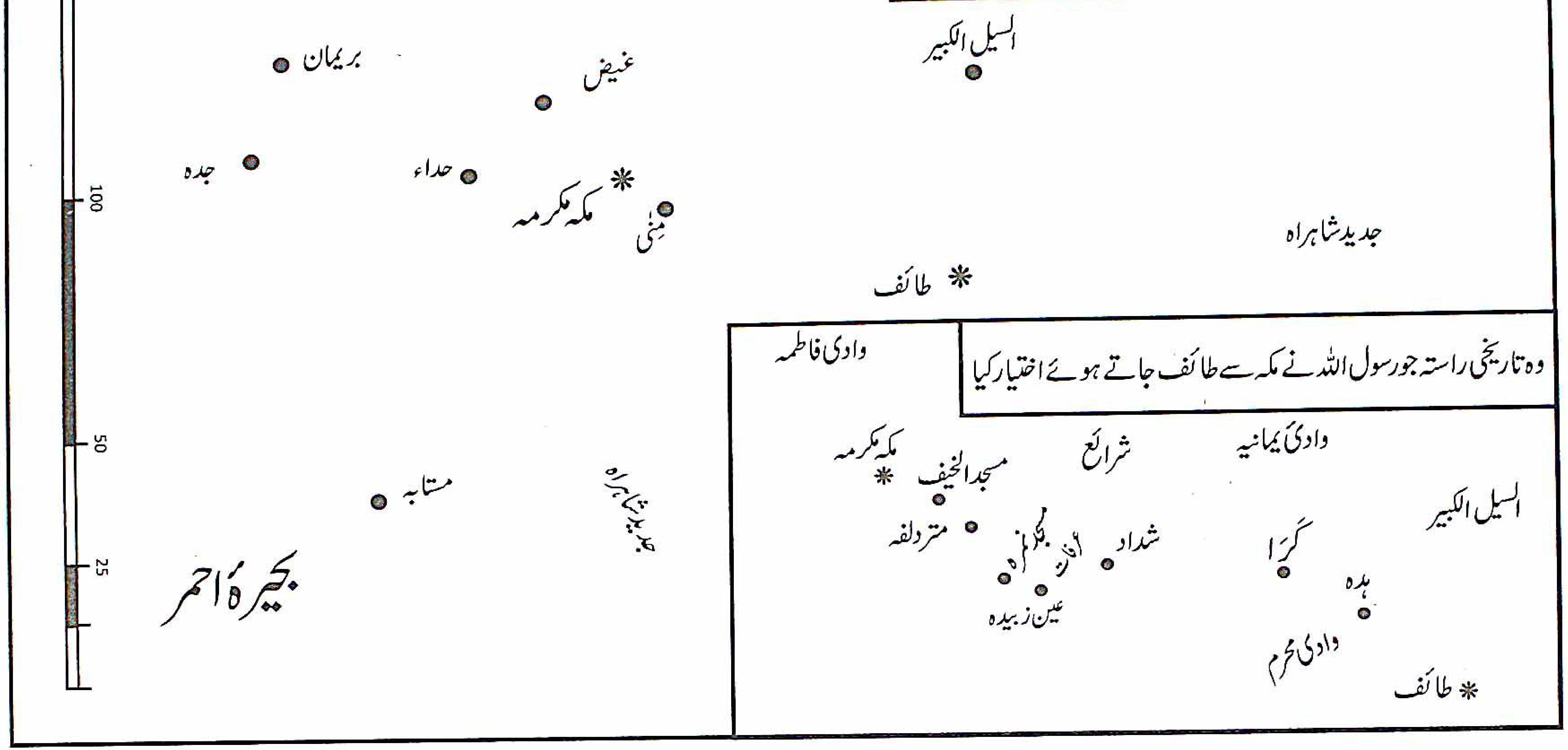

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ پر طائف کے مظالم

پیارے بچو! جب ان سے مایوس ہو کر واپس ہونے لگے تو ان لوگوں نے شہر کے شریر لڑکوں کو پیچھے لگا دیا کہ آپ ﷺ کا مذاق اڑائیں' تالیاں پیٹیں' پتھر ماریں حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دونوں جوتے مبارک خون کے جاری ہونے سے رنگین ہو گئے۔

(طبقات ابن سعد/ ج ۱/ ص ۲۱۱ اور سیرت ابن هشام / ج ۲/ ص ۷۰)

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ساتھ تھے، وہ پتھروں سے بچانے آگے بڑھتے، پتھروں کو اپنے جسم پر لیتے، ان کے سر پر بھی خوب زخم آئے۔

آہ! عظیم ہستی جن کے لیے کائنات سجائی گئی، انبیائے کے امام، آج طائف کے شہر میں بے یار و مددگار خون سے آلود ہیں، حدیث کے فرمان کے مطابق نبی ﷺ کی زندگی کا یہ سخت ترین دن تھا۔

طائف سے تین میل باہر ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کا باغ تھا۔ وہاں آپ ﷺ انگوروں کی بیلوں کے سائے میں بیٹھ گئے، عتبہ و شیبہ نے جب آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا تو اپنے غلام کو کچھ انگور دے کر بھیجا۔

(سیرت حلبیہ/ ج ۲/ ص ۴۲۰' یہ نصرانی مسلمان ہو گیا' طبقات ابن سعد/ ج۱/ص ۱۲۱)

اس کا نام عداس تھا اور وہ عیسائی تھا اور اصلاً حضرت یونس علیہ السلام کے شہر نینویٰ کا رہنے والا تھا۔ جب آپ ﷺ بسم اللہ پڑھ کر انگور کھانے لگے، تو اس نے کہا کہ یہ کلمہ تو یہاں کے لوگ نہیں کہتے، آپ ﷺ نے پوچھا ''تو کہاں کا ہے؟''

تو اس نے بتایا: ''نینویٰ کا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاں کے یونس بن متیٰ تھے؟''

اس نے پوچھا: ''آپ (ﷺ) کو کیسے معلوم ہوا؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بھی میرا بھائی پیغمبر تھا اور میں بھی اللہ کا رسول ہوں۔''

Marfat.com

اس پر وہ آپ ﷺ کے ہاتھ پیر چومنے لگا۔

عداس نے پھر اسلام بھی قبول کیا (رضی اللہ عنہ) عتبہ و شیبہ یہ سب دیکھ رہے تھے، کہنے لگے: "لو! محمد (ﷺ) نے اس پہ بھی جادو کر دیا۔" (حوالہ: تجلیات نبوت: ۱۳۲)

کھائے جن سے پتھر، انہی کے حق میں دعائیں کیں

پیارے بچو! رسول اللہ ﷺ اسی حالت میں واپس ہوئے، جب راستے میں ایک جگہ ان شریروں سے اطمینان ہوا تو، رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی جو کہ "دعائے طائف" کے نام سے مشہور ہے۔

"اے اللہ تجھی سے شکایت کرتا ہوں میں اپنی کمزوری اور بے کسی اور لوگوں میں ذلت اور رسوائی کی، اے ارحم الراحمین تو ہی کمزروں کا رب ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے تو مجھے کس کے حوالے کرتا ہے کسی اجنبی بیگانے کے جو مجھے دیکھ کر تُرش رو ہوتا ہے اور منہ چڑھاتا ہے یا کہ کسی دشمن کے جس کو تو نے مجھ پر قابو دے دیا۔ اے اللہ اگر تو مجھ سے ناراض نہیں ہے تو مجھے کسی کی بھی پرواہ نہیں ہے، تیری حفاظت مجھے کافی ہے۔ میں تیرے چہرے کے اُس نور کے طفیل جس سے تمام اندھیرے روشن ہو گئے اور جس سے دنیا اور آخرت کے سارے کام درست ہو جاتے ہیں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر تیرا غصہ ہو یا مجھ سے ناراض ہو تیری ناراضگی کا اس وقت تک دور کرنا ضروری ہے جب تک تو راضی نہ ہو، نہ تیرے سوا کوئی طاقت ہے نہ قوت۔"

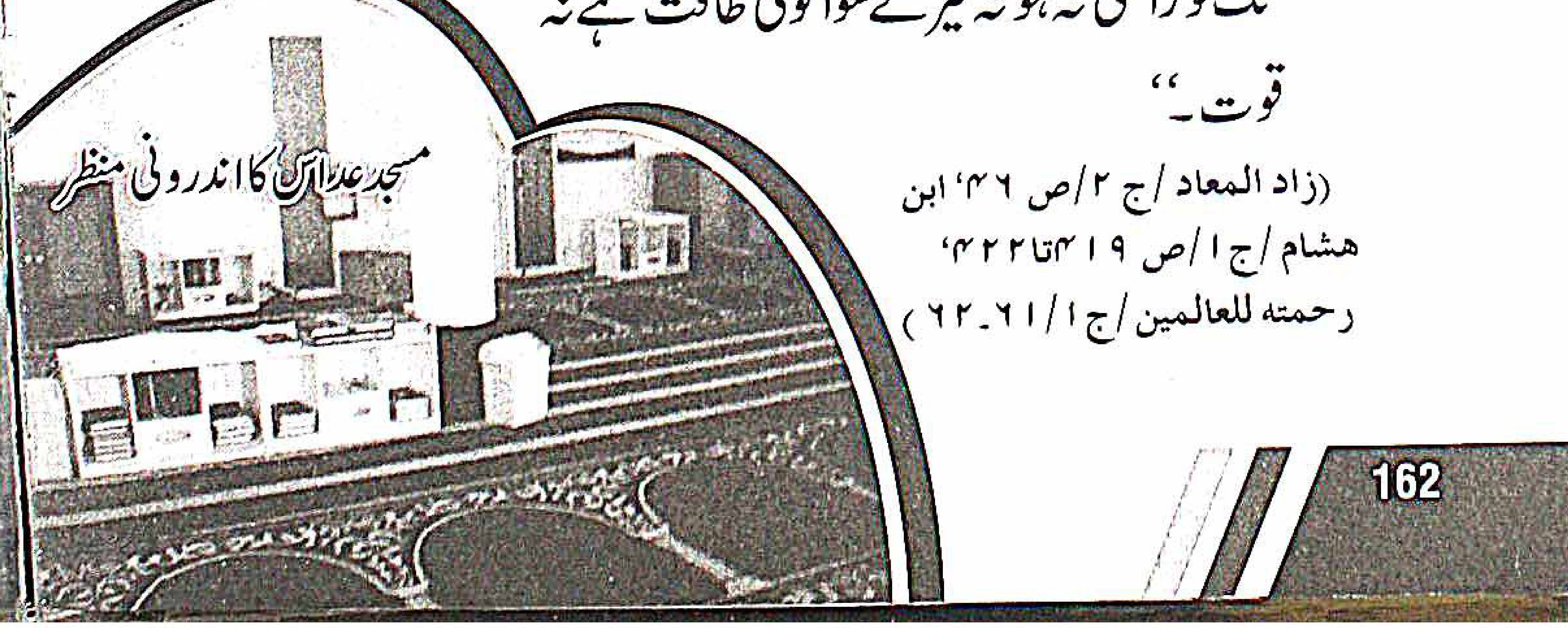

(زاد المعاد / ج ۲ / ص ۴۶، ابن ہشام / ج ۱ / ص ۴۱۹ تا ۴۲۲، رحمتہ للعالمین / ج ۱ / ۶۱-۶۲)

Marfat.com

حضرت جبرائیل علیہ السلام اور پہاڑ کے فرشتے

پیارے بچو! اس دعا کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر سلام کیا اور عرض کیا: ''اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے ہوئی سنی اور ان کے جوابات سنے اور ایک فرشتہ کو جس کے متعلق پہاڑوں کی خدمت ہے، آپ ﷺ کے پاس بھیجا ہے آپ ﷺ جو چاہیں اس کو حکم دیں۔''

اس کے بعد اس فرشتہ نے سلام کیا اور عرض کیا کہ جو ارشاد ہو میں اس کی تعمیل کروں اگر ارشاد ہو تو دونوں جانب کے پہاڑوں کو ملا دوں جس سے یہ سب درمیان میں کچل جائیں یا جو سزا آپ تجویز فرمائیں۔ نبی اکرم ﷺ کی رحیم و کریم ذات نے جواب دیا: ''میں اللہ سے اس کی امید رکھتا ہوں کہ اگر یہ مسلمان نہ ہوئے تو ان کی اولاد میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں جو اللہ کی پرستش کریں اور اس کی عبادت کریں''۔

(بخاری کتاب بدء الخلق / ج ۱ / ص ۴۵۸، مسلم باب مالقی النبی ﷺ / ج ۲ / ص ۱۰۹)

رسولِ رحمت ﷺ اتنی سخت تکلیف اور مشقت اٹھانے کے باوجود بددعا فرماتے ہیں نہ کوئی بدلہ لیتے ہیں۔

Marfat.com

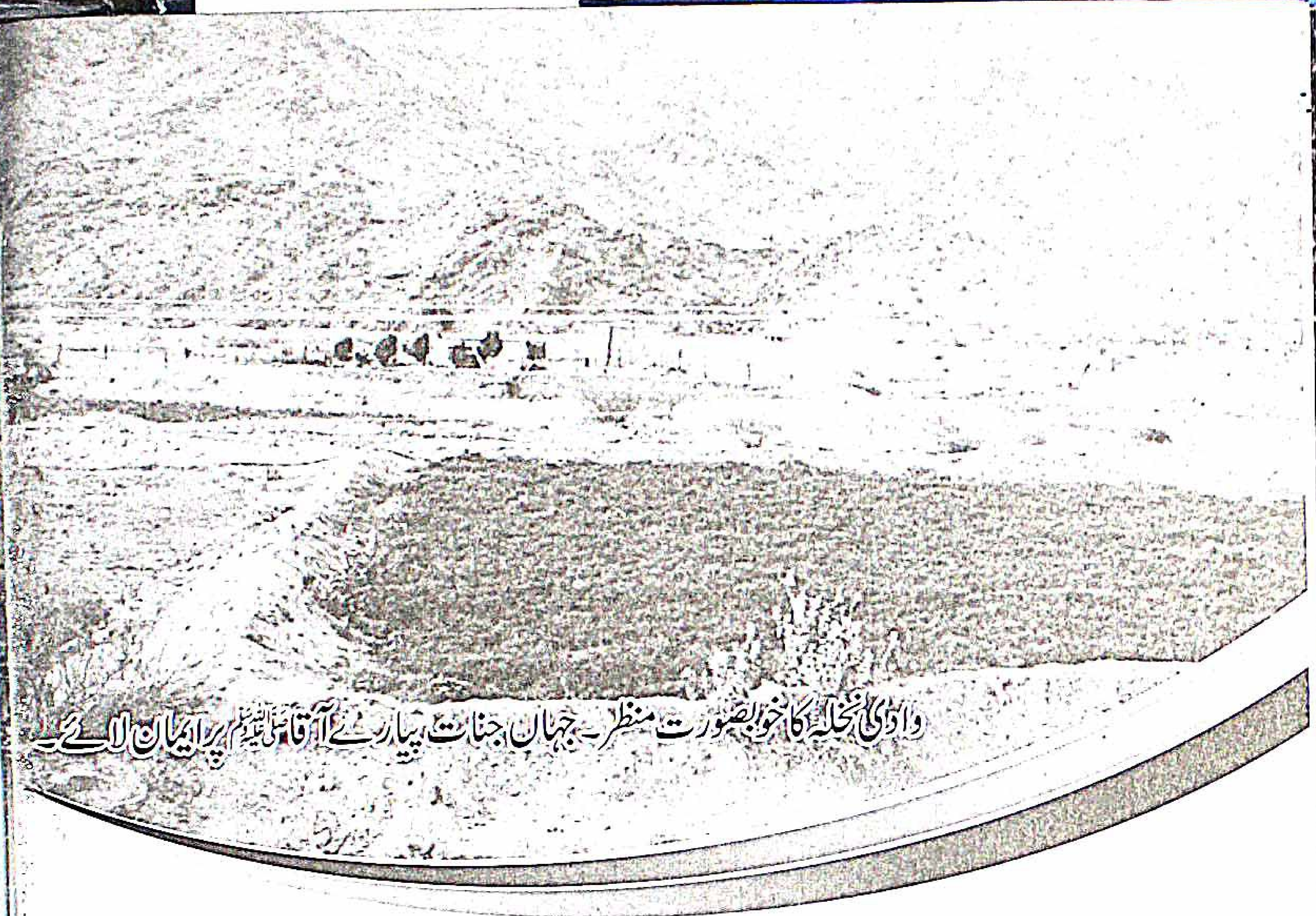

وادی نخلہ کا خوبصورت منظر۔ جہاں جنات پیارے آقا ﷺ پر ایمان لائے۔

وادی نخلہ میں پیارے نبی ﷺ پر جنوں کا ایمان لانا!

پیارے بچو! نبوت کے دسویں سال طائف سے واپسی پر آپ ﷺ ''نخلہ'' کے مقام پر تھے۔ یہ مکے اور طائف کے درمیان ایک بستی تھی۔ واپسی پر آپ ﷺ نے وہاں بھی چند دن قیام فرمایا اور اسی قیام کے دوران جنوں نے آپ ﷺ سے قرآن سنا اور ایمان لائے۔

(دیکھیے سورہ احقاف)

اس مقام پر نصیبین جو کہ ملک شام کا ایک شہر تھا کے جنات کا ایک سات رکنی وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی اور اس میں قرآن مجید کی تلاوت فرمائی تو جنات ہمہ تن گوش ہو گئے۔ پہلی رکعت میں ''سورہ رحمٰن'' اور دوسری رکعت میں ''سورہ جن'' تلاوت فرمائی۔ نماز کے بعد جنوں نے آپ ﷺ سے ملاقات کی اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہو کر اپنی قوم کی طرف اسلام کے داعی بن کر لوٹے۔ سورہ احقاف آیت نمبر ۲۹ تا ۳۱ اور اور سورہ جن میں ان واقعات کا ذکر ملتا ہے۔

(البدایہ و النہایہ)

Marfat.com

300 جنوں کا اسلام قبول کرنا

پیارے بچو! مقام نخلہ سے وہ جنات جب اپنی قوم میں گئے تو انہوں نے جا کے وہاں تبلیغ کی، اپنی قوم کو آخرت سے ڈرایا، تو ان میں سے کئی جنات نے حاضری کی خواہش کی، چنانچہ وہ سب مکہ مکرمہ پہنچے، ان کی تعداد تقریباً تین سو تھی، ان میں سے ایک ہمارے پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا: "ہماری قوم والے جون میں جمع ہیں، اور آپ ﷺ کی ملاقات کا شوق رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "ٹھیک ہے، تو جاؤ میں رات کو کسی وقت تمہارے پاس آؤں گا۔"

رات ہوئی تو آپ ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا، اور وہاں تشریف لے گئے، یہاں آ کر آپ ﷺ نے ایک دائرہ کھینچ کر ابن مسعود ﷺ کو وہاں بٹھایا اور فرمایا: "کچھ بھی ہو جائے اس دائرے سے باہر نہ نکلنا۔" آپ ﷺ آگے تشریف لے گئے، ان کو تبلیغ و احکام بتا کر صبح کے قریب واپس آئے۔ جنات کی اس بڑی جماعت نے اسلام قبول کیا اور بہت سی باتیں پوچھیں۔ جس جگہ انہوں نے اسلام قبول کیا وہاں "مسجد جن" قائم ہے۔ اس مسجد کا ایک نام "مسجد حرس" بھی ہے۔ حرس کے معنی "چوکیداری" کے ہیں۔

(اخبار المکہ للفاکھی، تذکرہ مسجد الحرس)

وادی نخلہ کی چند خصوصیات

پیارے بچو!

1. مقام نخلہ سے آپ ﷺ سفر غزوۂ طائف میں طائف جاتے ہوئے گزرے تھے۔
2. نخلہ کی جانب ہمارے پیارے نبی ﷺ نے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو آٹھ مہاجرین کے ساتھ قریش کے ایک قافلے پر حملے کے لیے بھیجا تھا۔
3. مشرکین کا مشہور و معروف بت "عزیٰ" اسی مقام نخلہ میں تھا، جس کو توڑنے کے لیے فتح مکہ کے موقع پہ آپ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔

Marfat.com

طائف سے واپسی پر پیارے نبی، سرورِ عالم ﷺ کا حرا پہاڑی پر قیام

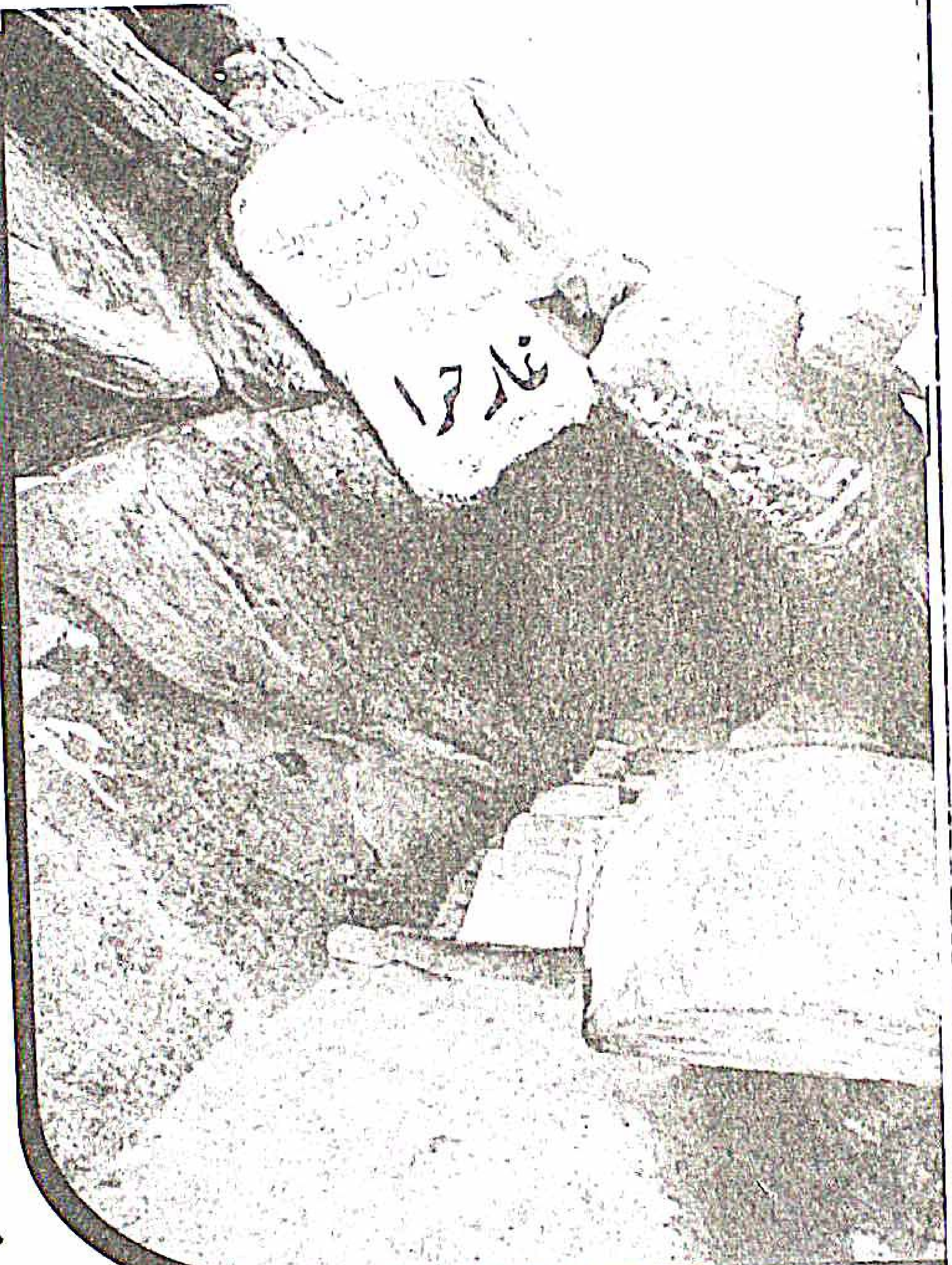

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ طائف سے واپس ہوئے، طائف والوں کی بدسلوکی دیکھ لی، مکے والوں کے رویوں سے آگاہ تھے، اس لیے مکہ مکرمہ جانے کے بجائے، آپ ﷺ غارِ حرا پہ واپس آئے، جہاں زندگی کی کئی راتیں گزار چکے تھے، یہاں آکے عرب کے رسم ورواج کے مطابق اخنس اور سہیل سے پناہ دینے کی درخواست دی' انہوں نے انکار کیا، اس کے بعد مطعم بن عدی سے درخواست کی کہ" مجھے اپنی حمایت میں لے سکتے ہو؟" مطعم نے درخواست قبول کی، آپ ﷺ مکے تشریف لائے، مطعم کے بیٹے ہتھیار سے مسلح تھے، خود مطعم سواری پہ سوار تھے، مطعم نے اعلان کیا: اے گروہ قریش میں نے محمد (ﷺ) کو پناہ دی ہے، لہٰذا کوئی ان سے تعرض نہ کرے۔" پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور طواف کیا۔ مطعم کے بیٹوں نے تلواروں کے سائے میں آپ ﷺ کو گھر تک پہنچایا۔ یہ واقعہ ذی قعدہ 10 نبوی کا ہے۔ مطعم نے کفر کی حالت میں غزوۂ بدر سے کچھ ماہ قبل وفات پائی، البتہ ان کے بیٹے جبیر بن مطعمؓ نے اسلام قبول کیا اور بڑے صحابہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

(البدایہ و النہایہ)

Marfat.com

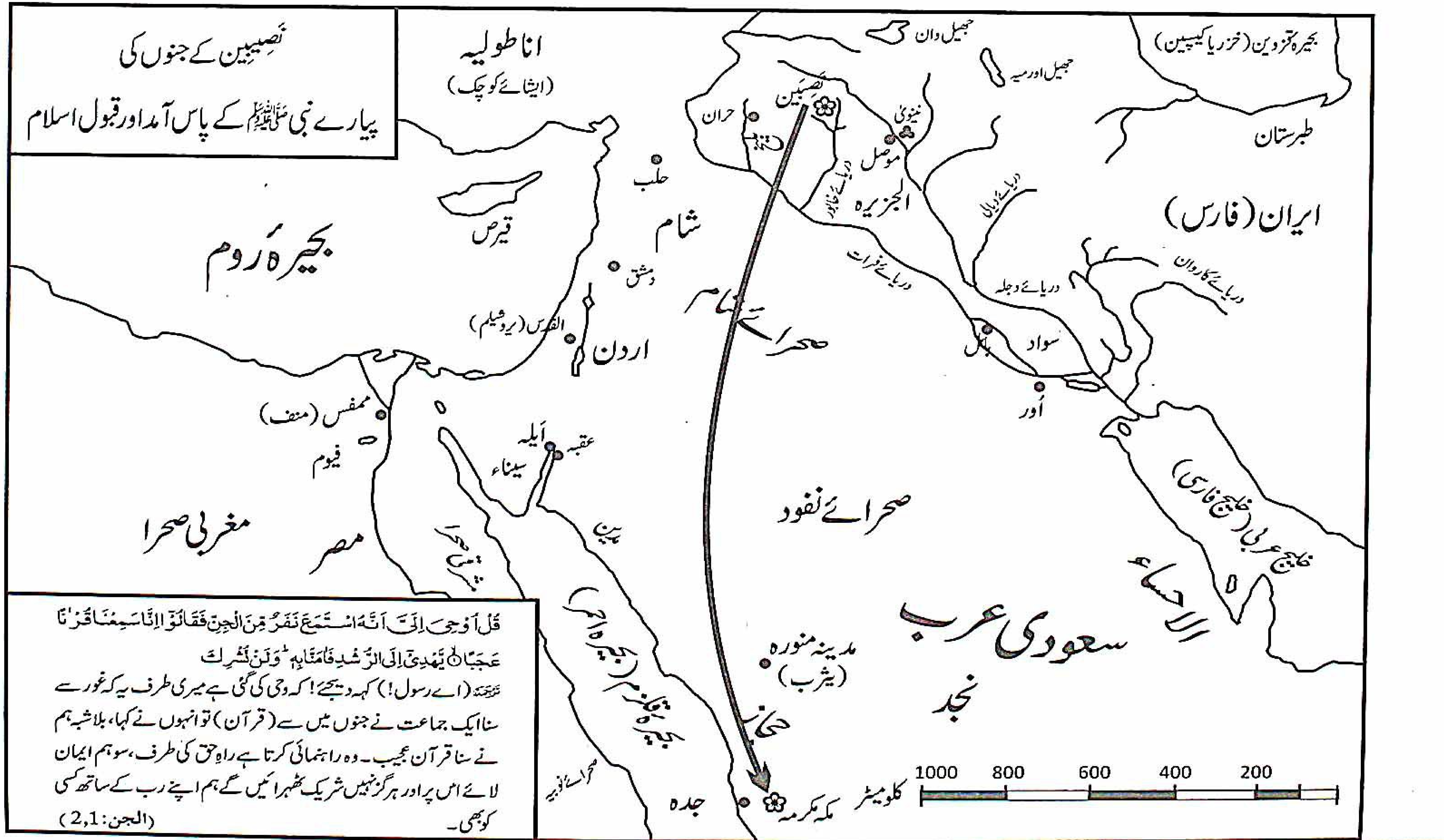

نَصِیبین کے جنوں کی
پیارے نبی ﷺ کے پاس آمد اور قبول اسلام

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ

ترجمہ (اے رسول!) کہہ دیجئے! کہ وحی کی گئی ہے میری طرف یہ کہ غور سے سنا ایک جماعت نے جنوں میں سے (قرآن) تو انہوں نے کہا، بلاشبہ ہم نے سنا قرآن عجیب۔ وہ راہنمائی کرتا ہے راہِ حق کی طرف، سو ہم ایمان لائے اس پر اور ہرگز نہیں شریک ٹھہرائیں گے ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی۔ (الجن: 2،1)

معراج النبی ﷺ: لمحہ بہ لمحہ

پیارے بچو! شعبِ ابی طالب اور طائف میں سخت امتحان کی منزلیں کامیابی سے طے ہوگئیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بلندیوں کے سفر سے سرفراز فرمایا، اور آپ ﷺ کو اس قدر بلند کیا کہ اس سے آگے بلندی کا کوئی تصور نہیں، عرشِ عظیم تک کی سیر کرائی جس کے بعد کوئی اور مقام نہیں۔

نبوت کے دسویں سال' رجب کے مہینے میں معراج کا واقعہ پیش آیا۔ مشہور عام طور پر یہی ہے کہ ماہ رجب کی ستائیسویں شب ''شب معراج'' ہے۔ جس کو اسلام کی تاریخ میں ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے واقعہ معراج بیان کیا ہے جو کہ اس طرح سے ہے۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝

''پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا، جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ خوب سننے دیکھنے والا ہے۔''

(سورہ بنی اسرائیل / آیت نمبر ۱)

واقعہ معراج ایک خصوصی' منفرد و امتیازی معجزہ و اعزاز ہے۔

لفظ ''اسریٰ'' اسراء سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی رات کو لے جانا ہیں۔ تاہم لیلاً کے لفظ اس طرف سے بھی اشارہ کر دیا گیا ہے کہ اس تمام واقعہ میں پوری رات بھی گزری نہیں بلکہ رات کا ایک حصہ گزرا۔

Marfat.com

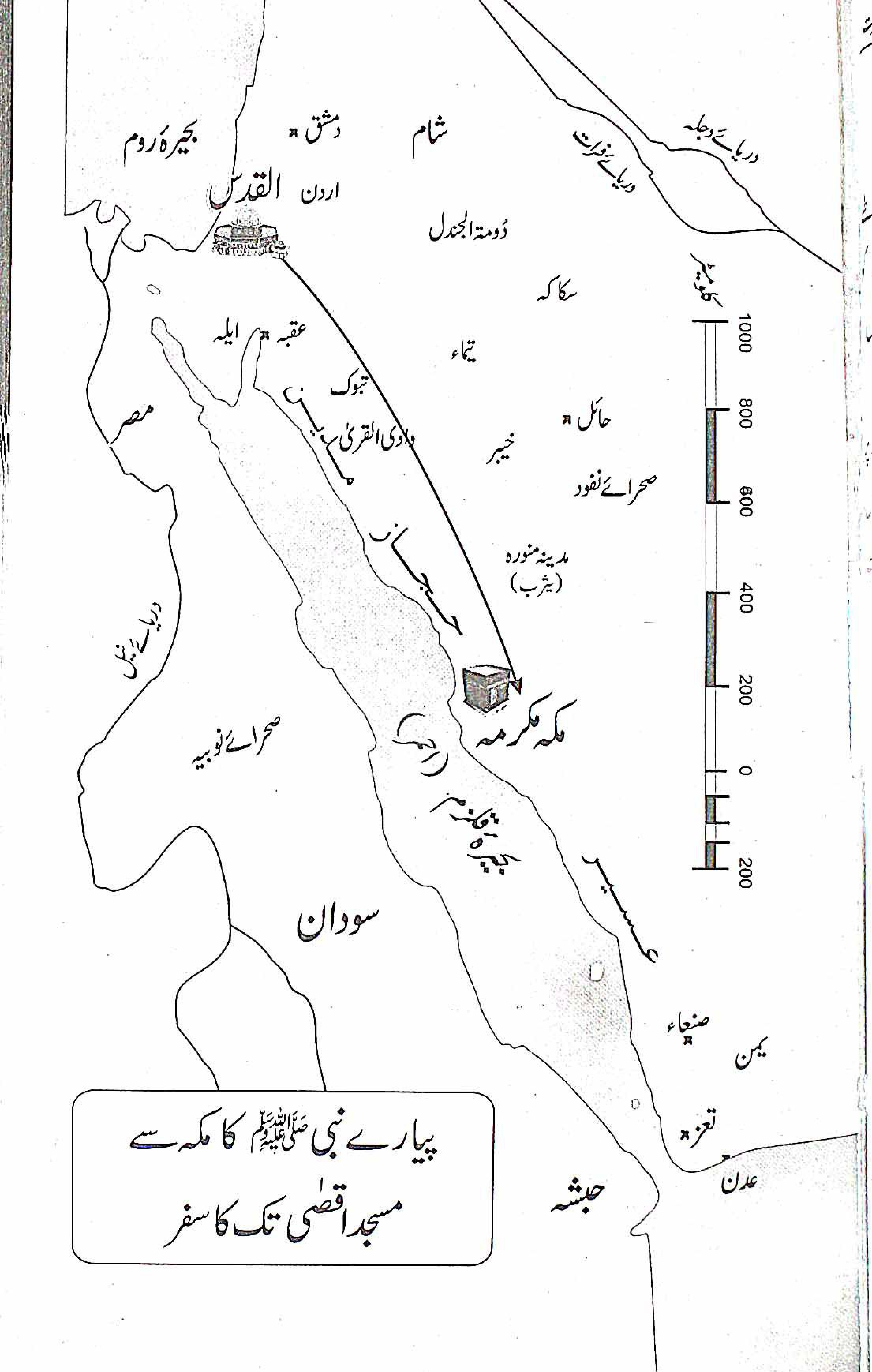

پیارے نبی ﷺ کا مکہ سے
مسجد اقصیٰ تک کا سفر

Marfat.com

علماء نے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر کو ''اسراء'' کہا ہے اور وہاں سے اوپر ''سدرۃ المنتہیٰ'' تک کے سفر کو ''معراج'' کہتے ہیں اور دونوں سفروں کے مجموعہ کو ایک ہی لفظ ''اسراء'' یا ''معراج'' سے تعبیر کردیا جاتا ہے۔

پیارے بچو! پیارے نبی کریم ﷺ کی ایک چچازاد بہن تھیں' ہند' یہ ابو طالب کی بیٹی تھیں اور لوگوں میں اُم ہانیؓ کے نام سے مشہور تھیں، واقعہ معراج والے دن آپ ﷺ انہی کے گھر آرام فرمارہے تھے۔ جبریل امین علیہ السلام کی آمد ہوئی، ام ہانیؓ کے گھر سے آپ ﷺ مسجد میں حرم میں گئے، ''حطیم'' میں لیٹ گئے، حطیم میں شق صدر ہوا، پھر براق لایا گیا اور سفر شروع ہوا۔ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اچانک رات کو میں نے آپ ﷺ کو گم پایا اور اس خوف سے کہ قریش آپ ﷺ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائیں میری نیند اڑ گئی۔

(الخصائص الکبریٰ)

پیارے بچو! حطیم وہ جگہ ہے جو بیت اللہ کا حصہ تھی، مگر اہل مکہ نے تعمیر کے وقت حلال رقم ختم ہوجانے کی بنا پر اس کو بیت اللہ سے خارج کردیا، اب جس کسی کو خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کا شوق ہو، وہ حطیم کے اس حصہ میں نماز پڑھ لے، گویا اس نے بیت اللہ کے اندر ہی نماز پڑھی۔ ''حطم'' کے معنی ہیں، ''ایک دوسرے پر بھیڑ کرنا'' یہاں بھی ہجوم کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے ہیں، کیونکہ یہ قبولیتِ دعا کے مقامات میں سے ہے ۔سبحان اللہ

واقعہ معراج آپ ﷺ نے حضرت اُم ہانیؓ کو بتلایا، تو انہوں نے آپ ﷺ کو یہ مشورہ دیا کہ آپ ﷺ اس کا کسی سے ذکر نہ کریں، ورنہ لوگ اور زیادہ جھٹلائیں گے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جس رات آپ ﷺ کو معراج ہوئی اس رات آپ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئے، جب فجر کے قبل کا وقت ہوا تو، ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بیدار کیا، جب

Marfat.com

آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھ چکے اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو فرمایا: ''اے ام ہانی میں نے تم لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی جیسا کہ تم نے دیکھا تھا پھر میں بیت المقدس پہنچا اور اس میں نماز پڑھی پھر میں نے اب صبح کی نماز تمہارے ساتھ پڑھی جیسا کہ تم دیکھ رہی ہو۔'' (سیرت ابن ھشام)

پھر آپ ﷺ باہر جانے لگے میں نے آپ ﷺ کی چادر کا گوشہ پکڑ لیا اور عرض کیا، اے نبی ﷺ، لوگوں سے یہ قصہ نہ کہیے، ورنہ آپ جھٹلائیں گے اور آپ ﷺ کو تکلیف دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: '' واللہ میں ضرور ان سے اس کو بیان کروں گا۔''

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ: ''میں نے اپنی حبشی لونڈی سے کہا، کہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے جانا، تا کہ آپ ﷺ جو لوگوں سے کہیں اور لوگ آپ سے کہیں اس کو سنے۔'' اگر معاملہ خواب کا ہوتا تو اس میں جھوٹ کی کیا بات تھی۔ تاہم جب آپ ﷺ نے لوگوں پر اس کا اظہار کیا تو کفارِ مکہ نے جھٹلایا اور مذاق اڑایا یہاں تک بعض نومسلم اس خبر کو سنکر اسلام سے پھر گئے۔

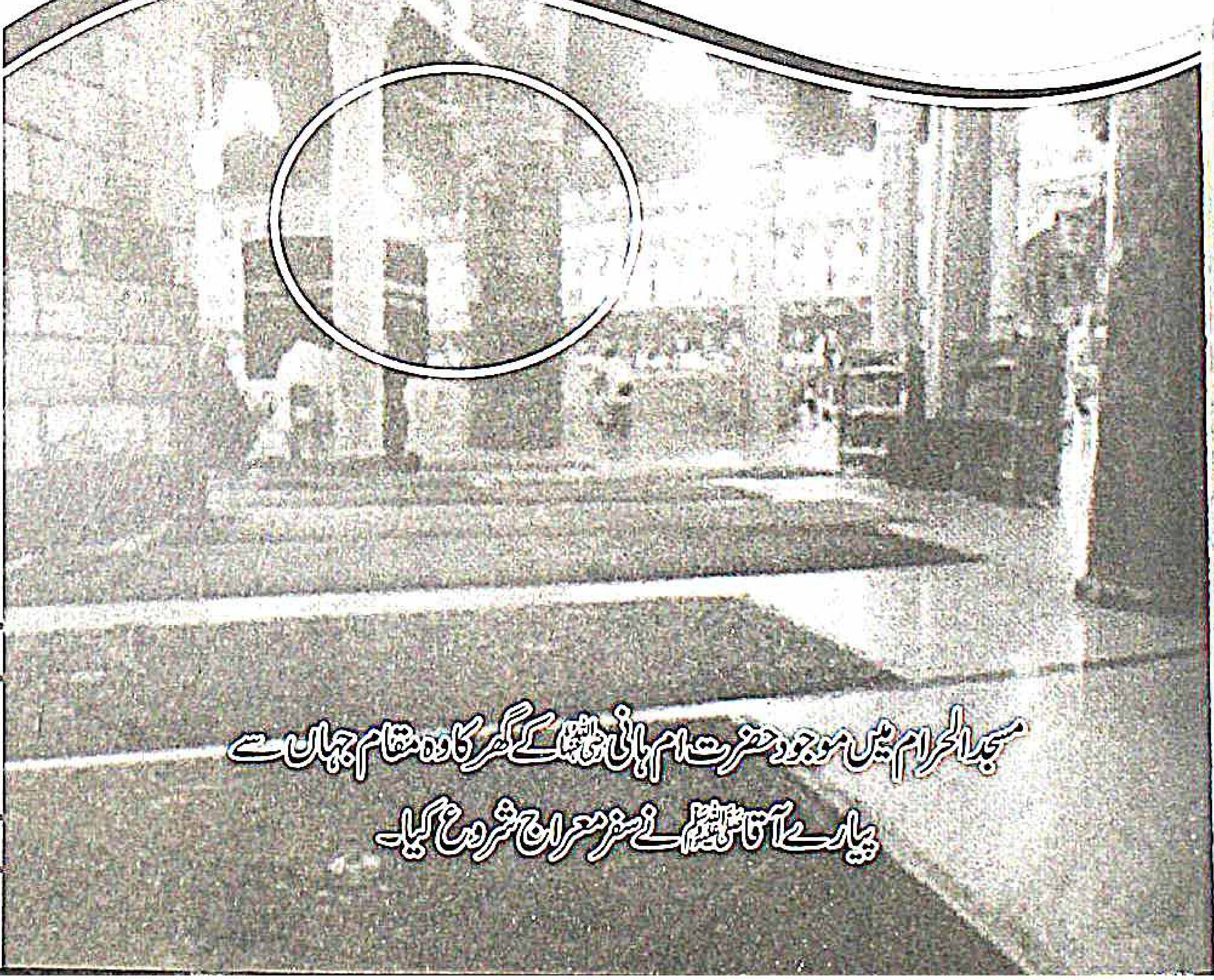

مسجد الحرام میں موجود حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر کا وہ مقام جہاں سے پیارے آقا ﷺ نے سفر معراج شروع کیا۔

Marfat.com

دوسری مرتبہ سینہ مبارک کا چاک کرنا

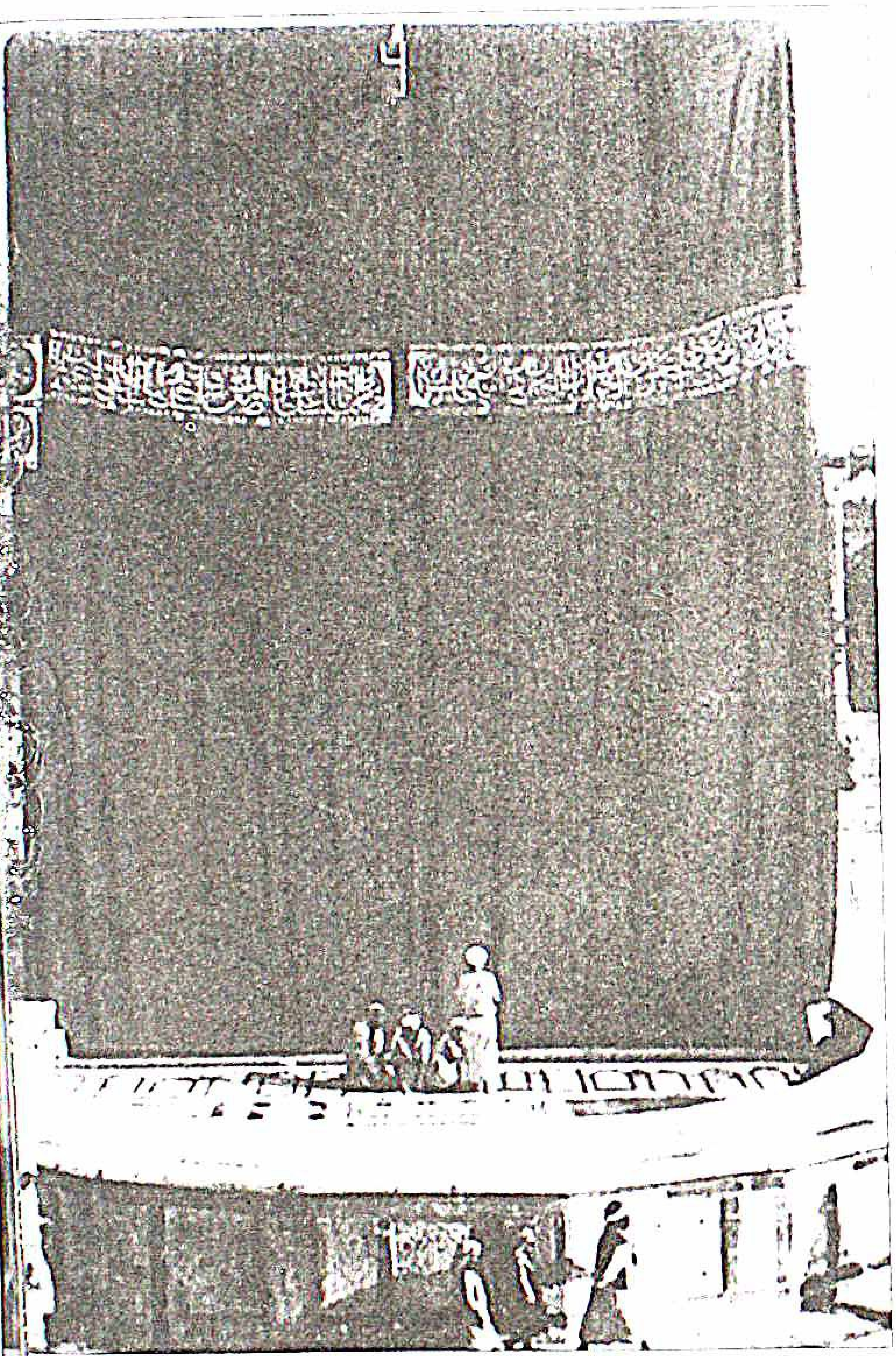

پیارے بچو! معراج کے سفر سے قبل بیت اللہ کے پہلو میں ملائکہ نے آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کیا، دلِ مبارک کو نکال کر سونے کے ایک طشت میں رکھا اور اسے آب زمزم سے دھونے اور ایمان و حکمت بھرنے کے بعد اسے واپس اسی جگہ پر رکھ دیا، پھر سینہ بند کر دیا، یہ دوسری دفعہ شق صدر ہوا۔ ایک شق صدر کا واقعہ بچپن کے حالات میں گزر چکا ہے۔

پھر آپ ﷺ کی سواری کے لیے براق لایا گیا جو خچر سے ذرا چھوٹا اور گدھے سے کچھ بڑا تھا۔ جس کا ہر قدم اتنی دور پڑتا تھا جہاں تک نظر جا سکتی ہے۔ آپ اس پر سوار ہو کر چشم زدن میں بیت المقدس پہنچے۔

(فتح الباری / ج ۹ / ص ۱۷۶، حدیث نمبر ۵۵۷۶، صحیح مسلم / ج ۱ / ص ۱۴۵ حدیث نمبر ۱۶۲)

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کی قبلہ اول بیت المقدس آمد

پیارے بچو! جب بیت المقدس پر پہنچے تو براق کو دروازہ کے قریب باندھ دیا اور آپ ﷺ مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے اور اس کے قبلے کی طرف تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت

پیارے بچو! جب رسول اللہ ﷺ مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے تو انبیائے کرام علیہم السلام پہلے ہی سے رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں موجود تھے۔ جن میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ کچھ دیر نہ گزری کہ بہت سے انبیاء مسجد اقصیٰ میں جمع ہو گئے۔ پھر موذن نے اذان دی اور پھر اقامت کہی۔ انبیاء صف باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ سب اسی انتظار میں تھے کہ کون امامت کرے، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھایا اور آپ ﷺ کی امامت میں سب نے نماز پڑھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ: ''آپ کو معلوم ہے کہ آپ ﷺ نے کن لوگوں کو نماز پڑھائی۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ کو نہیں معلوم۔'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ''جتنے بھی نبی مبعوث ہوئے سب نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔''

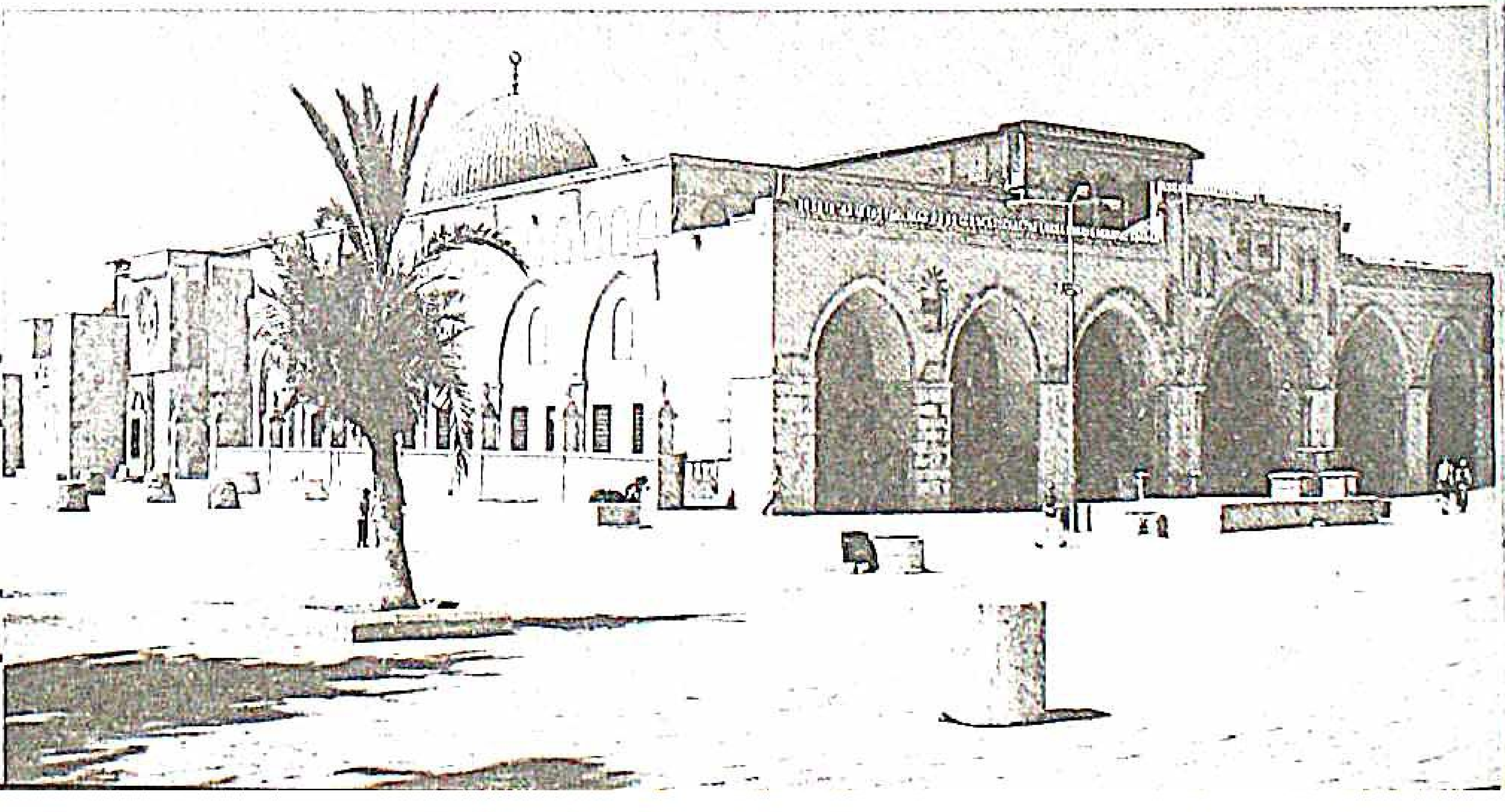

Marfat.com

ساتوں آسمانوں پر رسول اللہ ﷺ کی انبیائے کرام علیہم السلام سے ملاقات

پیارے بچو! پہلے آسمان پر آپ ﷺ کی ملاقات حضرت آدم علیہ السلام، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف ں، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس ں، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر آپ ﷺ ان تمام انبیاء علیہم السلام کے مقامات سے بھی آگے تشریف لے گئے اور ایک ایسے میدان میں پہنچے جہاں قلم سے تقدیر کے لکھنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور آپ ﷺ نے سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا جس پر اللہ جل شانہ کے حکم سے سونے اور مختلف رنگ کے پروانے گر رہے تھے اور جس کو اللہ کے فرشتوں نے گھیرا ہوا تھا، اسی جگہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو آپ ﷺ نے ان کی اصلی شکل میں دیکھا جن کے چھ سو بازو تھے۔

آپ ﷺ نے بیت المعمور کو بھی دیکھا' جس کے پاس بانی کعبہ حضرت ابراہیم دیوار سے کمر لگائے بیٹھے ہوئے تھے' اس بیت المعمور میں روزانہ ستر (۷۰) ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں' جن کی باری دوبارہ داخل ہونے کی قیامت تک نہیں آتی۔ آپ ﷺ نے جنت اور دوزخ کا اپنی آنکھوں سے خود مشاہدہ فرمایا اور اہل عذاب کے مختلف گروہ دیکھے۔ اُس وقت آپ ﷺ کی امت پر اول پچاس نمازوں کا فرض ہونے کا حکم ملا' پھر کم کرکے پانچ نمازیں کردی گئیں۔ اس سے تمام عبادات کے اندر نماز کی خاص اہمیت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

اس کے بعد آپ ﷺ واپس بیت المقدس میں اترے اور جن انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مختلف آسمانوں میں ملاقاتوں ہوئی تھی وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ اترے، اس وقت نماز کا وقت ہوجانے پر سب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ نماز ادا فرمائی یہ بھی ممکن ہے کہ یہ نماز اس دن صبح کی ہو۔ نماز دو وقعہ پڑھا ہی۔ (حوالہ: صحیح بخاری حدیث ۳۴۹، ۱۶۴۹)

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں دودھ اور شراب کے برتن کا پیش کیا جانا

پیارے بچو! شب معراج میں نبی ﷺ کے سامنے ایک پیالہ دودھ کا' ایک پیالہ شراب کا پیش کیا گیا آپ ﷺ نے دودھ کو پسند فرمایا اور جبرائیل علیہ السلام نے بتادیا کہ آپ ﷺ نے فطرت کو پسند فرمایا' اگر شراب کا برتن آپ ﷺ لے لیتے تو آپ ﷺ کی امت بھٹک جاتی۔ نبی ﷺ اپنی امت کو فطرت پر جمع کرنے والے تھے دودھ سے یہی مراد ہے کہ امت فطرت کو پسند کرے اور شراب سے مراد یہ تھی کہ دنیا کی لذت کو پسند کرے۔

اس کے بعد آپ ﷺ بیت المقدس سے رخصت ہوئے اور براق پر سوار ہوکر اندھیرے وقت میں مکہ معظّمہ پہنچ گئے۔

اصحاب سیر (یعنی آپ ﷺ کی سیرت مبارک لکھنے والے) فرماتے ہیں کہ: "شق صدر ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی میں چار بار ہوا۔ اول ولادت کے وقت' دوم جب کہ آپ ﷺ کی مبارک عمر دس سال تھی' سوم غارِ حرا میں وحی کے نازل ہونے کے وقت اور چہارم شبِ معراج میں۔" (حوالہ: مسند احمد ۴/۲۰۸)

امتحان اور آزمائش کا ایک نازک لمحہ

پیارے بچو! رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب میں نے معراج کا واقعہ مشرکین مکہ کو سنایا تو ان لوگوں نے اسے جھٹلایا' بیت المقدس کی علامتیں دریافت کرنی شروع کیں۔ چند کافر جو بیت المقدس کا سفر کر چکے تھے' امتحان کے لیے آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے وہاں کی کیفیت پوچھنی شروع کی۔ آپ ﷺ نے ان کے سامنے سارا نقشہ بیان کیا' مگر چونکہ ان کا مقصد ہی شرارت تھا' اس لیے اب وہ کہنے لگے "یہ بتایئے فلاں عمارت کی چھت میں کڑیاں کتنی ہیں اور فلاں دیوار میں طاق کس قدر ہیں؟" تاہم کافروں کو ناکام و نامراد کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس آپ ﷺ کی نگاہوں کے سامنے کردیا اور جو جو باتیں اور نشانیاں مشرکین دریافت کرتے' آپ ﷺ دیکھ دیکھ کر بتاتے جاتے۔

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کا قریش کے قافلوں کے بارے میں خبر دینا

پیارے بچو! کہا گیا کہ مشرکین مکہ کو بیت المقدس کی ساری نشانیاں بتا دینے کے باوجود وہ اب بھی نہ مانے۔ کہنے لگے ''ہمارے تجارتی قافلے آنے والے ہیں۔ یہ بتائیے' کیا آپ (ﷺ) نے انہیں راستے میں کہیں دیکھا ہے؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! پہلا قافلہ میں نے مقام روحا میں دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ قافلے والوں کا ایک اونٹ گم ہوگیا تھا اور وہ سخت پریشان ہو کر اسے تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ میں نے انہیں آواز دی کہ تمہارا اونٹ فلاں جگہ موجود ہے۔ یہ قافلہ بدھ کے روز سورج غروب ہونے تک یہاں پہنچ جائے گا۔''

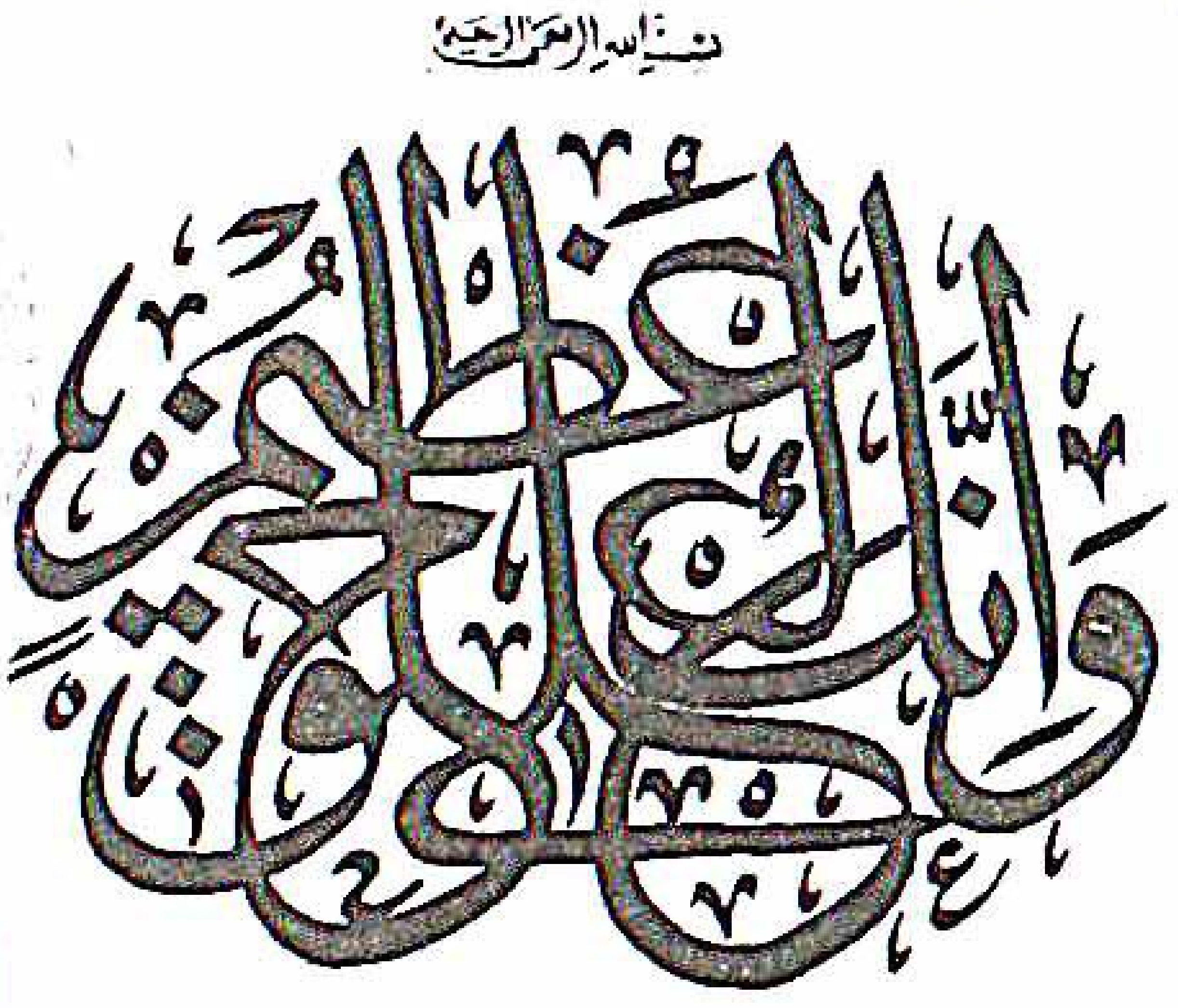

دوسرا قافلہ میں نے مقام ذی مرہ پر دیکھا ہے۔ اس میں دو آدمی اونٹ پر سوار تھے۔ میرا براق جب تیزی کے ساتھ ان کے پاس سے گزرا تو اونٹ ڈر گیا اور دونوں سوار نیچے گر گئے۔ یہ قافلہ بدھ کے روز دوپہر تک پہنچ جائے گا۔

یہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق بدھ کی دوپہر کو مکے پہنچ گیا۔ قافلے والوں نے تصدیق کی کہ ایک سواری تیزی کے ساتھ ان کے ایک اونٹ کے پاس سے گزری تھی' جس سے اونٹ بدک گیا اور اس پر بیٹھے ہوئے دونوں آدمی نیچے گر گئے۔

اب تیسرا قافلہ باقی تھا' جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: ''کہ یہ بدھ کے دن سورج غروب ہونے تک مکے پہنچ جائے گا۔ تیسرا قافلہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اسی دن، اسی وقت، اسی کیفیت میں مکے پہنچا۔ قافلے والوں سے قریش مکہ نے ان نشانیوں کے متعلق پوچھا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھیں۔ قافلے والوں نے جواب دیا۔

(حوالہ: سیرت ابن ہشام ۲۰۲/۱)

Marfat.com

مٹیالے رنگ کا اونٹ اور پانی کا پیالہ

پیارے بچو! اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی دیکھا کہ ایک جگہ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ پانی کا برتن پڑا تھا' جس کا منہ انہوں نے کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا۔ اب یہ قافلہ تنعیم سے نیچے اتر رہا ہے۔ قافلے کے آگے مٹیالے رنگ کا اونٹ ہے۔ جس پر دو بورے لدے ہوئے ہیں۔ ایک بورا سیاہ رنگ کا اور دوسرا سفید رنگ کا ہے۔''

لوگ یہ سن کر تنعیم کی طرف تیزی سے دوڑتے ہوئے گئے تو' انہوں نے قافلے کو وہاں موجود پایا۔ انہوں نے قافلے والوں سے پانی کے برتن کے بارے میں پوچھا' وہ کہنے لگے:

''واللہ! انہوں نے سچ کہا۔'' (البدایہ و النہایہ)

ضجنان مکہ مکرمہ کے شمال میں ایک سیاہ پتھروں والا زمینی علاقہ ہے، یہی وہ میدان ہے جہاں کسی زمانے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونٹ چرایا کرتے تھے، اپنی خلافت کے کے زمانے ایک بار ادھر سے گزرے تو رو پڑے فرمایا: ''اللہ اکبر! ایک وہ دن تھا کہ جب میں اس جگہ خطاب کے اونٹ چرایا کرتا تھا، کبھی یہاں لکڑیاں چنتا، کبھی جانوروں کے لیے پتے جھاڑتا، میرے والد بڑے سخت طبیعت تھے، وہ مجھ پہ بہت سختی کیا کرتا تھے اور ایک آج کا دن ہے، سب لوگ میرے ماتحت ہیں، اللہ کے سوا کوئی مجھ پہ کوئی حاکم نہیں ہے۔''

(جامع الاحادیث ، مسند عمر بن خطاب رض)

وادی میں اونٹ کا گم ہو جانا

پیارے بچو! آپ ﷺ نے ایک نشانی یہ بھی بتلائی کہ راستہ میں فلاں جگہ مجھے ایک قافلہ، جو شام سے واپس آ رہا ہے، اس کا ایک اونٹ بھی گم ہو گیا جو بعد میں مل گیا۔ جب قافلے والوں نے پوچھا انہوں نے کہا: ''واللہ! انہوں نے سچ کہا۔

Marfat.com

وادی میں ہمارے اونٹ منتشر ہو گئے تھے اور ایک اونٹ بدک کر بھاگ گیا تھا۔ ہم اسے تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ پھر ہم نے ایک شخص کی آواز سنی۔ اس نے ہمیں بتایا کہ قافلے والو! تمہارا اونٹ فلاں جگہ موجود ہے' ہم اس جگہ گئے تو واقعی ہمارا اونٹ وہاں موجود تھا۔''

ان سب کے باوجود کفار مکہ شرمندہ ہو کر کہنے لگے'' محمد (ﷺ) ! تم تو جادو گر ہو''۔

اُمت کے لیے 3 عطیے، معراجِ مصطفیٰ ﷺ کا عظیم تحفہ

پیارے بچو! معراج کے موقع پر ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ کو تین عطیے مرحمت ہوئے۔

1. سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں جن میں اسلام کے عقائد، ایمان کی تکمیل اور مصیبت کا دور جلد ختم ہو جانے کی خوشخبری تھی۔
2. اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ آپ ﷺ کی امت کے وہ لوگ بخشے جائیں گے جو میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔
3. اُمت محمدیہ ﷺ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ (جو کہ کم کر کے پانچ کر دی گئیں۔) معراج سے قبل، مسلمان فجر اور عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، آپ ﷺ معراج سے امت کے لیے پانچ نمازوں کا تحفہ لائے، ان نمازوں کی ترتیب اور اوقات کی تعلیم دینے کے لیے جبریل امین نے عملی طور پر دو دن خانہ کعبہ میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی، بیت اللہ کے دروازے کے سامنے دائیں جانب امامت جبریل کا واقعہ پیش آیا، آج بھی بعض نمازوں میں امام کعبہ اسی جگہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھاتے ہیں۔

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کے خلیفہ اور جانشین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے صدیق کا لقب

پیارے بچو! جب نبی کریم ﷺ نے راتوں رات سفر بیت المقدس کیا، تو کچھ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہنے لگے "ابو بکر! خبر بھی ہے تمہارے دوست محمد (ﷺ) کہتے ہیں کہ انہوں نے کل کی رات آسمانوں کی سیر کی ہے، بھلا کوئی اس بات کی تصدیق کر سکتا ہے۔"

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اگر محمد ﷺ یہ فرماتے ہیں تو ضرور صحیح فرماتے ہیں" کافر بولے "ایسی عجیب بات کی بھی تصدیق کرتے ہو۔"

حضرت ابو بکر ﷺ نے فرمایا "میں تو اس سے بھی زیادہ عجیب باتوں کی تصدیق کر رہا ہوں۔" رسول اللہ ﷺ کے جب یہ واقعہ معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو "صدیق" کا لقب دیا۔ (حوالہ: المستدرک ۳/۶۲، ۶۳)

مکے سے باہر اور مدینہ طیبہ میں اسلام کی روشنی

پیارے بچو! عرب کے تین مشہور بازار تھے، بازار عکاظ' بازار مجنہ' بازار ذی مجاز۔ ہر سال بیرون مکہ سے لوگ بڑی تعداد میں یہاں آتے' آپ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے اور انہیں دعوت اسلام دیتے۔ (الفتح الربانی / ۲۰/ ۲۶۴)

طفیل دوسی قرآن سن کر مسلمان ہوئے۔ (سیرت حلبیہ/ ج ۲/ص ۴۶۷)

عیسائی وفد آیا مسلمان ہو کر گیا۔ سوید آئے قرآن سنکر مسلمان ہو گئے' بہت سے قبائل میں جا کر اسلام کی دعوت دی، جس میں قبیلہ اوس' خزرج' کندہ' بنو حنفیہ اور بنو مضر شامل تھے۔

حضور اکرم ﷺ مسلسل اسلام کی دعوت لوگوں کو پیش کرتے رہے، تنہا لوگوں سے ملتے رہے، بازروں میں جا کر ملاقات کی اور ہر ممکن کوشش کرتے رہے لیکن بجز چند حضرات کے جو مسلمان ہو گئے سب نے مذاق اڑایا اور ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے رہے۔

Marfat.com

فصل نمبر: 14

مدینہ منورہ میں اسلام کیسے پہنچا! لمحہ بہ لمحہ (سن 11 نبوی)

مدینہ میں اسلام سنہ 12 نبوی

پیارے بچو! بیرون مکہ میں جن ابتدائی سعادت مندوں نے اسلام قبول کیا، ان میں سے اوپر بیان کئے گئے ۵ افراد کے بعد چھٹے کا تعلق مدینہ کے قبیلہ خزرج سے ہے۔ان کے نام یہ ہیں:

- حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ۔
- حضرت عوف بن حارث بن رفاعہ (عوف بن عفراء رضی اللہ عنہ)۔
- حضرت رافع بن مالک بن عجلان رضی اللہ عنہ۔
- حضرت قطبہ بن عامر بن حدیدہ رضی اللہ عنہ۔
- حضرت عقبہ بن عامر بن نابی رضی اللہ عنہ۔
- جابر بن عبداللہ بن رئاب رضی اللہ عنہ۔

یہ لوگ سنہ ۱۱ نبوت سے حج کے لئے آنے والوں کے ہمراہ آئے تھے۔ ادھر اہل یثرب جب کبھی یہود کو جنگ وغیرہ میں زک پہنچاتے تو ان سے سنا کرتے تھے کہ ایک نبی اس وقت بھیجا جانے والا ہے۔اس کی بعثت کا زمانہ آن لگا ہے۔ہم اس کی معیت میں تمہیں عاد وارم کی طرح قتل کر ڈالیں گے۔ (سیرت ابن ہشام ۱/ ۴۲۹، ۵۴۱۔زاد المعاد، ۲/ ۵۰)

پہلی بیعت عقبہ سن 12 نبوی

وعدے کے مطابق اگلے سال سنہ ۱۲ نبوت کے موسم حج میں بارہ آدمی حاضر ہوئے۔ دس خزرج سے اور ۲ اوس سے۔خزرج کے ۱۰ آدمیوں میں سے حضرت جابر بن عبداللہ بن رئاب کو چھوڑ کر باقی پانچ تو وہی تھے جو پچھلے سال آ چکے تھے اور نئے ۵ یہ تھے:

Marfat.com

- حضرت معاذ بن حارث (معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ)
- حضرت ذکوان بن عبد القیس رضی اللہ عنہ
- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
- حضرت یزید بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ
- حضرت عباس بن عبادہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ

اور قبیلہ اوس کے دو آدمی یہ تھے:

- حضرت ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ عنہ
- حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ

یہ لوگ منیٰ کی گھاٹی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمع ہوئے۔ آپ نے انہیں اسلام سکھایا اور فرمایا کہ" آؤ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان سے گھڑ کر کوئی بہتان نہ لاؤ گے اور کسی بھلی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ اب جس شخص نے یہ ساری باتیں پوری کیں تو اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جو شخص ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کر بیٹھا، پھر اس دنیا ہی میں اسے اس کی سزا دی گئی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہے اور جو شخص ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کر بیٹھا، پھر اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا، تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، چاہے تو سزا دے اور چاہے تو معاف کر دے۔ اس پر ان لوگوں نے آپ سے بیعت کی"۔

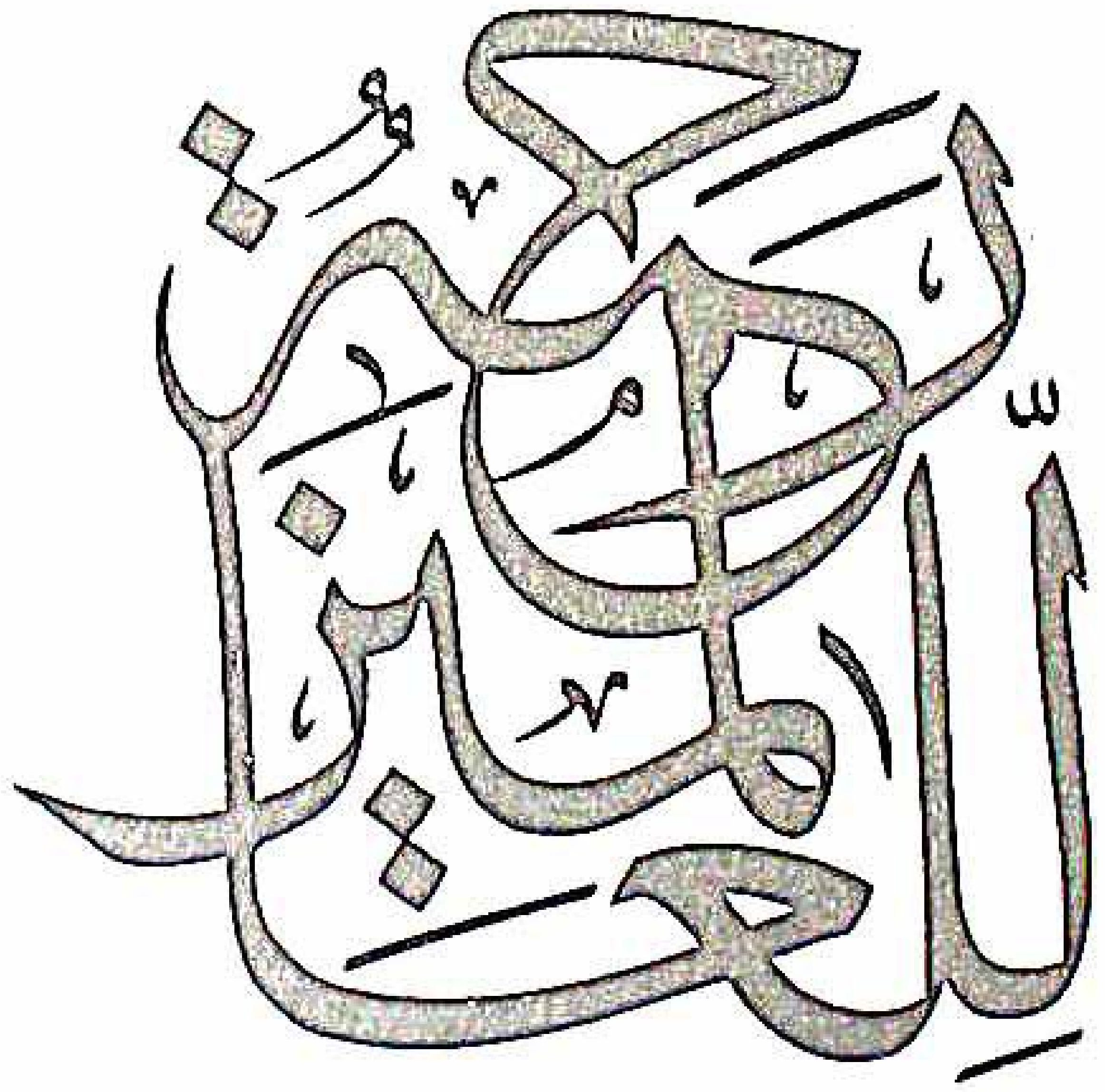

(صحیح بخاری، حدیث ۱۸، ۳۸۹۲، ۳۸۹۳، ۳۹۹۹، ۴۸۹۴، ۶۸۰۱، ۷۰۵۵، ۷۱۹۹، ۷۲۱۳، ۷۴۶۸)

Marfat.com

مسجد بیعہ: یہ مسجد اس جگہ تعمیر کی گئی ہے جہاں انصار صحابہ نے پیارے آقا ﷺ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی

Marfat.com

”صفہ“ مدینہ طیبہ میں سب سے پہلی دینی درس گاہ

پیارے بچو! اوس وخزرج کے لوگوں نے مل کر مدینہ طیبہ سے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک خط لکھا، کہ الحمد للہ مدینہ میں اسلام کی اشاعت اچھی خاصی ہو چکی ہے، آپ ﷺ کسی صاحب کو بھیج دیں تاکہ وہ ہم کو قرآن پاک پڑھائیں، اسلام کی باتیں سکھائے اور دین کی اشاعت میں ہماری رہنمائی کرے۔

آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اس کام کے لیے منتخب فرمایا اور مدینہ منورہ بھیج دیا، انہوں نے جاکر دینی درسگاہ کی بنیاد ڈالی اور کام شروع کیا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان میں ٹھہرایا، باجماعت نماز کا اہتمام کیا گیا۔ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کو ہر قبیلے میں لے جاتے اور انہیں اسلام کی دعوت دیتے، اسی طرح انصار کے گھروں اور خاندانوں میں جاکر اسلام کی دعوت دیتے اور قرآن سناتے، چنانچہ ایک ایک دو دو آدمی مسلمان ہو جایا کرتے تھے، حتیٰ کہ اسلام بالکل ظاہر ہو گیا اور انصار کے تمام گھروں اور بالائی حصہ میں پھیل گیا۔

(طبقات ابن سعد/۳/ص ۱۱۰)

قدیم مدینہ کا فضائی منظر

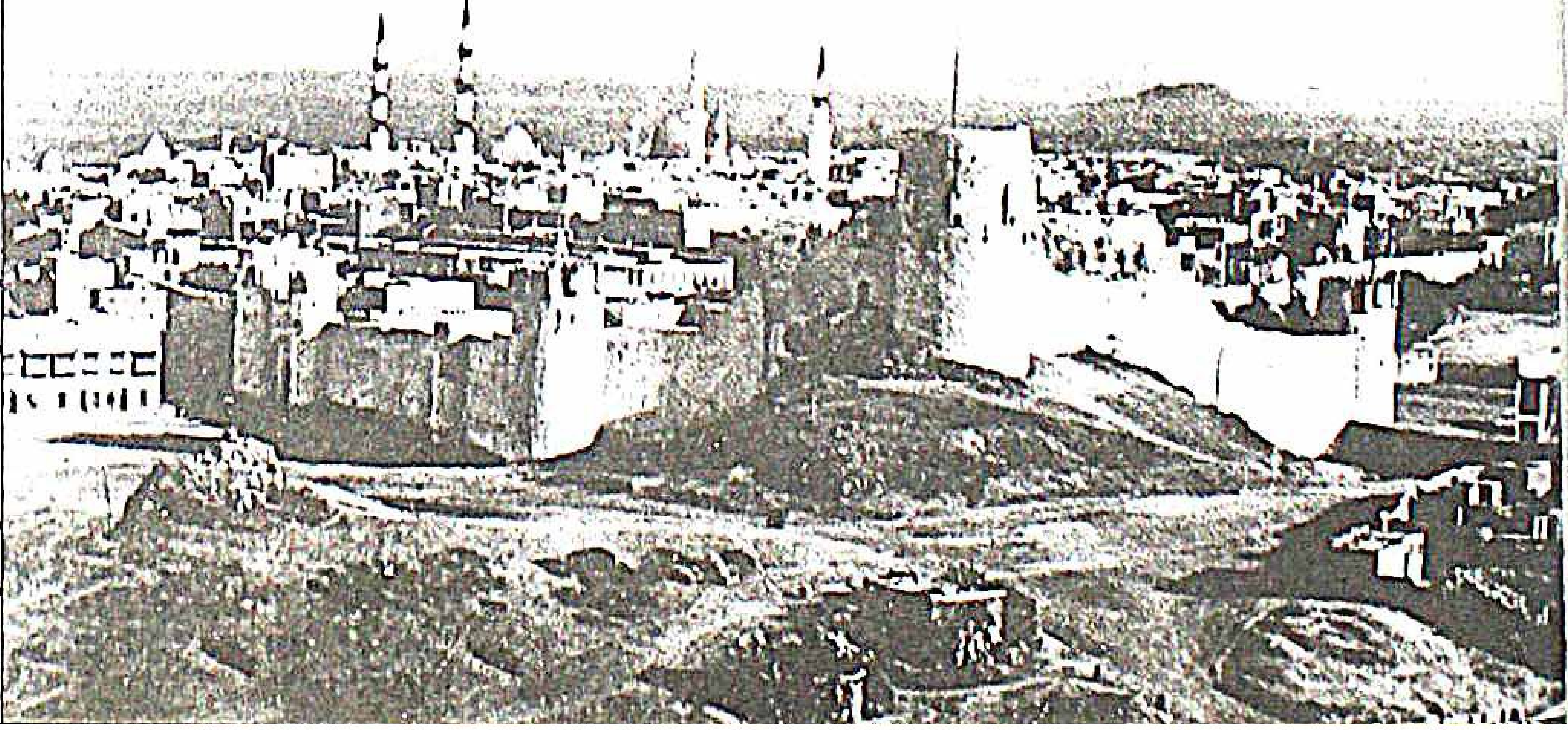

Marfat.com

دوسری بیعت عقبہ (سنہ ۱۳ نبوی) اسلام کا نور، مدینہ طیبہ میں

پیارے بچو! ایک ہی سال کی محنت کے بعد آئندہ سال حج کے موقع پر مدینہ سے پھر قافلہ آیا۔ نبوت کا بارہواں سال تھا' اس میں 73 مرد اور 2 عورتیں تھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کا بڑا استقبال کیا اور رات کے وقت ایک گھاٹی کے پاس ان سے دیر تک گفتگو فرمائی، جہاں وہ پچھلے دو سالوں میں اپنے محبوب ﷺ سے ملتے رہے تھے، سب نے عہد کیا اور بیعت کی: ''یا رسول اللہ ﷺ ہم ہر حال میں اس پر قائم رہیں گے اور آپ ﷺ کا ساتھ دیں گے۔''

تیہان کے بیٹے ابوالہیثم جو کہ مدینہ کے معزز لوگوں میں سے تھے عرض کیا: ''ایسا نہ ہو کہ اللہ آپ ﷺ کے فتح عطا فرمائے تو آپ ﷺ ہم کو چھوڑ کر اپنی قوم میں لوٹ آئیں۔''

یہ سن کر آپ ﷺ بے اختیار مسکرائے اور پھر فرمایا: ''نہیں، میرا خون تمہارا خون ہے، میری آبرو تمہاری آبرو ہے، میری امان تمہاری امان ہے، تم میرے اور میں تمہارا ہوں، جس کو تم معاف کرو گے' اس کو میں بھی معاف کروں گا، جس سے تمہاری جنگ ہوگی' اس سے میری بھی جنگ ہوگی اور جس سے تمہاری صلح ہوگی اس سے میری بھی صلح ہوگی''

اس کے بعد لوگوں نے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھا دیئے۔ سب ایک ساتھ بول اٹھے: ''مالی نقصان ہمیں گوارا ہے' سردار کا قتل ہونا بھی گوارا ہے، پر رسول اللہ ﷺ کو چھوڑنا گوارا نہیں۔''

''اللہ کے رسول عہد پر ہم قائم رہیں تو یہ بتایئے اس پر ہم کو کیا ملے گا؟''

آپ ﷺ نے جواب دیا: ''اللہ پاک کی رضا اور جنت۔'' یہ سن کر سب نے کہا کہ ہم اس پر راضی ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ ان حضرات نے اس عہد کو آخر دم تک پورا کیا، ان کی اولاد تک اس پر قائم رہی۔

(سیرت سید المرسلین ﷺ / سید صدیق احمد ندوی/ کراچی/ مجلس نشریات اسلام /۱۹۹۸ء/ص ۳۳)

Marfat.com

پ ﷺ نے نظم وانتظام کے لیے انصار کے بارہ نقیب مقرر فرمائے، یوں عقبہ کی یہ آخری بیعت
خیروخوبی ہوتی۔ (البدایه و النهایه)

یثار اور قربانیوں کی ایسی لازوال داستانیں رقم کیں، جن کی مثال قیامت تک ملنا مشکل ہے،
ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بھی اس محبت ووفا کی لاج رکھی، اپنا مرنا اور جینا انصارِ مدینہ کے ہاں
ہی بنایا، اور آج بھی انہیں عاشقوں کے جھرمٹ میں آرام فرما ہیں۔ یادگار کے طور پر آج اس جگہ
مسجد عقبہ (مسجد بیعت) قائم ہے۔

مسجد عقبہ کا اندرونی منظر جہاں انصار صحابہ نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی۔

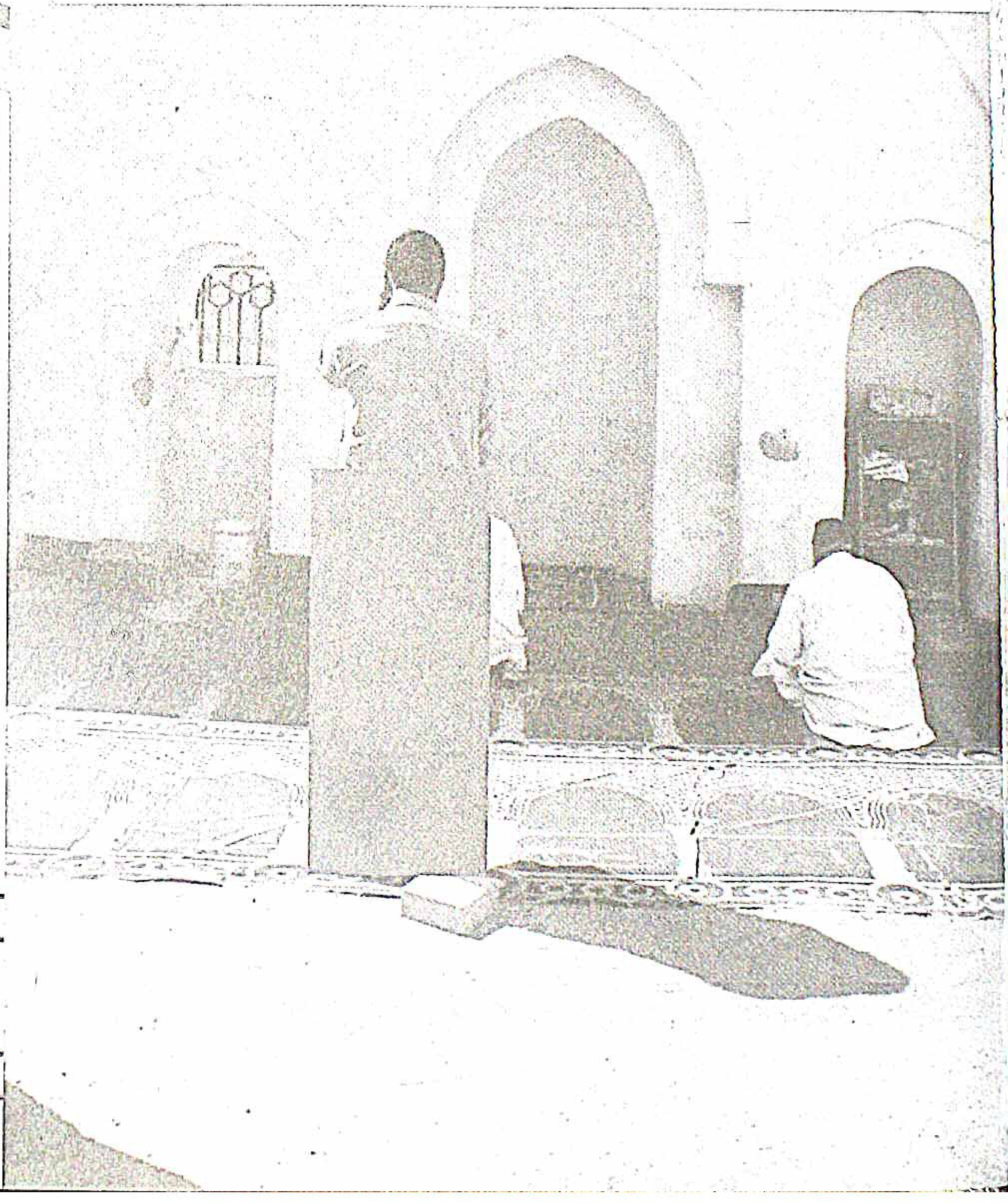

Marfat.com

باب نمبر: 4

پیارے نبی ﷺ کی مدنی زندگی

فصل نمبر: 1

ہجرت مدینہ: پیارے نبی ﷺ کی مکہ سے مدینہ روانگی

پیارے بچو! تیسری بیعت عقبہ میں جب انصار کے قبیلے نے رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک پر اسلام لانے اور آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے صحابہ کی مدد اور نصرت کرنے کی بیعت کرلی تو بہت سے مسلمانوں نے ان کی پناہ لی۔ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ لوگ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے جائیں اور اپنے انصاری بھائیوں سے جاملیں اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائی بنادیئے ہیں اور تمہیں ایسا گھر دیا ہے جس میں تم لوگ امن سے رہ سکتے ہو'' مسلمانوں نے اپنے گھربار' عزیز واقارب' بہن' بھائی' بیوی اور اولاد چھوڑ کر مدینہ جانا شروع کردیا اور یوں مسلمان جماعتوں کی شکل میں مدینہ منورہ روانہ ہونے لگے۔

1. سب سے پہلے مہاجر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبد الاسد تھے جنہوں نے مکے سے مدینہ کی طرف ہجرت کی، جبکہ قریش نے انہیں ہجرت حبشہ سے واپسی پر تکلیفیں بھی دی تھیں۔ انہوں نے بیعت عقبہ سے ایک سال قبل مدینے کا رخ کیا۔

(سیرۃ ابن ھشام : ۴۶۸/۱۔ صحیح مسلم : ۶۳۲/۲)

جب وہ ہجرت کرنے لگے تو اپنی زوجہ محترمہ ام سلمہ کو اونٹ پر بٹھایا۔ سلمہ اس وقت ام سلمہ کی گود میں تھا۔ جب اونٹ چل پڑا تو بنومغیرہ نے آ کر گھیر لیا اور کہا تو جاسکتا ہے لیکن ہماری لڑکی کو لے جا نہیں سکتا، اتنے میں بنوعبدالاسد بھی آ گئے انہوں نے کہا، تو ہمارے

Marfat.com

یلے کے بچے کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا، انہوں نے اونٹ کی مہار لے کر بٹھا دیا بنو
بدالاسد تو ماں کی گود سے بچہ چھین کر لے گئے اور بنو مغیرہ ام سلمہ کو لے کر چلے گئے۔ ابوسلمہ
بنی زوجہ اور لخت جگر کو اللہ کے سپرد کر کے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔

ام سلمہ ہر روز شام کے وقت اسی جگہ جہاں سے اس کا بچہ اور شوہر جدا ہوئے تھے
جاتیں، زار و قطار روتیں، آخر ان کے چچازاد بھائی کو رحم آیا۔ اس نے دونوں قبیلوں سے
کہا کہ ام سلمہ کو مع لخت جگر اس کے خاوند کے پاس جانے کی اجازت دے دی جائے آخر
م سلمہ اونٹ پر سوار ہو کر اکیلی مدینہ منورہ روانہ ہو گئیں۔ (سیرت ابن هشام / ص ١٦٨)

2 حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہجرت کے وقت عیاش اور ہشام بن عاص بھی
ان کے ساتھ مدینہ جانے کو تیار ہوئے تھے۔ عیاش تو روانگی کے وقت مخصوص جگہ پر پہنچ گئے
تھے، لیکن ہشام کو اہل مکہ نے گھیر لیا اور ان کو قید
کر دیا۔ ابوجہل اور ان کے بھائی حرث بھی یثرب
آن پہنچے۔ عیاش ان کے چچازاد بھائی تھے، تینوں
کی ماں ایک ہی تھیں۔ ابوجہل اور حرث نے عیاش

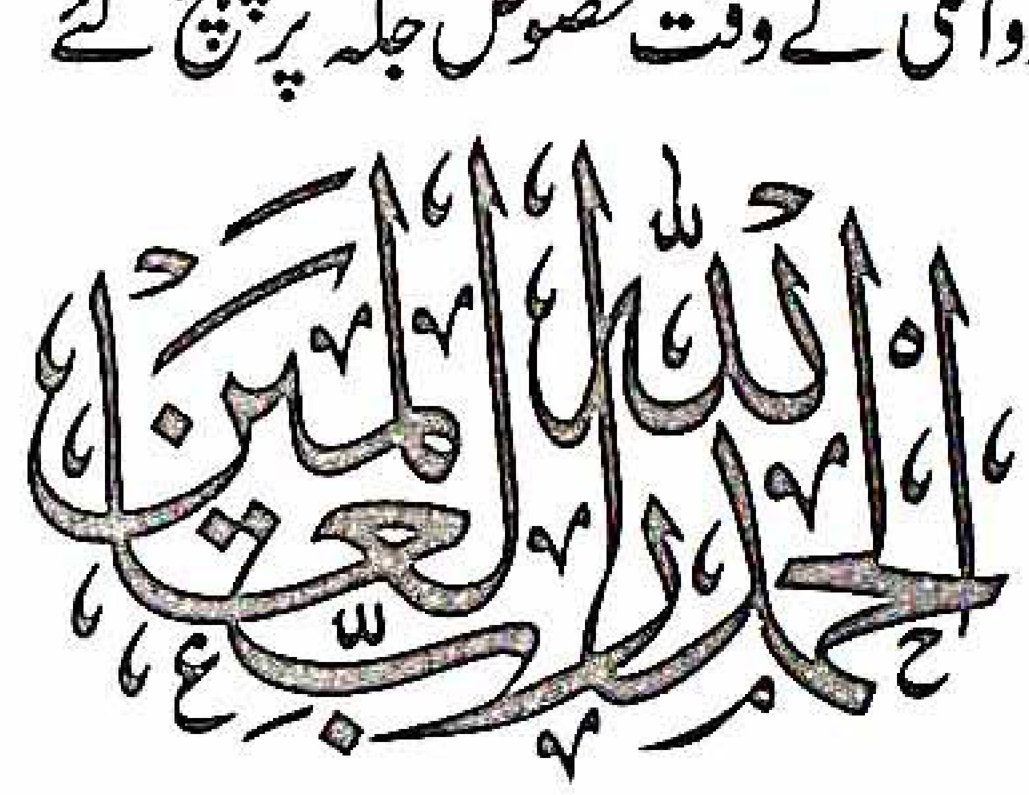

سے کہا: "تمہاری والدہ نے قسم کھائی ہے کہ عیاش کا منہ دیکھنے تک نہ سر میں کنگھی کروں گی
اور نہ سائے میں بیٹھوں گی، اس لیے ہمارے ساتھ چلیں اور ماں کی قسم پوری کر آئیں۔"
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیاش سے کہا کہ مجھے ان کی گفتگو سے غداری اور فریب کی بو آتی ہے ان
کے ساتھ نہ جائیے۔ تاہم وہ ماں کی قسم پوری کرنے کے لیے ان کے ساتھ چل دیئے۔ مکہ
پہنچنے سے قبل دونوں بھائیوں نے عیاش کو اپنی گرفت میں لیکر مشکیں باندھ لیں اور مکہ لائے،
آخر عیاش کو ہشام کے ساتھ قید کر دیا۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ کی
تمنا کو پورا کرنے کے لیے ولید بن مغیرہ مکے آئے اور رات کی تاریکی کے پردے میں
قید خانہ سے دونوں کو نکال کر لے گئے۔ (سیرت ابن هشام / ص ١٦٧)

Marfat.com

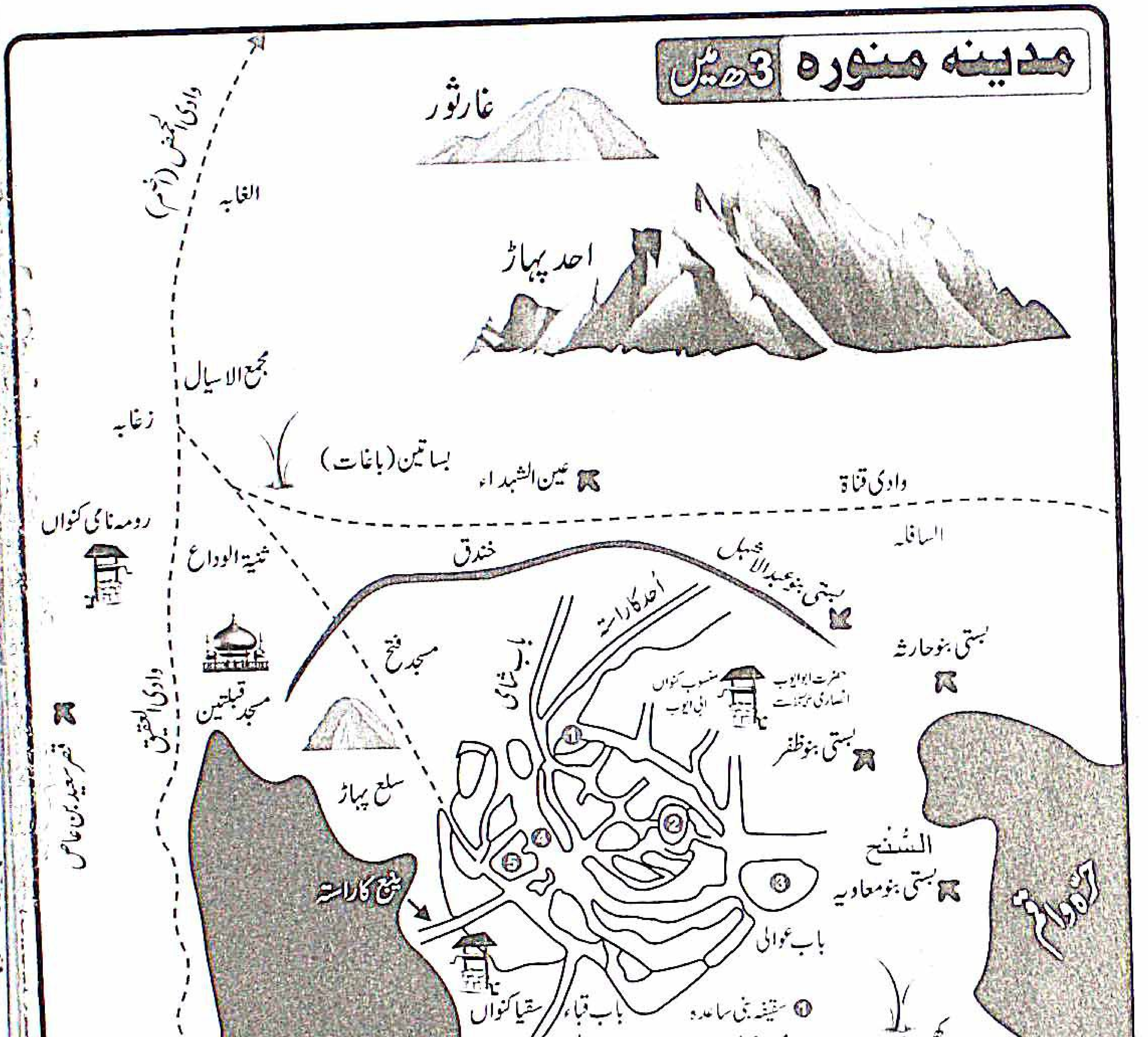
مدینہ منورہ 3ھ میں
غار ثور
احد پہاڑ
الغابہ
مجمع الاسیال
زغابہ
بساتین (باغات)
عین الشہداء
وادی قناة
رومہ نامی کنواں
ثنیۃ الوداع
خندق
السافلہ
بستی بنو عبد الاشہل
احد کا راستہ
مسجد فتح
مسجد قبلتین
بستی بنو حارثہ
بستی بنو ظفر
سلع پہاڑ
السنح
بستی بنو معاویہ
ینبع کا راستہ
حرۂ واقم
باب عوالی
باب قباء
سقیا کنواں
1 سقیفہ بنی ساعدہ
2 مسجد نبوی
3 باب الجمعہ البقیع
4 سوق المناخہ
5 مسجد غمامہ
کھجور کے باغات
وادی العقیق
قصر سعید بن عاص
وادی بطحان
بنو قینقاع کی سابقہ بستی
غرس کنواں
وادی مہزور
عروہ کنواں
حرۂ وبرہ
مسجد جمعہ
اریس کنواں
بستی بنو قریظہ
کھجور کے باغات
مسجد قباء
ذوالحلیفہ
العالیہ
بستی بنو نضیر
دار سعد بن خیثمہ
دار کلثوم بن ہدم
عیر پہاڑ
قلعہ کعب بن اشرف

Marfat.com

...رالندوہ (کفار کی پارلیمنٹ) میں پیارے نبی ﷺ کے قتل کا مشورہ

پیارے بچو! جب مکہ سے مسلمان ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور خود حکم الٰہی کے منتظر ...ے، مکہ کے باہر اطراف میں لوگ مسلمان ہو چکے تھے، وہ جان نثاری کا ثبوت دے رہے ...ے، قبیلہ دوس ایک محفوظ قلعہ کا مالک تھا، اس کے رئیس طفیل بن عمرو نے اپنا قلعہ پیش کیا ...ن آپ ﷺ نے انکار فرمایا۔ (صحیح مسلم / جلد ۱ / باب الدلیل علی ان قاتل نفسہ لایکفر)

نبوت کا تیرہواں سال تھا، صحابہ کرام ہجرت کر کے مدینہ جا چکے تھے۔ پُرامن فضا میں ...زادی سے زندگی بسر کر رہے تھے، اسلام کی نورانی شعاعیں ارد گرد قبائل میں پھیل رہی ...یں اور اسلام کی قوت میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ کفار کی نظروں کے سامنے تمام ...رشات ایک ایک کر کے آنے لگے۔ اپنی ناکامیوں کی بھیانک جھلک دیکھنے لگے، اپنے ...ستقبل کو محفوظ کرنے کے لیے دارالندوہ میں خفیہ اجلاس ہوا، جس میں قریش کے مشہور ...بائل کے روساء ابوجہل، جبیر بن مطعم، شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ، ابوسفیان بن حرب، ...ضرت بن حارث، امیہ بن خلف، زمعہ بن الاسود اور حکیم بن حزام موجود تھے۔

کفار کی پارلیمنٹ میں پیارے نبی ﷺ کے قتل کی قرارداد

پیارے بچو! کفار کی پارلیمنٹ دارالندوہ میں اجلاس شروع ہوا، ہر سردار نے اپنی اپنی رائے دی۔ سب سے آخر میں ابوجہل بولا اور اس نے روساء سے مخاطب ہو کر کہا: ''عرب کے ہر ایک مشہور قبیلے سے ایک ایک جواں مرد لیا جائے اور وہ سب رات کی تاریکی میں محمد (ﷺ) کے گھر کا محاصرہ کر لیں، جب وہ علی الصبح نماز کے لیے باہر نکلے، تو سب اس پر حملہ آور ہو کر قتل کر دیں، اس صورت میں خون تمام قبائل میں بٹ جائے گا، اکیلے ہاشم تمام قبائل کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔'' آخر کار، سب نے اس پر اتفاق کیا اور یوں یہ قرارداد منظور ہو گئی۔ (سیرت سید البشر ﷺ / چوہدری غلام رسول / علم و عرفان پبلیشرز / ص ۱۶۷)

Marfat.com

اولین مہاجرین: نورِ اسلام کی کرنیں

پیارے بچو! حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اولین مہاجرین میں سے تھے جو لوگوں کو قرآن سنایا کرتے۔

(صحیح البخاری ،فتح الباری / ج۷/ ص ۲۶۰)

پھر ان کے بعد مدینہ کی طرف جانے والے بیس صحابہ میں سے حضرت بلال بن رباح، سعد بن ابی وقاص، عمار بن یاسر اور پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم تھے۔

(صحیح البخاری (فتح الباری / ج۷/ ص ۲۶۰)

تمام صحابہ کرام ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے، مکے میں آنحضرت ﷺ ‘ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رہ گئے تھے۔ یہ واقعہ بھی پیارے رسول ﷺ کے کردار پر روشنی ڈالتا ہے، پہلے صحابہ کرام کو مکہ سے جانے کو کہا، خود مکہ میں ہی قیام فرمایا۔ رسول اللہ اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی اجازت کے منتظر رہے۔

(سیرۃ النبی ﷺ / سید ابو الحسن ندوی مترجم ڈاکٹر کرنل فیوض الرحمان/ لاہور/مکتبہ مدینہ / ص ۷۹)

اگر آپ پہلے مکے سے چلے جاتے تو کس نے اعتراض کرنا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو اپنی جانیں نچھاور کرنے کو تیار رہتے تھے، رسول اللہ ﷺ کو اپنی حفاظت کے لیے اللہ پر بھروسہ تھا نہ کہ ظاہری اسباب پر۔

شیرِ خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے بستر مبارک پر

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتادیا کہ مجھے ہجرت کی اجازت ہو چکی ہے، میرے بستر پر آپ کو سونا ہے اور مکے والوں کی امانتیں ان کے حوالے کرنی ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قریش باوجود دشمنی کے اپنی امانتیں، آپ ﷺ کے پاس رکھا کرتے تھے۔

Marfat.com

جو چادر آپ ﷺ سوتے وقت اوڑھا کرتے تھے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کر کے فرمایا: ''یہ اوڑھ کر سو جانا، اور لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ منورہ پہنچ جانا، انشاء اللہ وہیں ملاقات ہوگی، تمہارے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آئے گا۔'' (سیرت حلبیہ / ج۳/ ص ۷۸)

یہ سخت خطرہ کے موقع تھا، آپ ﷺ کے بستر پر سونا اپنی جان خطرے میں ڈالنا تھا، آپ رضی اللہ عنہ تلواروں کے سائے میں بستر رسول ﷺ پر سو گئے۔ کفار کے مقرر کردہ نوجوانوں نے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ (حوالہ: سیرت ابن ھشام ۱/ ۴۸۳)

رات کی تاریکی میں نور کی کرن، دین کی روشنی

پیارے بچو! تہائی رات گزری، آنحضرت ﷺ رات کی تاریکی میں قریش کے نوجوانوں کے گھیرے کو چیرتے ہوئے اور ان کی تمام تر پہرے داری، ہوشیاری اور چالاکی پر پردہ ڈالتے ہوئے 'اللہ کی حفاظت میں گھر سے نکلے۔

سید الکونین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے جو کہ ہجرت کا سارا سامان تیار کیے ہوئے تھے، دو تیز رفتار اونٹنیاں کھڑی ہوئی تھیں، راستہ کی رہنمائی کرنے کے لیے عبداللہ بن اریقط نامی فرد اجرت پر مقرر کیا گیا تھا، جبکہ آپ ﷺ کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ اور ایک اور شخص جس کو راستے کی واقفیت تھی، اس کا نام عبداللہ بن اریقط الدیلی تھا، اس کو رہنمائی کے لیے ساتھ لیا تھا۔

حزورہ ٹیلے پر کھڑے ہو کر کعبے پر نگاہ دوڑائی اور فرمایا: ''مجھے معلوم ہے کہ تو کرہ ارض پہ سب سے بہتر جگہ ہے، اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر مجھے میری قوم یہاں سے نہ نکالتی تو میں کبھی تجھے نہ چھوڑتا۔'' (سنن الترمذی)

اس کے بعد آپ ﷺ جبل ثور کی طرف روانہ ہو گئے۔ حزورہ ایک اونچا سے ٹیلہ تھا، اسی جگہ پہ عمر رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں اپنے احباب کے ساتھ بیٹھے تھے اور اسی جگہ سے اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کی نیت سے چلے تھے۔ (تاریخ مکہ مکرمہ / ص ۸)

Marfat.com

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ غارِ ثور میں

پیارے بچو! یہ جمعرات کی رات اور ربیع الاول کی چاند رات تھی، آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ہمسفری کا شرف بخشا تھا، تھوڑا سے کھانا پینا لے کر پچھلے دروازے سے نکل کر شہر کی جنوبی سمت، غار ثور کی طرف چل پڑے۔ اس کی چڑھائی مشکل تھی، راستہ سنگلاخ تھا، چلنے سے رسول کریم ﷺ کے پاؤں زخمی ہو گئے اور ٹھوکر لگنے سے بھی تکلیف ہو رہی تھی، وفادار اور جانثار دوست حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو کندھوں پر اٹھا لیا، اور غار کے منہ پر پہنچ کر اتارا، غار میں پہنچے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پہلے غار کے اندر داخل ہوئے' غار کو صاف کیا، پھر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اندر تشریف لے آئیں۔'' غار کے سوراخ بند کیے، ایک سوراخ کو بند کرنے کے لیے کچھ نہ ملا تو اس میں اپنی ایڑی رکھ دی، اسی سوراخ میں سانپ تھا۔

آپ ﷺ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گود میں سر رکھ کر سو گئے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایڑی کو سانپ نے ڈس لیا، انہوں نے درد سے کراہنے کی آواز کو پست رکھنے کی کوشش کی، ہل بھی نہیں رہے تھے، کہ رسول اللہ ﷺ کے آرام میں خلل واقع نہ ہو، مگر درد کی شدت کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے۔ آنسو کے قطرے رسول اللہ ﷺ کی رخ انور پر گرے، آپ ﷺ بیدار ہو گئے، دیکھا کہ ابو بکرؓ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوری بات بتائی، آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک لگایا تو زہر کے اثرات ختم ہو گئے۔

(سیرت حلبیہ / ج ۲/ص ۹۸)

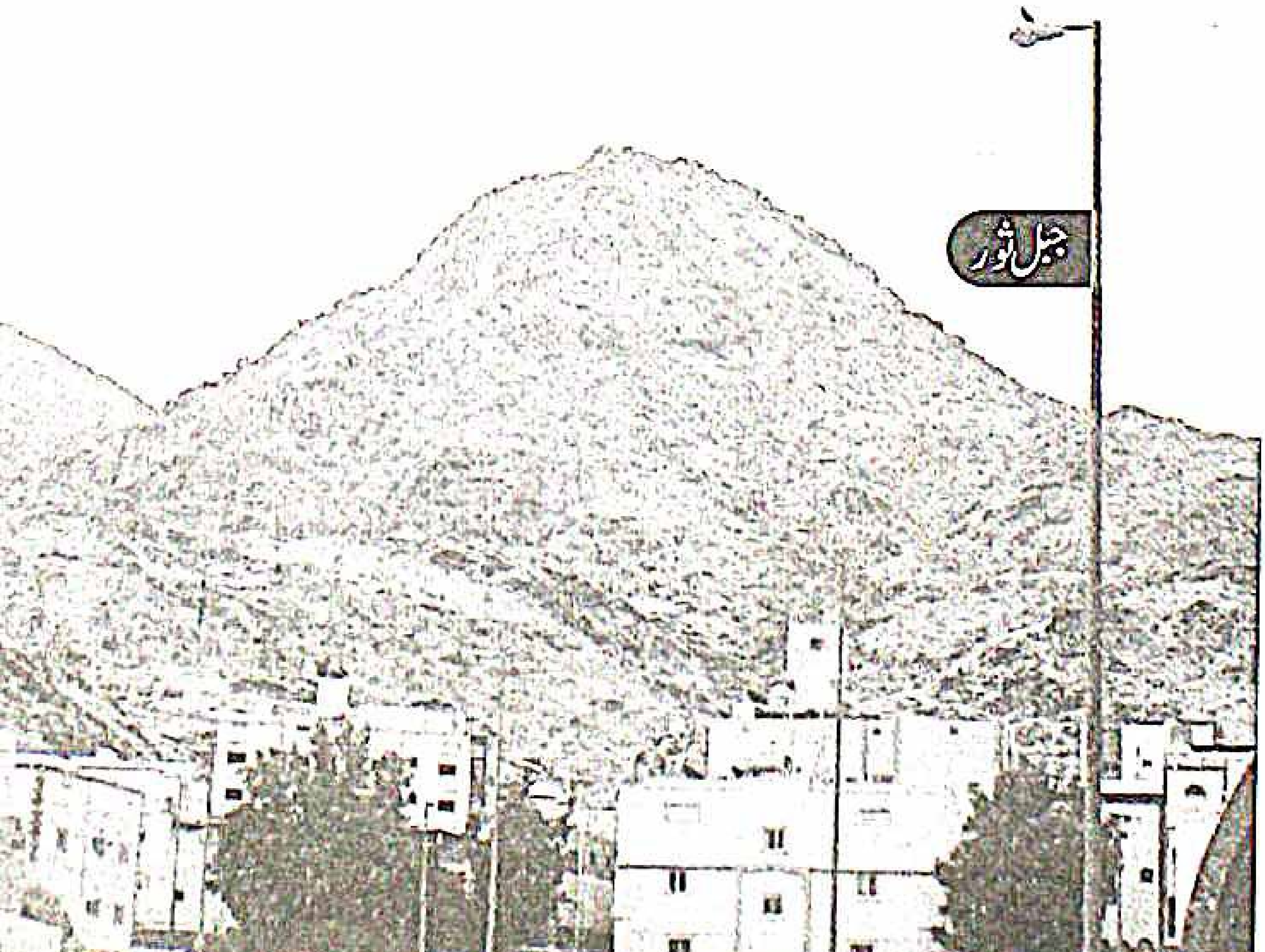

آپ ﷺ نے غار ثور میں تین راتیں قیام فرمایا۔

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قید کرنا

پیارے بچو! دوسری طرف مکے میں صبح ہوتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بستر سے اٹھے پہرہ داروں نے دیکھا کہ سویا ہوا شخص تو علیؓ ہیں۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''محمد (ﷺ) کہاں ہے؟''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا میں پہرہ دے رہا تھا؟ تم لوگوں نے انہیں نکل جانے دیا اور وہ نکل گئے۔''

نوجوان غصہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑے اور ان پر تشدد کیا، خانہ کعبہ تک پکڑ کر لائے اور قید میں ڈال دیا لیکن بعد میں رہا کر دیا۔

(طبری /ص ۲۴۵، ابن ہشام جلد ۱/ص ۴۸)

کفار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پر

پیارے بچو! پھر وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر آئے دستک دی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا باہر نکلی، ابو جہل نے پوچھا: ''لڑکی تیرا باپ کہاں ہے؟''

وہ بولی: ''مجھے علم نہیں ہے۔'' ابو جہل نے ایسا طمانچہ مارا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے کان کی بالی نیچے گر گئی۔

(تاریخ طبری / ۲۴۷)

پیارے نبی ﷺ کے سر کی قیمت

پیارے بچو! مکے کے چودہ مشرک سرداروں نے جنہوں نے آپ ﷺ کے قتل کا فیصلہ کیا تھا، جب اس قتل میں ناکام رہے، تو انہوں نے اعلان کیا: ''جو بھی محمد ﷺ کو پکڑ کر لائے گا، سو اونٹ انعام پائے گا۔'' ہر ایک چاہتا تھا کہ یہ سو اونٹ اسی کو ملیں، اس لالچ کے پیچھے وہ دیوانے تھے، کیسی تھکان، اور کیسی زحمت، سب سے بیگانہ تھے۔

Marfat.com

غار ثور کا راز

پیارے بچو! یہ راز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اہل بیت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور ایک غلام عامر بن فہیرہ تک محدود تھا۔ عبداللہ بن ابی بکر نوخیز نوجوان تھے، رات کو غار ثور میں چلے جاتے اور وہیں سوتے۔ علی الصبح شہر چلے آتے، قریش کے مشوروں کا پتہ لگاتے، شام کو آنحضرت ﷺ کو بتا دیتے۔ غلام عامر بن فہیرہ رات گئے وہاں بکریاں چرا کر جاتا، نبی کریم ﷺ دودھ بقدر ضرورت لے لیتے اور پھر وہ تمام نقش قدم مٹا دیتا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا غار ثور کے لئے سامان سفر تیار کرنا

پیارے بچو! حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے سفر کا سامان کیا' گھر سے وہ ایک ناشتہ دان میں کھانا اور پانی سے بھرا ہوا مشکیزہ لائی تھیں، ان دونوں کو اونٹنی پر رکھنا تھا مگر باندھنے کے لیے کوئی بندھن نہیں تھا، اس لیے پریشان ہوئیں کہ کیا کریں؟ پھر ایک ترکیب سمجھ میں آئی۔ نطاق (کمر میں باندھنے والا کپڑا) کو پھاڑ کر، انھوں نے دو ٹکڑے کیے اور ایک سے ناشتہ دان اور ایک سے مشکیزہ باندھا، یہی وجہ ہے کہ وہ ذات النطاقین (نطاقوں والی) کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

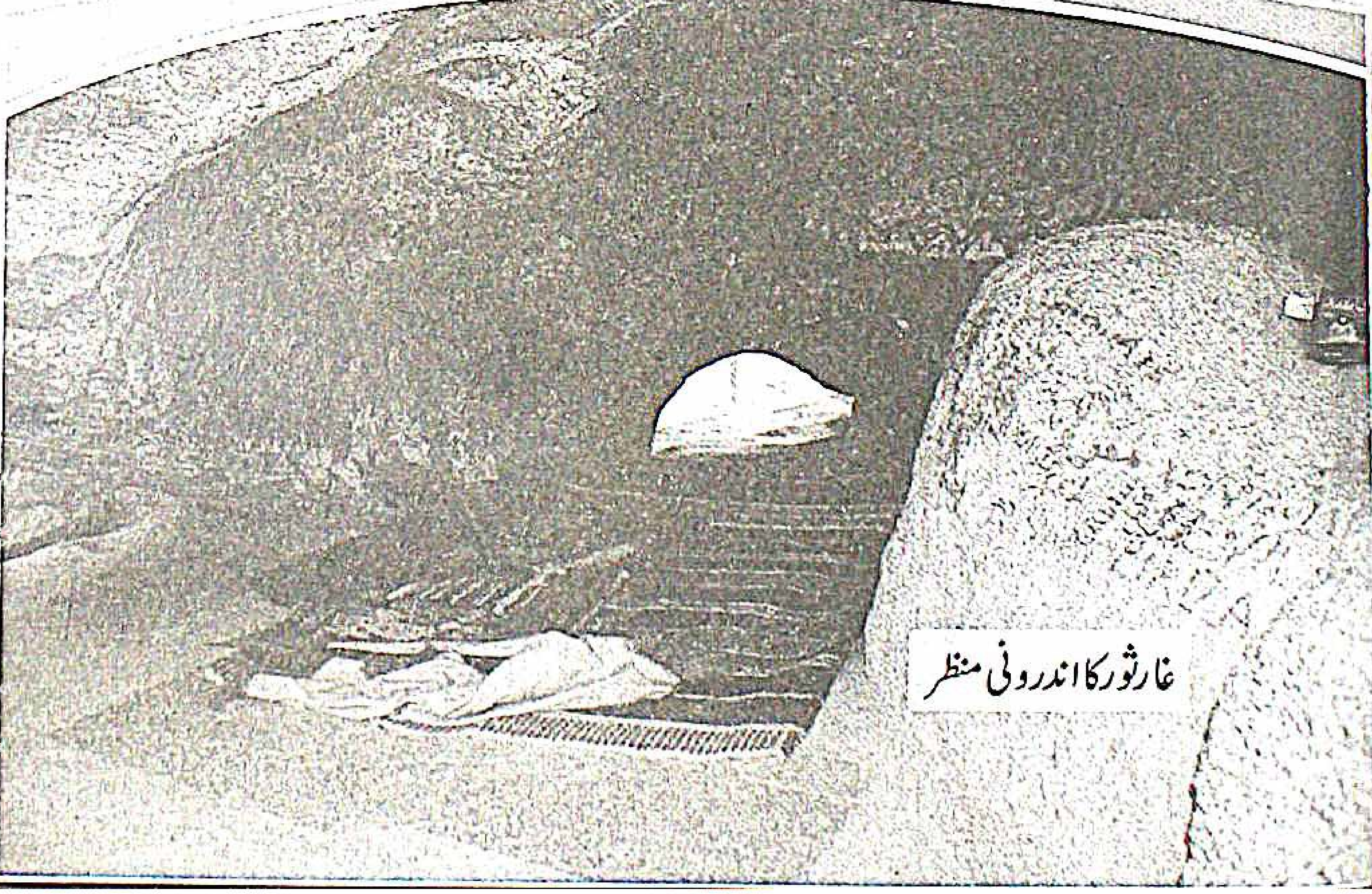

غار ثور کا اندرونی منظر

Marfat.com

راہِ ہجرت میں پُرخطر لمحات اور اللہ کی مدد و نصرت

پیارے بچو! کفار مکہ قدموں کے نشانات دیکھ کر پیچھا کرتے کرتے غار کے دہانے تک آ پہنچے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قدموں کی آوازیں، شور شرابہ سن کر گھبرائے، آپ رضی اللہ عنہ پریشانی کے عالم میں ہمارے پیارے نبی ﷺ سے سرگوشی کرنے لگے، یارسول اللہ ﷺ وہ تو پہنچ گئے، عزم و استقلال کے پہاڑ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: ''غم نہ کر، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔''

(الروض الانف/ ج ۲/ص ۳۱۷)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب اپنے سر پر کفار کے قدموں کو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سے کہا: ''اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف نظر کی تو دیکھ لے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! آپ کا ان دو آدمیوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کا تیسرا ساتھی اللہ تعالیٰ ہے۔''

(صحیح مسلم)

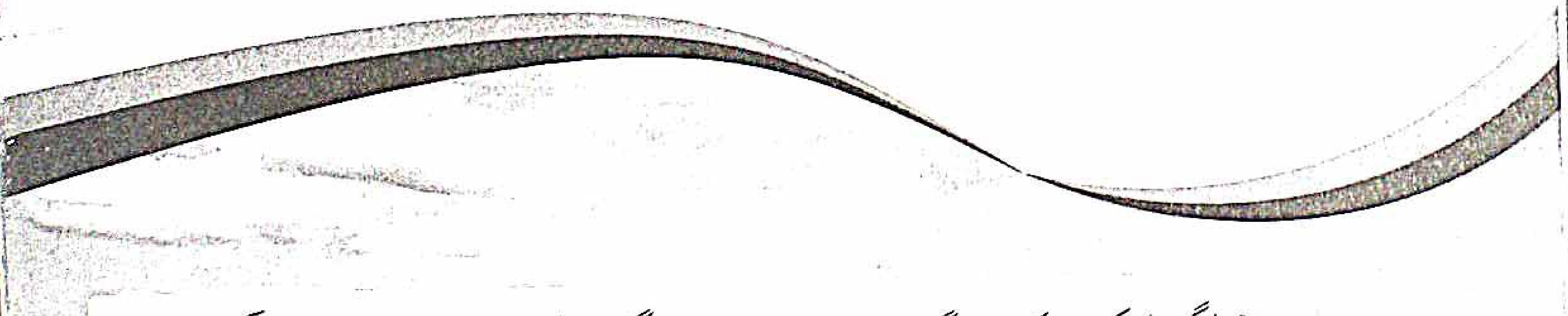

مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے سراقہ کے گھوڑے کو زمین نے اپنے اندر آدھا کھینچ لیا تھا۔

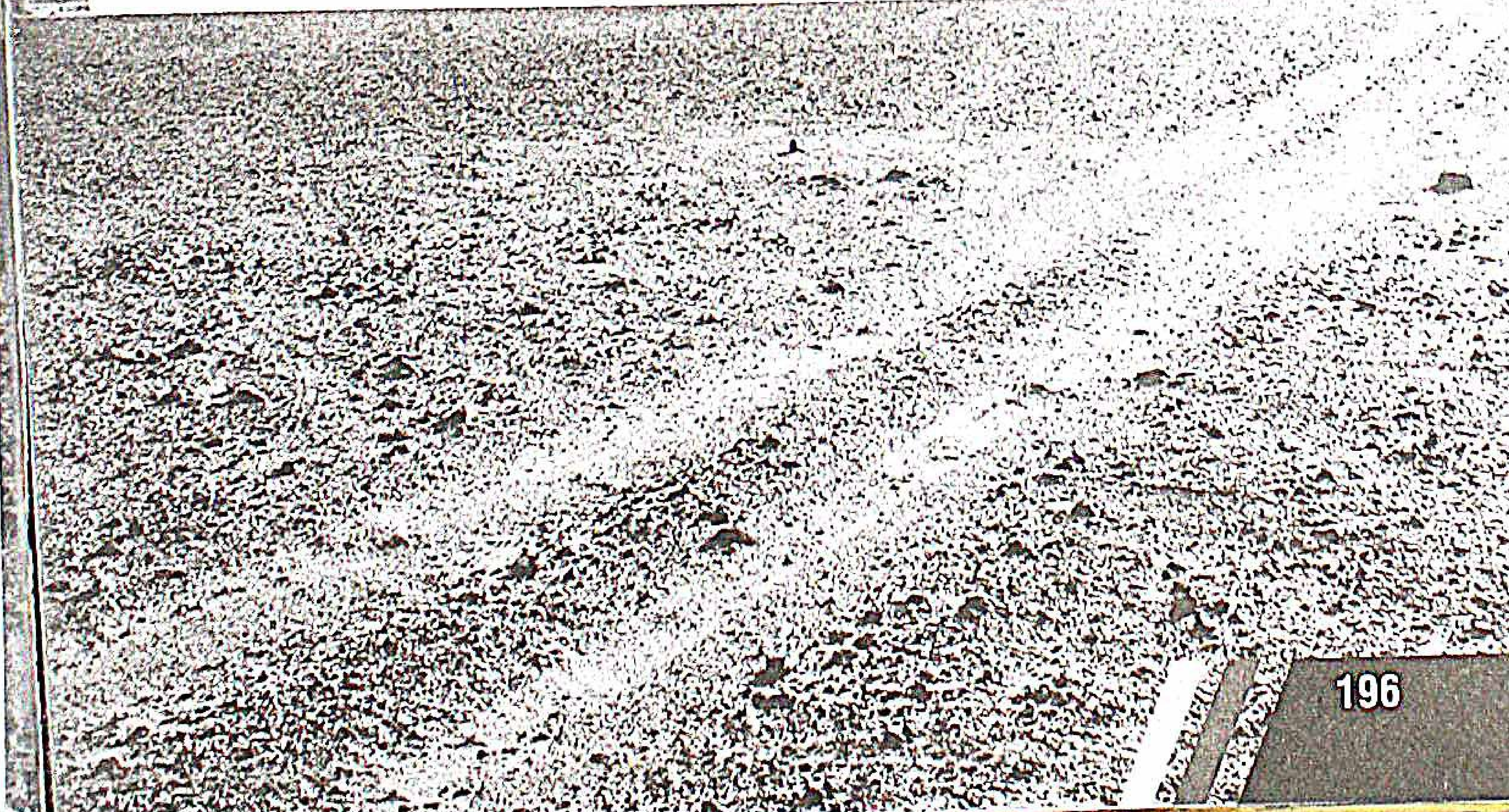

Marfat.com

سراقہ بن مالک پیارے نبی ﷺ کے نقش قدم پر

پیارے بچو! سراقہ کہتا ہے کہ' قریش نے اشتہار دے دیا تھا کہ جو شخص محمد (ﷺ) یا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے لائے گا اس کو سو اونٹ بطور انعام دیئے جائیں گے۔اس دوران میں جب کہ میں اپنی قوم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، تو ہمارا ہی ایک شخص آ کر ہم پر کھڑا ہوا اور کہا: ''بخدا میں نے ابھی ابھی تین افراد کا ایک قافلہ جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں سمجھا ہوں کہ وہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھی ہیں۔''

سراقہ نے بتایا ''میں نے اسے آنکھ کا اشارہ کیا کہ چپ رہ۔'' تب میں نے کہا: ''یہ تو بنو فلاں ہیں، اپنی گمشدہ چیز کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔''

اس نے کہا: ''شاید کہ وہی ہوں۔'' پھر وہ خاموش ہو گیا۔

سراقہ نے کہا: ''میں تھوڑی دیر ٹھہرا رہا، پھر اٹھا اور اپنے گھر میں داخل ہوا۔تب میں نے اپنے گھوڑے کے بارے میں حکم دیا، کہ وہ وادی بطن میں میرے سپرد کیا جائے اور اپنے اسلحہ سے متعلق حکم دیا کہ وہ گھر کے عقب سے میرے حوالے کیا جائے، پھر میں نے اپنا ترکش لیا، جس سے میں فال نکالا کرتا تھا۔ میں نے تیر پر ''پر'' لگایا اور اس کے ساتھ فال نکالی۔فال وہ نکلی جو مجھے ناپسند تھی۔یعنی ''اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گا''۔ مجھے امید تھی کہ میں آپ ﷺ کو قریش کے پاس لوٹا دوں گا اور سو اونٹنیاں حاصل کرلوں گا۔ چنانچہ میں آپ ا کے تعاقب میں سوار ہو گیا۔

ادھر سید الکونین اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سفر کی تیاری کر ہی رہے تھے۔حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سراقہ کو آتے دیکھ لیا، عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! اب تو ہم پکڑ لیے گئے۔'' مگر آپ ﷺ نے بہت ہی سکون کے ساتھ فرمایا: ''ابو بکر رضی اللہ عنہ گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'' (سورۃ التوبہ/ آیت نمبر ۴۰)

Marfat.com

سراقہ: 100 اونٹوں کے لالچ میں

سراقہ نے گھوڑے کو تیز کیا اور قریب آ گیا، لیکن گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ زمین پر گر پڑا، ترکش سے فال کے تیر نکالے، کہ حملہ کرنا چاہیے یا کہ نہیں؟ جواب میں "نہیں" نکلا، لیکن سراقہ کے لالچی دل پر 100 اونٹوں کا انعام مسلط تھا۔ وہ پھر اٹھا، اس دفعہ بھی گھوڑے نے ٹھوکر کھائی، سراقہ اس کی پشت سے گر کر زمین پر الٹا گر پڑا۔

اس کے بعد سراقہ نے امان کے ساتھ انہیں پکارا تو وہ لوگ ٹھہر گئے اور آواز دی "میں سراقہ بن جعشم ہوں" اس نے کچھ کہنے کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے اجازت دی اور اس نے قریش کے اشتہار کی خبر دی اور پھر آپ ﷺ سے درخواست کی کہ مجھ کو امان کا پروانہ لکھ دیجئے، چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر معاہدہ امن تحریر کرایا۔

(بخاری کتاب الفضائل باب الھجرة/ ج ۴/ ص ۲۵۷)

اس نے کچھ زادراہ پیش کیا مگر آپ ﷺ نے قبول نہیں فرمایا۔ (فتح الباری/ ج۷/ص ۲۳۸)

جب سراقہ جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سراقہ! اس وقت تیری کیا حالت ہوگی جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے شاہی کنگن پہنائے جائیں گے۔" سراقہ جنگ احد کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں، مدائن فتح ہوا تو کسریٰ کا تاج اور زیورات فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھے گئے، کنگن دیکھتے ہی رسول کریم ﷺ کی پیش گوئی ذہن میں آ گئی، فوراً سراقہ کو بلایا، اس کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن پہنائے اور بے ساختہ زبان سے نکل گیا "اللہ اکبر! اللہ کی بڑی شان ہے جس نے کسریٰ کے کنگن سراقہ اعرابی کے ہاتھوں میں پہنائے۔"

(سیرت حلبیہ/ ج ۳/ ص ۱۲۴)

رسول کریم ﷺ اپنے وفادار ساتھیوں کے ساتھ غیر معروف راستہ پر لگاتار سات دن جھلسا دینے والے دھوپ میں چلتے رہے۔

Marfat.com

ہجرت کے تاریخی واقعات و معجزات (یکم ہجری)

پیارے بچو! اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مدینہ کی طرف ہجرت کا انتخاب وحی الٰہی سے ہوا، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے سرزمین نخلستان کی طرف ہجرت کررہا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ وہ یمامہ یا حجر ہوگا، تو اچانک میرے سامنے مدینہ کا شہر تھا۔ (صحیح البخاری (فتح الباری: ۲۲۶/۷)، صحیح مسلم: ۱۷۷۹/۴)

آپ ﷺ کا چہرے کو ڈھانپنا اس خطرے کی نشاندہی کرتا ہے جو آپ ﷺ کے آس پاس تھا، چونکہ قریش آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کیے ہوئے تھے لہٰذا ان کا آپ ﷺ کی نقل و حرکت کی تاک میں ہونا لازمی تھا۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

"وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب کہ منکرین حق تیرے خلاف تدبیریں سوچ رہے تھے کہ تجھے قید کردیں یا قتل کر ڈالیں یا جلاوطن کردیں۔ وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی چال چل رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔"

(سورہ الانفال / آیت نمبر ۳۰)

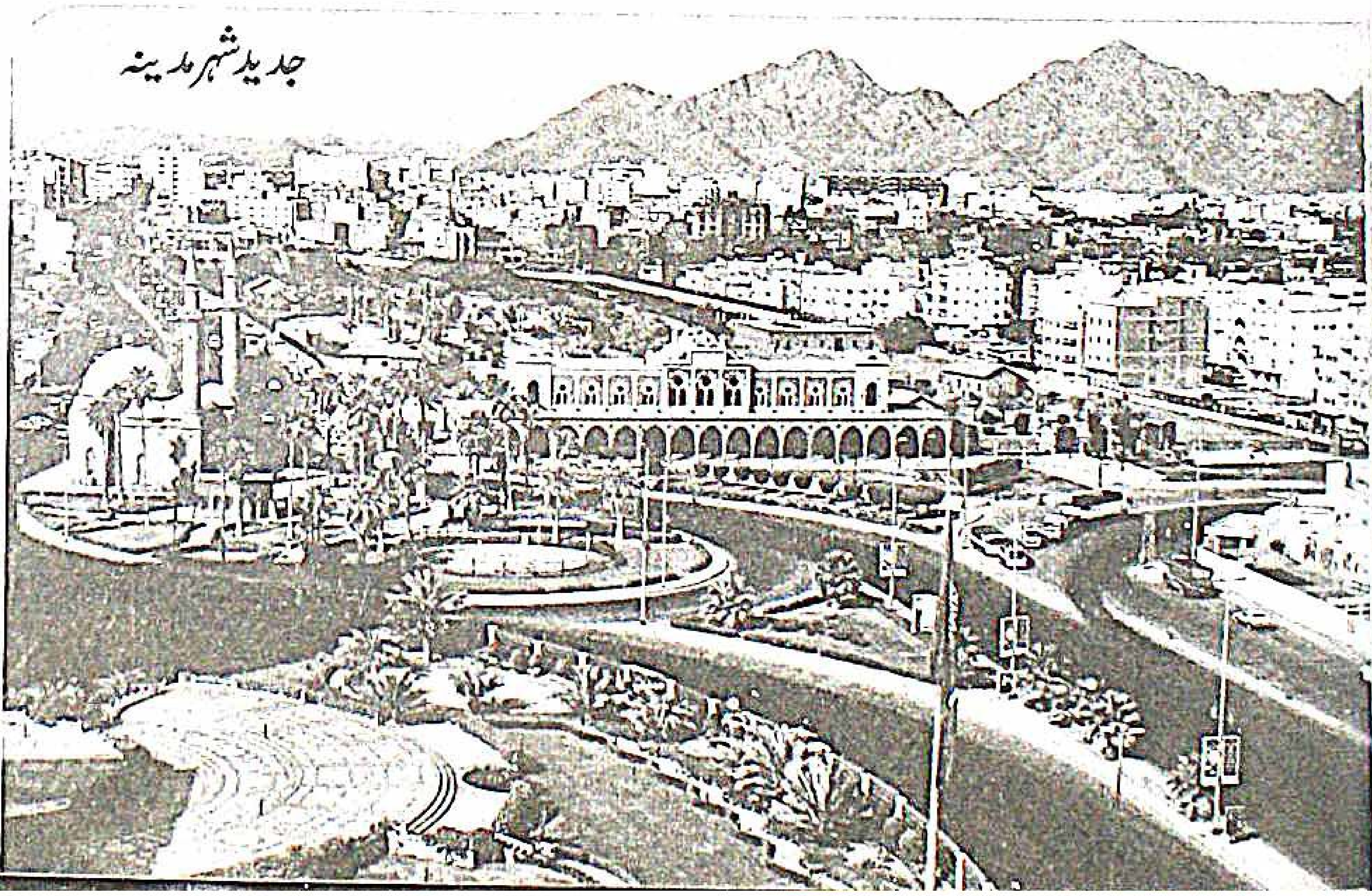

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ اپنے یارِ غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں

پیارے بچو! آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں روزانہ صبح وشام تشریف لے جایا کرتے اوراس معمول میں فرق نہیں آتا تھا۔ جب آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم کیا گیا تو آپ ﷺ خلاف معمول ظہر کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے، دستک دی۔ اجازت کے بعد گھر میں تشریف لے گئے۔ جب کہ آپ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک ڈھانپ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہجرت کی اجازت سے آگاہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: ''آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان، مجھ کو بھی آپ ﷺ کے ساتھ جانے کا شرف حاصل ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں''۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے لیے چار مہینہ سے دو اونٹنیاں تیار کررکھی تھیں۔ چنانچہ اس کے لیے ظہر کا وقت منتخب فرمایا، کیونکہ اس وقت لوگ گرمی سے بچنے کے لیے اپنے گھروں میں رہتے ہیں اور قیلولہ کرتے ہیں۔ ہجرت کا پروگرام طے کرنے کے بعد رسول کریم ﷺ گھر تشریف لائے۔

قریش کو اگرچہ رسول اللہ ﷺ سے دشمنی تھی لیکن وہ امین جان کر آپ ﷺ کے پاس ہی امانتیں رکھواتے تھے۔ ہجرت کے وقت قریش کی کچھ امانتیں آپ ﷺ کے پاس تھیں، ان کی واپسی کا بندوبست بھی کرنا تھا۔ آپ ﷺ کو قریش کے ارادوں کا علم ہو چکا تھا۔

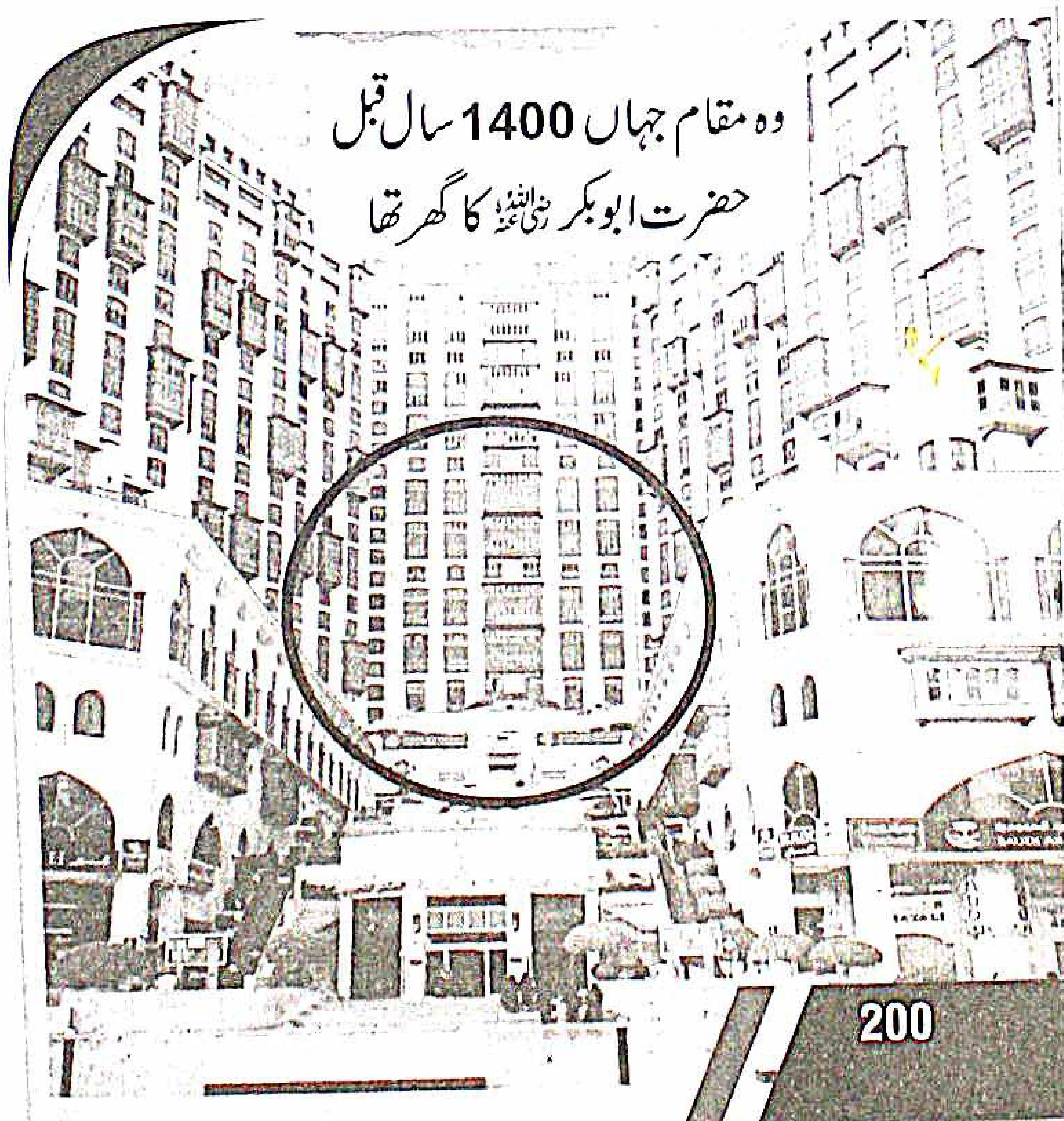

وہ مقام جہاں 1400 سال قبل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گھر تھا

Marfat.com

معجزہ نمبر 1......بکری کے دودھ کا معجزہ

پیارے بچو! یکم ہجری میں مدینے کی طرف ہجرت فرماتے ہوئے ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق ص اوران کے غلام عامر بن فہیرہ کے ہمراہ سفر کے دوران بنوخزاعہ کی خاتون عاتکہ بنت خالد کے خیمے کے پاس سے گزرے جو کہ قدید کے مقام پر رہتی تھیں۔ یہ اُم معبد کے نام سے مشہور تھیں۔ اپنے خیمے کے صحن میں بیٹھا کرتیں، آنے جانے والوں کو پانی پلاتیں اور کھانا بھی کھلاتیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اس سے گوشت اور کھجوریں خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مگراس کے پاس ان میں سے کوئی چیز موجود نہ تھی۔ کیونکہ اس کا سارا قبیلہ قحط سالی کا شکار تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے خیمے کے ایک کنارے پر ایک بکری بندھی دیکھی تو دریافت فرمایا:

"اُم معبد! یہ بکری کیسی ہے اور یہاں کیوں باندھ رکھی ہے؟"

اُم معبد نے جواب دیا" یہ بے چاری کمزور اور بیمار ہے۔ کمزوری کے سبب دوسری بکریوں سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ اس لیے یہیں ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا: "کیا یہ دودھ دیتی ہے؟"

اُم معبد نے جواب دیا: "یہ بے چاری کیا دودھ دے گی، اس میں ہے ہی کیا!"

آپ ﷺ نے اُم معبد سے اجازت لے کراس کے خشک تھنوں پر ہاتھ پھیرا تو اللہ کی قدرت سے اسی وقت بکری کے خشک تھنوں میں دودھ اتر آیا اور وہ دودھ سے خوب پھول گئے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بڑا برتن طلب کیا جو بھر جانے کی صورت میں ایک جماعت کے لیے کافی ہوسکتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں دودھ دوہنا شروع کیا' یہاں تک کہ وہ پوری طرح بھر گیا اوراس پر جھاگ آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس برتن سے سب سے پہلے اُم معبد کو پلایا' یہاں تک کہ وہ سیر ہوگئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا' یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہوگئے۔ سب سے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے اسی دودھ کو خود نوش فرمایا۔

Marfat.com

برتن خالی کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے بکری کو دوبارہ دوہا تو برتن پھر دودھ سے بھر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دودھ سے بھرا ہوا یہ برتن اُم معبد کو دے دیا۔

اُم معبد کا خاوند جب آیا اور اس نے یہ ماجرا سنا تو کہا: ''بخدا' یہ تو وہی مکے والے بزرگ معلوم ہوتے ہیں جن کے بارے میں ہم نے سنا ہے کہ وہ مکے میں مبعوث ہوئے ہیں۔'' اس کے بعد ان دونوں نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جا کر اسلام قبول کر لیا۔

(سیرت سید المرسلین ﷺ / سید صدیق احمد ندوی/ کراچی/ مجلس نشریات اسلام/ ۱۹۹۸ء/ص ۴۱)

بعد ازاں یہ بکری سال رمادہ تک صبح و شام اسی کثرت سے دودھ دیتی رہی۔ ''سال رمادہ'' حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ۱۸ ہجری کا نام ہے۔ اور اس کا مطلب راکھ کا سال کے ہیں۔ اس سال سخت قحط پڑا اور زمین سوکھ کر بنجر ہو گئی تھی۔ وحشی درندے بھی گھبرا کر انسانی بستیوں میں آنے لگے۔ ہوا چلتی تو راکھ کی طرح مٹی اڑاتی۔

پیارے نبی ﷺ کے لیے لباس کا تحفہ

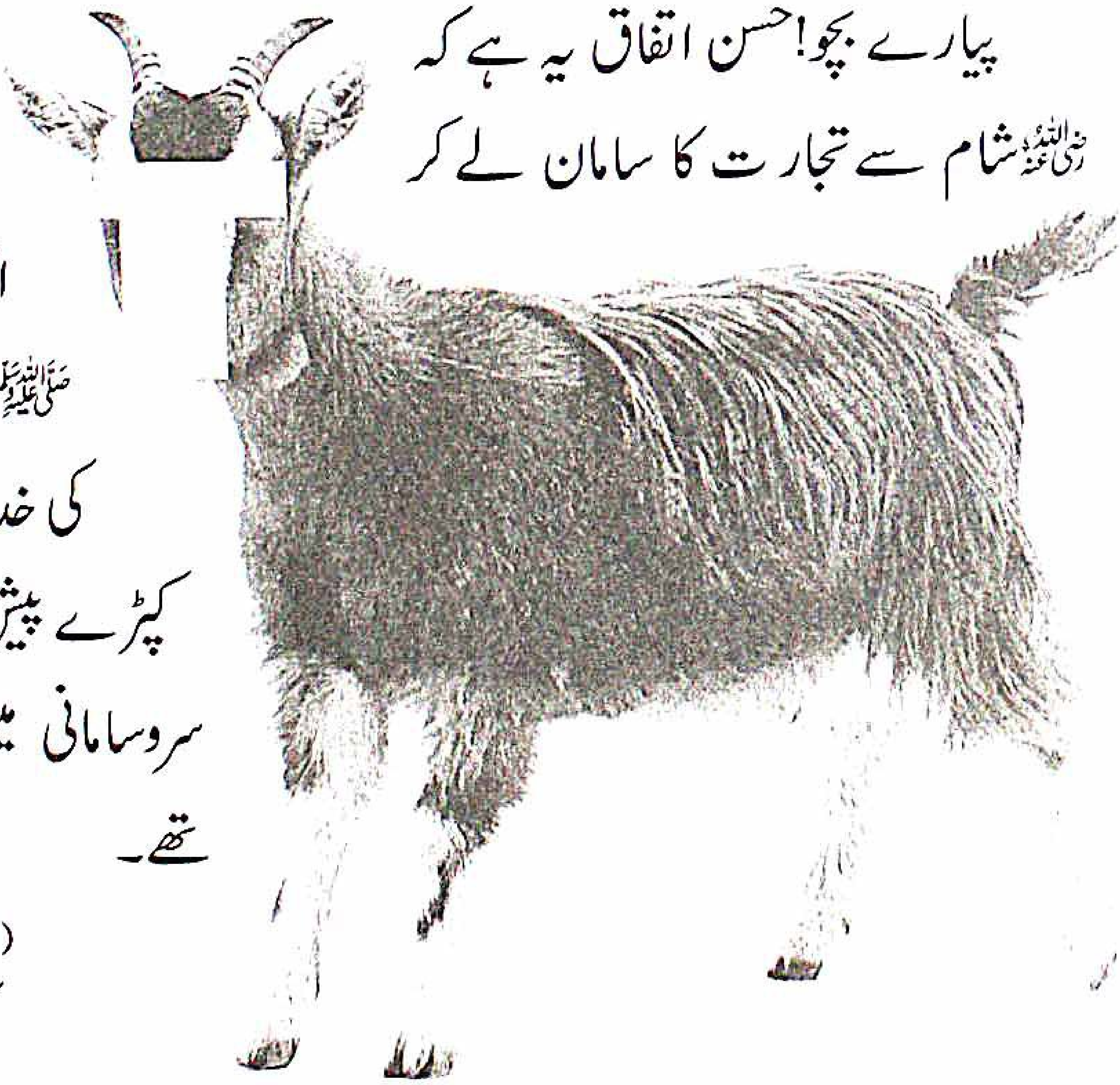

پیارے بچو! حسن اتفاق یہ ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ شام سے تجارت کا سامان لے کر آ رہے تھے۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیش قیمت کپڑے پیش کیے، جو اس بے سروسامانی میں بہت بڑی نعمت تھے۔

(سیرۃ النبی / ج ۱ / ص ۲۷۴، صحیح بخاری)

Marfat.com

معجزہ نمبر 2......غارِ ثور کے دھانے پر مکڑی کا جالا تننا

پیارے بچو! ہجرت کے دوران اللہ تعالیٰ نے مکڑی کو حکم دیا، اس نے غار کے منہ پر جالا تن دیا اور دو جنگلی کبوتروں کو حکم دیا وہ غار کے منہ پر جا بیٹھے۔

(مسند بزار/ ج ۲/ ص ۳۱۶، البدایہ و النہایہ / ج ۳/ ص ۱۹۵)

معجزہ نمبر 3......ہجرتِ مدینہ کے دوران مدنی آقا ﷺ کا درخت کو بلانا

پیارے بچو! ہجرت مدینہ کے دوران ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ص غارِ ثور میں داخل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ''عشار'' نامی درخت کو بلایا۔ یہ درخت غار کے سامنے تھا، آپ ﷺ کے بلانے پر یہ آیا اور غار کے منہ پر آ کر ٹھہر گیا۔ یہ درخت قدِ آدم کے برابر تھا۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے وہاں ایک مکڑی بھیج دی جس نے اس درخت کی شاخوں میں جالے تن دیئے۔ یہ جالے اس قدر گھنے اور ایک دوسرے میں پڑے ہوئے تھے کہ جیسے چالیس سال سے اسی جگہ لگے آئے ہوں۔ (سیرت حلبیہ)

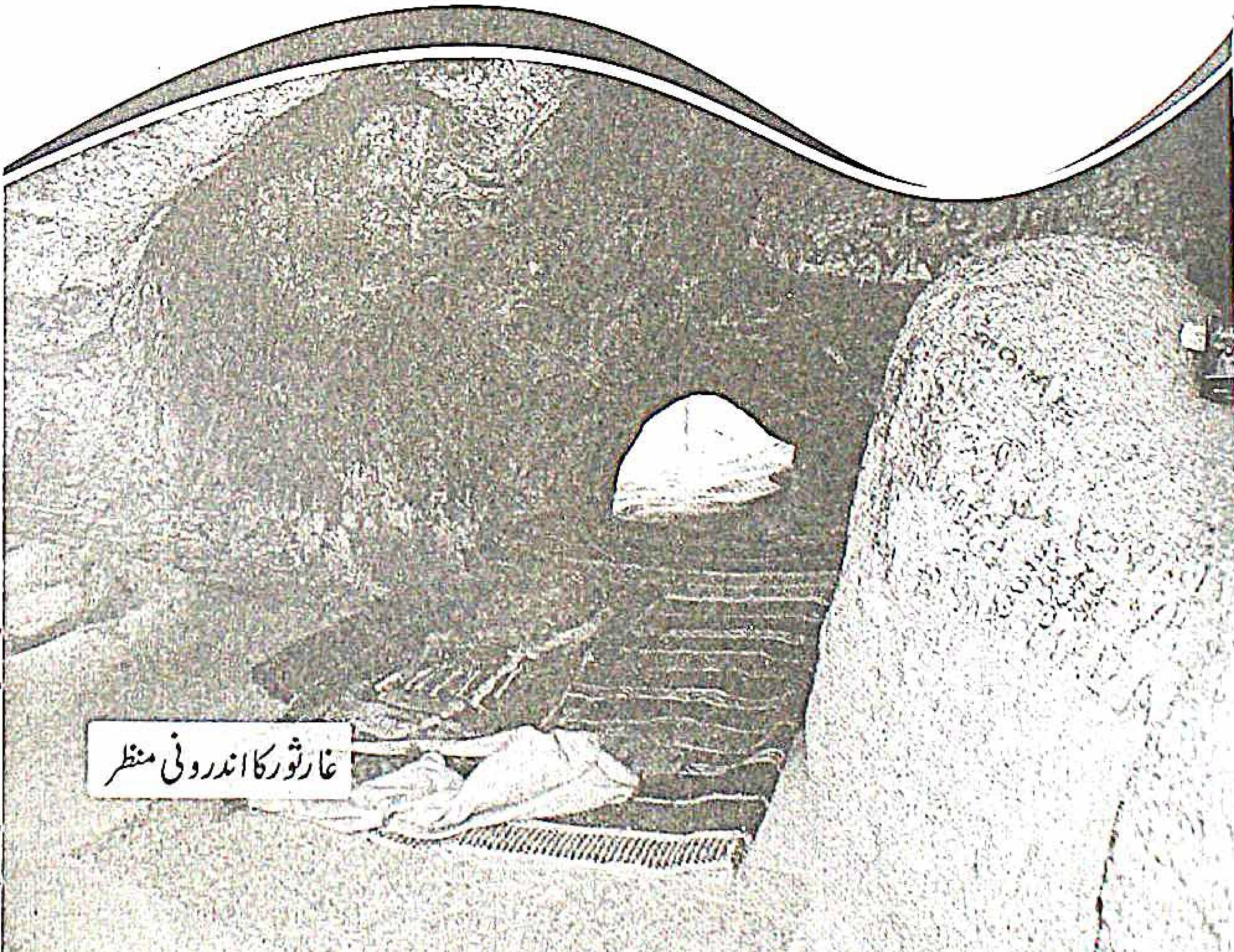

غارِ ثور کا اندرونی منظر

Marfat.com

راہِ ہجرت میں حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اور 80 لوگوں کا قبول اسلام

پیارے بچو! راستے میں بریدہ اسلمی ملا، یہ اپنی قوم کا سردار تھا، بریدہ کو بھی سو اونٹوں کا لالچ تھا۔ جب نبی کریم ﷺ سے سامنا ہوا تو آپ ﷺ، سے بات کرنے کا موقع بھی ملا، تو بریدہ ستر آدمیوں سمیت مسلمان ہوگیا۔ اپنی پگڑی اتار کر نیزہ پر باندھ لی، جس کا سفید کنارا ہوا میں لہراتا رہا اور بشارت سناتا تھا: ''امن کا بادشاہ' صلح کا حامی' دنیا کو عدالت و انصاف سے بھرپور کرنے والا تشریف لا رہا ہے۔'' (رحمتہ للعالمین / جلد ۱ / ص ۵۸)

ان سب لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے عشاء کی نماز ادا کی، آپ ﷺ سے سورہ مریم کا کچھ حصہ سیکھا۔ رضی اللہ عنہم۔ بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، کہ ہماری قوم کے لوگ بغیر کسی زبردستی کے خود اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے۔ انہوں نے پیش کش کی آپ ﷺ میرے پاس ٹھہریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری اونٹنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے، یعنی جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا، وہاں ٹھہرے گی۔ (الاستیعاب) یہ بھی مشہور ہے کہ جب ہمارے پیارے نبی ﷺ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ آ کر ملے۔

(سبل الھدیٰ و الرشاد / ج۳ / ص ۳۵۸)

معجزہ نمبر 4......سفر ہجرت کا ایک اور معجزہ

پیارے بچو! یکم ہجری میں جب رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو راستے میں آپ ﷺ نے ایک جگہ ایک غلام کو بکریاں چراتے دیکھا۔

ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس غلام چرواہے سے دودھ طلب کیا تو اس نے کہا: ''میرے پاس کوئی دودھ دینے والی بکری نہیں ہے۔''

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اجازت دو تو ہم کسی بکری کا دودھ دوہ لیں۔''

Marfat.com

اس نے اجازت دی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کے تھنوں پر اپنا دست مبارک پھیرا تو اس کے تھن دودھ سے بھر گئے۔

رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ دونوں نے دودھ پیا' بلکہ اس غلام چرواہے کو بھی پلایا۔ وہ یہ دیکھ کر سخت حیران ہوا اور کہنے لگا: ''آپ (ﷺ) کون ہیں؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول محمد بن عبداللہ ہوں اور یہ میرے ساتھی ابوبکر صدیق ؓ ہیں۔ یہ سن کر وہ ایمان لے آیا۔

معجزہ نمبر 5......بھیڑیے کی گواہی کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں

پیارے بچو! یکم ہجری کے دوران ایک دفعہ ایک چرواہا جس کا نام ''اہبان بن اوس'' تھا' بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور بکریوں کے درمیان سے بکری کا ایک بچہ لے گیا۔ وہ اس بھیڑیے کے پیچھے دوڑا' تاکہ اس سے بکری کا بچہ چھین سکے۔ بھیڑیا یہ دیکھ کر اُس سے کہنے لگا: ''کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا کہ تو مجھ سے میرا رزق چھیننا چاہتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے؟''

اس مشرک کو بھیڑیے کی بات پر تعجب ہوا' اس نے بھیڑیے سے کہا: ''کیا تم بھی انسانوں کی طرح بات کرتے ہو؟''

اس بھیڑیے نے کہا: ''کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب بات نہ بتاؤں؟''

وہ مشرک کہنے لگا: بتائیں! اس بھیڑیے نے کہا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہیں اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔''

اس نے بھیڑیئے سے کہا: ''اگر کوئی میری بکریوں کی حفاظت کرتا تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں جاتا اور آپ ﷺ کے سامنے اسلام لاتا۔

Marfat.com

بھیڑیئے نے کہا: ''اگر تم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور اسلام لا کر جلدی واپس آ جاؤ تو میں اتنی دیر تک تمہاری بکریوں کی حفاظت کروں گا۔''

یہ سن کر وہ مشرک اپنی بکریوں کو چھوڑ کر مدینہ منورہ گیا، پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

پھر اس مشرک نے اپنا قصہ سنایا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا'' کھڑے ہو جاؤ! اور لوگوں کو بتاؤ! ''بھیڑیے نے تم سے کیا کہا تھا؟'' پھر اس نے تمام واقعہ سنایا۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس نے سچ کہا ہے' اس ذات گرامی کی قسم' ہے جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ درندے انسانوں سے باتیں نہیں کریں گے اور آدمی سے اس کے کوڑے کا سرا باتیں نہیں کرے گا اور جوتے کا تسمہ باتیں نہیں کرے گا اور اس کی ران اسے بتائے گی کہ اس کے گھر والوں نے اس کے جانے کے بعد کیا کچھ کیا دھرا ہے۔''

بعد ازاں آپ ﷺ نے اس کو بکریوں کے پاس جانے کی اجازت دے دی۔ یہ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ بھیڑیا ان کی بکریوں کو چرا رہا ہے اور تمام بکریاں صحیح سالم ہیں۔ یہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا ایک عظیم الشان معجزہ تھا۔ بھیڑیا کا گفتگو کرنا اور رسول اللہ کی رسالت کی گواہی دینا حیران کن معجزہ تھا۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے مدینہ ہجرت کا تاریخی راستہ

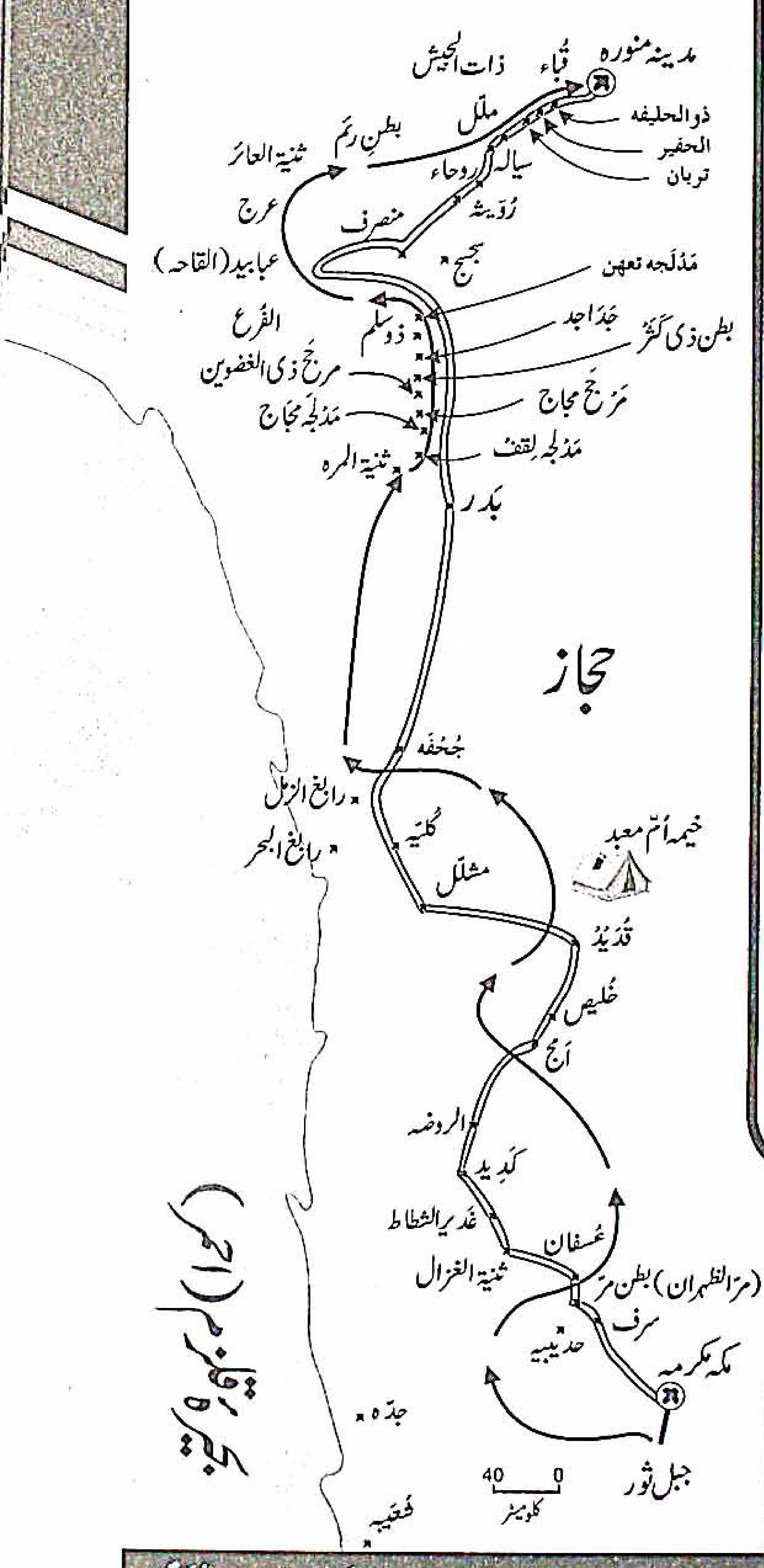

لَا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا

"اگر نہ مدد کرو گے تم اس کی، تو تحقیق مدد کی اس (پیغمبر) کی اللہ نے، جب کہ نکال دیا تھا اس کو ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا، (وہ) دوسرا تھا دو میں سے، جب وہ دونوں تھے غار میں، جب کہ وہ کہہ رہا تھا اپنے ساتھی سے، غم نہ کر، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے، پس نازل کی اللہ نے اپنی سکینت اس پر اور مدد کی اس کی ایسے لشکروں سے کہ نہیں دیکھا تم نے ان کو۔"

(التوبۃ 9:40)

ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ

قافلوں کا راستہ

اہم مقامات

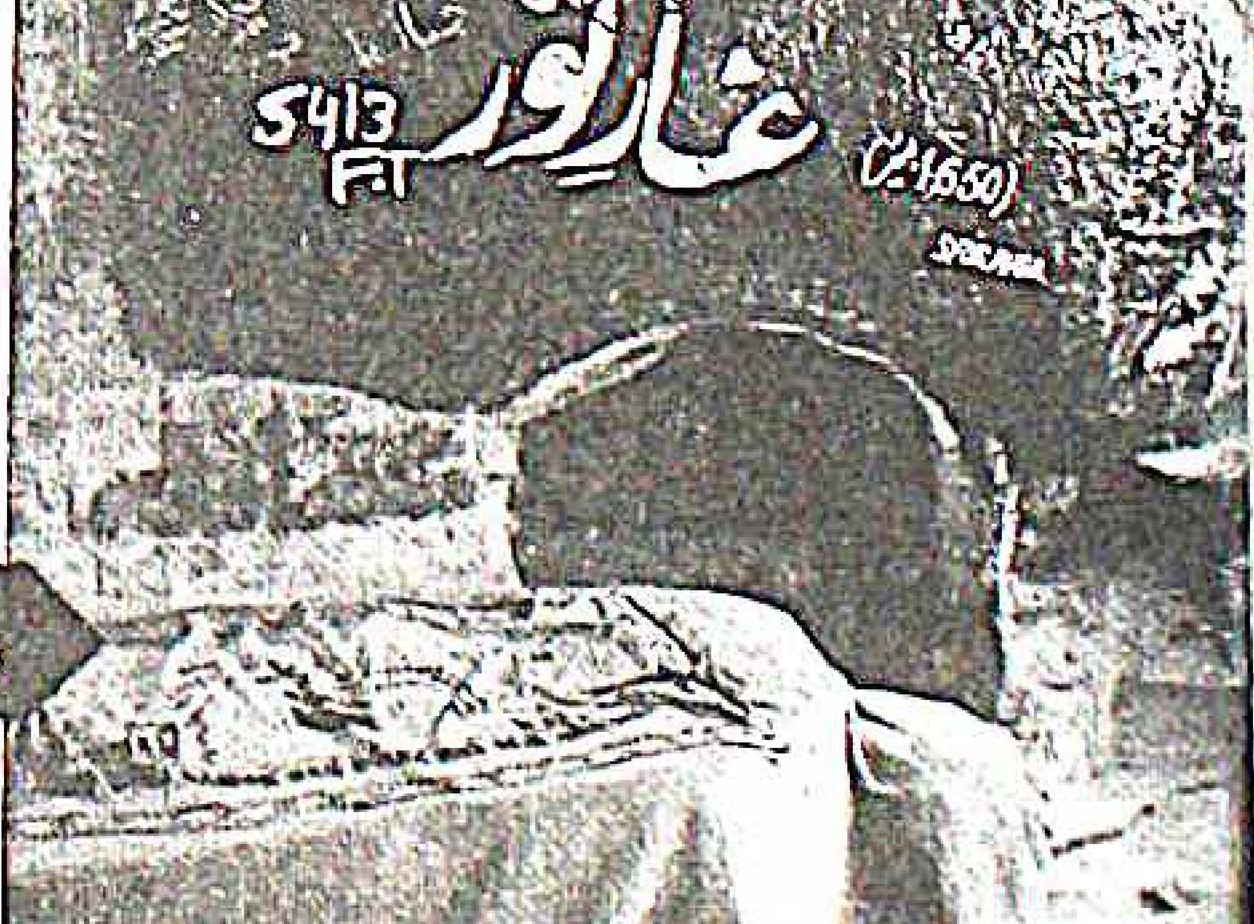

یہ وہ مبارک اور مقدس غار ہے جس پر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی 3 دن تک میزبانی کی گئی

Marfat.com

فصل نمبر :2

پیارے نبی ﷺ کی قبا میں آمد اور اسلام کی سب سے پہلی مسجد ''قبا'' کی بنیاد

پیارے بچو! مدینہ والوں کو جب سے یہ خبر ملی تھی کہ اللہ کا پیارا نبی محمد ﷺ ان کی بستی کی رونق اور ان کی آنکھوں کے نور میں اضافہ کرنے والے ہیں تو خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ روزانہ کئی کئی میل تک بستی سے باہر نکل کر انتظار کرتے تھے کہ وہ نظر آئیں تو اپنی مشتاق نگاہیں پیروں تلے بچھائیں۔ مگر دن چڑھے تک انتظار کر کے واپس لوٹ آتے تھے۔

ایک دن حسب معمول انتظار کر کے واپس لوٹے تو ایک یہودی نے قلعہ سے دیکھا اور بلند آواز سے کہا کہ اہل عرب جس شخص کا تم انتظار کرتے تھے۔ وہ آ گیا ہے۔ یہ سنتے ہی تمام شہر تکبیروں سے گونج اٹھا۔

پیارے بچو! مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر جو بالائی آبادی ہے اس کو قباء کہتے ہیں وہاں چند انصاری خاندان آباد تھے۔ رسول اللہ ﷺ 8 ربیع الاول' 13 نبوت بروز دوشنبہ (23 ستمبر 622ء) قباء میں پہنچ گئے۔ رسول کریم ﷺ نے یہاں پہنچ کر کلثوم بن الہدم رضی اللہ عنہ کو میزبانی کا شرف بخشا۔ (بخاری/ج۴/ص۲۵۷)

قبا میں انصار کے بہت سے قبیلے آباد تھے، عمرو بن عوف کا خاندان سب سے ممتاز تھا اس خاندان کے سربراہ کلثوم بن الہدم رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ فخر ان کی قسمت میں تھا کہ کائنات کے عظیم انسان ان کے مہمان ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کسی غزوے میں شریک نہیں ہوسکے تھے۔ میزبانِ رسول ﷺ غزوات سے قبل ہی انتقال فرما چکے تھے۔

مسجد قباء کی 100 سالہ قدیم تصویر

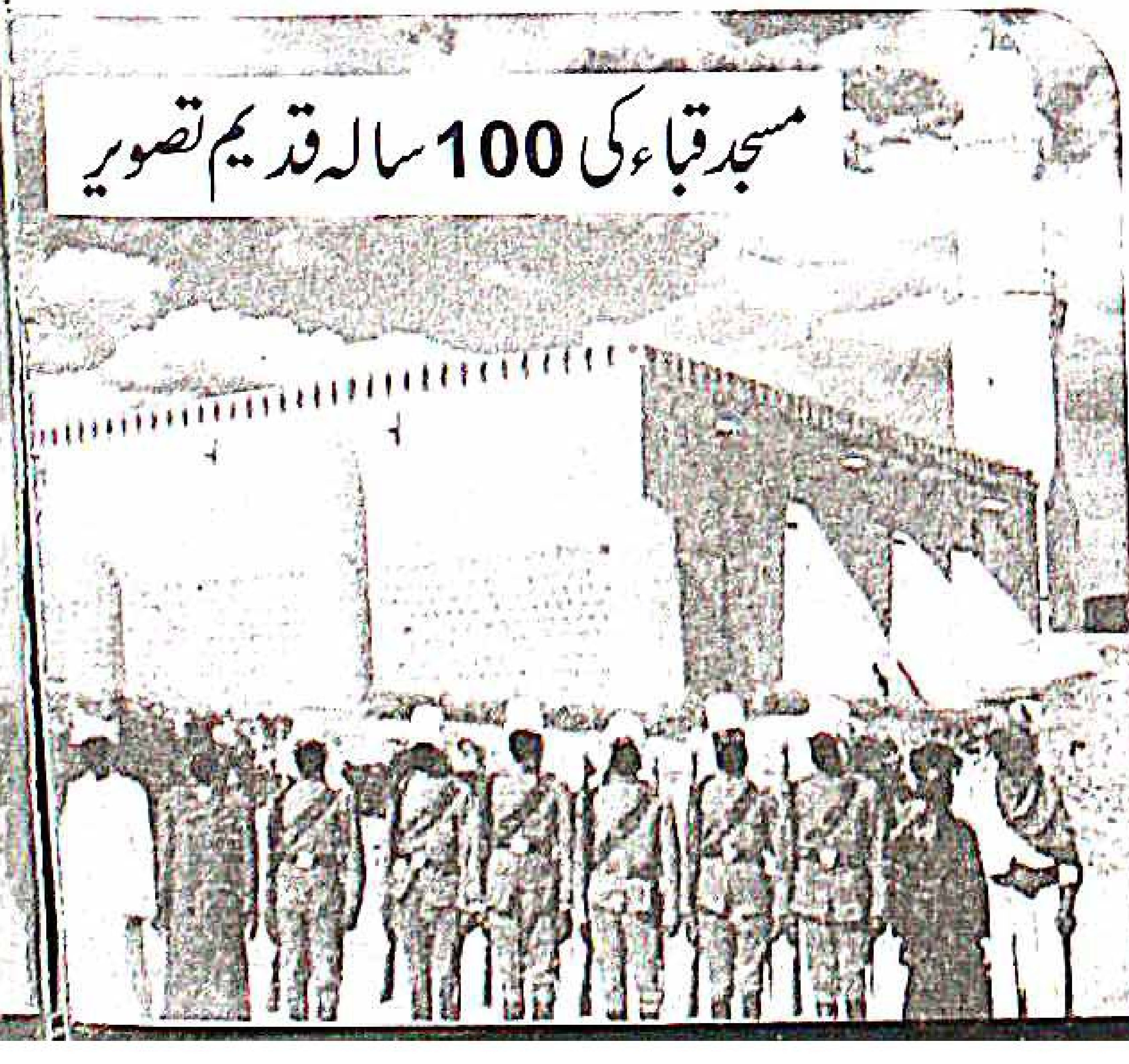

اسلام کی سب سے پہلی مسجد! قبا

پیارے بچو! آپ ﷺ نے چار یا چودہ دن قباء میں قیام کیا، سب سے پہلا کام جو آپ ﷺ نے سرانجام دیا، وہ عبادت الٰہی کے لیے مسجد کی تعمیر تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو اٹھائے جانے کی ہدایت فرمائی، کہ یہ جہاں بیٹھ جائے، اسی جگہ مسجد بنائی جائے، اونٹنی جہاں بیٹھی، وہیں مسجد تعمیر ہوئی، یہ کلثوم بن الہدم رضی اللہ عنہ کی زمین تھی، جہاں کھجوریں سکھائی جاتی تھیں۔ خود بھی صحابہ کے ساتھ کام کرتے' پتھر اٹھاتے تو جسم زخمی ہو جاتا تو عقیدت مند آتے اور کہتے آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان، آپ ﷺ چھوڑ دیں ہم خود اٹھالیں گے۔ یہی وہ مسجد ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔

لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ

"وہ مسجد ہے جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور اللہ صاف اور پاک رہنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔"

(سورہ توبہ / آیت نمبر ۱۰۸)

مسجد قبا اسلام کی پہلی مسجد ہے، اس کی بنیاد خود رسول ﷺ نے رکھی، خود آپ ﷺ نے اس کی تعمیر میں عام مزدوروں کی طرح حصہ لیا۔ حدیث مبارکہ میں اس مسجد کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ قباوالوں کی سرزمین کو اللہ تعالیٰ نے عظیم شرف بخشا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص گھر سے باوضو ہو کر آئے اور مسجد قبا میں دو رکعتیں پڑھے، اسے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔"

(سنن ابن ماجہ)

ہمارے پیارے نبی ﷺ قبا میں ہفتے کے دن فجر کی نماز مسجد نبوی میں پڑھ کر اشراق کے نوافل مسجد قبا میں ادا فرماتے، کبھی پیدل جاتے اور کبھی سوار، کبھی کبھی آپ ﷺ سواری پر سوار ہوتے، جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم پیدل آپ ﷺ کے اردگرد چلتے، یوں محبت اور شان سے ہفتہ کو آپ ﷺ قبا میں تشریف لاتے۔

Marfat.com

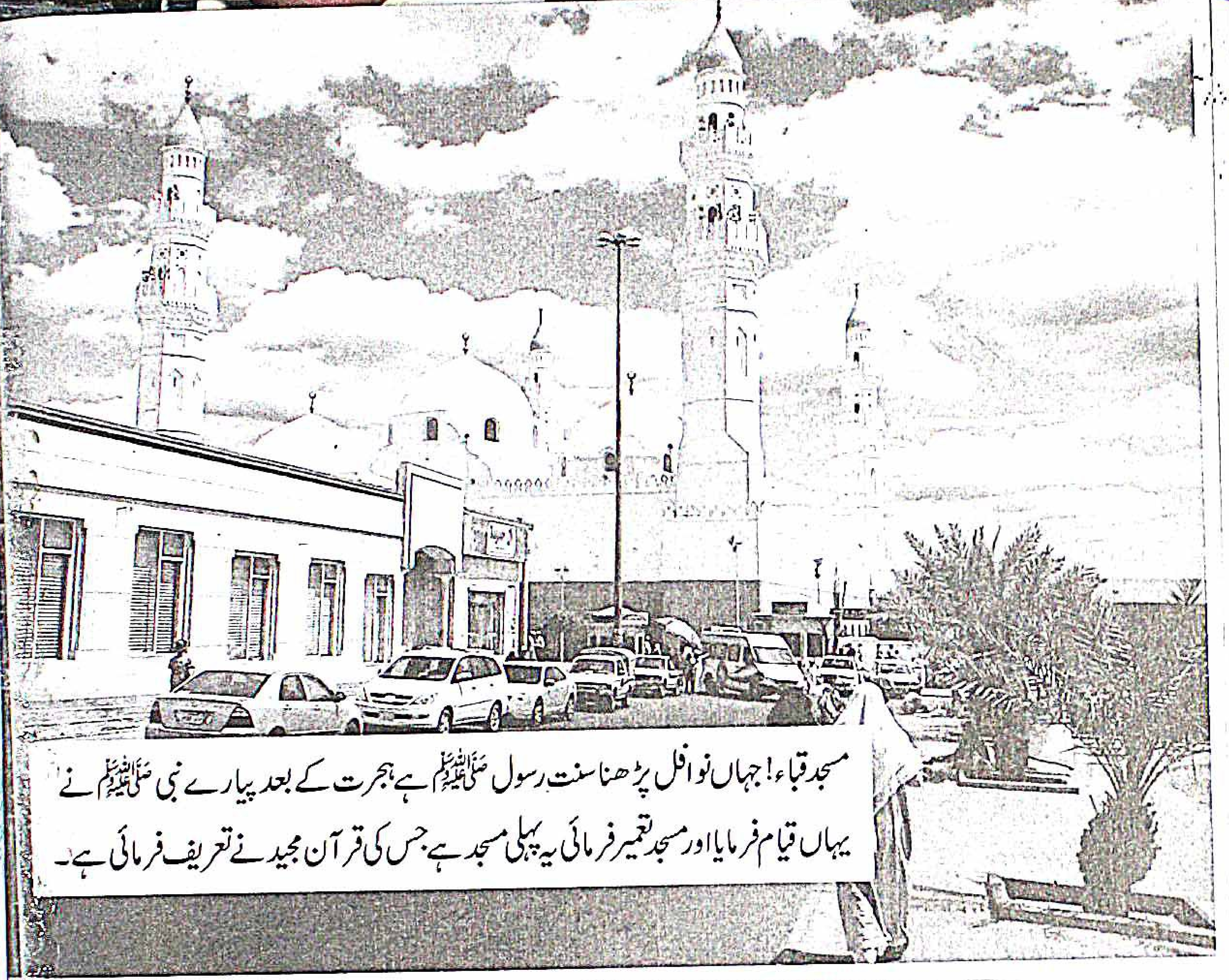

مسجد قباء! جہاں نوافل پڑھنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہجرت کے بعد پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا اور مسجد تعمیر فرمائی یہ پہلی مسجد ہے جس کی قرآن مجید نے تعریف فرمائی ہے۔

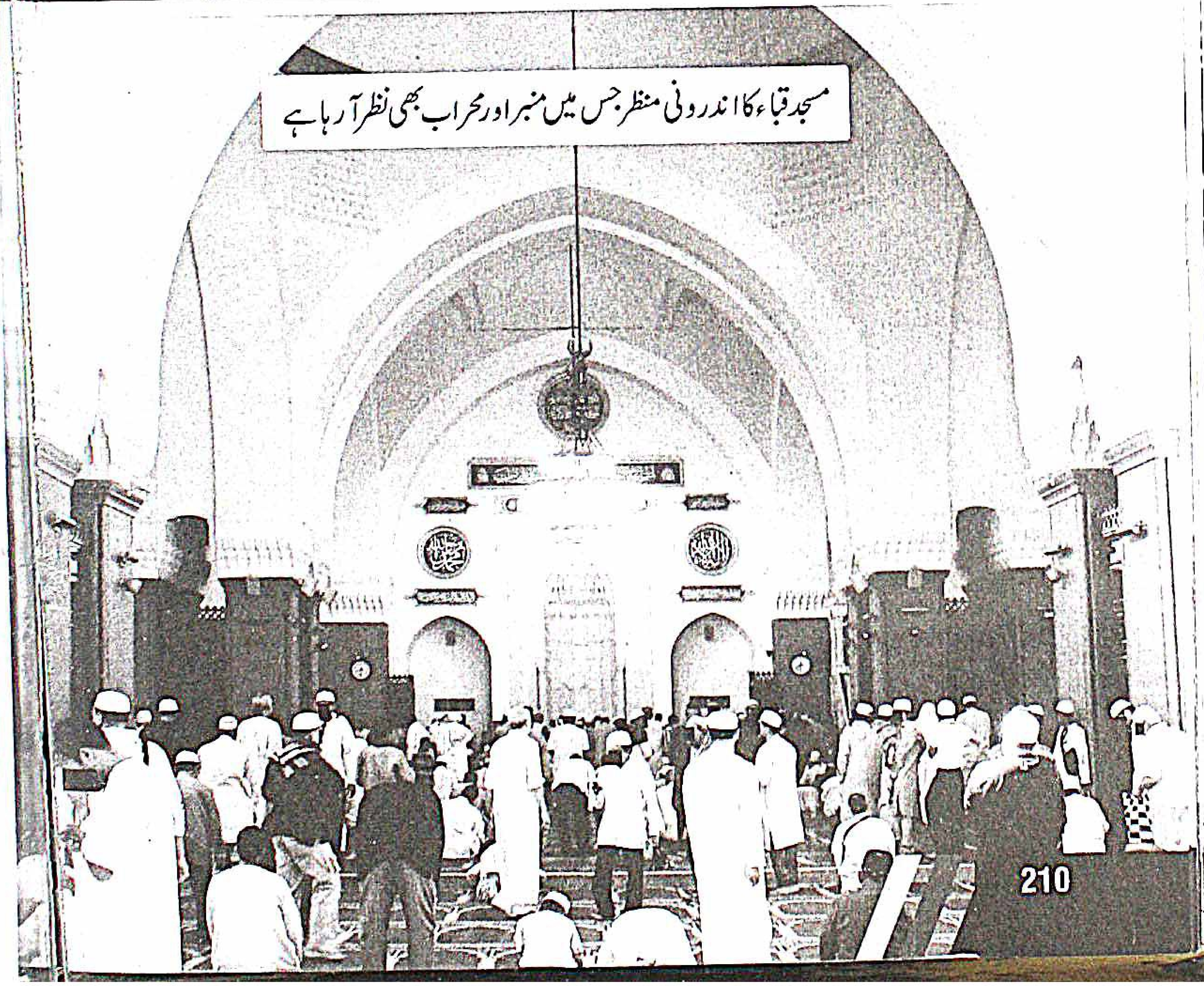

مسجد قباء کا اندرونی منظر جس میں منبر اور محراب بھی نظر آ رہا ہے

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ تشریف آوری

پیارے بچو! مکے میں تین دن قیام کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کی امانتیں سپرد کر کے مدینہ روانہ ہوئے، یہ سفر دو ہفتوں میں طے کیا اور قبا میں رسول اللہ ﷺ سے آ ملے اور کلثوم بن الہدم کے یہاں قیام فرمایا۔ (زاد المعاد / ج ۲/ ص ۵۴)

معجزہ شفاء

پیارے بچو! حضرت علی رضی اللہ عنہ قباء پہنچے تو تیز چلنے کی وجہ سے ان کی ٹانگوں میں شدید تکلیف تھی، رسول اللہ ﷺ نے درد کی جگہ اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور دُعا فرمائی، درد فوراً جاتا رہا، بعد ازاں انہیں ایک طویل مدت تک کبھی یہ تکلیف نہ ہوئی۔

پیارے نبی ﷺ کے ساتھ اسلام کے پہلے جمعہ کی ادائیگی

پیارے بچو! قبا میں قیام کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے جانے کا خیال ہوا، اپنے ننھیال کو اطلاع دی، اونٹنی پر سوار ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ دن چڑھے روانہ ہوئے، تھوڑی دیر چلے کہ زوال کا وقت ہو گیا، آپ ﷺ ٹھہر گئے، یہ محلّہ بنو سالم تھا، انہوں نے قبا سے روانگی کے وقت عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ہمارے چچا زاد کے ہاں قبا میں قیام فرمایا، کچھ شرف ہمیں بھی بخشیں۔'' آپ ﷺ ان کی بستی میں اترے۔ یہاں پر آپ ﷺ نے خطبہ دیا، پیغمبرانہ زندگی کا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا۔ خطبہ کے بعد نماز جمعہ ادا کی، یہ اسلام کا سب سے پہلا جمعہ تھا جو آپ ﷺ نے ادا فرمایا۔ (سیرت حلبیہ) جس جگہ آپ ﷺ نے نماز جمعہ ادا فرمائی، وہاں بنو سالم نے مسجد بنالی، جو مسجد جمعہ اور مسجد بنو سالم کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مسجد، مسجد قبا سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

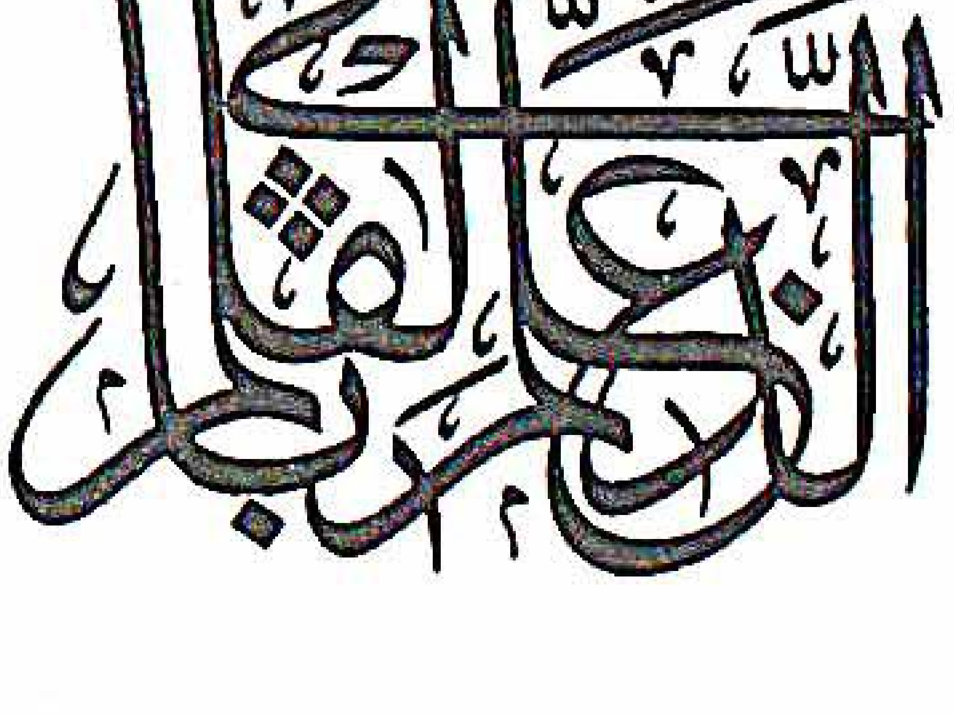

Marfat.com

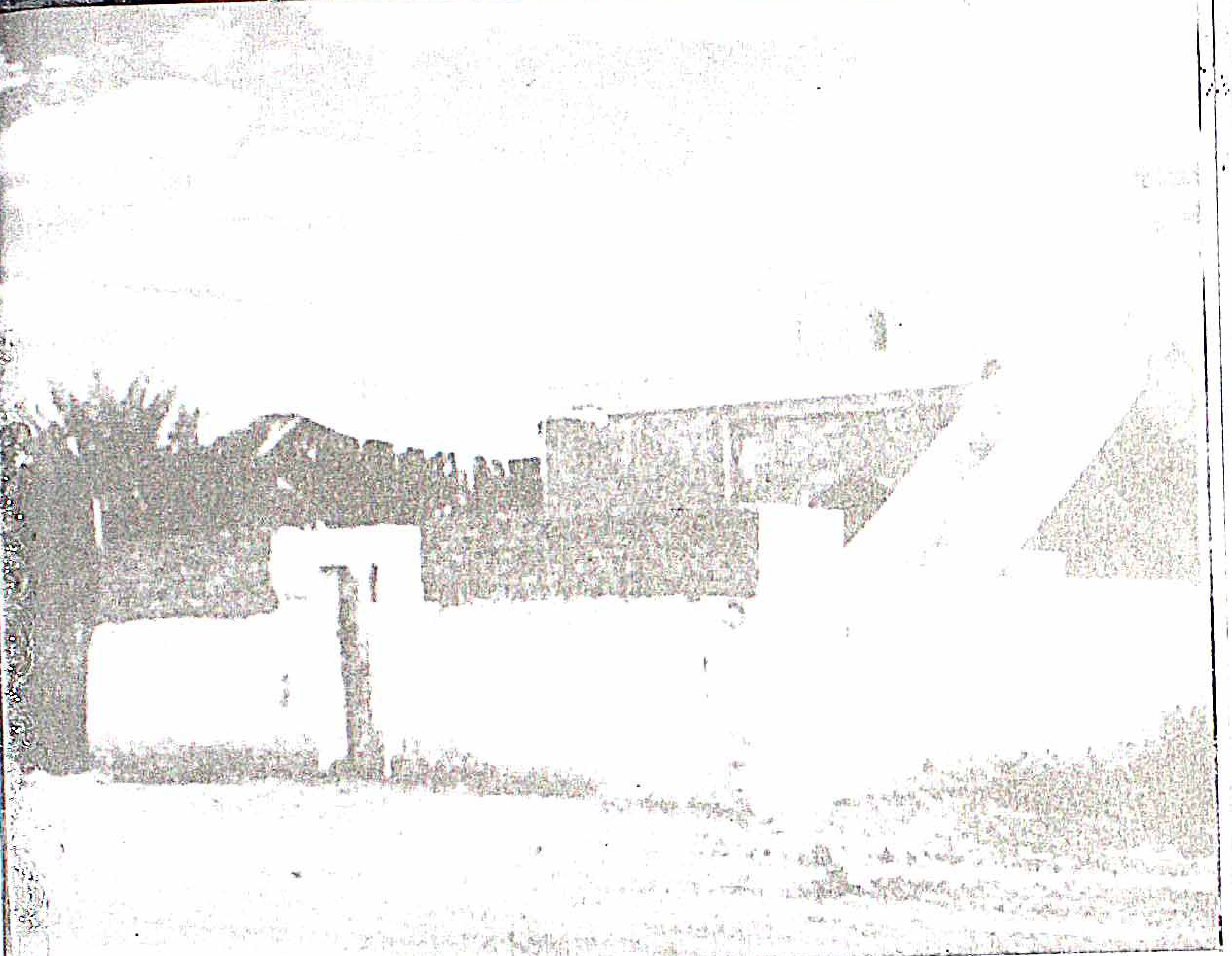

100سال پرانی مسجد جمعہ! اس جگہ اب نئی مسجد جمعہ تعمیر کر دی گئی ہے

جدید مسجد جمعہ کا بیرونی منظر

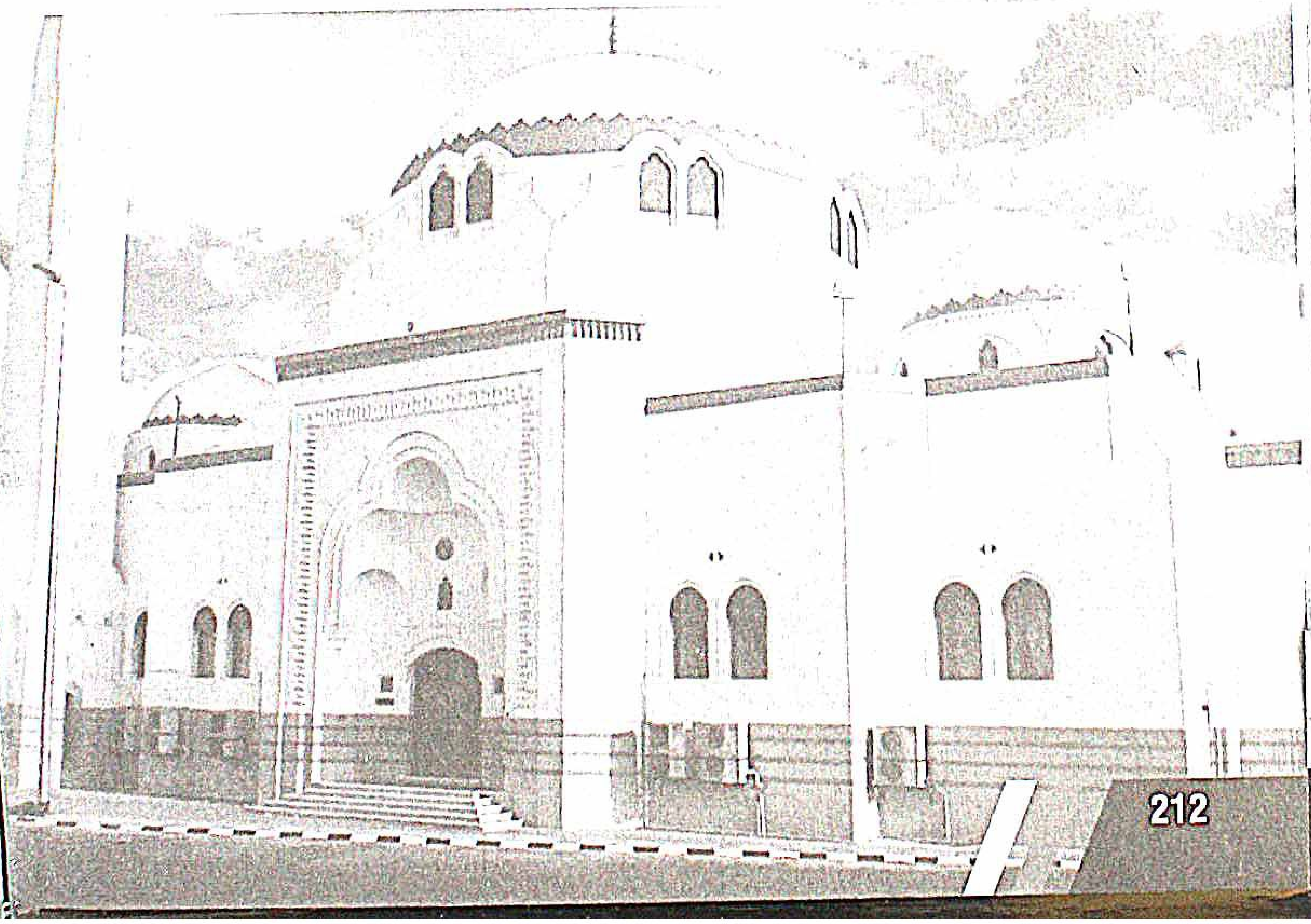

Marfat.com

فصل نمبر:3

پیارے نبی ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری

پیارے بچو! بنو سالم میں پہلے جمعہ کی ادائیگی کے بعد مدینے کے لیے روانہ ہوئے، سارا مدینہ استقبال کے لیے امڈ آیا، قباء سے مدینہ تک دونوں طرف یہ انصار کی صفیں تھیں، ہر قبیلہ عقیدت سے حاضر ہوتا، رسول اللہ ﷺ دعا خیر دیتے اور آگے بڑھتے چلے جاتے شہر قریب آ گیا، مکانوں کی چھتوں پر پردہ نشین عورتیں اور بچیاں خوشی کے عالم میں دف بجا بجا کر یہ پڑھتیں

طلع البدر علینا — من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا — مادعا للہ داع
ایھا المبعوث فینا — جئت بالامر المطاع
جئت شرفت المدینۃ — مرحبا یا خیر الداع

(چاند نکل آیا ہے کوہ وداع کی گھاٹیوں سے' ہم پر اللہ کا شکر واجب ہے۔ جب دعا مانگنے والے دعا مانگیں' اے ہم میں آنے والے' یہاں تیری باتیں سنی جائیں گی، آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کو شرف بخشا، ہم آپ کو مرحبا اور خوش آمدید کہتے ہیں)

(دلائل النبوۃ / حدیث نمبر ۷۵۲)

عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئی تھیں' اپنے معزز مہمان کو ایک نظر دیکھنے کے لیے، مرد بھی اونچی اونچی جگہوں پر چڑھ گئے تھے اور اس طرح خراج عقیدت پیش کر رہے تھے۔

(فتح الباری/ج/۷/ ص ۲۵۱۔۲۵۰)

حبشیوں نے اس خوشی میں نیزہ بازی کے کرتب بھی دکھائے۔

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ اپنے میزبان حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں

پیارے بچو! مدینہ منورہ کے مسلمانوں کے ذوق وشوق کا یہ عالم تھا کہ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے تھے، ہر شخص رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ''قصویٰ'' کی مہار کو اپنے قبضے میں کرنے کی کوشش کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ کسی طرح نبی کریم ﷺ کی مہمانی اس کے حصہ میں آجائے، ہر ایک عقیدت مند نے میزبانی پیش کی، وہ کسی کی پیش کش کو ٹھکرا کر رنجیدہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری اونٹنی کو چھوڑ دو وہ اللہ کی طرف سے مامور ہے، جہاں بیٹھ جائے گی وہی میرا قیام ہوگا۔''

آخر یہ انمول اور قیمتی خدمت حضرت ابوایوب انصاریؓ کے حصہ میں آئی۔

چنانچہ بنی مالک بن نجار کے محلے میں پہنچ کر اونٹنی خود حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے بیٹھ گئی اور یہ سعادت ان کو نصیب ہوئی، اپنے محلّہ میں رسول اللہ ﷺ کو اترتے دیکھ کر بنی نجار کے بچے خوشی میں مست ہو گئے اور چند بچیوں نے خوشی کے عالم میں یہ شعر پڑھنا شروع کر دیئے۔

نحن جوار بنی النجار
یا حبذا محمد من جار

ترجمہ: ہم خاندان نجار کی لڑکیاں ہیں، محمد (ﷺ) کیا اچھا ہمسایہ ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ)

رسول اللہ ﷺ نے بچوں کے اس محبت بھرے نغمے کو سنا تو آپ ﷺ فرمانے لگے: ''کیا تم مجھ کو چاہتی ہو؟'' بچیوں نے جواب دیا: ''ہاں'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جانتا ہے میں بھی تم کو چاہتا ہوں۔''

(نور الیقین / ۱۲)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا بہت خیال رکھتے تھے اور ہر طرح کا آرام پہنچانے کی کوشش کرتے۔ سات مہینے آپ ﷺ یہیں ٹھہرے رہے۔

(سیرت ابن ہشام / ج ۱ / ص ۲۳۶، سیرت حلبیہ / ج ۳/ ص ۱۷۲)

Marfat.com

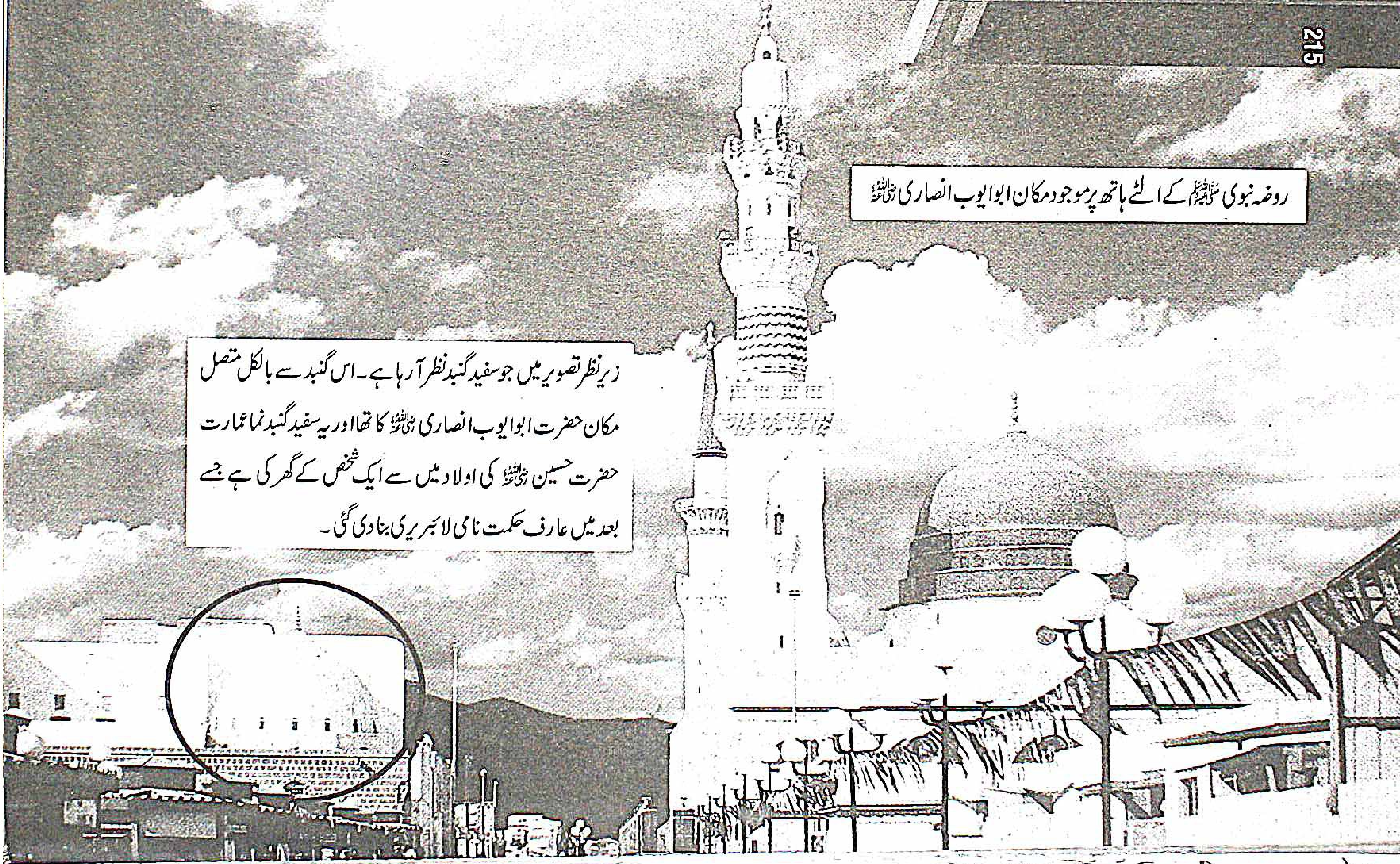

روضہ نبوی ﷺ کے الٹے ہاتھ پر موجود مکان ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

زیر نظر تصویر میں جو سفید گنبد نظر آ رہا ہے۔ اس گنبد سے بالکل متصل مکان حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا تھا اور یہ سفید گنبد نما عمارت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص کے گھر کی ہے جسے بعد میں عارف حکمت نامی لائبریری بنا دی گئی۔

Marfat.com

پیارے بچو! جب تبع کا بادشاہ مدینہ منورہ سے گزرا تو اس کے ساتھ چار سو علماء تھے، سب نے درخواست کی کہ ہمیں اس سرزمین پر رہ جانے کی اجازت دی جائے، بادشاہ نے سبب پوچھا تو علماء نے کہا: ''ہم انبیاء کے صحیفوں میں لکھا پاتے ہیں کہ ایک نبی پیدا ہوں گے، جن کا نام ''محمد'' (ﷺ) ہوگا اور وہ اس سرزمین کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔'' یہ سن کر بادشاہ نے سب کو قیام کی اجازت دے دی، ہر ایک کے لیے مکان تعمیر کیا، بہت سا مال بھی ہر ایک کو دیا، ایک خاص عالی شان مکان اس غرض سے تعمیر کرایا کہ جب نبی آخر الزمان ﷺ ہجرت کر کے یہاں تشریف لائیں گے تو اس مکان میں قیام فرمائیں گے۔ بادشاہ تبع نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کے لیے ایک خط بھی لکھا، جس میں تحریر تھا کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اگر میری عمر نے وفا کی تو میں ضرور ان کا مددگار رہوں گا، ان کے دشمنوں سے جہاد کروں گا اور ان کے دل سے ہر غم دور کروں گا۔''

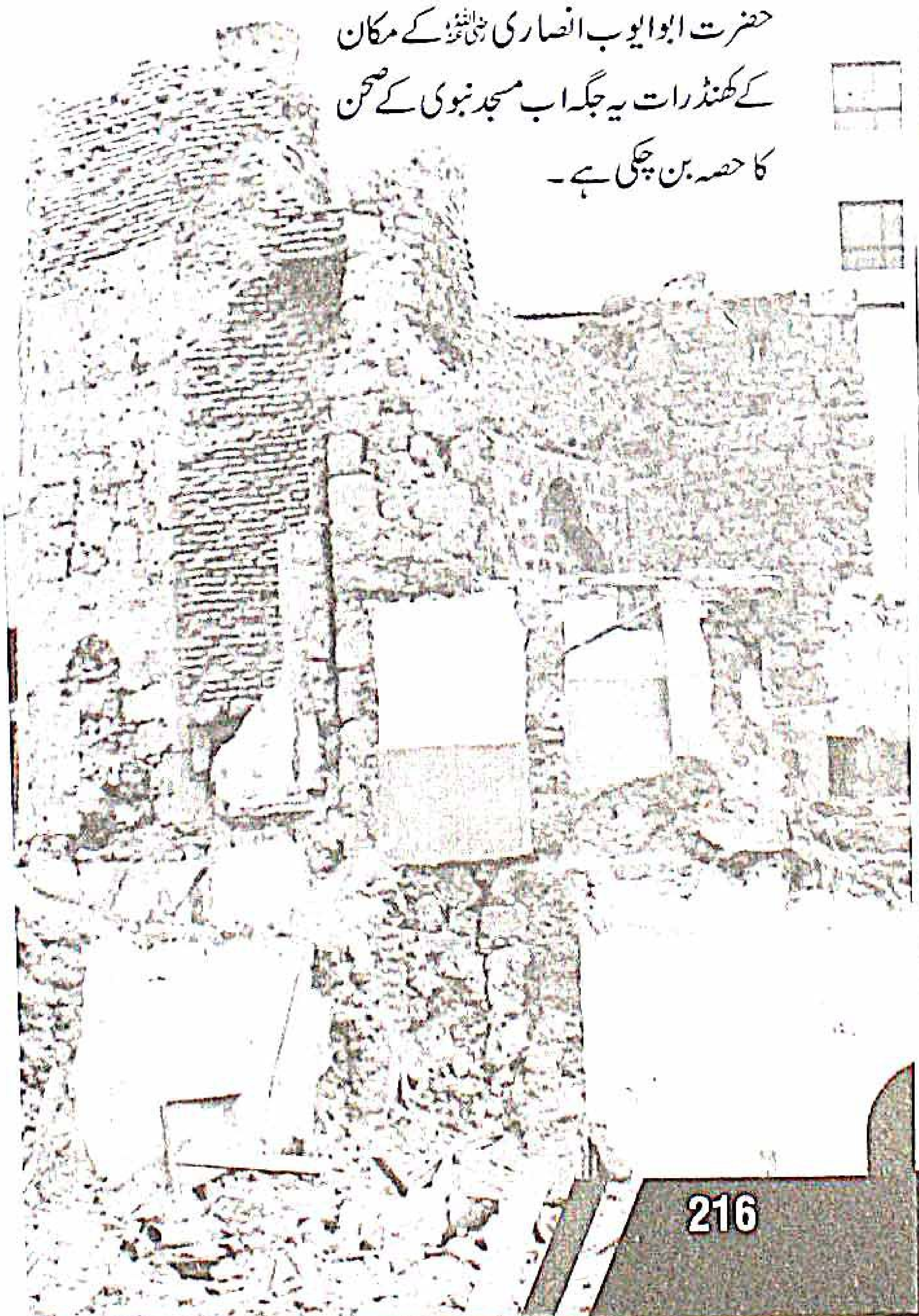

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے کھنڈرات یہ جگہ اب مسجد نبوی کے صحن کا حصہ بن چکی ہے۔

یہ خط لکھ کر تبع نے اس پر مہر لگائی اور ایک بڑے عالم کے سپرد کر کے یہ وصیت کی کہ اگر تم محمد (ﷺ) کا زمانہ پاؤ تو میرا یہ خط ان کی خدمت میں پیش کر دینا، چنانچہ یہ خط اسی وصیت کے ساتھ اس عالم کی نسل میں منتقل ہوتا رہا ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اسی عالم کی اولاد میں سے تھے اور جس مکان میں رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد قیام فرمایا تھا، یہ وہی مکان تھا، جسے یمن کے بادشاہ ''تبع'' نے خاص طور سے آپ ﷺ کے لیے تعمیر کرایا تھا۔ (سیرت حلبیہ)

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کو ہجرت کے لیے کیوں پسند فرمایا؟

پیارے بچو! یہ سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کو کیوں پسند فرمایا؟

اللہ کا حکم: سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا حکم تھا۔

خوشگوار فضا اور یہ کہ مدینہ میں اشاعت اسلام کے لیے فضا خوشگوار تھی، اوس اور خزرج کے سردار دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے، جن کے قبول کرنے کی وجہ سے نہ صرف ان کے قبیلے کے لوگ ہی دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے بلکہ مدینہ سے باہر بھی لوگوں پر اچھا اثر پڑا تھا۔

اسلام کی تعلیم: اور یہ کہ مدینہ میں اسلام کی تعلیم اور قانون کو عملی جامہ پہنانے کے لیے زمین ہموار ہو چکی تھی۔

دفاعی لحاظ سے: اور کہ مدینہ کا محل وقوع دفاعی لحاظ سے محفوظ تھا، جس کے تین طرف پہاڑ اور ایک طرف نخلستان تھے اور یہیں سے مکے والوں کے قافلے گزرتے تھے۔ تصادم کی صورت میں تجارتی قافلوں کی ناکہ بندی کرنا آسان تھی۔ اس لیے کہ مکہ والوں کی معیشت کا دارومدار یہی تجارتی قافلے تھے۔

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر سے قبل کا خاکہ

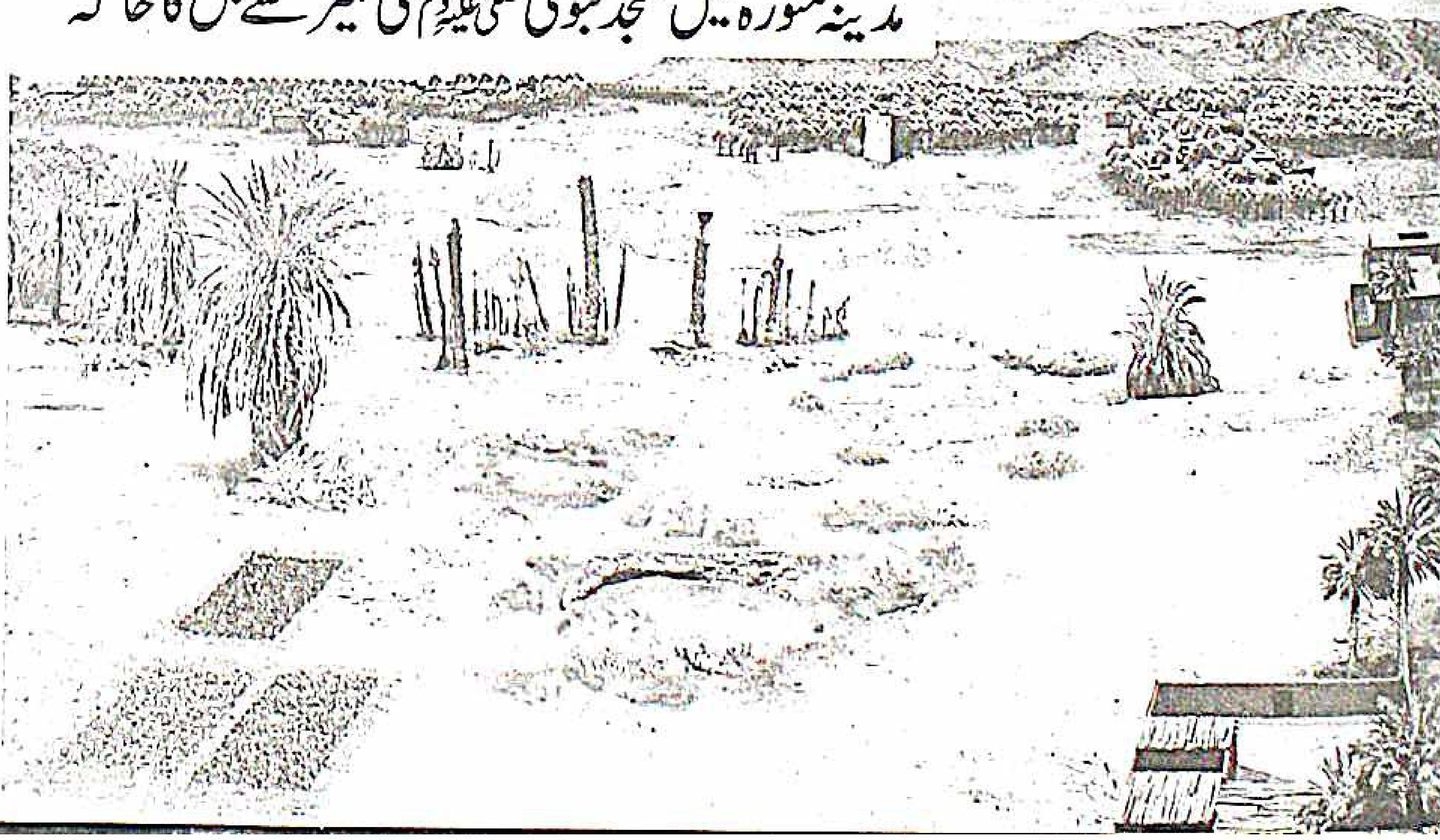

Marfat.com

فصل نمبر: 4

مدنی زندگی کا آغاز، مدینۂ منورہ میں اسلامی معاشرے کا قیام

پیارے بچو! مدینہ منورہ کو قدیم زمانے میں ''یثرب'' کہا جاتا تھا، جو سرسبز و شاداب خطہ زمین پر واقعہ ایک نخلستان ہے، جہاں پانی کی فراوانی ہے اور جسے چاروں سے طرف سے سیاہ آتشیں چٹانوں نے گھیر رکھا ہے۔ شہر کے شمال میں احد کا پہاڑ اور جنوب مغرب میں عسیر نامی کوہسار واقع ہے۔ ان کے علاوہ مدینے میں کئی وادیاں ہیں جن میں سے مشہور ترین بطحان، مذینب، مہز وراور عقیق ہیں۔ ان وادیوں کا سلسلہ جنوب سے شمال کی طرف چلا جاتا ہے۔ اسلام سے پہلے مدینے کی تاریخ زیادہ تر گمنام ہے۔

(مدنی معاشرہ/ اکرم ضیاء العمری مترجم عذرا نسیم فاروقی/ اسلام آباد۔/ادارہ تحقیقات اسلامی / جولائی ۵ ۲۰۰ء / ص ٦٦)

یہودیوں کے معروف قبائل بنونضیر اور بنوقریظہ یثرب آ کر آباد ہوگئے۔ ان کے یہاں آباد ہونے کی دو وجوہات تھیں۔ ایک تو اس شہر کی زرخیز زمین نے انہیں اپنی طرف راغب کیا، دوسری بڑی کشش جو انہوں نے یہاں محسوس کی وہ یثرب کی تجارتی شاہراہ تھی جو شام کو جاتی تھی۔ ان قبائل نے شہر کے مشرقی جانب جو یثرب کا سب سے زیادہ زرخیز علاقہ تھا رہائش اختیار کی۔ یہودیوں کا ایک اور مشہور قبیلہ بنوقینقاع تھا اس کے علاوہ بنوعکرمہ، بن محمّر، بنوزعورا، بنوشطیبہ، بنوحشم، بنومعاویہ، بنومرید، بنوقصص اور بنوثعلبہ بھی آباد تھے۔

(سیرت حلبیہ / ج۳/ص ۱۷۴، فتح الباری /ج/۷/ص ۲۶۵)

آپ ﷺ نے مدینہ پہنچ کر بنیادی کاموں کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ سب سے پہلا مہاجرین کا مسئلہ تھا، اس کے بعد مدینہ کے داخلی استحکام کا مسئلہ تھا۔ تیسرے نمبر پر مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ تھا۔

Marfat.com

مواخات (بھائی چارگی) انصار و مہاجرین بھائی بھائی

پیارے بچو! نبوت ملنے کے بعد تیرہ سالہ مکی دور مصیبتوں، آزمائشوں، تکالیف اور پریشانیوں کا تھا۔ مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو مکے بھیج کر اپنے سب گھر والوں کو بھی بلوالیا اور جو مسلمان مکے میں رہ گئے تھے وہ بھی ایک ایک کر کے مدینہ میں آ گئے۔ ہجرت کے 5 ماہ بعد آپ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کو ایک جگہ جمع کیا، مکے سے آنے والے مسلمان چونکہ اسلام کی خاطر اپنا گھر بار اور مال و دولت چھوڑ کر بے سروسامانی کی حالت میں آئے تھے، اس لیے ان کی امداد کی ضرورت تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے سلسلہ مواخات قائم کیا۔ پینتالیس مہاجرین اور پینتالیس انصار میں بھائی چارہ قائم کیا۔

(الانساب بلاذری/ ج ۱/ص ۲۷۰، فتح الباری ج ۳/ ص ۱۱۹، اور طبقات ابن سعد/ ج ۱/ص ۹)

انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کو سر آنکھوں پر جگہ دی۔ مدینے والوں نے رسول اللہ ﷺ کے قائم کیے ہوئے اس رشتے کو سگے رشتے سے بھی زیادہ سمجھا اور اپنی ہر چیز کے دو حصے کر کے ایک حصہ اپنے لیے رکھ لیا اور دوسرا حصہ اپنا مہاجر بھائی کے لیے پیش کر دیا۔ انہوں نے نہ صرف اپنی آدھی زمین اور دولت بانٹ دی بلکہ کھیتی باڑی میں بھی شریک کیا اور کاروبار میں بھی مدد کی۔ یہ ایسا بھائی چارہ تھا جس کی بنیاد خلوص اور بے غرض شفقت و محبت پر تھی اور جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

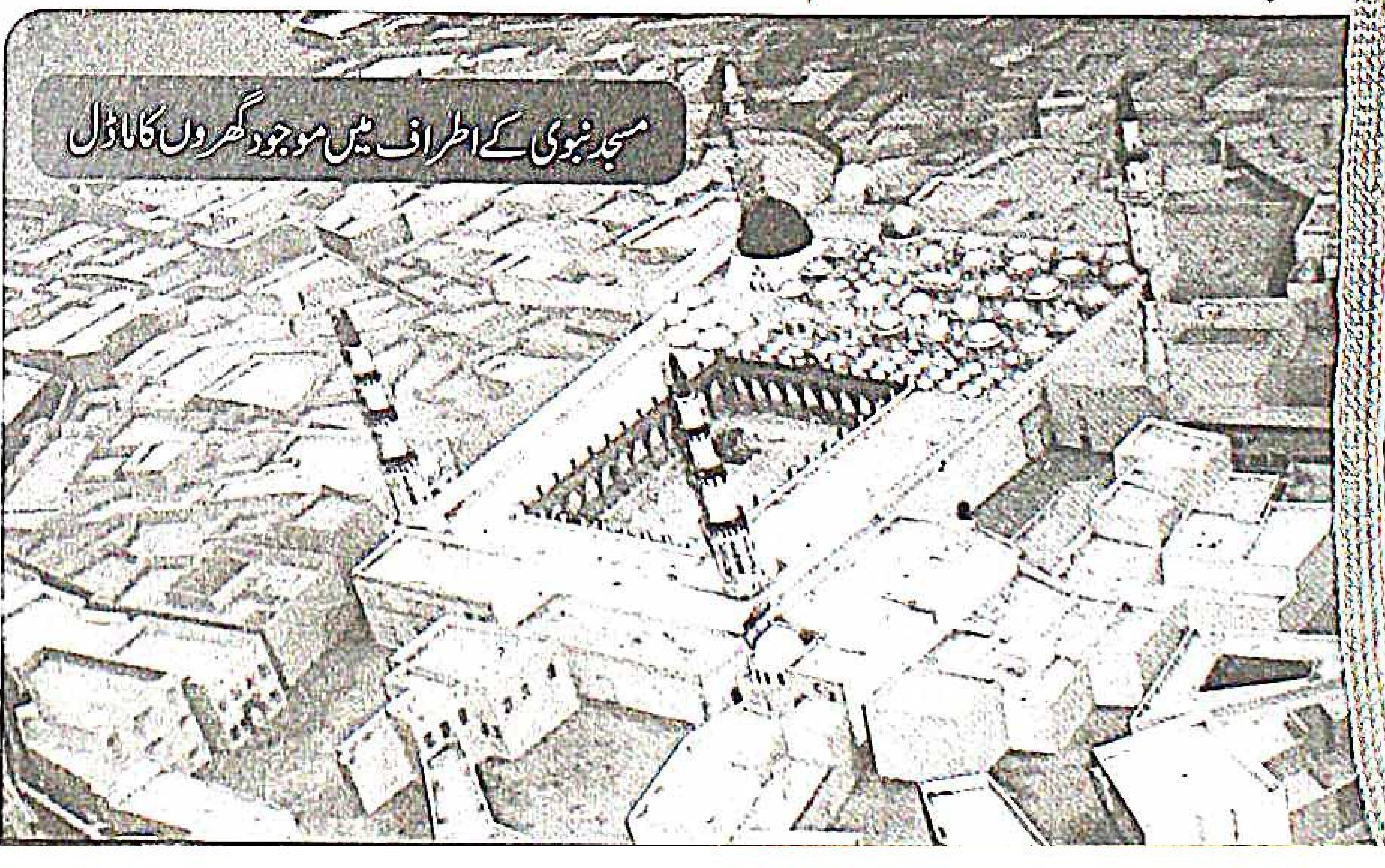

مسجد نبوی کے اطراف میں موجود گھروں کا ماڈل

Marfat.com

فصل نمبر:5

پیارے نبی ﷺ کے ہاتھوں مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر

پیارے بچو! حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب ہی ایک خالی جگہ موجود تھی، جو دو یتیم بچوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی، ان بچوں نے یہ زمین مسجد کے لیے بلا قیمت دینی چاہی مگر رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو پسند نہیں فرمایا، زمین کی قیمت ایک انصاری صحابی نے ادا کردی، پھر زمین برابر کی گئی اور مسجد بنی شروع ہوگئی۔

(سیرت حلبیہ / ج ۳/ص ۱۷۴، فتح الباری /ج۷/ص ۲۶۵)

مسجد کے قریب امہات المومنین (آپ ﷺ کی بیویوں) کے مکانات بھی تیار ہوگئے۔ جنہیں حجرہ (کمرہ) کہا جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ ان میں منتقل ہوگئے۔

(سیرت حلبیہ / ج ۳/ ص ۲۱۸، فتح الباری/ ج ۳/ ص ۱۱۲، طبقاب ابن سعد/ ج ۱/ ص ۲۴۰)

جن مقامات پر حجرے بنائے گئے، وہ زمین حارثہ بن نعمان رض کی تھی، جوں جوں ضرورت پڑتی گئی وہ زمین دیتے گئے اور حجرے تعمیر ہوتے گئے۔

پیارے بچو! نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کے ساتھ مل کر اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اس کی دیواریں کچی اینٹوں کی، ستون کھجور کے تنوں کے اور چھت پتوں کی تھی۔ ابتداء میں مسجد کا رخ بیت المقدس کی جانب تھا، حضرت بلال رض موذن مقرر ہوئے، مسجد نبوی ﷺ میں نماز باجماعت ادا کی جانے لگی۔

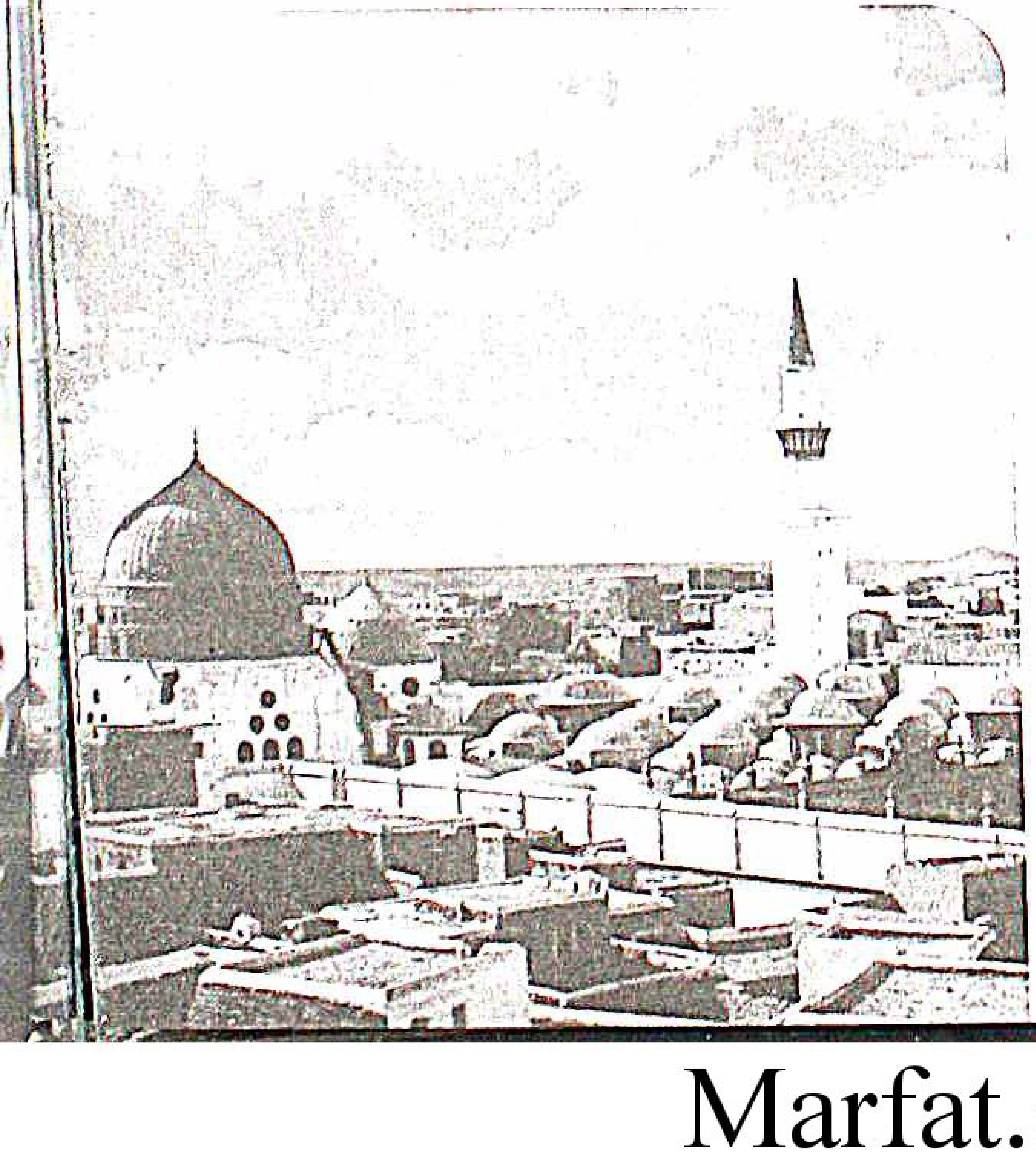

روضہ رسول ﷺ سے پاؤں ظاہر ہونے کا واقعہ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ولید بن عبدالملک کے دور میں جب حجرات شریفہ کو مسجد میں شامل کرنے کے لیے منہدم کیا گیا تو حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مشرقی دیوار کمزور ہونے کے باعث گر گئی۔ اسے تعمیر کرنے کے لیے بنیاد کھودنی شروع کی تو ایک پاؤں ظاہر ہوگیا سب گھبرا گئے اور خیال کیا کہ شاید یہ نبی اکرم ﷺ کا قدم مبارک ہے۔ صحیح صورت حال کوئی نہ بتلا سکا تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر کہا بخدا یہ نبی اکرم ﷺ کا قدم مبارک نہیں یہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک ہے۔

Marfat.com

80 سال پرانی مسجد نبوی ﷺ جسمیں روضۃ نبوی کے باہر گاڑیاں کھڑی نظر آرہی ہیں اب یہ جگہ مسجد کے صحن کا حصہ بن چکی ہے

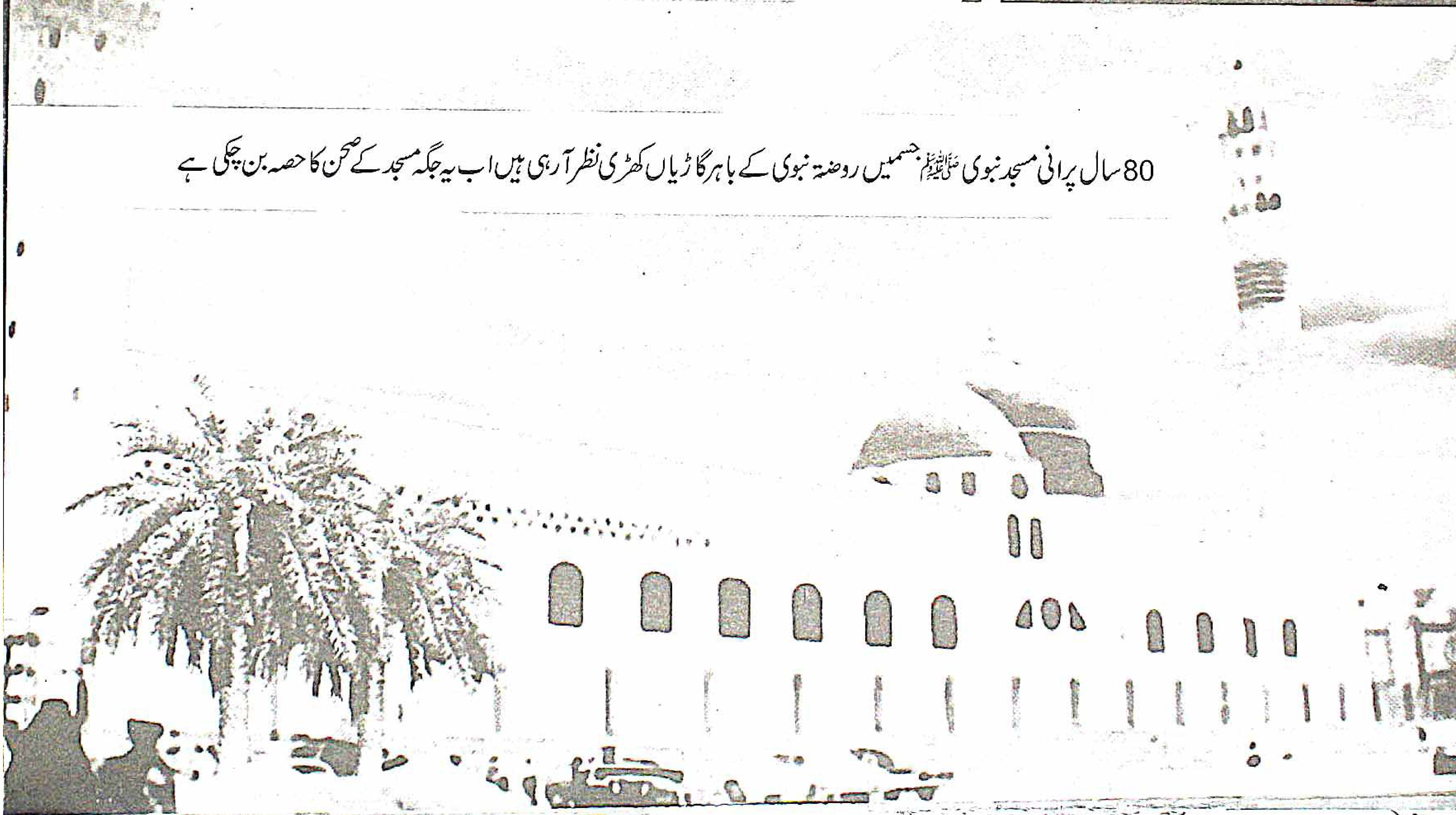

Marfat.com

ترکی دورِ حکومت میں مسجد نبوی کی توسیع سے پہلے کی قدیم مسجد نبوی کی تصویر جس میں کھجور کے باغات بھی نظر آ رہے ہیں۔ اس وقت یہ کھجوریں بطور تحفہ خاص سربراہان مملکت کو دی جاتی تھیں۔ اس وقت یہاں ایک کنواں بھی تھا آج یہ باغ اور کنواں مسجد نبوی ﷺ کا حصہ بن چکا ہے، یہ باغ، باغِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور ہے، اس میں املی اور بیر کا درخت ہے۔

Marfat.com

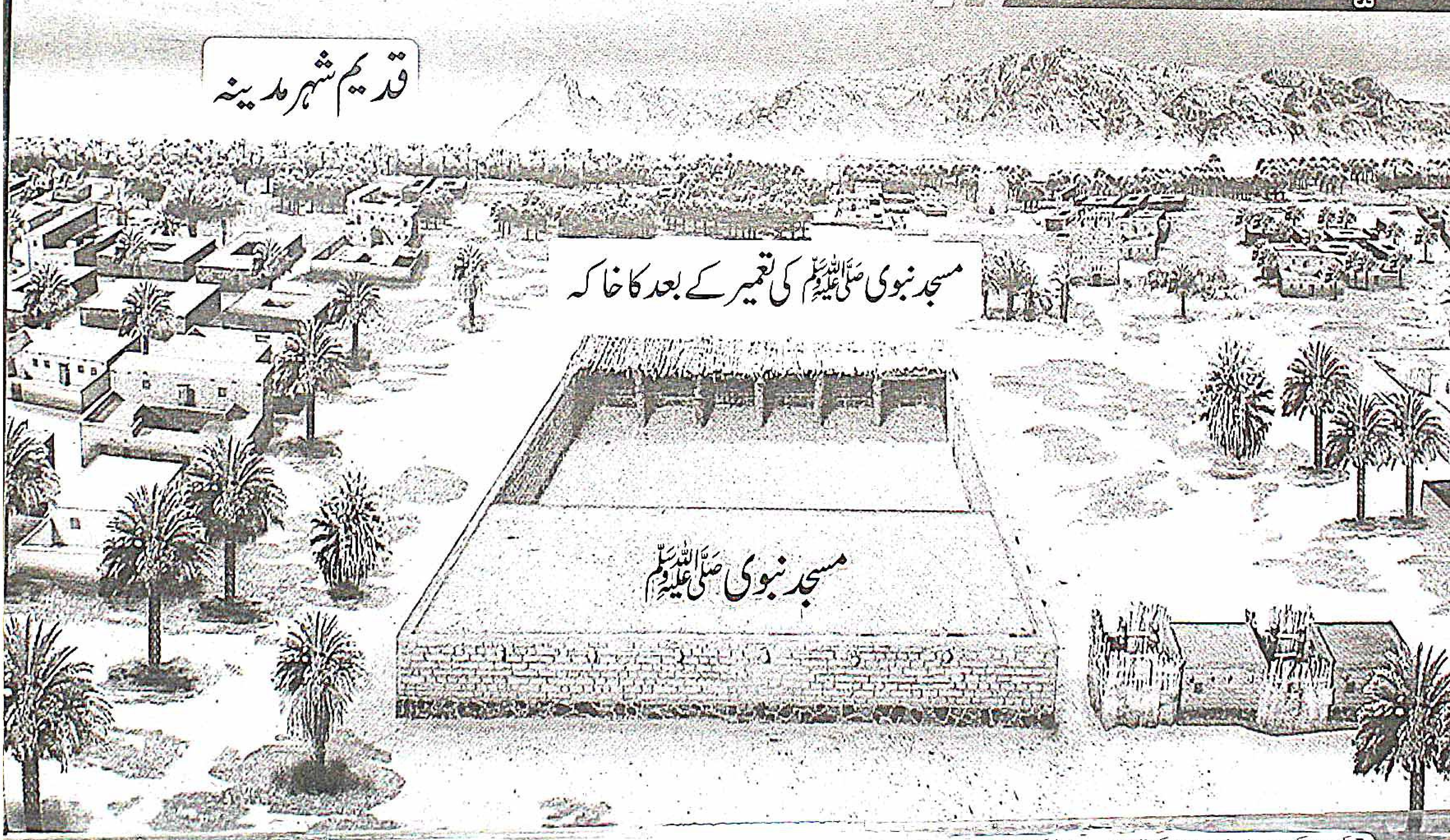
قدیم شہر مدینہ
مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کے بعد کا خاکہ
مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

آقا ﷺ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسجد نبوی کا مصورانہ خاکہ

مسجد نبوی کی قدیم تصویر: جسے آقائے دو جہاں ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے تعمیر کیا تھا۔ اُس وقت مسجد نبوی کے ستون کی جگہ کھجور کے تنے لگے ہوئے تھے اور مسجد کی چھت کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی اور فرش پر کنکر بچھے ہوئے تھے۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر مسجد نبوی میں رات کے وقت چراغ روشن کیا تو آپ ﷺ بہت خوش ہوئے۔

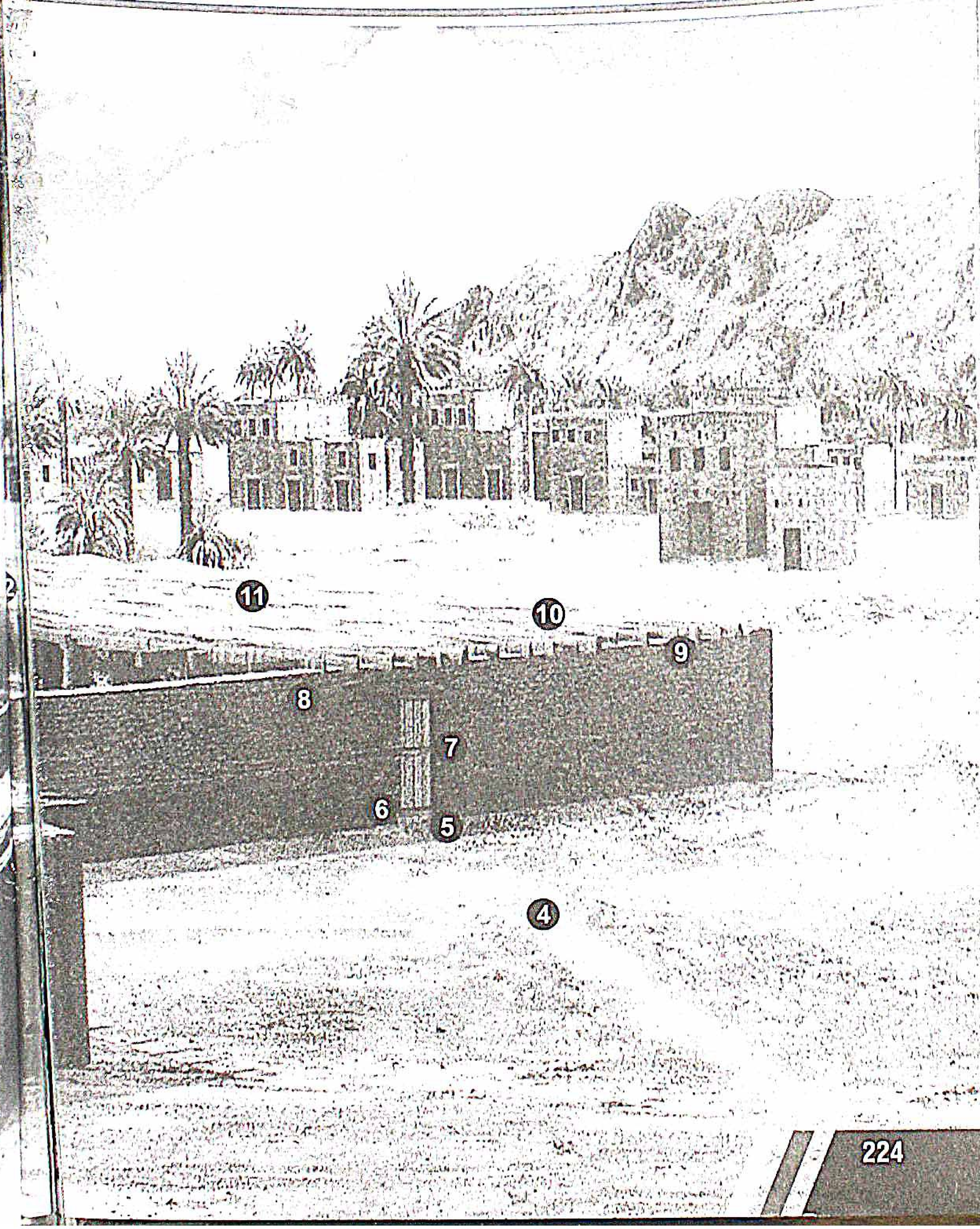

Marfat.com

مسجد نبوی ﷺ کے اطراف میں موجود صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے گھر

زیر تصویر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور کی مسجد نبوی کا نمونہ ہے جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے گارے کی مٹی کی دیواریں کھڑی کر دی تھیں۔

مسجد نبوی کے اطراف میں موجود کھجور کے درخت جنہیں کہ اب صرف تصاویر ہی میں دیکھا جا سکتا ہے۔

① اس جگہ 1400 سال قبل حضور ﷺ کے نماز پڑھنے کا مقام تھا۔ ② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کی جگہ۔ ③ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کی جگہ۔ ④ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کی جگہ۔ ⑤ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کی جگہ۔ ⑥ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر مبارک کی جگہ۔ ⑦ باب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے گھر مبارک کی جگہ۔ ⑧ مسجد نبوی میں رہنے والے غریب طالب علم (اصحاب صفہ) رضی اللہ عنہم کے رہائش کا مقام۔ ⑨ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کی جگہ۔ ⑩ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کی جگہ۔ ⑪ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کی جگہ۔ ⑫ قدیم باب الرحمۃ (دروازہ) کی جگہ۔ ⑬ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر مبارک کی جگہ۔ ⑭ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے گھر مبارک کی جگہ۔ ⑮ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے گھر مبارک کی جگہ۔ ⑯ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے گھر مبارک کی جگہ۔

(بحوالہ مدینہ ریسرچ اینڈ اسٹڈی سینٹر)

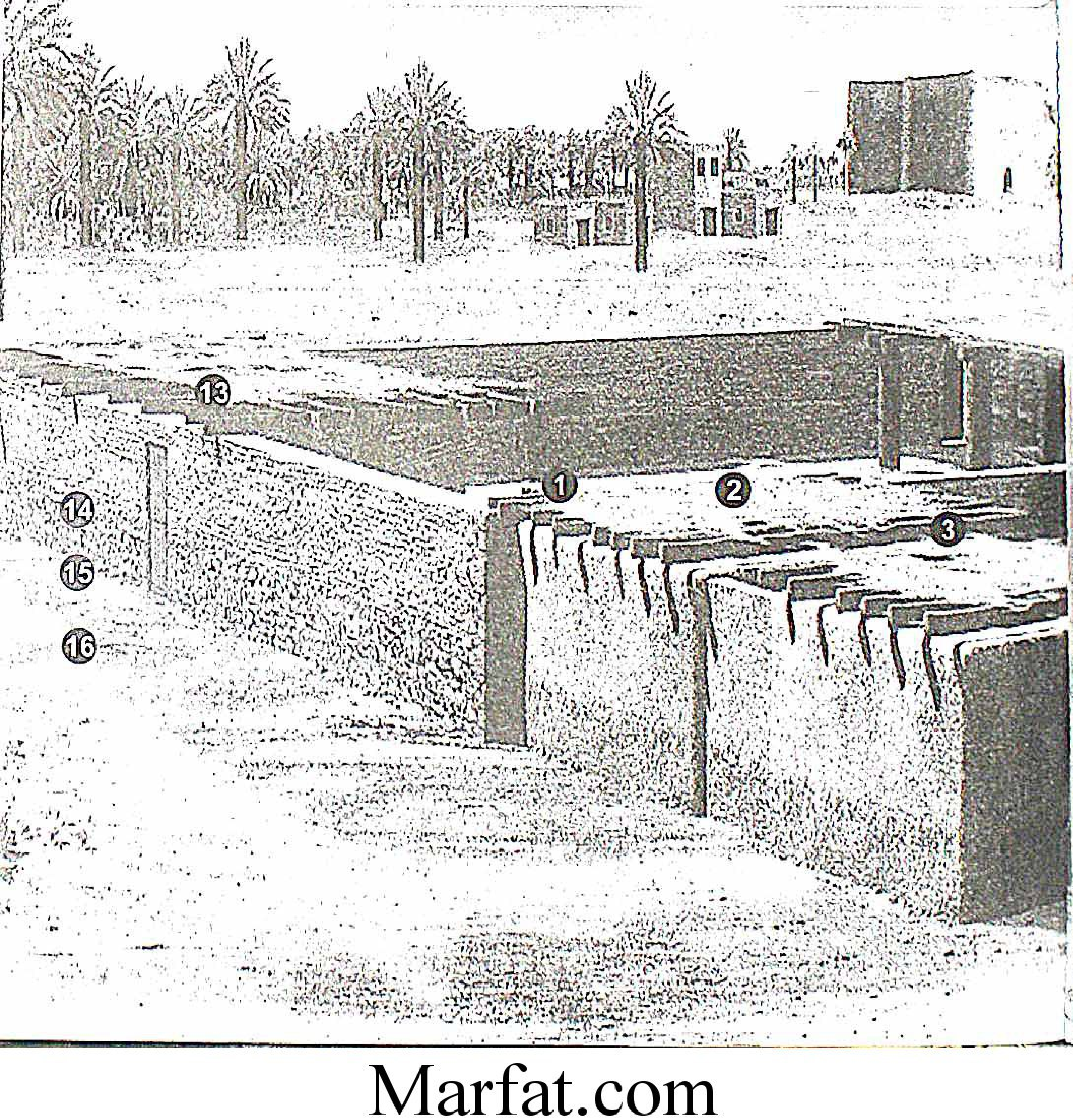

Marfat.com

فصل نمبر:6

مسجد نبوی میں علم دین حاصل کرنے والے اصحاب صفہ

پیارے بچو! مسجد نبوی ﷺ کے صحن میں نادار اور غریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قیام اور تعلیم و تربیت کے لیے ایک چبوترہ تعمیر کیا گیا جو "صفہ" کے نام سے آج تک موجود ہے صفہ پہلی اقامتی درسگاہ تھی، جس میں طلبہ مقیم رہ کر تعلیم حاصل کرتے تھے، صفہ میں قیام پذیر طلبہ کو "اصحاب صفہ" کہتے تھے۔ صفہ کی درسگاہ میں پڑھنے لکھنے اور حفظ قرآن کی تعلیم دی جاتی تھی۔

(قاضی مبارک اطہر پوری/ خیر القرون کی درسگاهیں اور ان کا نظام تعلیم و تربیت /ص ۴۸

یہاں تعلیم کے لیے عمر کی کوئی قید نہیں تھی، اسی طرح یہاں تعلیم حاصل کرنے وا[لے] فارسی، رومی، حبشی، ہندی، یمنی غرض ہر قوم و نسل کے افراد تھے۔

(قاضی مبارک اطہر پوری/ خیر القرون کی درسگاهیں اور ان کا نظام تعلیم و تربیت /ص ۵۸

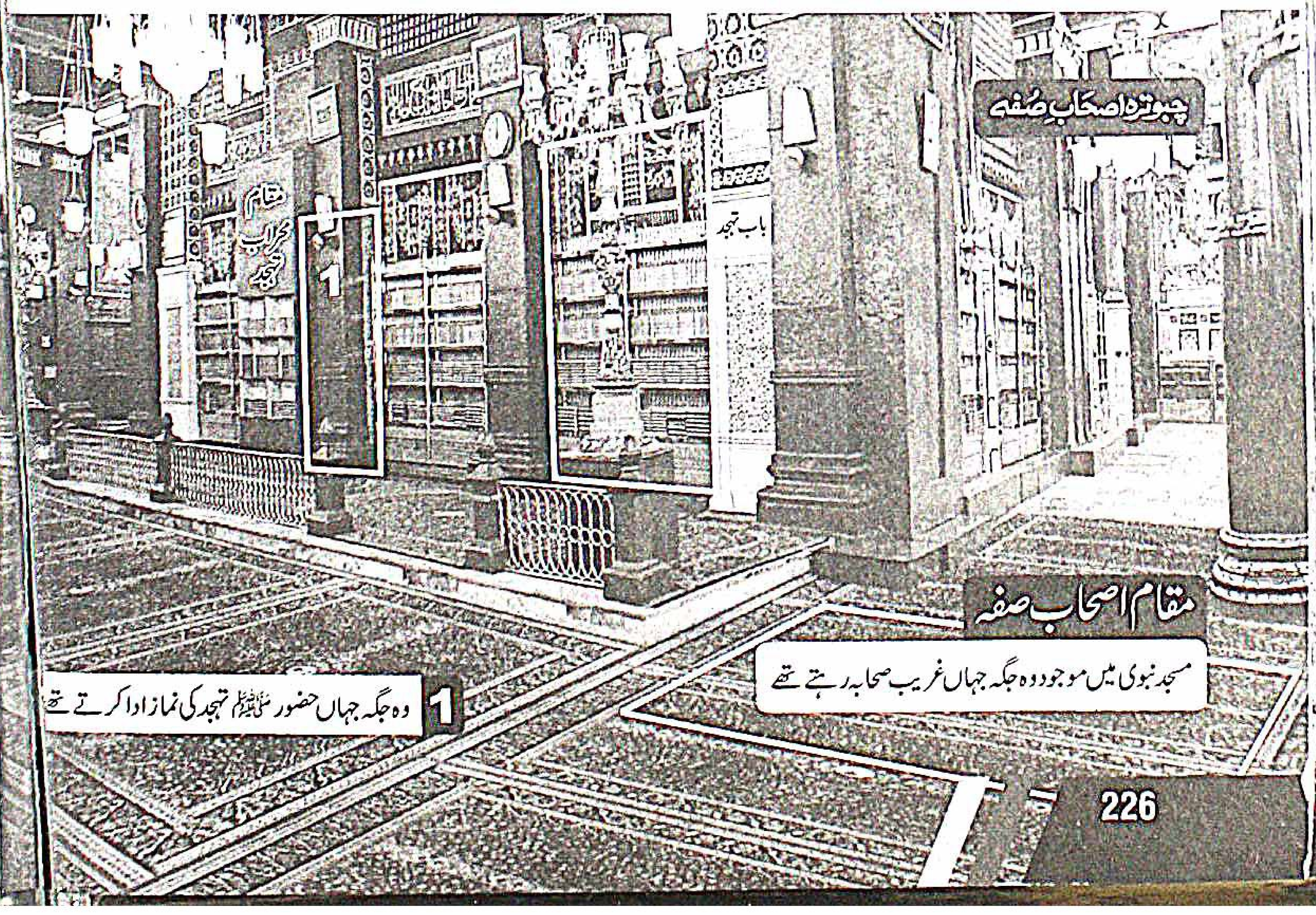

Marfat.com

صفہ کا مدرسہ مدینہ کے مخیر" مسلمانوں کی مدد اور اصحاب صفہ کی ذاتی کوششوں سے چلتا تھا، اصحاب صفہ محنت مزدوری کر کے اپنا خرچہ پورا کرتے تھے۔ یہی اصحاب صفہ، خلفائے راشدین کے زمانے میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو کر مملکت اسلامی کی رونق بنے۔ یہ ہماری سب سے پہلی درسگاہ، سب سے پہلی تربیت گاہ اور سب سے پہلی یونیورسٹی ہے۔ درسگاہ صفہ پر مستقل طور پر ایسے لوگ بیٹھتے تھے جنہیں تین چیزوں کی تعلیم دی جاتی تھی۔

① رسول اکرم ﷺ کی پوری تعلیمات، قرآن وسنت

② اس دور کے جو جدید ترین علوم۔ (صفہ میں ان لوگوں کو یہ بھی کہا گیا کہ تم عبرانی زبان سیکھ لو)

③ اسی صفہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے لیے پیشہ ورانہ تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا۔

اسی مسجد کے بغل میں میدان سبق موجود تھا۔ جہاں رسول اللہ ﷺ لوگوں کو فن سپاہ گری بھی سکھاتے تھے، دیگر فنون بھی سکھائے جاتے تھے۔

مسجد نبوی ﷺ درحقیقت نماز باجماعت' تلاوت' ذکر و عبادت' تعلیم و تربیت کے علاوہ مسلمانوں کا ایک اجتماعی مرکز بھی تھی۔ رسول اکرم ﷺ اپنا زیادہ تر وقت مسجد نبوی ﷺ میں گزارتے تھے۔ آپ ﷺ اپنے صحابہ سے ملتے' دین کی تعلیم دیتے اور باہر سے آنے والے لوگوں سے ملاقات کرتے۔

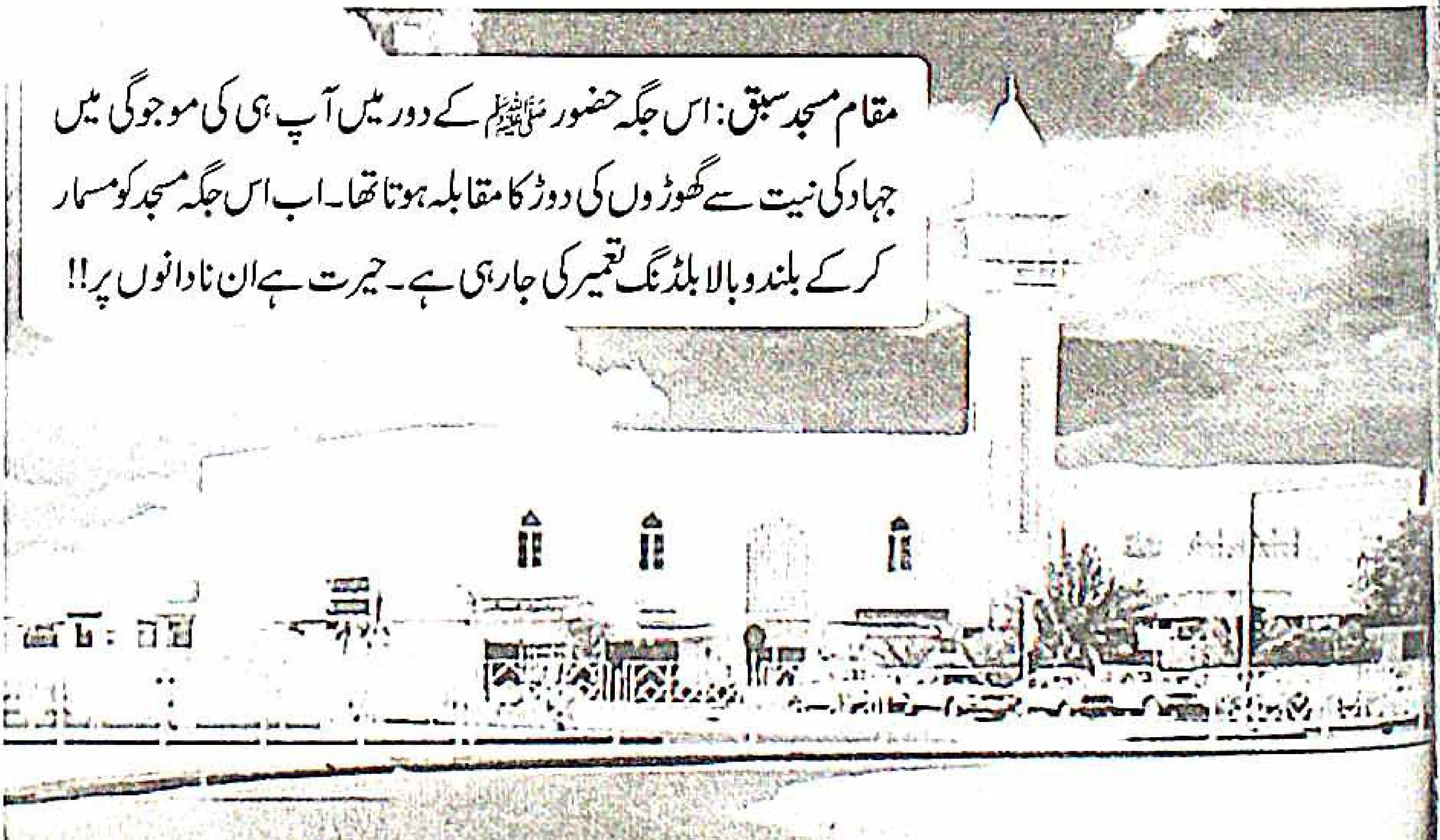

مقام مسجد سبق: اس جگہ حضور ﷺ کے دور میں آپ ہی کی موجوگی میں جہاد کی نیت سے گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ ہوتا تھا۔ اب اس جگہ مسجد کو مسمار کر کے بلند و بالا بلڈنگ تعمیر کی جا رہی ہے۔ حیرت ہے ان نادانوں پر!!

Marfat.com

مسلمانوں کے تمام اجتماعی معاملات مسجد نبوی میں طے ہوتے تھے۔ عدالت مسجد میں لگتی تھی اور فیصلے بھی یہیں کیے جاتے۔ جہاد کا اعلان مسجد میں ہوتا۔ جہاد اور دوسری رفاہی ضروریات کے لیے عطیات جمع کرنے کا اعلان بھی یہیں ہوتا تھا۔ جہاد کے لیے لشکر یہاں سے بھیجے جاتے تھے۔ دوسرے علاقوں سے آنے والے وفد بھی مسجد میں ٹھہرائے جاتے اور ان کی مہمانی کا بندوبست بھی یہیں کیا جاتا۔ فوجی تربیت کے سلسلے میں بعض جسمانی مشقیں بھی مسجد کے صحن میں ہوتی تھیں۔

اذان واقامت کی ابتداء

پیارے بچو! یکم ہجری اذان و اقامت کی ابتدا ہوئی، پہلے پہل عبداللہ بن زید الانصاری کو اذان و اقامت کا طریقہ خواب میں بتایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے رات ہی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع کی، پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ یہ کلمات بلال کو سکھائیں اور وہ اذان کہیں۔

روضہ نبوی ﷺ کی قدیم تصویر

Marfat.com

مسجد نبوی ﷺ کے پاس حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے مکانات کا تقریبی نقشہ

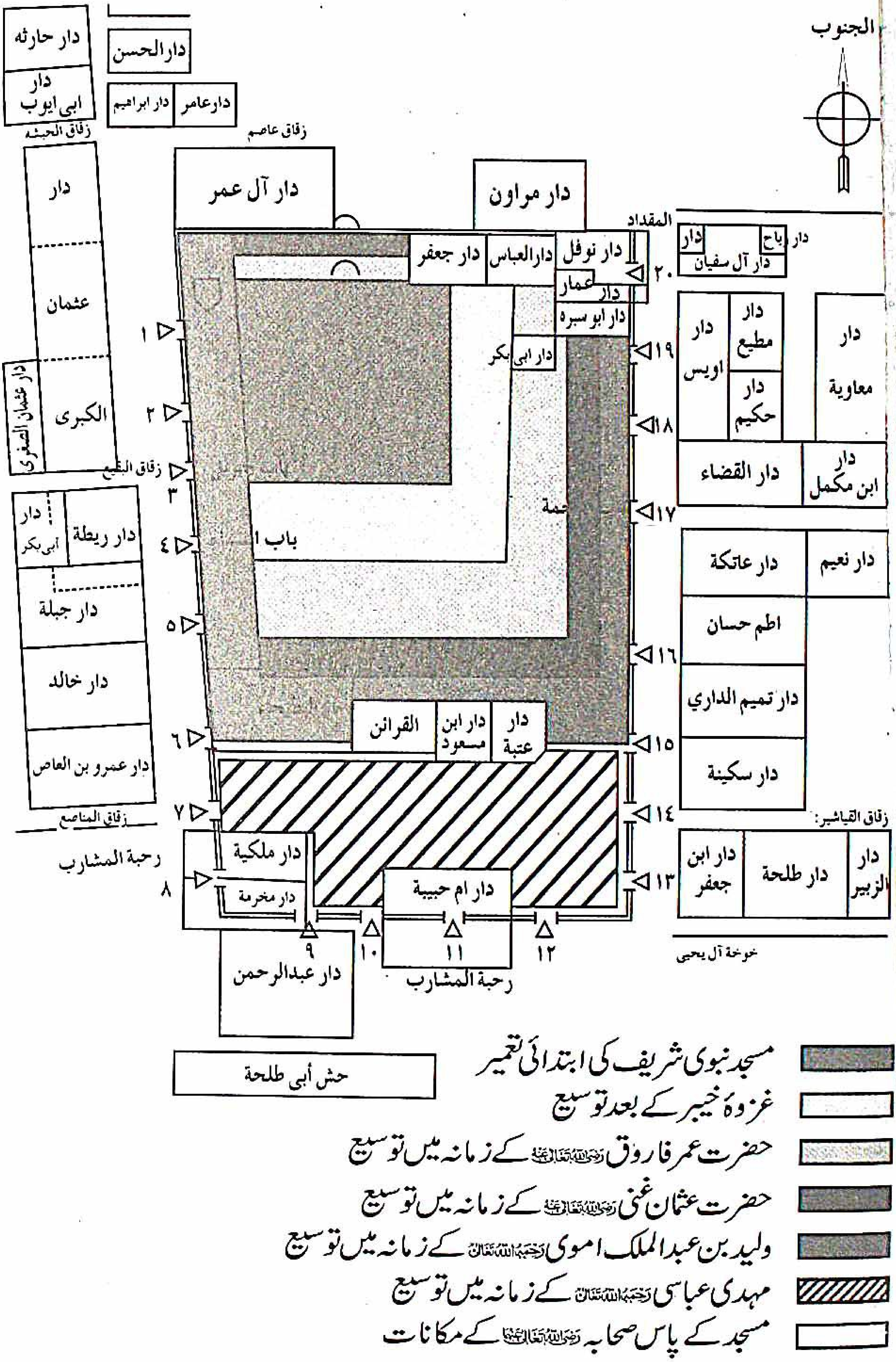

Marfat.com

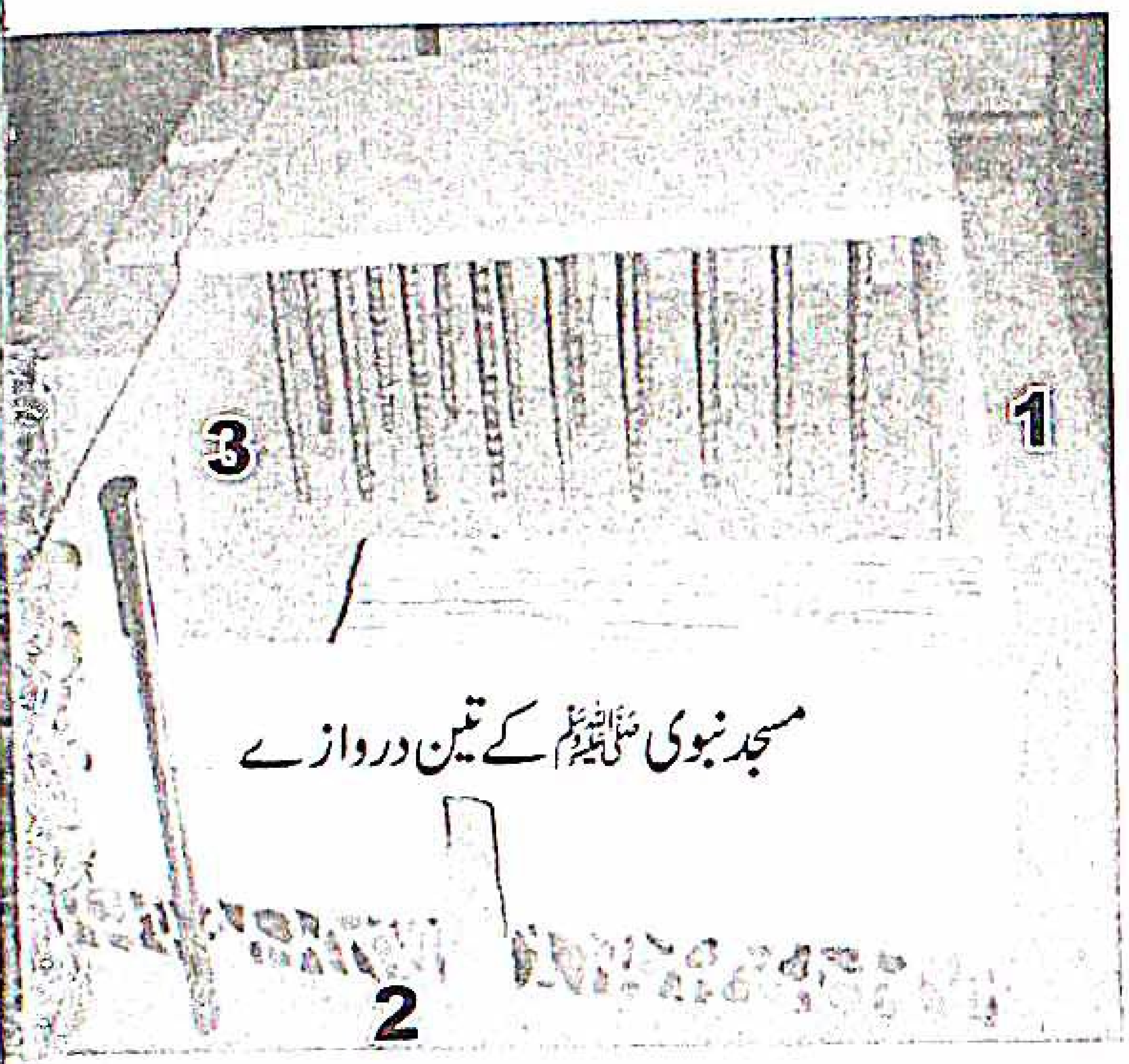

مسجد نبوی ﷺ کے تین دروازے

حضور ﷺ کے دور میں تعمیر کردہ قدیم مسجد نبوی ﷺ کا ماڈل: زیر نظر تصویر مدینہ منورہ میں موجود مسجد نبوی ﷺ کے ماڈل کی ہے اس ماڈل میں مسجد نبوی ﷺ میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی آمد و رفت کے دروازے نظر آ رہے ہیں جبکہ تیسرا دروازہ باب عائشہ رضی اللہ عنہا ہے جس سے حضور ﷺ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے گھر سے مسجد تشریف لاتے تھے۔ اس ماڈل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے گھروں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ اس کے ستون کھجور کے درختوں کو کاٹ کر نصب کیے گئے تھے۔

مسجد نبوی ﷺ اور حضور ﷺ کی بیویوں کے گھر کا ماڈل

1. سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا
2. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
3. حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
4. زینب خزیمہ رضی اللہ عنہا
5. حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا
6. حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا
7. زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
8. حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا
9. حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

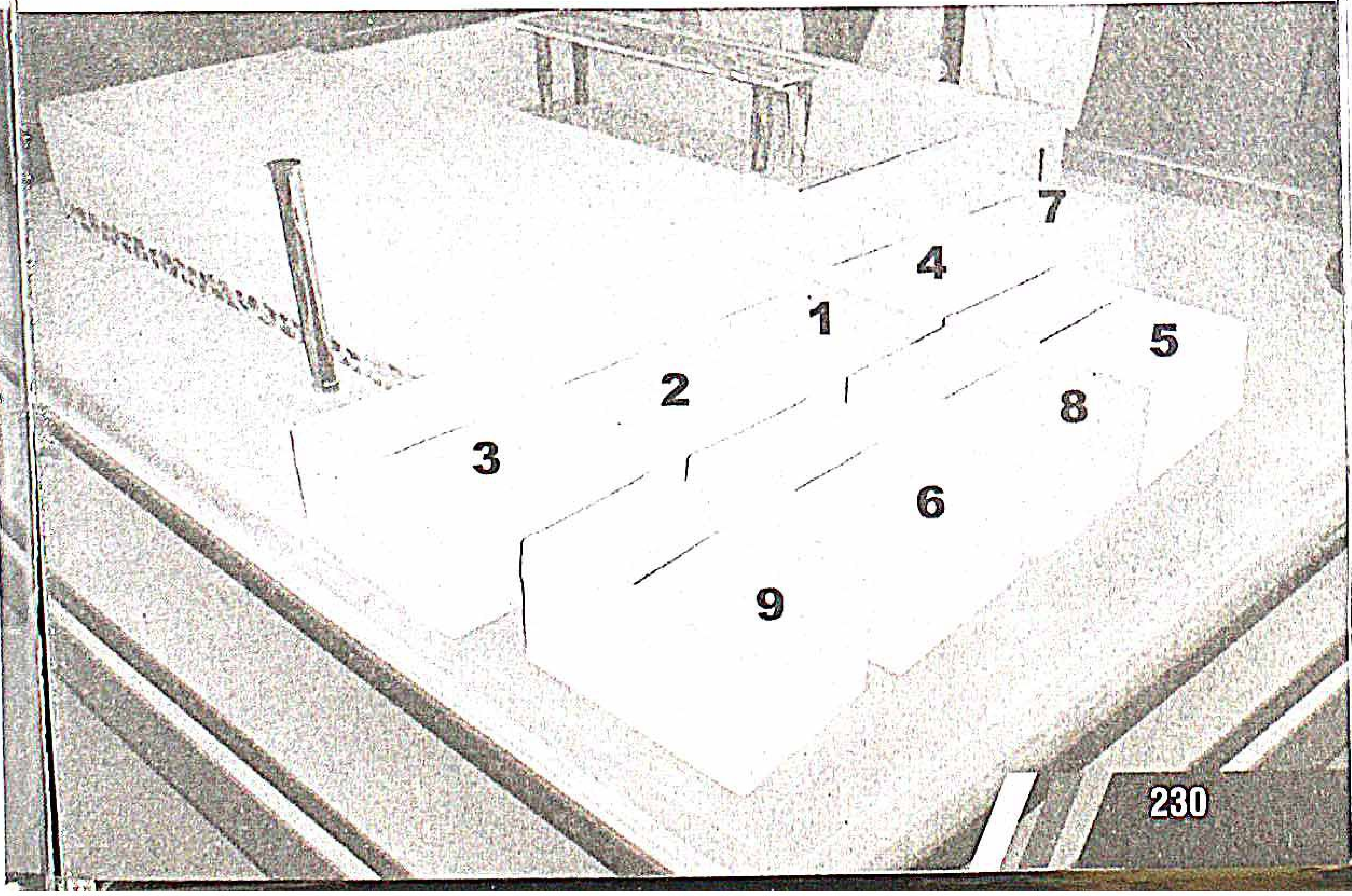

Marfat.com

باب نمبر: 5

پیارے نبی ﷺ کی سیاسی زندگی کا آغاز

پیارے بچو! جب رسول اللہ ﷺ نے مکے سے مدینہ ہجرت فرمائی تو ان دنوں مدینے میں جو قبائل آباد تھے‘ ان میں یہودیوں کے علاوہ اوس اور خزرج کے قبیلے بھی تھے۔ اوس اور خزرج کا پیشہ زراعت تھا‘ جس سے بمشکل ان کا گزارہ ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ یہ دونوں قبیلے اکثر آپس میں لڑتے رہتے تھے‘ جس کی وجہ سے وہ مالی طور پر کمزور تھے۔

یہودی تجارت پیشہ ہونے کی وجہ سے بہت مالدار تھے، مدینہ کے باشندوں پر ان کا بڑا اثر تھا، جبکہ اوس اور خزرج اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے یہود سے مجبوراً قرضے لیتے تھے، یہود انہیں بھاری سود پر قرضہ دیتے تھے۔

جب انہوں نے یہ دیکھا کہ اسلام کے قبول کرنے کے بعد مدینہ کے دونوں عرب قبیلے اوس اور خزرج مل جل کر شیر و شکر ہو گئے اور مکہ سے آنے والے مہاجرین سے ان کی طاقت میں اضافہ ہو گیا ہے اور یہ طاقت روز بروز بڑھتی جاتی ہے تو انہیں فکر پیدا ہوئی اور وہ اسلام کی طاقت کو توڑنے کی تدبیریں سوچنے لگے۔

رسول اللہ ﷺ کی مدینے آمد کے بعد، ان کی آپس کی لڑائی ختم ہو گئی اور ان میں محبت کا رشتہ قائم ہو گیا۔ ان دونوں قبیلوں نے مکے سے آنے والے مہاجرین کو اپنا بھائی بنا لیا، رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ ایک اسلامی ریاست کی بنیاد ڈالی۔

یہودیوں کو مدینے میں جو معاشی اور سیاسی برتری حاصل تھی‘ وہ اب ختم ہوتی نظر آ رہی تھی، اس لیے وہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگے، ان کی کوشش تھی کہ مسلمانوں کا آپس میں اتفاق ختم کر کے دوبارہ ان پر برتری حاصل کر لیں۔

ادھر مشرکین مکہ مسلمانوں کے بدترین دشمن تھے، وہ نہیں چاہتے تھے کہ مسلمان مدینے میں آرام و سکون سے رہیں‘ اس لیے وہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں اور جنگی تیاری کر رہے تھے۔

Marfat.com

فصل نمبر: 1

میثاق مدینہ، ایک تاریخ ساز منشور

پیارے بچو! نبی کریم ﷺ نے ان تمام اندرونی و بیرونی حالات کا غور سے جائزہ لیا اور آنے والوں خطروں کا مقابلہ کرنے کے لیے مدینے کے تمام قبیلوں کے درمیان ایک معاہدہ طے فرمایا جسے ''میثاق مدینہ'' کہا جاتا ہے۔

میثاق مدینہ کی شرائط

اس معاہدے کی چند اہم شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

1. مسلمان اور یہودی اپنے اپنے مذہب میں آزاد ہوں گے وہ ایک دوسرے کے مذہب میں مداخلت نہیں کریں گے۔
2. جو طاقت اس معاہدے کے کسی فریق سے جنگ کرے گی، اس کے خلاف سب تعاون کریں گے۔
3. مسلمان اور یہودی آپس میں میل جول اور اچھا برتاؤ رکھیں گے۔
4. مظلوم کی مدد کی جائے گی۔
5. کوئی فریق مشرکین مکہ کو پناہ نہیں دے گا۔
6. جب تک جنگ جاری رہے گی، یہود بھی مسلمانوں کے ساتھ خرچ برداشت کریں گے۔
7. اگر مدینے پر حملہ ہوا تو دونوں فریق ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے اور مل کر مدینے کا دفاع کریں گے۔
8. اگر فریقین میں کوئی جھگڑا پیدا ہو جائے، جس میں فساد کا اندیشہ ہو تو اس کا فیصلہ اللہ

Marfat.com

کے رسول ﷺ خود فرمائیں گے۔

(موسوۃ نظرۃ النعیم/ ج ا/ ص ۲۹۹، مجموعتہ الوثائق السیاستہ/ ڈاکٹر محمد حمید اللہ/ حیدر آباد دکن)

میثاق مدینہ کے اہل مدینہ پر اثرات

پیارے بچو! رسول اللہ ﷺ کے زیر اثر مختلف قوموں اور قبیلوں کے درمیان یہ معاہدہ مذہبی، قومی، ملکی اور سیاسی لحاظ سے بڑا اہم ثابت ہوا۔ بعد کے حالات نے یہ بات ثابت کر دی کہ اہل اسلام کے حق میں یہ معاہدہ بہت مفید رہا۔ اسی معاہدے کے ذریعے حقیقت میں ایک باقاعدہ اسلامی ریاست کے قیام کا آغاز ہوا۔ جس میں مرکزی اور فیصلہ کن حیثیت رسول کریم ﷺ کو حاصل ہوگئی۔ اس طرح حکمت کے ساتھ اور پُر امن طریقے سے رسول اکرم ﷺ نے اللہ کی زمین اور اس کے بندوں پر حکم الٰہی جاری کرنے کا راستہ ہموار کر دیا۔

مدینے کے منافق، اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بدترین دشمن

پیارے بچو! مدینہ میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے لیکن حقیقت میں وہ اسلام کے خلاف تھے، زبان پر کچھ اور دل میں کچھ، اللہ نے ایسے لوگوں کو ''منافق'' کہا ہے۔

مدینے میں ایک شخص ''عبداللہ بن اُبی'' تھا، یہ وہاں کا سب سے بڑا رئیس تھا اور رسول اللہ ﷺ کی آمد سے پہلے وہاں کی بادشاہت کا امیدوار تھا۔ مدینے کے لوگوں میں اسلام کا عام رجحان دیکھ کر ظاہر میں تو یہ بھی اپنی جماعت کے ساتھ مسلمان ہوگیا، مگر سرکار دو عالم ﷺ کو اپنی خواہشوں کے لیے موت کا پیغام سمجھتا تھا، چنانچہ یہ بھی اپنی جماعت کے ساتھ یہودیوں کا خفیہ طور پر مددگار بن گیا، اس طرح کفار مکہ کے ساتھ ساتھ ''مدینہ کے یہود اور منافقین'' کی ایک نئی جماعت مسلمانوں کی حریف پیدا ہوگئی۔

Marfat.com

دین کی سربلندی اور ظلم کے خاتمے کے لیے جہاد کا حکم

پیارے بچو! رسول اللہ ﷺ 13 سال تک حکمت اور نصیحت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کرتے رہے، آپ ﷺ کا مذاق اڑایا گیا، آپ ﷺ کو دیوانہ اور جادوگر بنایا گیا۔ آپ ﷺ پر نجاست پھینکی گئی، آپ ﷺ کو زخمی کیا گیا۔ آپ ﷺ کے قتل کی سازشیں کی گئیں۔ آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کا بائیکاٹ کیا گیا اور آخر کار گھر بار اور مال و دولت چھوڑ کر جلاوطن ہونے پر مجبور کیا گیا۔ یہ سب ظلم آپ ﷺ نے برداشت کیے اور صبر کیا۔

خیال یہ تھا کہ اب مکے سے نکل جانے کے بعد تو کفار مکہ پیچھا چھوڑ دیں گے اور مسلمانوں کو اطمینان کے ساتھ اللہ کا نام لینے دیں گے، مگر ان بدبختوں نے اللہ کے دین کی روشنی قبول کرنے سے ہی انکار نہ کیا بلکہ اسے بجھا دینے کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ مکے میں بیٹھ کر وہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگے اور مدینہ کے یہودیوں کے ساتھ مسلمانوں کو مٹا دینے کی سازش شروع کردی۔

اب رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی طرف سے حکم آیا کہ مسلمان اپنی اور اپنے دین کی حفاظت کے لیے کافروں کا مقابلہ کریں اور اللہ نے اپنی مدد کا انہیں یقین دلایا۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ

(سورہ حج / آیت نمبر ۳۹)

"جن مسلمانوں سے جنگ کی جاتی ہے ان کو اجازت ہے کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔"

اسلام میں اس قسم کی لڑائی کو 'جہاد' کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے بعد مسلمانوں اور کافروں میں بہت سے لڑائیاں ہوئیں۔ بعض لڑائیوں میں خود رسول اللہ ﷺ شریک ہوئے اور بعض میں کسی تجربہ کار صحابی کو اپنی جگہ امیر بنا کر بھیجا۔

Marfat.com

غزوہ اور سریہ میں فرق

پیارے بچو! جن لڑائیوں میں رسول اللہ ﷺ شریک ہوئے انہیں ''غزوہ'' کہتے ہیں جبکہ جن لڑائیوں میں ہمارے پیارے نبی ﷺ شریک نہیں ہوئے انہیں ''سریہ'' کہتے ہیں۔ جس کی جمع ''سرایا'' ہے۔

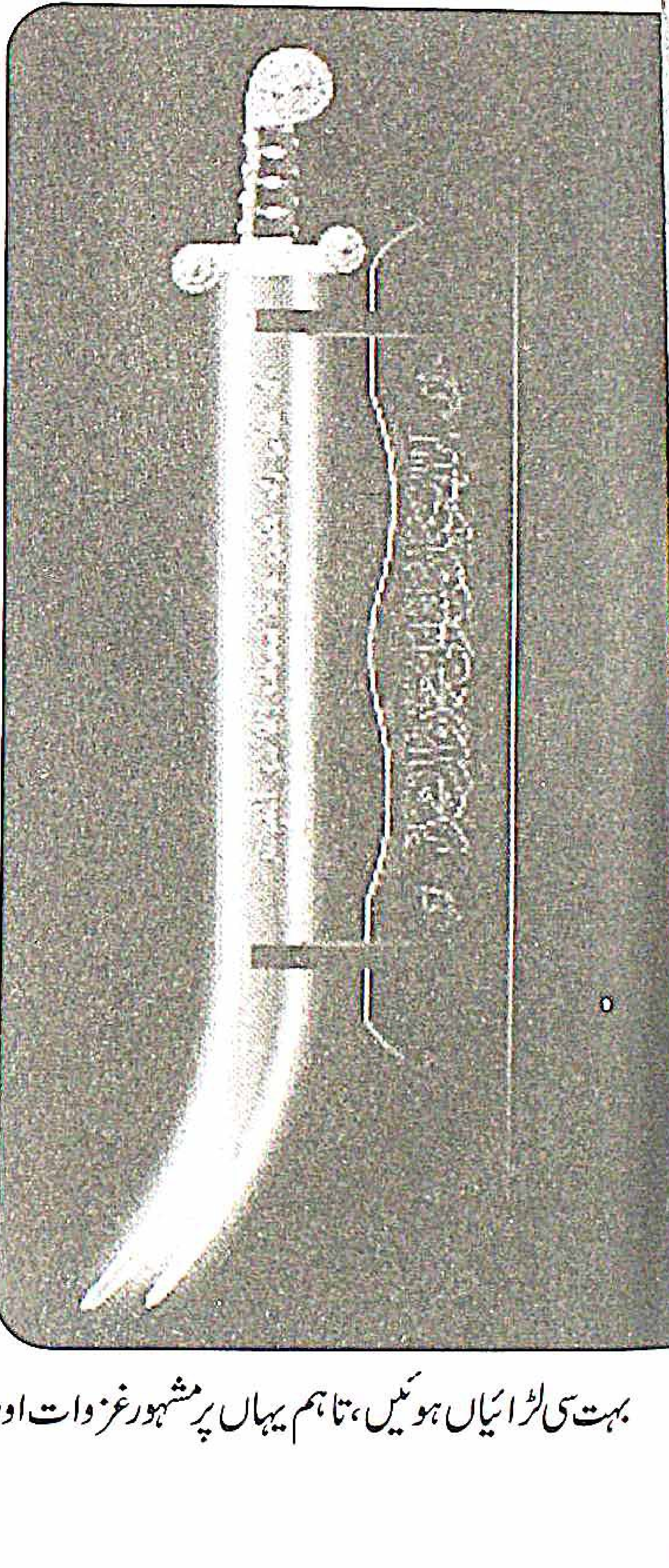

غزوات کی تعداد 23 ہے اور سرایا کی 43۔ ان تمام لڑائیوں میں اللہ نے اپنے وعدہ کے مطابق مسلمانوں کو فتح دی، صرف دو لڑائیوں غزوہ احد اور غزوہ حنین میں مسلمانوں کو کچھ نقصان پہنچا۔

غزوہ احد میں اس لیے کہ، مسلمانوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی تعمیل نہیں کی اور غفلت برتی، جبکہ غزوہ حنین میں اس لیے کہ انہیں اپنی طاقت پر کچھ گھمنڈ ہو گیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسلمانوں کی کفار کے ساتھ بہت سی لڑائیاں ہوئیں، تاہم یہاں پر مشہور غزوات اور سرایا کا ذکر کیا جائے گا۔

Marfat.com

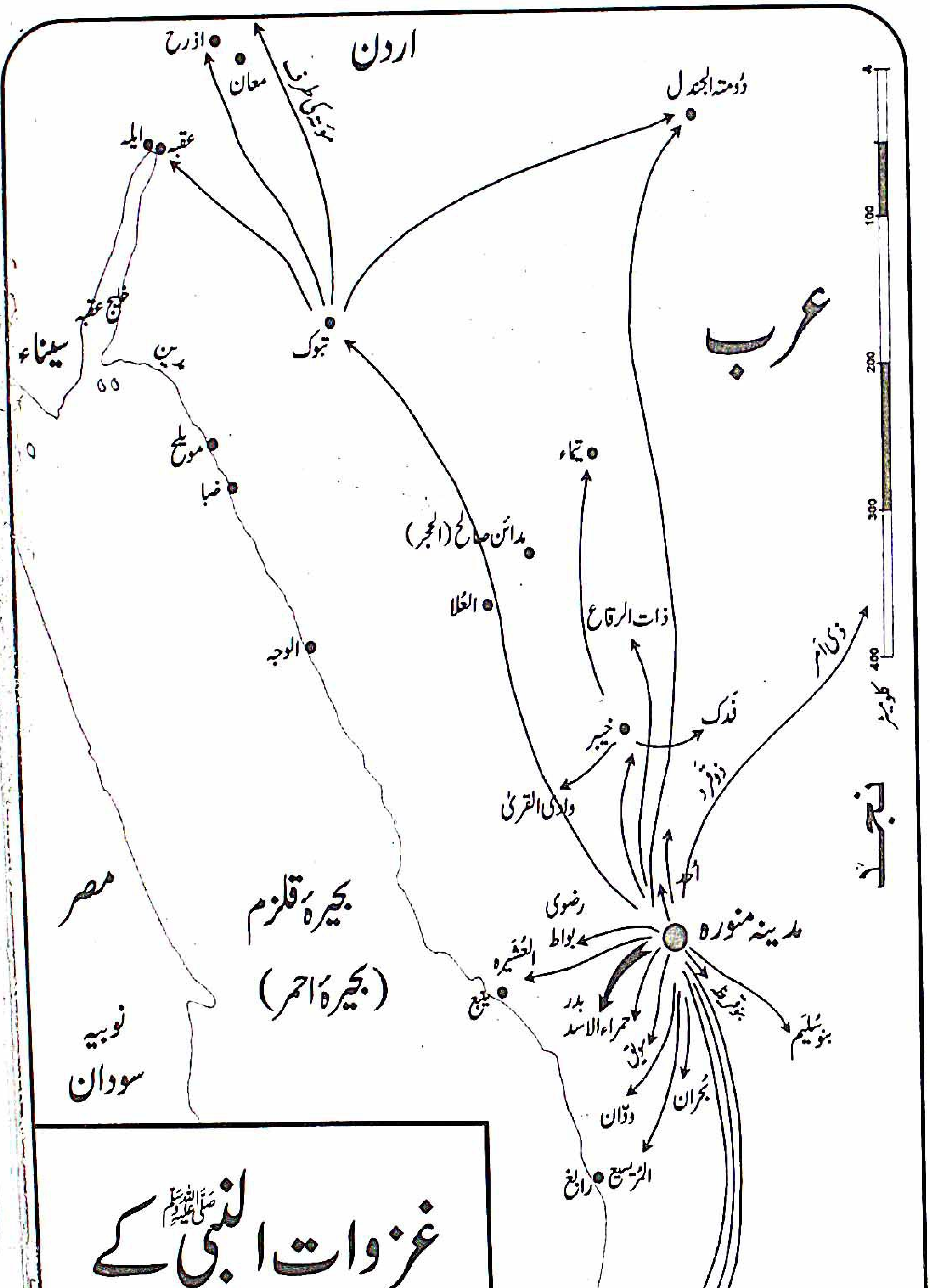
غزوات النبی ﷺ کے
یادگار مقامات
اردن
ازرح
معان
عقبہ
ایلہ
دومۃ الجندل
عرب
خلیج عقبہ
سیناء
تبوک
مدین
مویلح
ضبا
تیماء
مدائن صالح (الحجر)
العلا
ذات الرقاع
ذی امر
الوجہ
فدک
خیبر
وادی القریٰ
نجد
احد
مدینہ منورہ
رضوی
بواط
العشیرہ
ینبع
بدر
حمراء الاسد
بنوسُلیم
ودان
بحران
المریسیع
رابغ
مصر
بحیرۂ قلزم
(بحیرۂ احمر)
نوبیہ
سودان
حدیبیہ
جدہ
مکہ مکرمہ
طائف
حنین
100
200
300
400
کلومیٹر

Marfat.com

فصل نمبر:2

غزوۂ بدر سن 2 ہجری

پیارے بچو! ۲ ہجری میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی، اس حوالے سے سب سے پہلے جو آیت نازل ہوئی وہ سورہ بقرہ کی ۲۴ ویں آیت ہے۔ جس کا ترجمہ ہے ''اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں'' (سورہ البقرہ / آیت نمبر ۲۴)

حق و باطل کے درمیان جو اہم معرکہ ہوا، اس کو تاریخ اسلام میں ''غزوہ بدر'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بدر ایک گاؤں کا نام ہے، تاہم بعض جگہ ایک کنویں کا نام بھی بتایا گیا ہے اور اسی مناسبت سے اس گاؤں کو بدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ تمام غزوات میں اس غزوہ کو خاص اہمیت حاصل ہے، کیونکہ اس کے بعد کفار کو اسلام اور مسلمانوں کی اہمیت کا اندازہ ہو گیا تھا کہ اب مسلمانوں کو دبانا آسان کام نہیں۔

یوم بدر کو قرآن نے ''یوم فرقان'' کہا اور رمضان کا سترہواں روزہ یوم الفرقان بھی کہلاتا ہے، کیونکہ اس نے حق و باطل، اسلام اور کفر کی پوزیشن کو بالکل واضح کر دیا تھا اور ان کو بالکل جدا جدا کر کے دکھلا دیا۔

سورہ انفال جو کہ ہجرت کے شروع میں نازل ہوئی تمام تر غزوہ بدر کے واقعات پر مشتمل ہے۔ مسلمانوں نے ۲ ہجری، ماہ رمضان المبارک میں پہلا قدم میدان بدر کی طرف اٹھایا، جو آخرکار ۸ ہجری میں مکہ معظّمہ کی عظیم الشان فتح پر اختتام پذیر ہوا۔

ہجرت کے دو سال بعد رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ ابوسفیان شام کے ملک سے تجارتی قافلے کے ساتھ بہت سارا جنگی سامان بھی لا رہا ہے، تاکہ اس سے مدینے پر حملہ کر دیا جائے، اس اطلاع کے ملتے ہی رسول اللہ ﷺ نے مناسب سمجھا کہ اس جنگی اسباب کو مکے جانے سے پہلے ہی راستے میں روک لیا جائے۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کا مسلمانوں کو جمع کرنا

پیارے بچو! آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور قریش کے تجارتی قافلے کو روکنے کے متعلق بات کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ نے جاں نثارانہ تقریریں کیں، تاہم اس موقع پر آپ ﷺ، انصار کی طرف دیکھتے رہے، کیونکہ انصار نے بیعت کے وقت صرف یہ اقرار کیا تھا کہ وہ اس وقت تلوار اٹھائیں گے، جب دشمن مدینہ پر چڑھ آئیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ (قبیلہ خزرج کے سردار) نے اٹھ کہ کہا: ''کیا آپ ﷺ کا اشارہ ہماری طرف ہے؟ اللہ کی قسم آپ فرمائیں تو ہم سمندر میں کود پڑیں۔'' (صحیح مسلم)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی تقریر

پیارے بچو! اس کے بعد عمرو کے بیٹے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا: ''ہم موسیٰ کی قوم کی طرح یہ نہ کہیں گے کہ آپ ﷺ اور آپ کا اللہ جا کر لڑیں۔ ہم لوگ آپ ﷺ کے دائیں سے، بائیں سے، سامنے سے، پیچھے سے لڑیں گے۔''

(صحیح بخاری)

ان کی اس تقریر سے آپ ﷺ کا چہرہ دمک اٹھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اب اللہ کے نام پر آگے بڑھو اور خوشخبری حاصل کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ دو گروہ (قافلہ اور مشرکین مکہ کا لشکر) میں سے ایک کو تمھارے قبضہ میں دے دوں گا اور قافلہ نہیں، بلکہ مشرکین مکہ کا لشکر تمہارے قبضے میں دے دیا جائے گا اور اللہ کا وعدہ بلاشبہ سچا ہے اور اللہ کی قسم، میں جنگ سے قبل ابھی سے قوم کے سرداروں کی قتل گاہ دیکھ رہا ہوں۔''

آپ ﷺ نے بدر پہنچ کر زمین پر ہاتھ رکھ کر بتایا: ''اس جگہ فلاں قریشی مارا جائے گا اور یہاں فلاں قتل ہوگا'' (صحیح مسلم) اور یہی ہوا۔

Marfat.com

غزوہ بدر الکبریٰ

(میدان جنگ)

17 رمضان 2ھ، 13 مارچ 624ء

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴾ "بلاشبہ اللہ پسند کرتا ہے ان لوگوں کو جولڑتے ہیں اس کی راہ میں صف بستہ گویا کہ وہ ایک عمارت ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔" (الصف:4/61)

﴿ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾ "اور البتہ تحقیق اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب کہ تم کمزور تھے پس ڈرو تم اللہ سے تاکہ تم شکر کرو۔" (آل عمران:123/3)

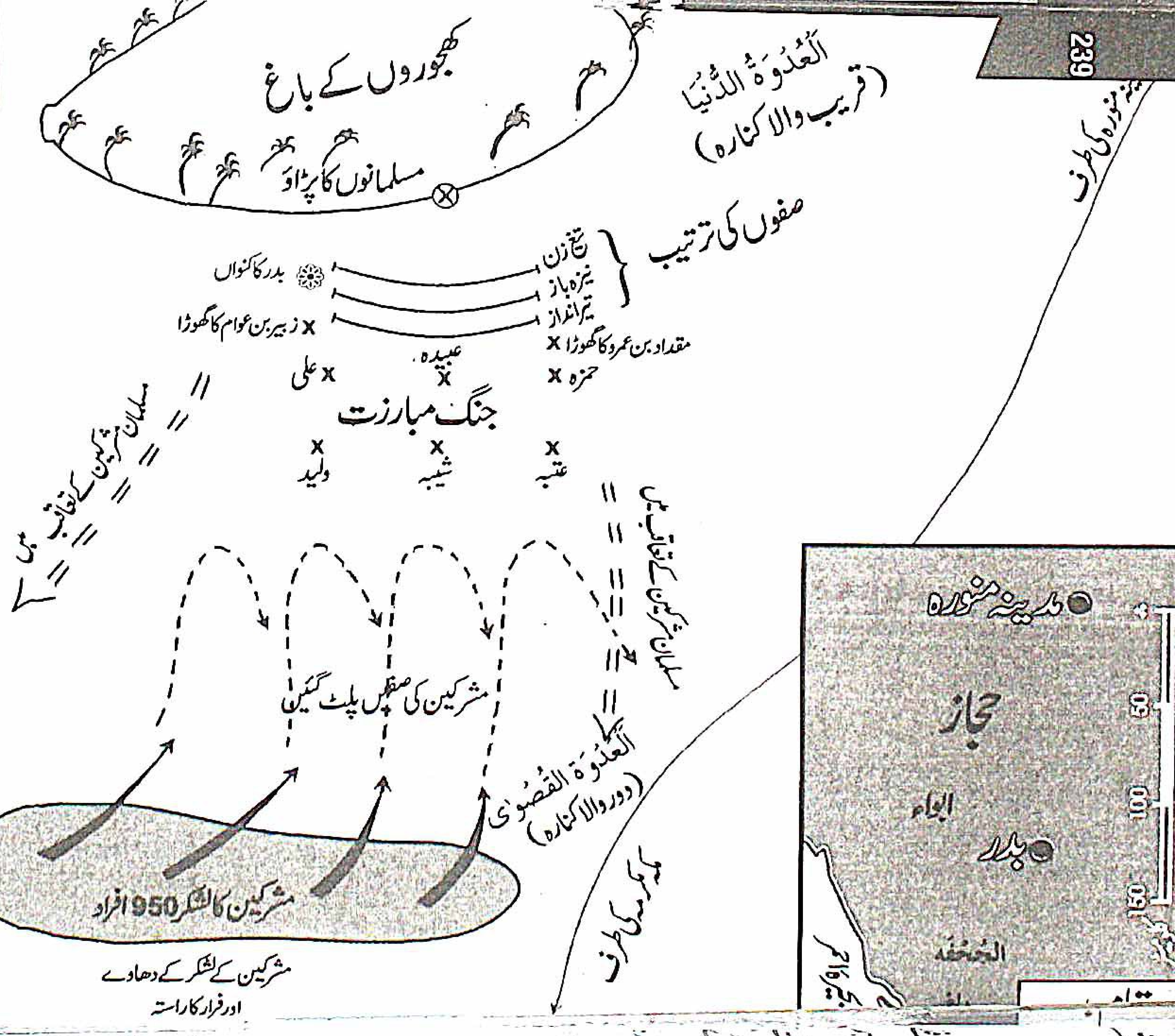

Marfat.com

بدر کے لیے روانگی

پیارے بچو! غزوہ بدر کے لیے رسول اللہ ﷺ مدینہ سے ۱۲ رمضان المبارک ۲ ہجری (جنوری ۶۲۴ء) بروز ہفتہ روانہ ہوئے۔ بدر مدینہ منورہ سے تقریباً ۸۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے، مسلمان بدر کے مقام پر ۱۷ رمضان بوقت فجر پہنچتے ہیں۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی جن میں مہاجرین کی تعداد ۸۲ اور انصاری صحابہ کی تعداد ۲۳۱ تھی۔ انصار میں قبیلہ اوس کے ۶۱ اور قبیلہ خزرج کے ۱۷۰ اصحابہ کرام شامل تھے۔

جنگ کے آغاز سے قبل انتظامی امور

پیارے بچو! غزوہ بدر پر روانگی سے قبل حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ بن منذر کو آپ ﷺ نے مقام روحا پر پہنچ کر سب سے پہلے مدینہ کا حاکم مقرر فرمایا۔ نماز کے لیے ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کو امام مقرر کیا، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، کو علم (جھنڈا) ملا، مہاجرین کا علم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور انصار کا علم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔

جاسوسی

پیارے بچو! ابو سفیان کے قافلے کی جاسوسی کے لیے سرور کائنات ﷺ نے یابسبس رضی اللہ عنہ، عدی رضی اللہ عنہ، طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ، کو بھیجا، دوسری طرف قریش کے جاسوس بھی لگے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کی مدینہ سے روانگی کی خبر ابوسفیان کو مل گئی۔ اس نے ضمضم بن عمرو غفاری کے ذریعے مسلمانوں کی روانگی کی خبر مکہ والوں کو بھیجی اور خود راستہ بدل کر دریا کی سمت روانہ ہو گیا۔ اس نے مکے پہنچ کر قریش میں ہل چل مچادی اور سوائے بنی عدی کے سب ''وادی بطن'' میں جمع ہو گئے اور ساتھ ہی بڑی شان وشوکت سے مسلح ہو کر آئے، چونکہ واقعہ نخلہ تازہ تھا جس میں عمرو بن حضرمی مارا گیا تھا جس وجہ سے ان لوگوں میں انتقام لینے کا جوش اور زیادہ بڑھ گیا تھا۔

Marfat.com

مشرکین مکہ کی بدر کی جانب روانگی

پیارے بچو! مکہ مکرمہ سے قریش ۱۰۰۰ کی تعداد میں جدید جنگی ساز وسامان کے ساتھ نکلے۔ اس میں تمام روسائے قریش شریک تھے۔ ابولہب مجبوری کی وجہ سے نہ آسکا اور اس نے اپنا قائم مقام بھیج دیا۔ ابوجہل لشکر کو بڑی دھوم دھام سے اور باجے گانے کے ساتھ لے کر نکلا تھا، تاکہ مسلمان متاثر ہو جائیں اور دوسرے قبائل عرب پر مشرکین کی دھاک بیٹھ جائے۔ راستے میں اس کو ابوسفیان کا پیام پہنچا کہ قافلہ سخت خطرے سے بچ نکلا ہے، اب تم مکے کو لوٹ جاؤ۔ ابوجہل نے نہایت غرور سے کہا کہ ہم اس وقت واپس جا سکتے ہیں جب کہ بدر کے چشمے پر پہنچ کر فتح کا جشن نہ منالیں، گانے والی عورتیں خوشی اور کامیابی کے گیت گائیں، شراب پییں اور مزے اڑائیں اور تین روز تک اونٹ ذبح کر کے قبائل عرب کی ضیافت کا انتظام کریں، تاکہ یہ دن عرب میں ہمیشہ کے لیے ہماری یادگار رہے اور آئندہ کے لیے ان مٹھی بھر مسلمانوں کے حوصلے پست ہو جائیں کہ پھر کبھی ہمارے مقابلے کی جرأت نہ کریں۔

مظلوم مسلمانوں کی بے سروسامانی

پیارے بچو! غزوہ بدر میں کفار کے پاس ۷۰۰ اونٹ تھے، جبکہ مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے اور ۷۰ اونٹ تھے۔ اسی غزوے میں رسول اکرم ﷺ نے مدینہ سے روانگی کے وقت ”ذات الفضول“ زرہ پہنی ہوئی تھی۔

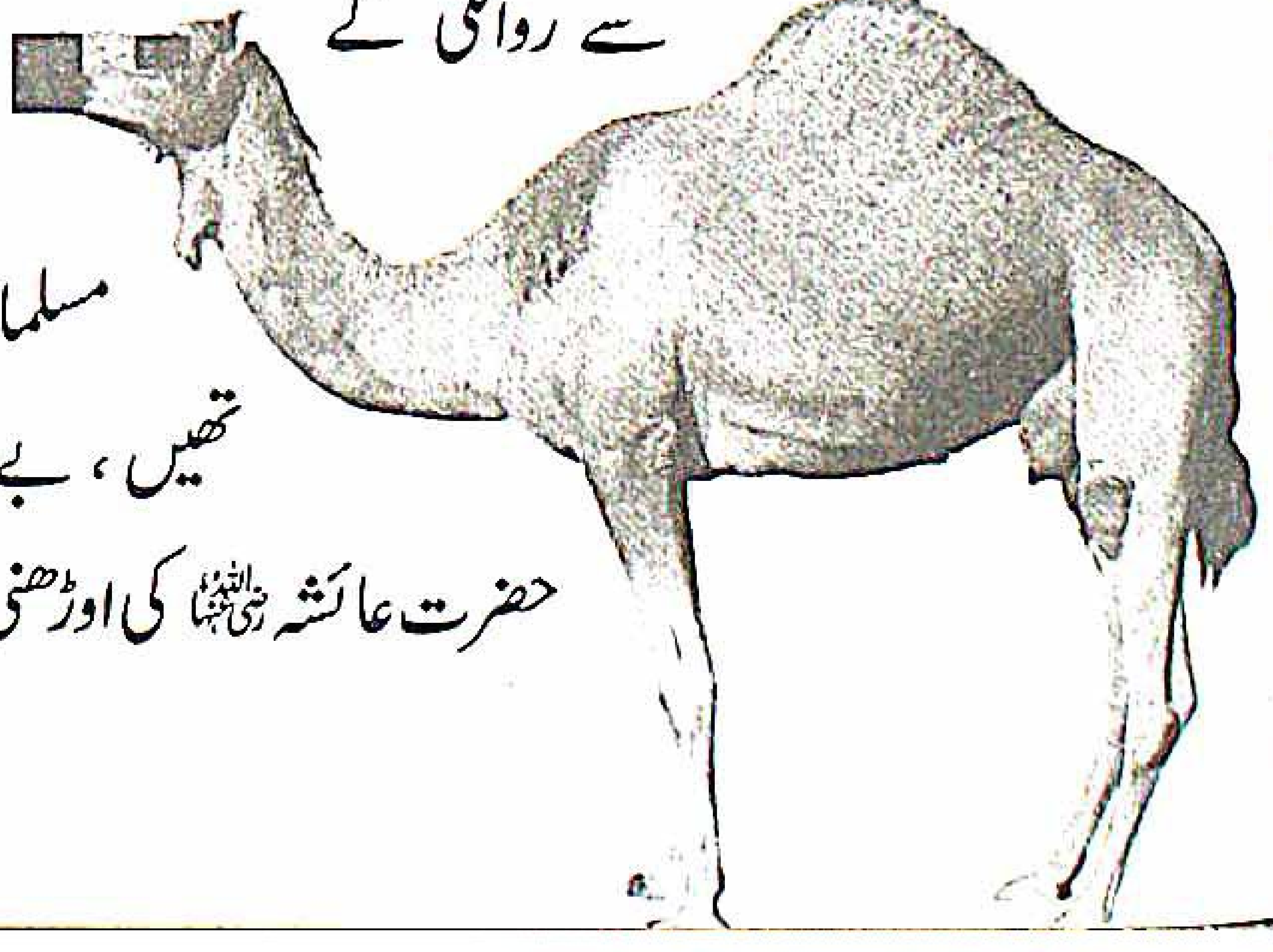

مسلمانوں کے پاس آٹھ تلواریں تھیں، بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اوڑھنی سے ایک جھنڈا بنایا گیا تھا۔

Marfat.com

بلند مقام پر خیمہ کی تنصیب

پیارے بچو! مسلمانوں نے بدر کے پاس ایک بلند مقام پر ایک خیمہ نصب کر دیا تھا، جہاں سے میدان جنگ نظر آتا تھا۔ اس میں رسول کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، تشریف رکھتے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی حفاظت کے لیے دروازے پر تلوار تھامے کھڑے ہوئے تھے۔

بدر کا میدان جہاں معرکہ بدر برپا ہوا

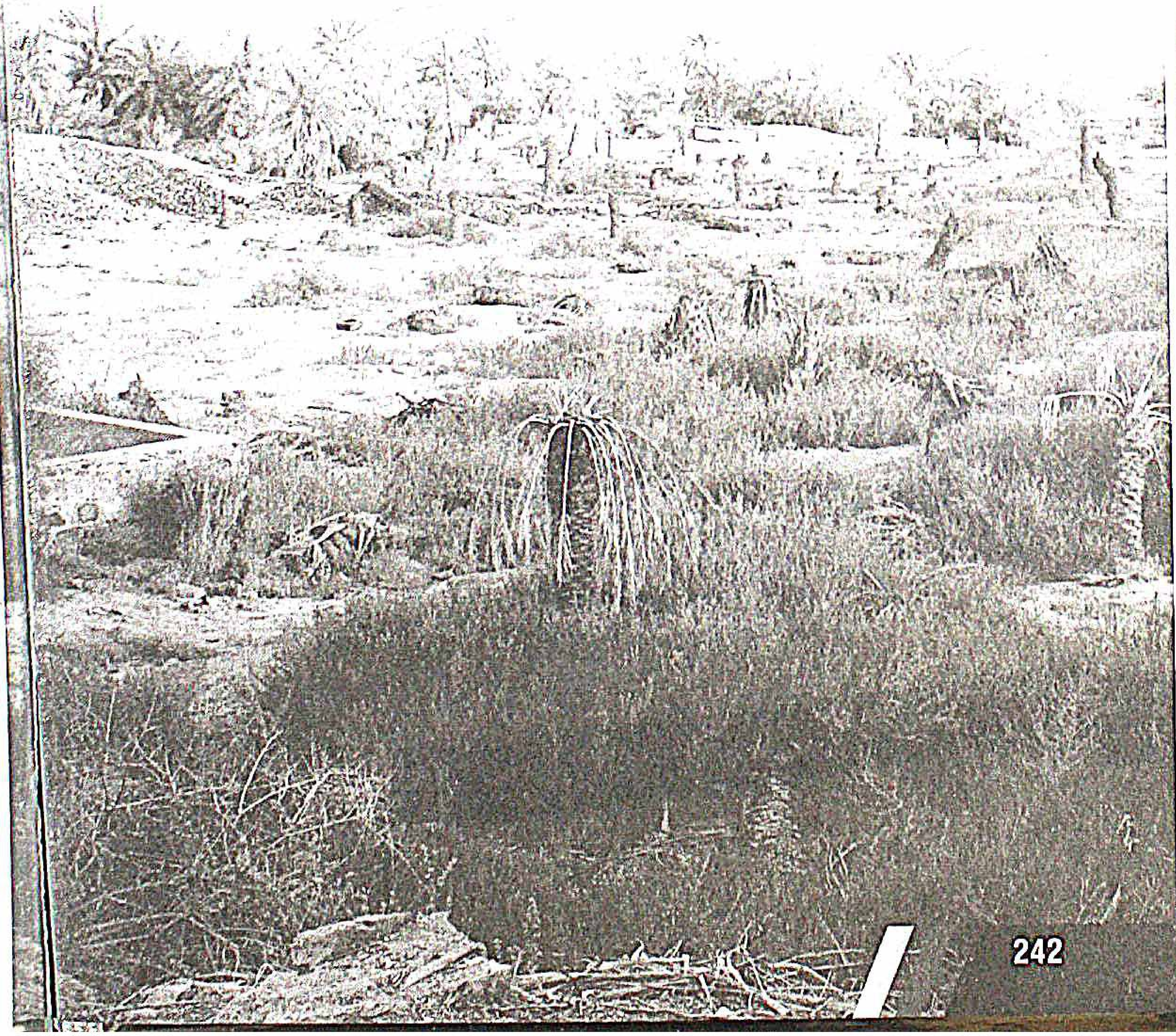

Marfat.com

جنگ کے لیے صف آراء ہونا اور رسول اللہ ﷺ کی عاجزانہ دعا

پیارے بچو! دونوں فریق جنگ کے لیے آمنے سامنے ہوئے تو، اول آپ ﷺ نے مسلمانوں کی صفوں کو درست فرمایا اور پھر اس عریش (خس پوش جھونپڑی) کے نیچے جا کر بارگاہ الٰہی میں دعا شروع کر دی اور عرض کیا:

''یا اللہ تو نے مجھ سے وعدہ (نصرت) فرمایا اس کو پورا کر۔ اے اللہ، اگر یہ مٹھی بھر مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر خطہ زمین پر کوئی تیرا عبادت گزار باقی نہیں رہے گا''

(موسوعة نظرة النعيم / ج ۱ / ص ۲۸۹)

''عریش'' عربی میں سائبان کو کہتے ہیں

بہر حال معرکہ جنگ بپا ہوا اور دونوں جانب سے نبرد آزما ایک دوسرے کے مقابل ہو کر ''ھل من مبارزٍ'' پکارنے اور داد شجاعت دینے لگے۔ عرب میں دستور تھا کہ نامور لوگ کوئی امتیازی نشان لگا کر میدان جنگ میں جاتے تھے۔ عتبہ کے سینہ پر شتر مرغ کے پر تھے۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ مقابلہ کو نکلے۔ عتبہ نے نام پوچھا اور جب یہ معلوم ہوا کہ انصار ہیں تو عتبہ نے کہا ہم کو تم سے غرض نہیں، پھر آپ ﷺ کی طرف خطاب کر کے پکارا: ''محمد (ﷺ) یہ لوگ ہمارے جوڑ کے نہیں۔'' آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق، انصار لوٹ آئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ میدان میں آئے عتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے اور ولید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابل ہوئے اور دونوں مارے گئے۔ لیکن عتبہ کے بھائی شیبہ نے حضرت عبیدہؓ کو زخمی کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر شیبہ کو قتل کیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے دم توڑتے ہوئے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: ''کیا میں شہادت سے محروم رہا؟''

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم شہید ہو اور میں اس پر گواہ ہوں۔'' اب عام حملہ شروع ہو گیا۔ مشرکین اپنے بل بوتے پر لڑ رہے تھے لیکن آپ ﷺ سجدے میں صرف اللہ کی قوت کا سہارا ڈھونڈ رہے تھے۔ (حوالہ: تجلیات نبوت: 191)

Marfat.com

ایک عظیم الشان معجزہ۔ایک مٹھی کنکروں سے سارے لشکر کو شکست

پیارے بچو! رسول اللہ ﷺ دعا میں مشغول تھے، آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے ایک مٹھی کنکریاں دست مبارک میں اٹھائی اور ''شاھت الوجوہ'' ''منہ کالے ہوں'' پڑھتے ہوئے مٹھی بھر خاک اور کنکریاں دشمنوں کی جانب پھینک دی، اللہ کی معجزانہ قدرت نے ہوا کے ذریعے اس کے ذرات تمام مشرکین کے آنکھوں تک پہنچا دیئے اور وہ ایک ناگہانی پریشانی میں مبتلا ہو کر آنکھیں ملنے لگے۔

اللہ نے فرشتوں کی فوج مسلمانوں کی امداد کے لیے بھیج دی۔ اور اپنی مدد کا وعدہ پورا فرما دیا۔ جنگ فتح میں تبدیلی ہو گئی۔

مسجد عریش جہاں غزوہ بدر میں آقا ﷺ کا خیمہ نصب تھا۔ بعد میں اس جگہ مسجد بنا دی گئی۔

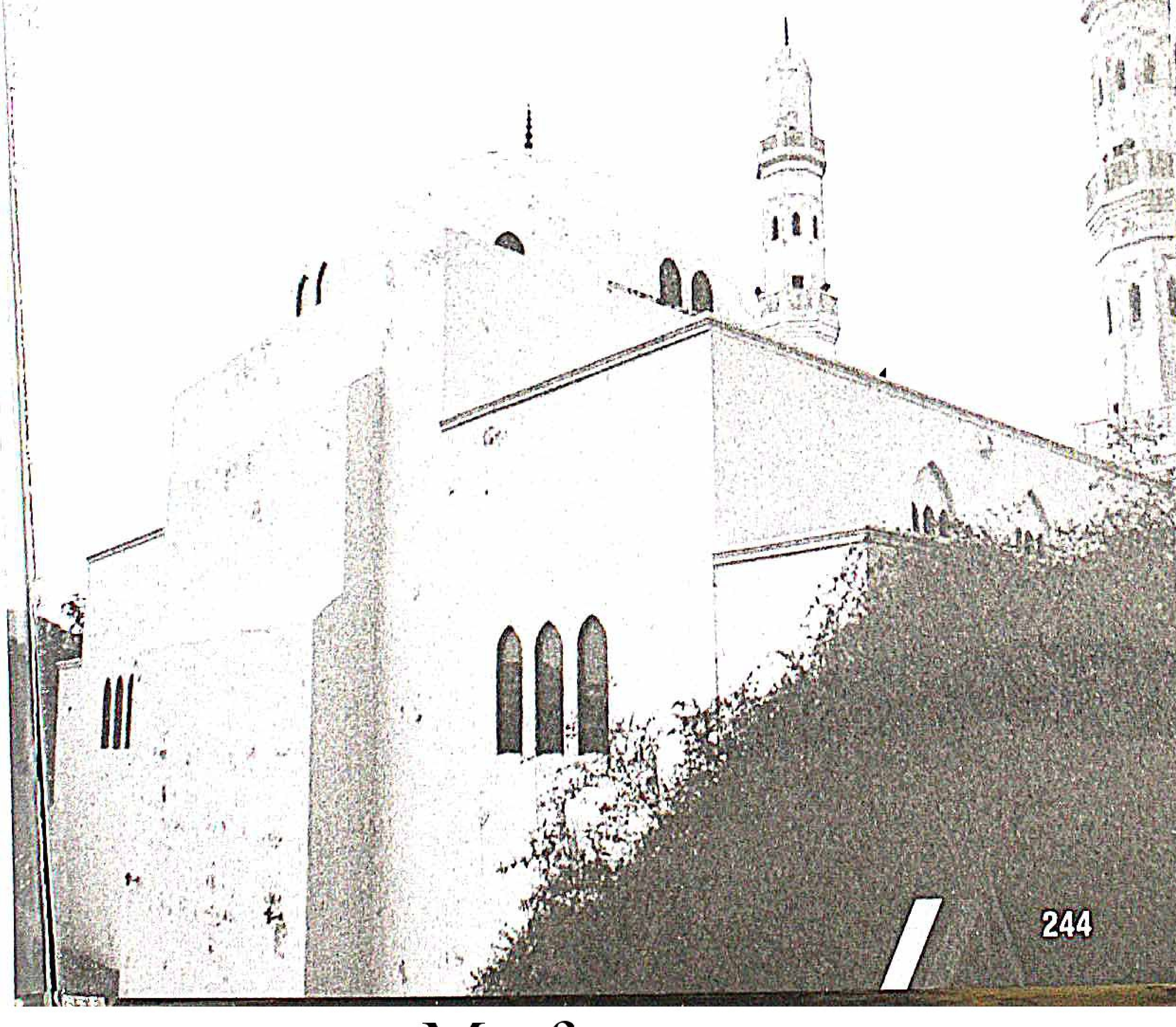

Marfat.com

حضرت معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما نامی دو انصاری بچوں کا ابوجہل کو قتل کرنا

پیارے بچو! حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مشہور اور معروف صحابی ہیں، فرماتے ہیں کہ میں غزوہ بدر میں' میدان میں لڑنے والوں کی صف میں کھڑا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میرے دائیں اور بائیں جانب انصار کے کم عمر لڑکے (معاذ اور معوذ) ہیں، مجھے خیال ہوا کہ اگر میں مضبوط لوگوں کے درمیان ہوتا تو اچھا تھا، ضرورت کے وقت مدد کر سکتے' میرے دونوں جانب بچے ہیں کیا مدد کریں گے؟ اتنے میں ان دونوں میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: ''چچا جان آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟''

میں نے کہا: ''ہاں! پہنچانتا ہوں، تمہیں اس سے کیا کام؟''

اس نے کہا: ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی شان میں گالیاں بکتا ہے، اگر میں اس کو دیکھ لوں تو اس وقت تک اس سے جدا نہ ہوں جب تک وہ مر جائے یا میں مر جاؤں۔''

مجھے اس کے سوال و جواب پر تعجب ہوا۔ اتنے میں دوسرے نے وہی سوال کیا جو پہلے نے کیا تھا۔ اتفاقاً میدان میں ابوجہل مجھے دوڑتا ہوا نظر آ گیا میں نے دونوں سے کہا: ''ابوجہل جا رہا ہے۔''

دونوں ایک دم بھاگ کر اس پر جھپٹے اور جا کر اس پر تلوار چلانی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ اس کو گرا دیا۔ (حوالہ: دلائل النبوہ ۲/۱۷۳)

ابوجہل جنگ شروع ہونے سے پہلے جو منصوبے باندھ رہا تھا اور جو تجویزیں سوچ رہا تھا اسے کیا خبر تھی کہ سب اللہ کے قابو میں ہے اور اسے دو انصاری بچے قتل کر دینگے۔

مشرکین مکہ اور ابوجہل کو بدر میں پانی اور شراب کی جگہ موت کا پیالہ پینا پڑا۔ خوشی کا جشن تو منعقد نہ کر سکے، ہاں نوحہ و ماتم کی صفیں بدر سے مکے تک بچھ گئیں جو مال غرور و فخر کے نشے میں خرچ کرنا چاہتے تھے وہ مسلمانوں کے لیے مالِ غنیمت بن گیا۔

Marfat.com

میدان بدر میں کفار مکہ کی لاشیں

غزوہ بدر میں ستر مشرک قتل ہوئے اور ستر گرفتار ہوئے، جس میں اسلام کے بڑے بڑے مخالفین شامل تھے۔

(صحیح مسلم بشرح النووی/ج ۱۲/ص ۸۶)

صرف چودہ مسلمان شہید ہوئے، جس میں چھ مہاجر تھے اور چھ انصار۔

(سیرت ابن ھشام / ج ۱ /ص ۴۲۸ اور الاصابة / ج ۳/ص ۳۲۸)

تیرہ شہداء صفوان بن وہب، ذوالشمالین بن بندہ عمرو، مہجع بن صالح، عاقل بن البکیر، سعد بن خیثمہ، مبشر بن عبدالمنذر، حارثہ بن سراقہ، رافع بن المعلا، عمیر بن الحمام، یزید بن الحارث، معوذ بن الحارث اور عوف بن الحارث رضی اللہ عنہم بدر میں مدفون ہیں جبکہ ایک صحابی حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ وادی صفراء میں مدفون ہیں جو کہ ان شہداء کی قبروں سے قریب ہی ہے لیکن ذرا ہٹ کر ہے۔

غزوہ بدر کا قبرستان جہاں شہداء بدر مدفون ہیں۔

Marfat.com

مال غنیمت کی تقسیم

پیارے بچو! جو مال جنگ میں حاصل ہوتا ہے وہ مال غنیمت کہلاتا ہے۔ تین دن بدر میں قیام فرمانے کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے، مال غنیمت بھی ساتھ تھا۔ ''سیر'' نامی ٹیلے پر ایک درخت کا پاس نزول فرمایا۔ یہ وادی صفراء کے قریب ہے۔ یہیں پر مال غنیمت تقسیم فرمایا گیا۔

نوجوانوں کا خیال تھا کہ جنگ ہم نے جیتی ہے اس لیے مال ہمیں ملنا چاہیے' بوڑھوں کا کہنا تھا کہ ہم تمہاری حفاظت کر رہے تھے جتنا تمہارا حصہ ہے اتنا ہمارا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر وحی نازل فرمائی۔

قُلِ الأَنفَالُ لِلّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُواْ اللّهَ وَأَصْلِحُواْ ذَاتَ بِيْنِكُمْ
وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (سورہ الانفال / آیت نمبر ۱)

ترجمہ: ''کہو انفال (مال غنیمت) اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے، تو تم اللہ سے ڈرو اور آپس کے تعلقات ٹھیک رکھو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔''

اسی وقت رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اعلان ہوا، جس نے کسی کو مارا ہے وہ اس کے سامان کا مالک ہے' جس نے کسی کو قید کیا ہے وہ قیدی اسی کا ہے اور جو کچھ میدان میں ملا یا بغیر لڑائی کے ہاتھ آیا ہے وہ سب کا ہے۔

Marfat.com

اصحابِ رسول ﷺ کی بلند و بالا شان

پیارے بچو! غزوہ بدر میں جو کافر قید ہوئے تھے جب وہ مدینہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے ان کے بارے میں مشورہ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''یا رسول اللہ ﷺ، ان لوگوں نے ہمیشہ آپ ﷺ کو تکلیفیں پہنچائی ہیں' آپ ﷺ ان میں سے ہر ایک کو اس کے مسلمان رشتہ دار کے ہاتھ سے قتل کرائیں، تاکہ ایک طرف یہ اپنے کیے کی سزا کو پہنچیں اور دوسری طرف دنیا کو معلوم ہو جائے، کہ ہمارے دل میں مشرکوں کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔''

لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''یا رسول اللہ ﷺ! اب اللہ نے آپ ﷺ کو ان پر فتح دی ہے تو ان پر رحم ہی کیجئے اور ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دیجیے تاکہ ہماری ضرورتیں پوری ہوں اور ان کے لیے ہدایت حاصل کرنے کا موقع باقی رہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! تمہاری مثال ابراہیم علیہ السلام کی سی ہے جنہوں نے فرمایا: ''اے اللہ جس نے میری پیروی کی وہ میری جماعت میں سے ہے اور اس نے میری نافرمانی کی تو، تو اس کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے'' اور اے عمر رضی اللہ عنہ! تمہاری مثال حضرت نوح علیہ السلام کی سی ہے جنہوں نے دعا مانگی'' اے اللہ زمین پر کسی کافر کو باقی نہ چھوڑ'' اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے کو آپ ﷺ نے پسند فرمایا۔ (نور الیقین / ۱۲)

چنانچہ جو مالدار قیدی تھے ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا اور جو غریب قیدی تھے ان سے کہا گیا کہ وہ دس دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں اور آزاد ہو جائیں۔ جو لوگ جاہل تھے انہیں ویسے ہی چھوڑ دیا گیا۔

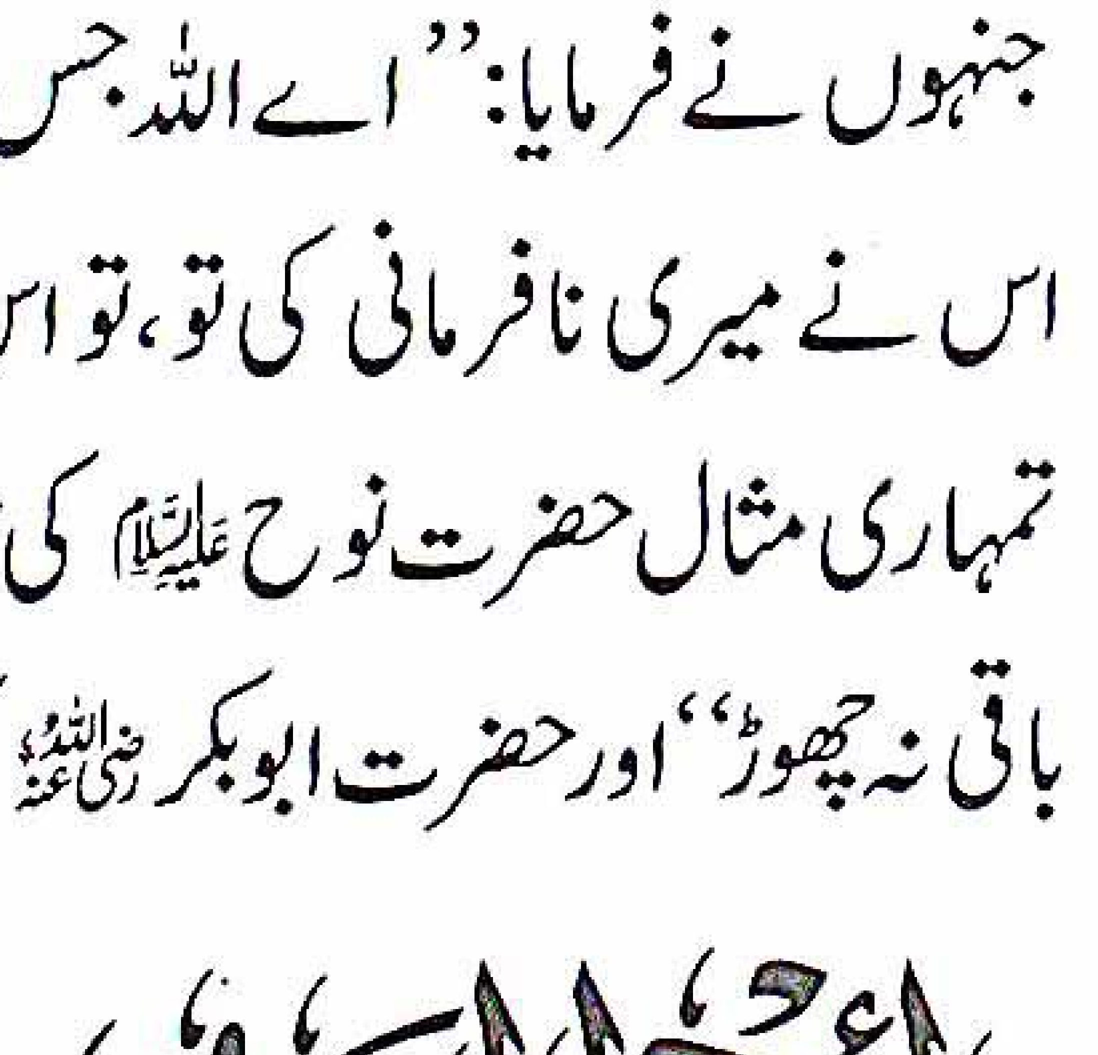

(صحیح مسلم / ج ۳/ ص ۱۳۸۵' حدیث ۱۷۶۳
سیرت ابن ھشام / ج ۱ / ص ۳۶۸

Marfat.com

بدر کے میدان میں موجود قدیم بیت الخلاء جس کے بارے میں سینہ بہ سینہ
مشہور ہے کہ یہ اس جگہ بنائے گئے ہیں جہاں
کفار مکہ کو قتل کر کے پھینکا گیا تھا۔

کفارِ مکہ کے سردار نضر بن الحارث اور عقبہ بن معیط کا قتل

پیارے بچو! مقام صفراء میں قیدیوں میں سے نضر بن الحارث کے قتل کا حکم دیا، پھر عرق الظبیہ پہنچے تو قیدیوں میں عقبہ بن ابی معیط کے قتل کا حکم دیا۔ عقبہ بن ابی معیط مسلمانوں کا بہت خطرناک دشمن تھا، اسنے ہمارے پیارے نبی ﷺ کو مکہ مکرمہ میں بہت تکلیفیں دیں، ایک بار آپ ﷺ نماز میں تھے، اس نے پیٹھ مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی لا ڈالی، آپ ﷺ کا گلا بھی گھونٹا، ایک بار آپ ﷺ کے چہرے پر بھی تھوکا تھا۔

(زرقانی:۱/۲۵۲)

Marfat.com

غزوۂ بدر کے چیدہ چیدہ واقعات! لمحہ بہ لمحہ

پیارے بچو!

☆......معاذ رضی اللہ عنہ اور معوذ رضی اللہ عنہ دو بچوں نے ابو جہل کو قتل کیا۔

☆......غزوہ بدر میں ۱۴ مسلمانوں نے شہادت پائی جبکہ ستر کفار قتل اور ستر ہی گرفتار ہوئے۔

☆......عفراء بنت عبید الانصاریہ النجاریہ رضی اللہ عنہا نامی صحابیہ کے ۷ بیٹے جنگ بدر میں شریک تھے، معاذ رضی اللہ عنہ اور معوذ رضی اللہ عنہ بھی انہی کے بیٹے تھے۔

☆......عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کا سر کاٹ کر آپ ﷺ کے قدموں میں ڈال دیا۔

☆......آپ ﷺ کے داماد ابوالعاص غزوہ بدر میں اسیر ہوئے۔

☆......میدان بدر میں کل چھ ہزار فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لیے نازل ہوئے۔

☆......جنگ بدر میں مسلمانوں کو کامل فتح ہوئی۔

☆......آپ ﷺ کے داماد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس غزوے میں شریک نہیں تھے۔ کیونکہ ان کی اہلیہ اور آپ ﷺ کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا شدید بیمار تھیں آپ ﷺ نے ان کو تیمارداری کی وجہ سے فرمایا تم تیمارداری کرو لیکن تمہارا شمار جنگ بدر میں حصہ لینے والوں میں ہوگا۔

☆......حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا جو کہ آپ ﷺ کی پھوپھی تھیں، غزوہ بدر کے واقع ہونے سے پہلے ہی کفار مکہ کا ہولناک انجام ایک خواب میں دیکھ لیا تھا، اس خواب کا حضرت عباس سے ذکر کیا، تو ابو جہل نے کہا:

''اب تو بنو ہاشم کی عورتیں بھی نبوت کرنے لگیں۔''

Marfat.com

جگر گوشہ رسول ﷺ، سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات

سن 2 ہجری میں رمضان کے روزے فرض ہو چکے تھے۔ مسلم خوش تھے مگر عیار کفار قریش بدر کے مقام پر مسلمانوں سے جنگ کرنے آ پہنچے تھے، اسکی اطلاع ملتے ہی رسول اللہ ﷺ بھی تین سو تیرہ افراد پر مشتمل اپنی مختصر سی فوج لیکر بدر کی جانب کوچ کر رہے تھے۔ لیکن اس موقع پر آپکی بیٹی "سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا" شدید بیمار ہو گئیں۔

وہ چیچک کے عارضے میں مبتلا تھیں، وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں اور آپکی بیماری کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ''سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ'' کو بدر کی جنگ میں شرکت سے منع فرمایا اور انکو مدینہ میں رہ کر ان کی تیمارداری کا مشورہ دیا۔

غزوہ بدر میں فتح کے بعد مسلمانوں کا قافلہ خوشی خوشی مدینہ کی جانب واپس لوٹ رہا تھا لیکن کسی کے علم میں یہ نہ تھا کہ اس جنگ کے دوران رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر ''بی بی رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا'' کی طبیعت مزید خراب ہوگئی اور رسول اللہ ﷺ کے مدینہ پہنچنے سے قبل آپ اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔

(حوالہ: صحیح بخاری ۲/۱۶۲)

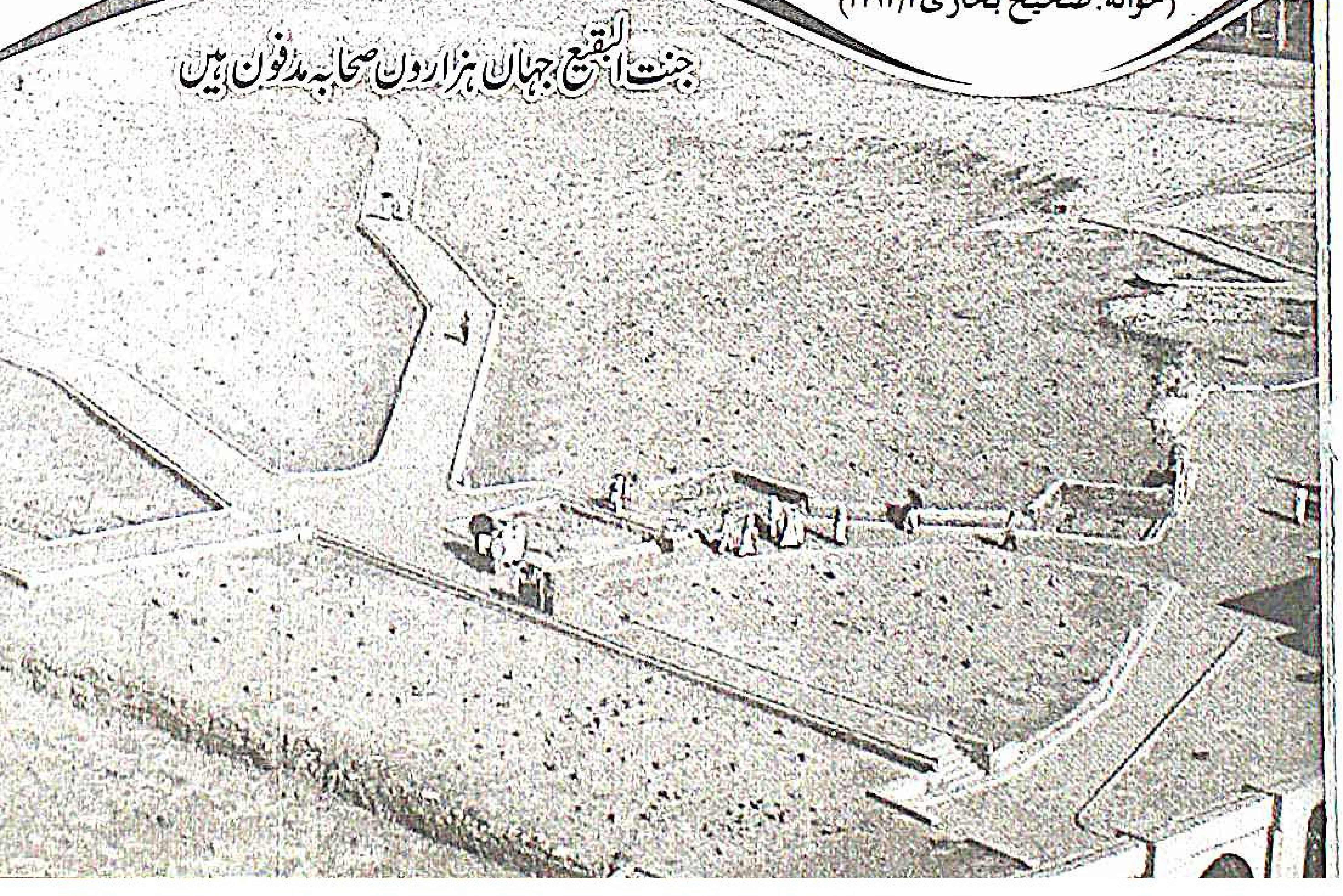

جنت البقیع جہاں ہزاروں صحابہ مدفون ہیں

Marfat.com

سیدہ بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا، جنت البقیع میں دفن ہونے والی پہلی خاتون

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ اور رسول ﷺ کی بیٹی کو مدینہ منورہ کے مقدس قبرستان ''جنت البقیع'' میں دفن کروایا۔ اور اس طرح دختر رسول ﷺ سیدہ بی بی رقیہ وہ پہلی ہستی قرار پائیں جو رمضان کے مبارک مہینے میں وفات پا کر ''جنت البقیع'' میں دفن ہوئیں۔

سیدہ بی بی رقیہ سے پہلے صرف ایک ہستی "جنت البقیع" میں دفن ہو چکی تھیں جو "سیدنا عثمان بن معطون رضی اللہ عنہ" تھے جنکی تدفین یقیناً" رمضان میں نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ تاریخ اسلام کے پہلے رمضان میں "جنت البقیع" میں سپرد خاک ہونے والی پہلی محترم ہستی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا پہلی خاتون مسلمان بھی تھیں جو "جنت البقیع" میں دفن ہوئیں تاہم ان کا دوسرا نمبر تھا۔ (حوالہ: سیرت ابن هشام)

تاریخ بتاتی ہے کہ جب سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفنا کر لوگ واپس آرہے تھے اس وقت بدر کا فتحیاب قافلہ مدینہ میں داخل ہوا اور پیارے نبی ﷺ کو یہ غم زدہ کرنے والی خبر ملی۔

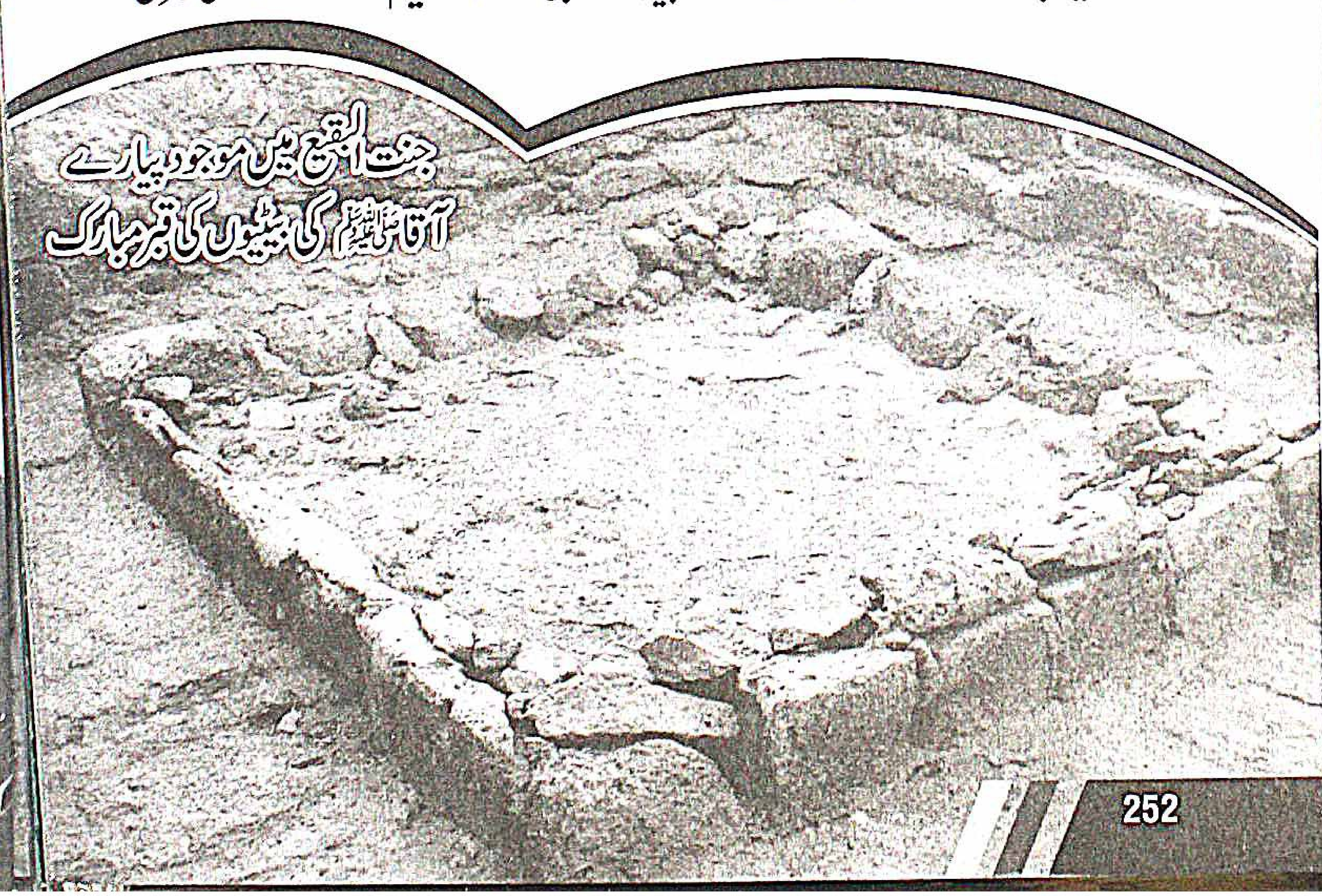

غزوۂ بدر میں مارے جانے والے کفار اور پیارے نبی ﷺ کی پیش گوئی

پیارے بچو! سن ۲ ہجری میں غزوۂ بدر ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ دونوں طرف سے فوجیں آمنے سامنے کھڑی تھیں۔ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر ایک روز میدان میں گئے اور بتایا کہ یہ فلاں کافر کی قتل گاہ ہے۔ ابوجہل کی قتل گاہ یہ ہے۔ فلاں سردار یہاں مارا جائے گا۔ یہاں قریش کا فلاں بڑا سردار قتل کیا جائے گا۔ یہ عجیب وغریب بشارت تھی۔ تین سو تیرہ (۳۱۳) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جن کے پاس جنگ لڑنے کے آلات بھی نہیں تھے اور ان تین سو تیرہ مجاہدین کے کمانڈر دشمنوں کی موت اور ان کی قتل گاہ کا اعلان فرما رہے ہیں۔

آپ ﷺ نے جس جس سردار کے لیے جو جو جگہ بتا دی تھی، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ ''ہم نے دیکھا کہ وہیں اس کی لاش خون میں لت پت تھی۔'' (صحیح مسلم)

پیارے بچو!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے غزوۂ بدر میں ان مرنے والے کفار کی جگہ ہم کو بتا دی تھی اور یہ فرمایا: ''کہ فلاں کافر ان شاء اللہ یہاں مارا جائے گا' اور فلاں ان شاء اللہ یہاں قتل ہو گا۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے رسول اللہ ﷺ کو دین حق دے کر بھیجا ہے۔ بدر کے دن اسی طرح ہر مرنے والے کے مرنے کی جگہ رسول اللہ ﷺ نے جو بتائی تھی وہ بالکل سچ ثابت ہوا۔ (صحیح مسلم)

غزوہ بدر کے مقام میں موجود شہداء بدر کے ناموں والا کتبہ

Marfat.com

غزوۂ بدر اور فرشتوں کے ذریعے غیبی مدد و نصرت

پیارے بچو! غزوہ بدر ۲ ہجری ۱۷ رمضان المبارک بروز جمعہ واقع ہوا۔ یہی سب سے پہلا غزوہ ہے، جو کفار اور مسلمانوں کے درمیان واقع ہوا اور جس میں فتح حاصل ہو جانے کے بعد اسلام دن بدن ترقی کرتا چلا گیا۔

بدر کا معرکہ فی الحقیقت مسلمانوں کے لیے بہت ہی سخت آزمائش اور عظیم الشان امتحان کا موقع تھا، وہ تعداد میں تھوڑے تھے، بے سروسامان تھے، فوجی مقابلہ کے لیے تیار ہو کر نہ نکلے تھے، مقابلے پر ان سے تین گُنا تعداد کا لشکر تھا جو پورے ساز و سامان سے لیس تھا اور غرور کے نشے میں ڈوبا ہوا تھا، مسلمانوں اور کافروں کی یہ پہلی قابل ذکر جنگ تھی، پھر صورت ایسی پیش آئی کہ کفار نے پہلے سے اچھی جگہ اور پانی وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔

مسلمان نشیب میں تھے، ریت بہت زیادہ تھی جس میں چلتے ہوئے پاؤں دھنستے تھے گرد و غبار نے الگ پریشان کر رکھا تھا، پانی نہ ملنے سے ایک طرف غسل و وضو کی تکلیف، دوسری طرف پانی کی پیاس ستا رہی تھی۔ یہ چیزیں دیکھ کر مسلمان ڈرے کہ بظاہر آثار شکست کے ہیں، شیطان نے دلوں میں وسوسہ ڈالا کہ اگر واقعی تم اللہ کے مقبول بندے ہو تو ضرور اللہ کی مدد تمہاری طرف ہوتی اور ایسی پریشان کن اور مایوس کن صورت حال پیش نہ آتی۔

اس وقت قدرت نے بارش برسائی، جس سے میدان کی ریت جم گئی، غسل، وضو کرنے، پینے کے لیے پانی کی کثرت ہو گئی اور گرد و غبار سے نجات ملی۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ (۱۷۹)

Marfat.com

''اور اتارا تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کردے اور دور کردے تم سے شیطان کی نجاست اور مضبوط کردے تمہارے دلوں کو اور جمادے اس سے تمہارے قدم'' (سورہ الانفال آیت نمبر ۱۱)

کفار کا لشکر جس جگہ تھا وہاں کیچڑ اور پھسلن سے چلنا دشوار ہوگیا۔ جب یہ ظاہری پریشانیاں دور ہوئی، تو حق تعالیٰ نے مسلمانوں پر ایک قسم کی غنودگی طاری کردی، جس کے چند منٹ بعد ان کی بیداری نے ان میں ایک نئی تازگی اور نئی روح پیدا کردی۔

ہر قسم کے ناسازگار حالات اور اس درجہ کمزروی کے باوجود کسی مسلمان کا اس معرکے سے صحیح وسالم بچ کر نکل جانا اللہ کا ایک معجزہ ہے۔ مسلمانوں کو غیبی نصرت و امداد نے کامیاب کیا اور نصرت نے قدم چومے اور تاریخ عالم کا ایک بے نظیر اور حیرت انگیز انقلاب پیش کردیا اور مشرکین قریش کے تمام سردار اور مشہور افراد قتل نہیں ہوئے بلکہ شرک وکفر کی اجتماعی طاقت ہی کا خاتمہ ہوگیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ نے بینائی جانے کے بعد فرمایا: ''اے میرے بھتیجے! میں اور تم اگر میدان بدر میں ہوتے اور اللہ تعالیٰ میری بینائی واپس کردیتے، تو میں تمھیں وہ گھاٹی دکھاتا، جہاں سے فرشتے نکل کر ہمارے لشکر میں آئے تھے اور اس بات میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے۔'' (البدایہ والنہایہ)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام جنگ بدر کے دن، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی شکل وصورت میں اترے تھے، انہوں نے سر پر زرد رنگ کی پگڑی باندھی ہوئی تھی جس کا کچھ کپڑا ان کے چہرے پر بھی تھا۔''

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بن سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے والد (حضرت سہل رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ''اے میرے بیٹے، ہم نے غزوہ بدر میں اللہ کی غیبی مدد کی وجہ سے اپنا یہ حال دیکھا تھا، کہ ہم میں سے کوئی آدمی کسی مشرک کے سر کی طرف اشارہ کردیتا، تو اس کا سر تلوار لگنے سے پہلے ہی جسم سے کٹ کر نیچے گر جاتا۔''

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''غزوہ بدر کے دن فرشتوں کی نشانی سفید پگڑیاں تھی، جن کے شملے پشت پر لٹکے ہوئے تھے۔'' (بعض فرشتوں کی پگڑیاں سفید تھیں اور بعض کی زرد)

حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے جنگ بدر کے دن بہت سے گورے چٹے آدمی دیکھے، جو چتکبرے گھوڑوں پر آسمان اور زمین کے درمیان سوار تھے، ان پر نشانیاں لگی ہوئی تھی، وہ بعد میں جنگ بھی کر رہے تھے اور کافروں کو قید بھی کر رہے تھے۔''

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک انصاری صحابی حضرت عباس رضی اللہ عنہما، کو قید کر کے لائے، حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے اس وقت تک اپنا مسلمان ہونا ظاہر نہیں کیا تھا، اس لیے وہ جنگ بدر میں کافروں کے ساتھ تھے) حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ انہوں نے مجھے قید نہیں کیا، بلکہ مجھے تو ایسے آدمی نے قید کیا ہے، جس کے سر کا شروع حصہ گنجا تھا اور اس کی شکل وصورت ایسی اور ایسی تھی۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان انصاری سے فرمایا: ''اللہ نے ایک کریم فرشتے کے ذریعہ تمھاری مدد فرمائی ہے۔'' (مسند احمد: ۲/۱۹۴)

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں: ''حضرت ابو برزہ حارثیؓ، جنگ بدر کے دن (مشرکوں کے) تین سر اٹھائے ہوئے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی کریم ﷺ نے جب انہیں دیکھا، تو فرمایا: ''تمھارا دایاں ہاتھ کامیاب رہا۔'' انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ، ان میں سے دو، کو تو میں نے قتل کیا اور تیسرے کی صورت یہ ہوئی کہ میں نے ایک خوبصورت خوبرو اور گورا چٹا آدمی دیکھا جس نے اس کا سر، جسم سے جدا کر دیا۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ فلاں فرشتہ تھا۔''

پیارے بچو! ''سورہ انفال'' کی آیت نمبر نو میں جن ایک ہزار فرشتوں کا ذکر ہے جو پہاڑ پر اترے تھے، اس پہاڑ کو حرف عام میں آج کل "جبل ملائکہ" یعنی فرشتوں کا پہاڑ کہتے ہیں۔ پانچ سو فرشتے سیدنا جبریل علیہ السلام کی قیادت میں اور جب کہ دوسرے پانچ سو

Marfat.com

فرشتے سیدنا میکائیل علیہ السلام کی قیادت میں اس پہاڑ پر اترے اور مسلمانوں کی مدد کی اور کفار کا لشکر نامراد، ابو جہل سمیت نیست و نابود ہو گیا، گو کہ جس پہاڑ پر فرشتے اترے تھے اسے حرف عام میں ''جبل الملائکۃ'' یعنی ''فرشتوں کا پہاڑ'' کہتے ہیں لیکن قرآن پاک کی سورہ الانفال کی ایک اور آیت نمبر بیالیس (۴۲) میں اس پہاڑ سمیت بدر کے میدان کے اس حصے کو جہاں مسلمانوں کی فوج موجود تھی ''عدوۃ الدنیا'' کے نام سے نشان دہی کی گئی ہے جس کے معنی (مدینہ سے قریب والی) یعنی ''ادھر والی'' کے ہیں۔ ''عدوۃ الدنیا'' ان چند مبارک ترین مقامات میں سے ہے، جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ قیام فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے خصوصاً قرآن میں اس کا ذکر فرمایا۔

غزوۂ بدر ایک ہنگامی معرکہ نہیں تھا بلکہ اس نے قریش مکہ کی قوت کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر دیا، اس طرح مسلمانوں کے لیے دین حق پھیلانے کے راستے کھل گئے۔

بدر میں موجود جبل الملائکہ: یہ وہ جگہ ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس جگہ صحابہ نے مدد کے لئے آنے والے فرشتوں کو دیکھا تھا۔

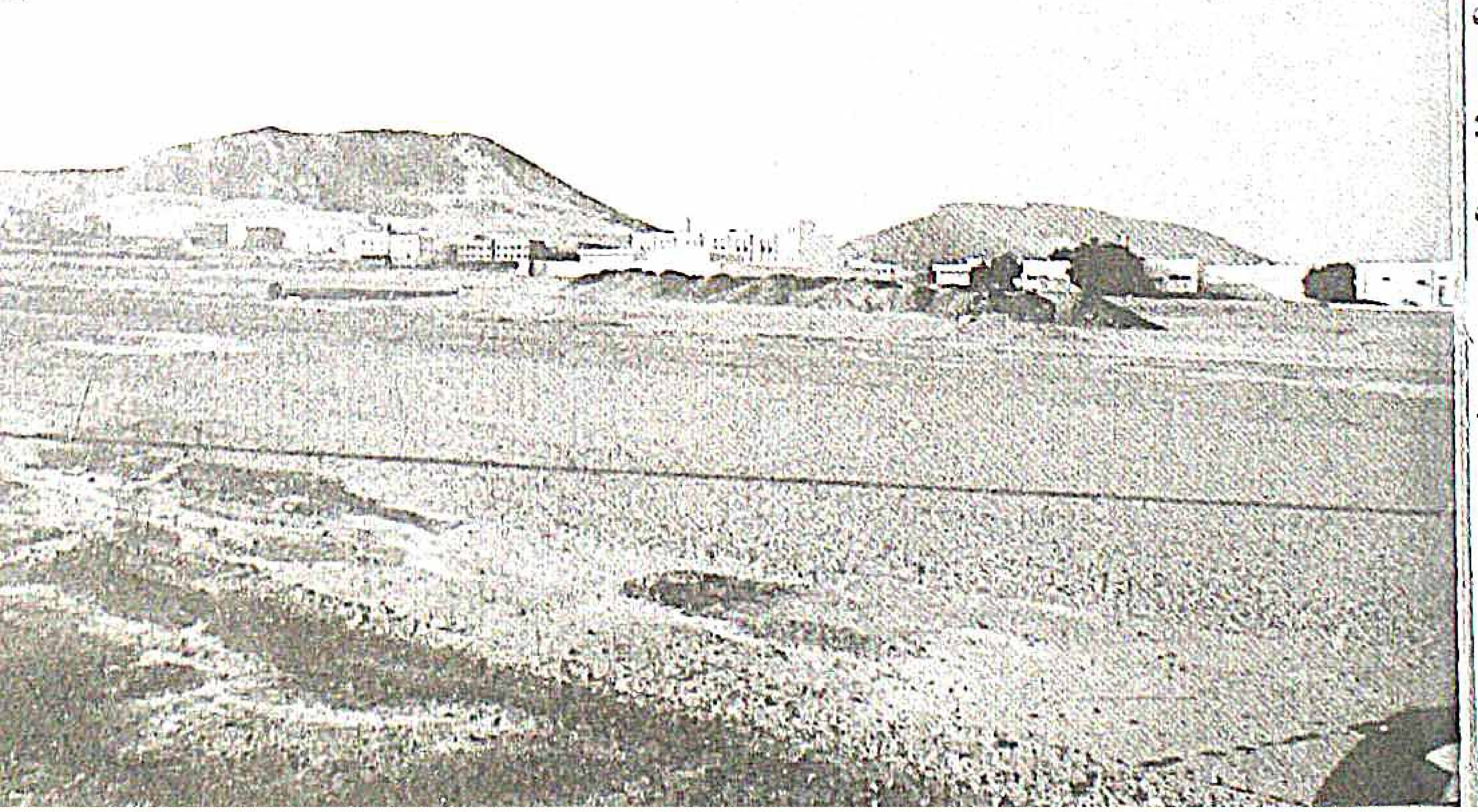

Marfat.com

جب خشک لکڑی تلوار بن گئی، ایک عظیم معجزہ

پیارے بچو! ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر (سن ۲ ہجری) میں حضرت عکاشہ ص کو ایک سوکھی لکڑی دی۔ اس کا معجزہ یہ ظاہر ہوا کہ یہ لکڑی ان کے ہاتھ میں لمبی چمک دار تلوار ہوگئی۔ جس سے جنگ بدر میں جہاد کیا۔ وہ لکڑی تلوار بن کر بہت دنوں تک حضرت عکاشہ ص کے پاس رہی۔ اسی سے لڑائیاں لڑتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق ص کے زمانہ میں مرتد ہونے والوں سے لڑتے ہوئے حضرت عکاشہ ص شہید ہوگئے۔

پیارے بچو! سن ۲ ہجری میں غزوہ بدر میں حضرت سلمہ بن حریس، اسی دن اسلام لائے اور وہ غیر مسلح تھے۔ ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ''ابن طاب'' نامی کھجور کی ایک شاخ دے کر فرمایا: ''اس کے ساتھ لڑو'' یہ ان کے ہاتھ میں آتے ہی بہترین تلوار بن گئی اور یہ ان کے شہید ہونے تک ان کے پاس رہی۔ وہ سن ۱۴ ہجری میں ''جسرِ ابی عبید'' کے معرکے میں شہید ہوئے۔

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ کے گھر میں

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ ابھی بدر میں تھے، عصماء ایک یہودیہ عورت تھی، جو آپ ﷺ کو تکلیف پہنچاتی تھی، آپ ﷺ کی شان میں گستاخانہ شاعری کہتی تھی، اب پھر اس نے اس قسم کے اشعار کہے، ایک نابینا صحابی عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ کو یہ سنتے ہی جوش آیا، آپؓ نے منت مانی کے رسول اللہ ﷺ صحیح سلامت بدر سے واپس آ گئے تو میں ضرور اس یہودیہ عورت کو قتل کروں گا۔

جب آپ ﷺ بدر سے کامیاب واپس آئے تو عمیر رضی اللہ عنہ رات کو اس یہودیہ کے گھر گئے، ہاتھ سے اس کو ٹٹولا، جو بچے ساتھ تھے، ان کو ہٹایا، اور تلوار اس کے سینہ پر رکھ کر ایسے زور سے دبائی کہ اس پشت سے پار ہوگئی، ہجرت کا دوسرا سال اور رمضان المبارک کی ۲۵ یا ۲۶ تاریخ تھی، صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ادا کی، پوچھا: ''یارسول اللہ! ﷺ کیا مجھ سے اس پر کوئی مواخذہ تو نہ ہوگا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' عمرؓ نے کہا: ''دیکھو تو سہی، یہ نابینا کیسے چھپ کر اللہ کی اطاعت کو روانہ ہوا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو نابینا نہ کہو، یہ تو بصیر (بینا) ہیں۔

(المغازی للواقدی)

آپ ﷺ عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے جایا کرتے تھے،، ایک بار فرمایا: ''ہمیں اس بینا کے پاس لے جاؤ جو بنی واقف میں رہتا ہے، ہم اس کی عیادت کریں گے۔''

(کنز العمال۔ رقم الحدیث ۲۵۶۸۸)

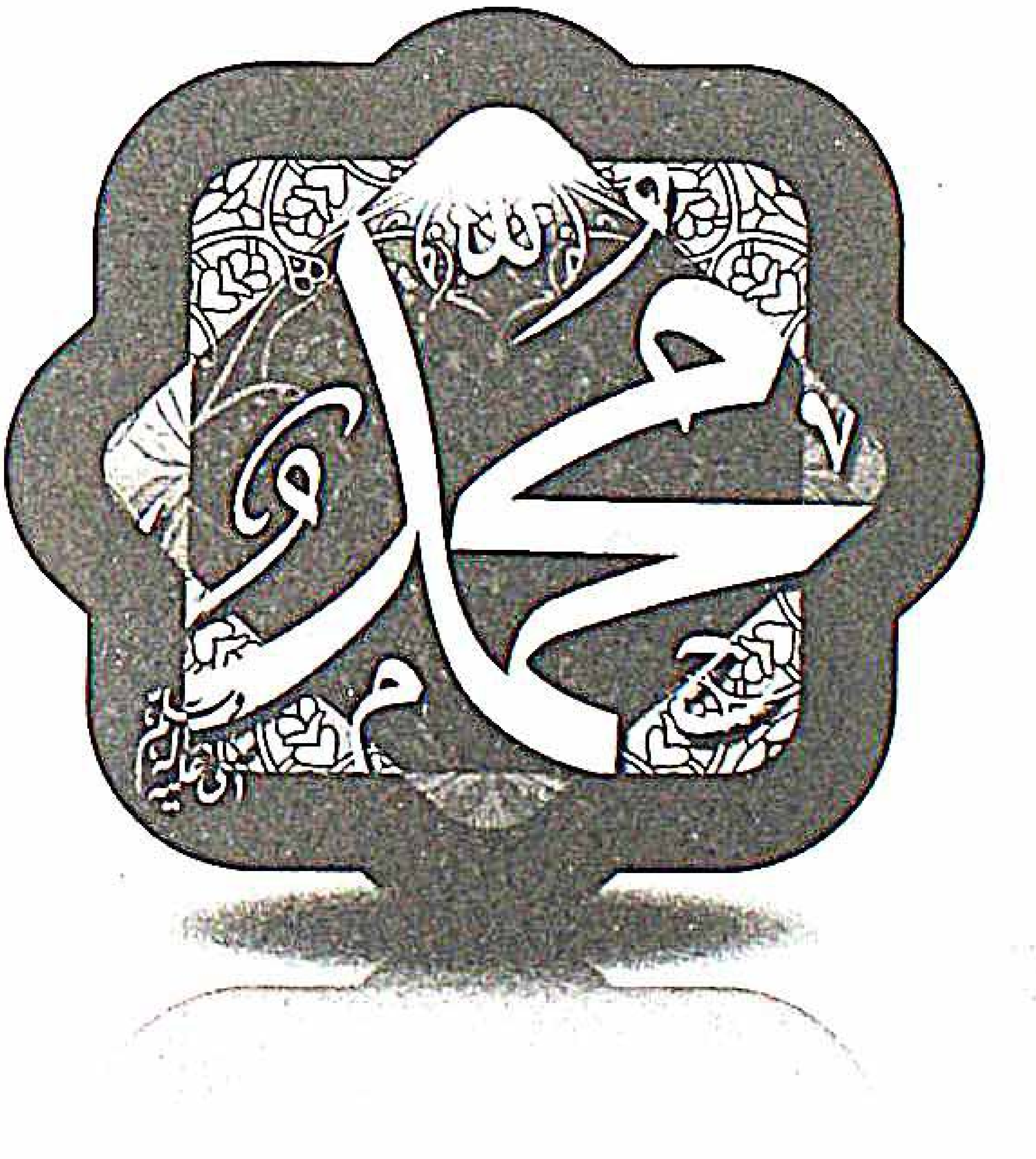

Marfat.com

فصل نمبر:3

غزوۂ بنو سلیم

پیارے بچو! مسلمان جب غزوۂ بدر سے واپس آئے، رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا، شوال ۲ ہجری کے شروع میں قبیلہ سُلیم اور غطفان کے جمع ہونے کی خبر ملی۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۰۰ آدمیوں کے ساتھ روانگی فرمائی۔ جب چشمہ کدر پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر سن کر بھاگ گئے ہیں، تین دن تک وہاں قیام کیا، پھر بغیر کسی لڑائی کے واپسی ہوئی۔ (سیرت حلبیہ) یہ وہی قبیلہ ہے جنہوں نے ستر قراء صحابہ کو بئر معونہ کے قریب شہید کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام قبائل پر ایک ماہ تک بددعا کرتے رہے تھے۔

(روح المعانی، تفسیر سورہ آل عمران / آیت نمبر ۱۲۸)

پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

پیارے بچو! ۳ ہجری میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا۔ اسی سال حضرت حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

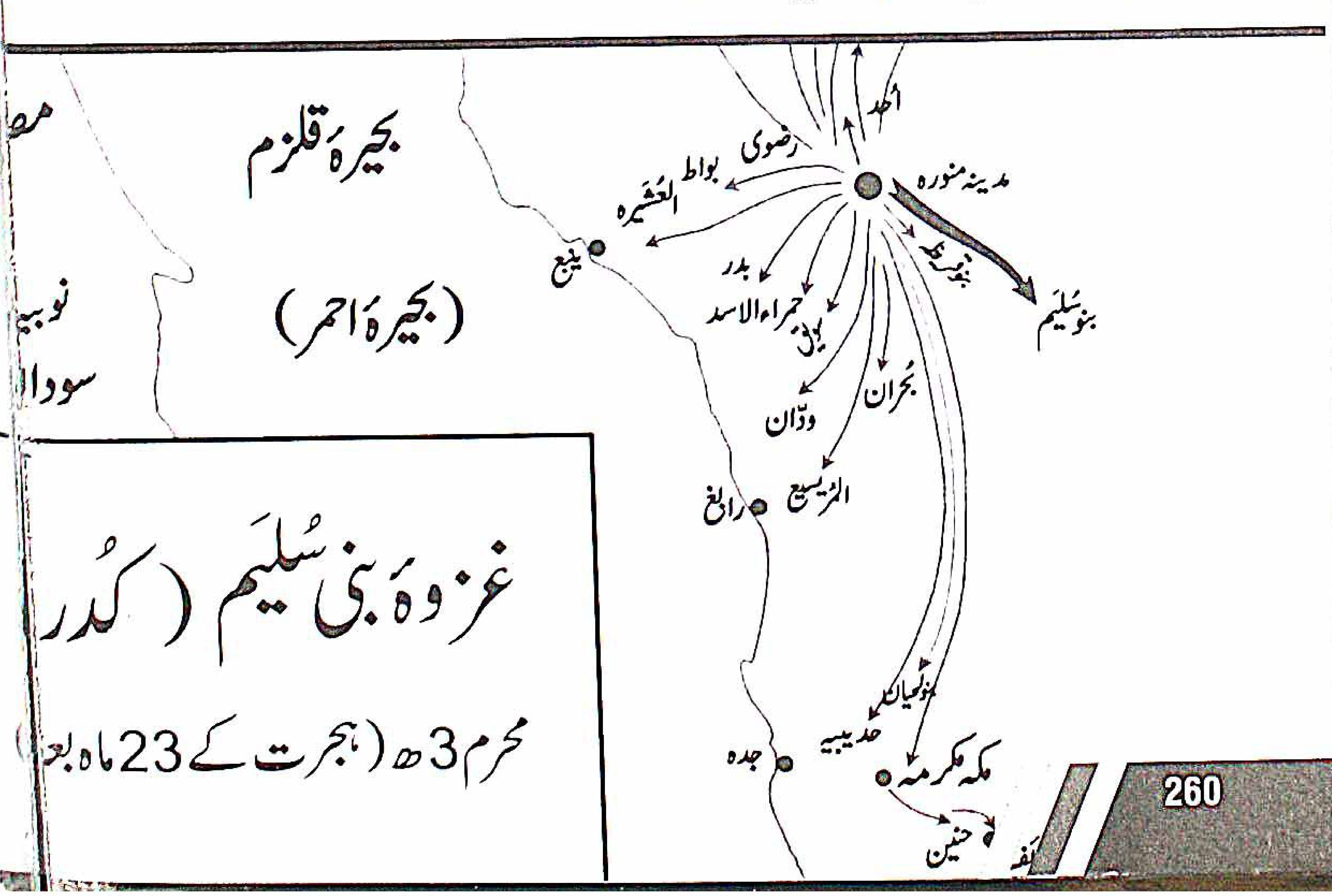

فصل نمبر:4

گستاخ رسول ﷺ کعب بن اشرف کا قتل 3ھ

پیارے بچو! جب اللہ تعالیٰ نے بدر میں رسول اللہ ﷺ اور اہل اسلام کو فتح سے ہمکنار کیا تو کعب بن اشرف یہودی کو بہت صدمہ ہوا۔ وہ بولا: اب تو زندہ رہ جانے سے مرجانا بہتر ہے۔ اس نے بدر میں مارے جانے والے سردارانِ کفار کے مرثیے لکھے اور اظہار تعزیت کے لیے مکہ بھی گیا۔ وہاں وہ اپنے مرثیے پڑھ پڑھ کر روتا اور لوگوں کو رلاتا تھا۔ اور قریش مکہ کو مسلمانوں اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف دوبارہ لڑائی پر اکساتا تھا۔ ایک دن وہ سب قریش کو جمع کر کے صحنِ حرم میں لے آیا اور سب نے بیت اللہ کا غلاف تھام کر مسلمانوں سے لڑنے کا حلف اٹھایا۔ پھر مدینہ منورہ آ کر مسلمان معزز خواتین کے متعلق عشقیہ اشعار اور قصیدے کہہ کہہ کر مسلمانوں کو تنگ کرنے لگا۔ (زرقانی ۲، ۹)

ایک دفعہ کعب بن اشرف نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت کے بہانے بلوایا اور کچھ آدمی متعین کر دیئے کہ جب آپ تشریف لائیں تو وہ آپ ﷺ کو قتل کر دیں۔ آپ آ کر بیٹھے ہی تھے کہ جبریل امین نے آپ ﷺ کو ان کے ارادے سے مطلع کر دیا اور آپ ﷺ فوراً وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور بعد میں آپ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ (فتح الباری ۷/۳۳۸)

ایک روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو کعب بن اشرف کا کام تمام کر دے؟ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو بہت تکلیفیں پہنچائی ہیں۔ یہ سن کر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تو اللہ کے رسول مجھے اس کے پاس جا کر مبہم انداز میں اس کے حق میں تعریفی کلمات کہنے کی اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ میں اس کے پاس جا کر اس کا قرب اور خوشنودی حاصل کر کے اپنا مقصد حاصل کر سکوں۔ آپ ﷺ نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کے پاس جا کر کہا کہ اس آدمی یعنی محمد ﷺ نے تو صدقات وخیرات (چندے) مانگ مانگ کر ہمیں زچ کر دیا ہے۔ آج میں آپ سے کچھ قرضہ لینے کے

Marfat.com

لیے حاضر ہوا ہوں۔ کعب بولا: تم ابھی سے گھبرا گئے ہو؟ آگے دیکھنا، ہوتا کیا ہے؟ اس کا ساتھ دینے کی پاداش میں بہت کچھ سہنا پڑے گا۔ اللہ کی قسم! تم اس سے اکتا جاؤ گے۔

حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اب تو ہم اس کے ساتھ مل چکے ہیں، اب ہم اس کا ساتھ چھوڑ نہیں سکتے۔ اب تو ہم انجام کے منتظر ہیں کہ اب ان کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ اس وقت تو ہم آپ سے ایک دو وسق غلہ یا کھجور بطور قرض لینے کے لئے آئے ہیں۔ کعب نے کہا: ٹھیک ہے، تم اس کے عوض کوئی چیز میرے پاس گروی رکھ دو۔ انہوں نے کہا: آپ ہم سے کون سی چیز گروی رکھنا پسند کریں گے؟ کعب نے کہا: تم اپنی عورتوں کو میرے پاس گروی رکھ دو۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اپنی عورتوں کو آپ کے پاس کیوں کر گروی رکھ سکتے ہیں؟ یہ تو غیرت وحمیت کے خلاف ہے۔ اور پھر آپ تو پورے عرب بھر میں انتہائی حسین و جمیل ہیں۔ ہماری عورتیں تمہیں دیکھتے ہی تم پر فریفتہ ہو جائیں گی۔ کعب بولا: تو پھر تم اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو۔ یہ کہنے لگے: ایسا کرنا تو ان کے حق میں ہمیشہ کے لئے عار بن جائے گا۔ لوگ انہیں طعنے دیں گے کہ تم وہی ہو جنہیں ایک دو وسق غلے یا کھجور کے عوض گروی رکھا گیا تھا۔ البتہ ہم اپنے ہتھیار آپ کے پاس گروی رکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ بات طے ہوگئی۔ پروگرام یہ بنا کہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ رات کو ہتھیار لے کر آئیں گے چنانچہ حسب وعدہ وہ رات کو لے آئے۔ حضرت ابو نائلہ رضی اللہ عنہ جو کعب کے رضاعی بھائی تھے وہ بھی ساتھ تھے۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کعب کو اپنی آمد کی اطلاع دی۔ وہ باہر نکلا تو اس کی بیوی نے کہا: اس وقت کدھر جاتے ہو؟ کعب نے کہا: فکر کی کوئی بات نہیں۔ ایک محمد بن مسلمہ ہے اور دوسرا میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہے، کوئی غیر نہیں۔ وہ بولی: مجھے اس آواز سے خون کی بو آتی ہے۔ کعب نے کہا: شریف آدمی کو اگر رات کے وقت نیزہ مارنے کے لیے بھی بلایا جائے تو اسے ضرور جانا چاہیے۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقاء کو سمجھا دیا تھا کہ جب کعب آئے گا تو میں حیلے سے اس کے بال سونگھوں گا۔ تم جب دیکھو کہ میں نے اسے سر سے پکڑ کر خوب قابو کر لیا ہے تو تم اسے قتل کر دینا۔ کعب بن اشرف محل سے اتر کر نیچے آیا تو وہ اسلحہ سے لیس تھا۔ اور اس سے خوشبو کے بھبوکے اڑ رہے تھے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیسی عمدہ خوشبو ہے کیا آپ مجھے اپنا سر سونگھنے کی

Marfat.com

اجازت دیتے ہیں؟ کعب نے کہا: ہاں اجازت ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اس کے سر کو سونگھا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم بھی سونگھ لو، کیسی عمدہ خوشبو ہے۔

کچھ دیر بعد حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ مجھے دوبارہ اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیں گے؟ کعب نے کہا: کیوں نہیں، اجازت ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور اب کی بار خوب اچھی طرح اس کے سر کو قابو میں لے لیا اور ساتھیوں سے کہا: اپنا کام کر ڈالو چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ یہ لوگ اپنے مشن سے واپس ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دور ہی سے دیکھ کر فرمایا: ان چہروں سے کامیابی کے آثار ہویدا ہیں۔ انہوں نے قریب آ کر سارا واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کیا اور آپ کی بات کے جواب میں عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کے چہرے کو بھی کامیابیوں سے نوازے رکھے اور پھر انہوں نے کعب بن اشرف کا سر آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھ کر ''الحمد للہ'' کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔

(صحیح البخاری، المغازی، باب قتل کعب بن الأشرف ۴۰۳۷، و مسلم ۱۸۰۱، فتح الباری ۳۴۰/۷ و سیرة ابن هشام ۵۱/۲، ۵۷)

Marfat.com

فصل نمبر: 5

غزوۂ بنو غطفان، ہمت وجرأت کا عظیم میدان

پیارے بچو! یہ کوئی بڑا غزوہ نہیں ہے مگر اس میں ہمت وجرات کا ایک سبق آموز واقعہ پیش آیا۔ جس کی وجہ سے اس کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

3 ہجری میں بنی ثعلبہ اور بنی محارب کے 450 افراد دعثور بن الحارث کے ماتحت اس ارادے سے نکلے کہ مدینہ پر ڈاکہ ماریں۔ نبی کریم ﷺ صحابہ کو لے کر ان کے مقابلے کے لیے روانہ ہوئے، بنی ثعلبہ اور بنی محارب کو مقابلہ پر آ کر لڑنے کی ہمت نہ ہوئی اور پہاڑوں میں چھپ گئے۔ مسلمان لوٹ رہے تھے کہ راستہ میں بارش ہوگئی اور سب کے کپڑے بھیگ گئے اور جب بارش رکی تو سب نے اپنے اپنے کپڑے سکھانے کے لیے دھوپ میں پھیلا دیئے۔

امام الانبیاء ﷺ نے بھی ایک طرف جا کر کپڑے پھیلا دیئے اور ایک درخت کے سائے میں تنہا آرام فرمانے لگے، دعثور کو کسی طرح پتہ چل گیا، کہ نبی کریم ﷺ فلاں جگہ آرام فرما رہے ہیں، چنانچہ دبے پاؤں آ کر تلوار کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کے سر پر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: ”اے محمد (ﷺ) آج میرے ہاتھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے؟“

رسول اللہ ﷺ، ذرا بھی خوف میں مبتلا نہ ہوئے اور نہایت اطمینان کے ساتھ جواب دیا: ”اللہ تعالیٰ“

دعثور بڑا بہادر اور دلیر شخص تھا، مگر رسول اللہ ﷺ کے اس جواب سے اس پر دہشت طاری ہوگئی اور تھر تھر کانپنے لگا اور تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑی۔

آپ ﷺ نے وہ تلوار اٹھا لی اور فرمانے لگے: ”دعثور! اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟“ دعثور نے کہا: ”کوئی نہیں“۔

مگر نبی رحمت ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔ آپ ﷺ کے اس برتاؤ کا یہ اثر ہوا کہ وہ فوراً مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم کو بھی مسلمان بنا لیا۔

(حوالہ: صحیح بخاری حدیث ۲۹۱۳ وفتح الباری ۷/۴۱۷ تا ۴۱۸)

Marfat.com

فصل نمبر:6

غزوۂ احد (سن 3 ہجری)

پیارے بچو! شوال ۳ ہجری بروز ہفتہ یہ غزوۂ احد پہاڑ کے نزدیک ہوا، اس لیے اسے غزوہ احد کہا جاتا ہے، اسی جگہ حضرت ہارون علیہ السلام کی قبر بھی ہے۔

آپ ﷺ نے مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ کا فیصلہ کرلیا تھا، تو گھر میں گئے اور جنگی لباس پہن کر باہر تشریف لائے اور مسلمانوں کو نصیحتی خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''یاد رکھو! اگر تم نے صبر سے کام لیا تو میدان تمہارے ہاتھ رہے گا۔'' (موسوعہ نظر النعیم/ج۱/ص۳۰۱)

غزوہ احد کا پس منظر

پیارے بچو! بدر کے بعد مشرکین نے سال بھر کے بعد جب کچھ ہوش سنبھالا، تو انتقام کی آگ بڑھنے لگی اور اس مرتبہ نہایت اہتمام کے ساتھ مدینے پر چڑھائی کا ارادہ کرلیا اور اس غرض سے 3 ہزار نوجوانوں (سیرت ابن ہشام/ج۳/ص۸۴) کا لشکر پورے ساز و سامان کے ساتھ مدینے پر حملہ آور ہونے کے لیے نکلا (سیرت ابن ہشام/ج۳/ص۸۶، طبقات ابن سعد/ج۲/ص۳۷)۔ جس میں 7 سو زرہیں، 2 سو گھوڑے اور 3 ہزار اونٹ تھے (سیرت ابن ہشام/ج۳/ص۸۷) اور 14 عورتیں اس غرض کے لیے ساتھ تھیں کہ مردوں کو غیرت دلائیں اور اگر بھاگیں تو لعنت و ملامت کریں اور ان کو شرم دلائیں۔

آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہما اس وقت تک اسلام لاچکے تھے، مگر ابھی تک مکے ہی میں مقیم تھے، انہوں نے فوراً تمام حالات لکھ کر ایک تیز رفتار قاصد کے ہاتھ آنحضرت ﷺ کے پاس بھیج دیا، انہوں نے قاصد کو تاکید کی کہ تین رات دن میں وہ مدینہ پہنچ جائے۔ (سیرت حلبیہ/ج۳/ص۸۷)

Marfat.com

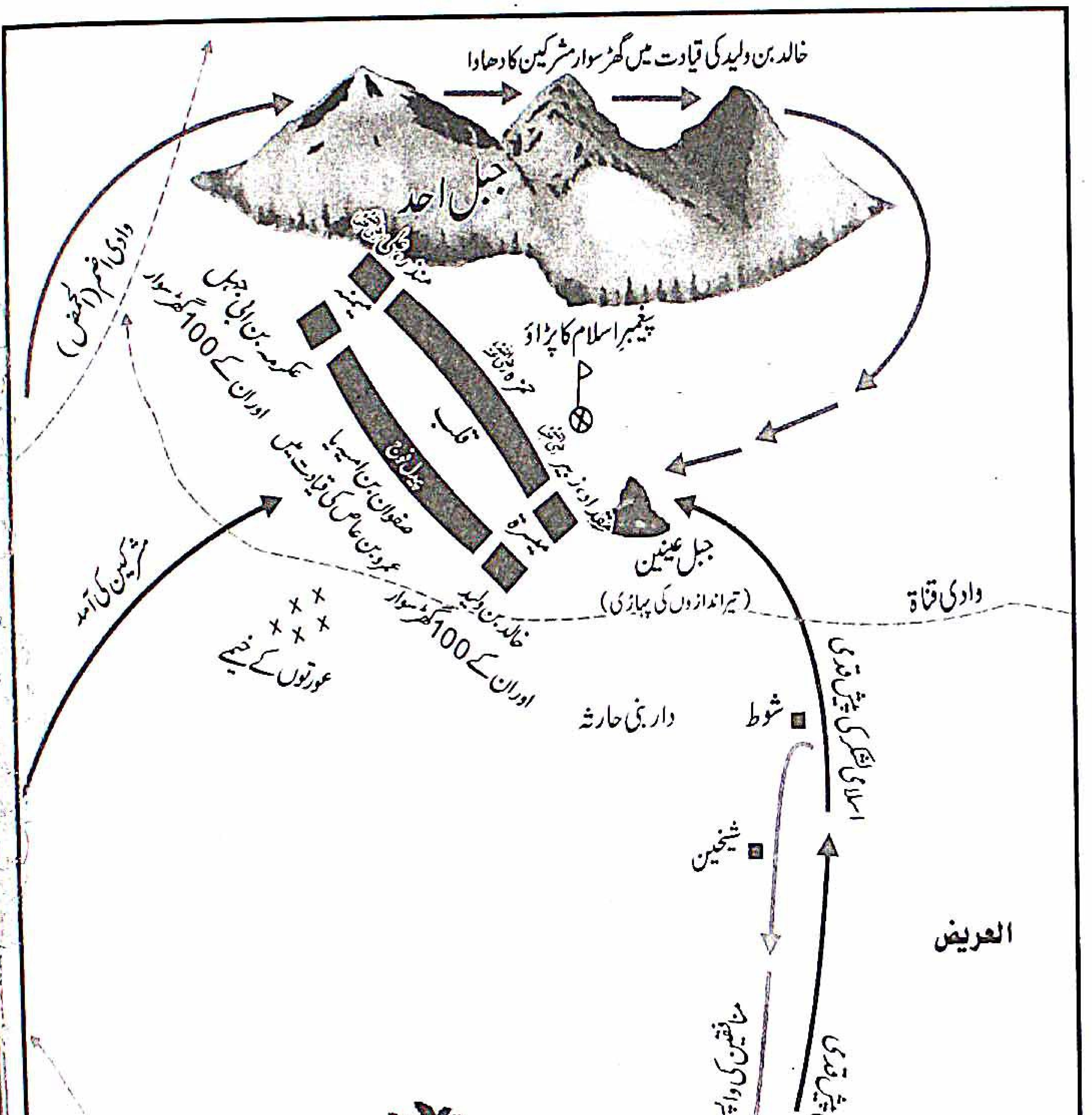
خالد بن ولید کی قیادت میں گھڑ سوار مشرکین کا دھاوا
جبل احد
پیغمبر اسلام کا پڑاؤ
عکرمہ بن ابی جہل اور ان کے 100 گھڑ سوار
میمنہ
قلب
میسرہ
صفوان بن امیہ
عمرو بن عاص کی قیادت میں
خالد بن ولید اور ان کے 100 گھڑ سوار
مشرکین کی آمد
عورتوں کے خیمے
جبل عینین
(تیراندازوں کی پہاڑی)
وادی قناۃ
اسلامی لشکر کی پیش قدمی
شوط
دار بنی حارثہ
شیخین
العریض
منافقین کی واپسی
جبل سلع
وادی بطحان
کھجور کے باغات
حرہ واقم
مدینہ منورہ
مسجد نبوی
البقیع
حرہ وبرہ
غزوۂ احد
(شوال 3ھ)
مشرکین مکہ کی پیش قدمی
منافقین کی واپسی
میدان احد کی طرف مسلمانوں کی پیش قدمی
خالد بن ولید کا احد کی پچھلی جانب سے حملہ

Marfat.com

آپ ﷺ کو جب اطلاع ہوئی تو فوراً دو آدمی حالات جاننے کے لیے بھیجے، انہوں نے خبر دی کہ قریش کا لشکر مدینے کے پاس آ پہنچا، چونکہ شہر پر حملہ کا اندیشہ تھا اس لیے ہر طرف پہرے بٹھائے گئے اور صبح کو آپ ﷺ صحابہ سے مشورہ کرنے کے بعد ایک ہزار صحابہ کی فوج کے ساتھ مدینے سے باہر تشریف لائے۔ جس میں عبداللہ بن اُبی منافق اور اس کے تین سو ہم خیال منافقین بھی شامل تھے، مگر یہ سب کے سب راستے ہی میں واپس ہو گئے اور اب مسلمانوں کا لشکر صرف 7 سو ہی رہ گیا۔ جن کا مقابلہ تین ہزار مسلح دشمنوں سے تھا۔ (صحیح البخاری/ حدیث نمبر ۴۰۵۰، طبقات ابن سعد/ ج۲/ ص ۳۹ اور سیرت ابن ھشام/ ج۳/ ص۸)

مقام غزوہ احد: وہ مقام جہاں 70 صحابہ شہید ہوئے۔

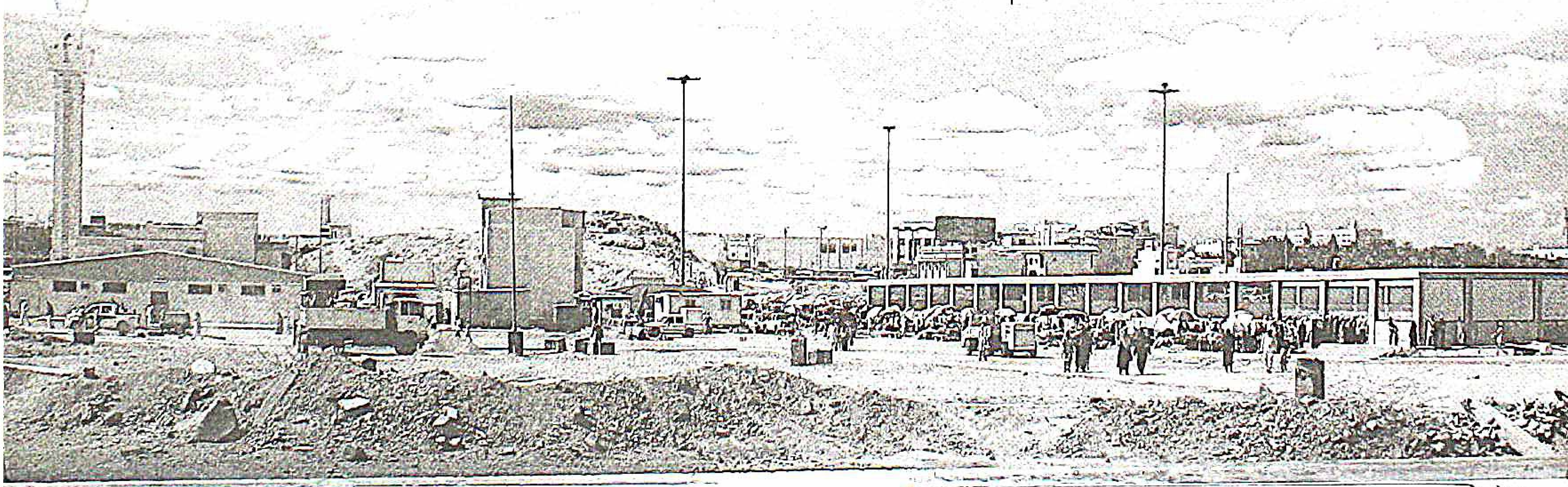

Marfat.com

غزوہ احد میں بچوں میں شوقِ جہاد اور دین کے لیے مر مٹنے کا جذبہ

پیارے بچو! مدینہ سے نکل کر جب فوج کا جائزہ لیا گیا تو کم عمر بچے واپس کر دیئے گئے ،تقریباً ۱۷ بچوں کو کم عمری کے سبب واپس کیا گیا۔

(عهد نبوی ﷺ کا اسلامی تمدن اختصار التراتيب الادرایة عبدالحی الكتانی مترجم مولانا رضی الدین فخری / ص ۱۱۸ / ادارة القرآن/ کراچی)

عبداللہ بن عمر ، زید بن ثابت ' اسامہ بن ثابت ، سرہ بن جندب ،اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم ، یہ وہ بچے ہیں ، جو جنگ احد میں شریک ہونا چاہتے تھے ،لیکن رسول کریم ﷺ یہ کہہ کر واپس کر دیتے ہیں کہ ابھی عمر بہت کم ہے ،مگر ضد کی بنا پر رافع رضی اللہ عنہ اور سرہ رضی اللہ عنہ کو اجازت مل گئی تھی۔ (سیرت حلبیہ/ ج ۴/ص ۱۴۱)

بچوں میں جہاد کے شوق کا یہ عالم تھا کہ جب رافع بن حدیج رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ تمہاری عمر کم ہے ،تم واپس جاؤ تو یہ پنجوں کے بل تن کر کھڑے ہو گئے ، کہ اونچے معلوم ہونے لگے ، چنانچہ وہ جہاد میں لے لیے گئے ۔

سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ جو ان کے ہم عمر تھے جب انہوں نے دیکھا تو عرض کیا کہ میں تو رافع کو لڑائی میں پچھاڑ سکتا ہوں ، اگر وہ جہاد میں جا سکتے ہیں تو مجھے بھی جہاد میں جانے کی اجازت دی جانی چاہیے ، ان کے کہنے کے مطابق دونوں میں مقابلہ کرایا گیا تو سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے واقعی رافع کو شکست دے دی اور ان کو بھی آپ ﷺ نے جہاد کے لیے منتخب فرما لیا۔ (تاریخ طبری/ ج ۳)

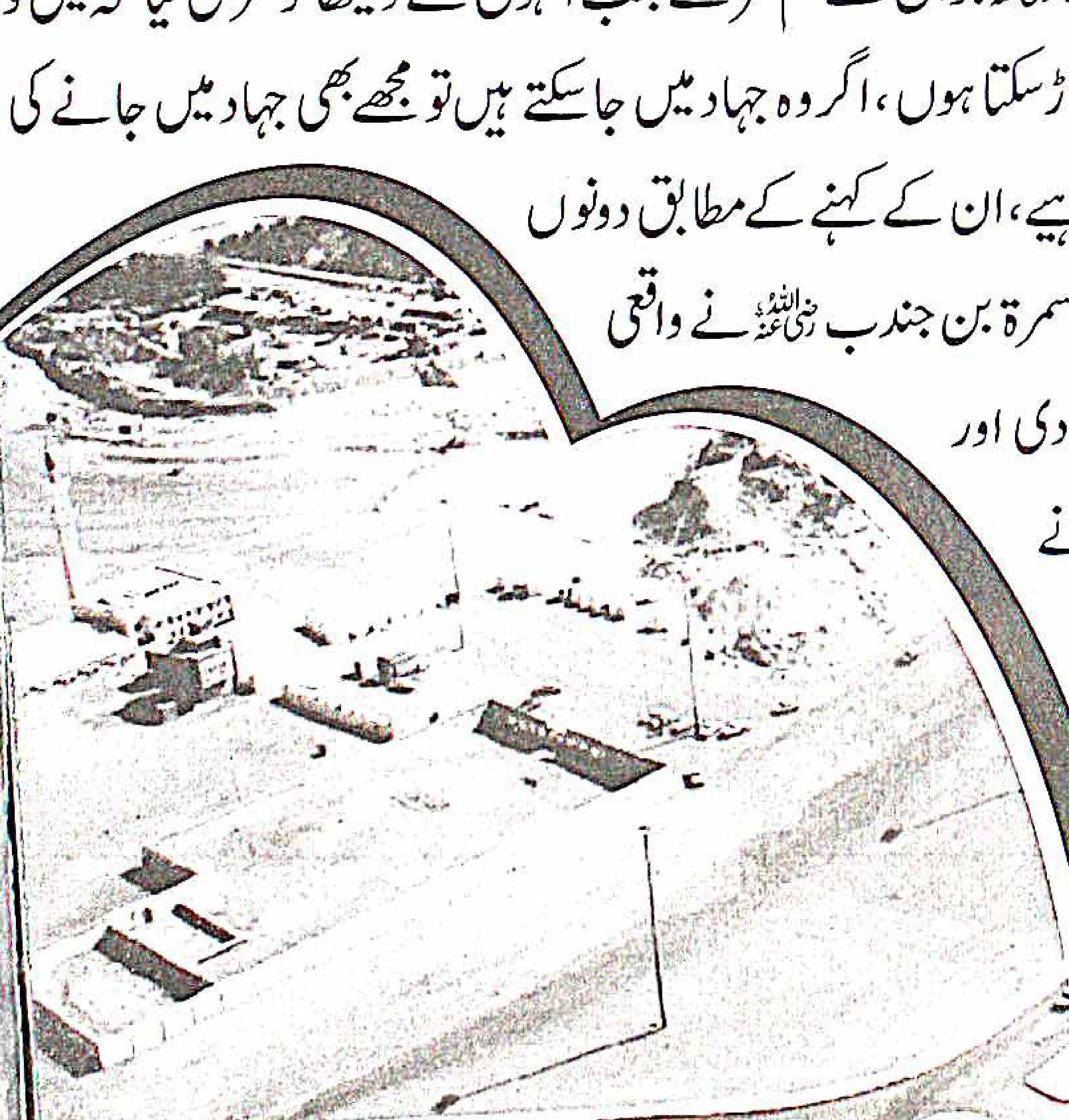

Marfat.com

میدان جنگ میں مجاہدین کی ترتیب

پیارے بچو! الغرض مقابلے پر پہنچ کر نبی کریم ﷺ نے صف آرائی فرمائی، احد پہاڑ پیچھے کی طرف تھا، پشت کی طرف سے دشمن کے آنے کا امکان تھا، اس لیے آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کی سربراہی میں ''پچاس'' تیراندازوں کے دستے کو پہاڑ پر پہرے اور حفاظت کے لیے کھڑا کر دیا اور انہیں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

''تم لوگ ہماری پشت کی حفاظت کرنا' ایسا نہ ہو کہ دشمن پیچھے سے حملہ آور ہو جائے' دیکھو اپنی جگہ پر جمے رہنا' وہاں سے ہٹنا نہیں۔ اگر ہم جیت جائیں اور ان کی فوج میں گھس جائیں تب بھی تم اپنی جگہ نہ چھوڑنا' اور ہم قتل ہونے لگیں تو مدد کے لیے بھی نہ آنا۔ البتہ ان پر تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دینا کیونکہ گھوڑے تیروں سے ڈرتے ہیں۔'' (سیرت حلبیہ/ج ۴/ص ۱۵۶)

درے پر متعین تیراندازوں کا پہاڑ سے اتر جانا

پیارے بچو! لڑائی شروع ہوئی اور دیر تک گھمسان کی لڑائی کے بعد، جب فوجیں ہٹیں تو مسلمانوں کا پلہ بھاری تھا۔ قریش بدحواس ہو کر ادھر ادھر بھاگنے لگے، مسلمانوں نے مال غنیمت جمع کرنا شروع کر دیا، یہ دیکھتے ہی پچاس تیراندازوں کا دستہ بھی چھوڑ کر، مال غنیمت جمع کرنے لگے، ان کے امیر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بہت منع کیا مگر وہ یہ سمجھ کر اب یہاں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں رہی یہاں سے ہٹ گئے اور یہاں صرف چند صحابہؓ رہ گئے۔ یہ دیکھ کر خالد بن ولید (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور کفار کی طرف سے لڑ رہے تھے) پیچھے کی جانب سے حملہ کیا۔ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے باقی ماندہ چند ساتھیوں نے نہایت بہادری کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔ آخرکار سب کے سب شہید ہو گئے۔ اب راستہ صاف ہو گیا تو خالد بن ولید اپنے دستے کے ساتھ مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور دونوں فوجیں اس طرح مل گئیں کہ خود بعض مسلمانوں کے ہاتھ سے بعض مسلمان مارے گئے۔

Marfat.com

جبل رماۃ: جہاں حضور اقدس ﷺ نے تیر اندازوں کے دستے کو مقرر فرمایا تھا اور وہاں سے ہٹنے سے منع فرمایا تھا۔

Marfat.com

غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی افواہ

پیارے بچو! حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، یہ چونکہ آنحضرت ﷺ کے مشابہ تھے ان کی شہادت سے مشہور ہوگیا کہ آنحضرت ﷺ شہید ہوگئے۔ اس خبر کا مشہور ہونا تھا کہ مسلمانوں کی فوج پر مایوسی چھا گئی۔ بڑے بڑے بہادروں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ لیکن بہت سے جانثار لوگ اس وقت بھی برابر لڑنے میں مصروف تھے، مگر سب کی نگاہیں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈ رہی تھیں، سب سے پہلے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی نظر آپ ﷺ پر پڑی تو انہوں نے خوشی سے کہا: "مبارک ہو رسول اللہ ﷺ یہاں بخیر و عافیت تشریف فرما ہیں۔" یہ سنتے ہی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی طرف دوڑے مگر ساتھ ہی کفار نے بھی ہر طرف سے ہٹ کر اسی جانب رخ کیا۔

آپ ﷺ کے پُرنور چہرہ کا زخمی ہونا

پیارے بچو! قریش کا مشہور بہادر عبداللہ بن قمیہ' صفوں کو چیرتا ہوا آگے بڑھا اور آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک پر تلوار ماری، جس سے دندان مبارک شہید ہوگیا۔

(حوالہ: بخاری کتاب المغازی ۴۰۷۵)

ابو عامر راہب نامی ایک کافر نے ایک گڑھا کھود کر اسے ڈھک دیا تھا یہ اس لیے کھودا گیا تھا کہ مسلمان گریں، رسول اللہ ﷺ کا قدم مبارک اس پر پڑا تو آپ ﷺ اس میں گر گئے، گرنے سے گھٹنے چھل گئے تھے، مگر فوراً ہی آپ ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے وہاں سے نکالا۔

پہاڑ پر چڑھنے کا ارادہ فرمایا، تو کمزوری اور زخموں کی وجہ سے نہ چڑھ سکے، فوراً طلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے، زخمی نبی ﷺ نے قدم مبارک طلحہ رضی اللہ عنہ پر رکھے، اسے سیڑھی بنا کر اوپر چڑھے اور فرمایا: "طلحہ پر جنت واجب ہوگئی۔" (حوالہ: مسند احمد: ۲۹۲/۴ و مستدرک حاکم ۲۹۶/۲)

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جاں نثاری

پیارے بچو! یہ سب دیکھ کر جانباز صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ پر چھا گئے تیروں اور تلواروں کی بارش ہو رہی تھی مگر یہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم تیر اپنے اوپر لیتے تھے، حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ جھک کر آپ ﷺ کے لیے ڈھال بن گئے جو تیر آتا ان کی پشت میں لگتا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے تیروں اور تلواروں کو اپنے اوپر روکا جس سے ان کا ہاتھ شل ہو گیا تھا۔ (صحیح بخاری)

جنگ کے بعد دیکھا گیا تو ان کے بدن پر ستر سے زائد زخم تھے۔ (ابن حبان)

ایک صحابی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ، اگر میں قتل ہو گیا تو میرا ٹھکانہ کہاں ہو گا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں۔''

ان کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھیں جو کھا رہے تھے یہ سنتے ہی انہیں پھینک کر سیدھے معرکے میں پہنچے اور لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (صحیح بخاری / غزوہ احد)

پیارے بچو! قریش بہت بے رحمی کے ساتھ آپ ﷺ پر تیر تلوار برسا رہے تھے مگر نبی رحمت ﷺ کی زبان پر یہ الفاظ تھے

''اللھم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون''

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ جانتے نہیں۔''

(فتح الباری، محمد رسول اللہ ﷺ)

اسی جنگ کے دوران ایک شخص، اُبی بن خلف جوش میں چیخ کر کہنے لگا کہ میں آج محمد ﷺ کو زندہ نہ چھوڑوں گا رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا: ''اسے آنے دو۔'' جب پاس آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ایک نیزہ مارا، جس سے اس کے ہلکا زخم لگا اور وہ اس ہلکے زخم کی وجہ سے چیخنے چلانے لگا، مکے جاتے ہوئے راستے ہی میں مر گیا۔

Marfat.com

پیارے بچو!

یہی وہ بدنصیب ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مارا۔ ورنہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کافر کو اپنے ہاتھ سے مارنا پسند نہ کیا۔

اس غزوہ میں کفار کے ہاتھوں زخمی ہونے کے بعد مدنی آقا ﷺ کے چہرہ انور سے خون جاری تھا اور رسول اللہ ﷺ اس کو کپڑے وغیرہ سے پونچھتے تھے اور فرمایا: "اگر اس خون کا ایک قطرہ بھی زمین پر گر جاتا تو سب پر عذاب الٰہی نازل ہوتا۔" (فتح الباری/غزوہ احد)

اس غزوہ میں کفار کے صرف بائیس (22) یا تئیس (23) آدمی مارے گئے اور مسلمانوں میں سے ستر (70) آدمی شہید ہوئے جس میں پیارے رسول ﷺ کے پیارے چچا حضرت حمزہؓ بھی تھے۔

جنگ احد میں شہید ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کی قبریں دو مقامات پر موجود ہے 1۔ وہ مقام ہے جو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے نام سے مشہور ہے 2۔ دوسرا مقام جہاں احد کے میدان میں شہید ہونے والے صحابہ دفن ہیں یہ تصویر اس دوسرے مقام شہداء احد کی ہے یہ مقام مدینہ سے احد آنے والی سڑک کے بائیں طرف واقع ہے

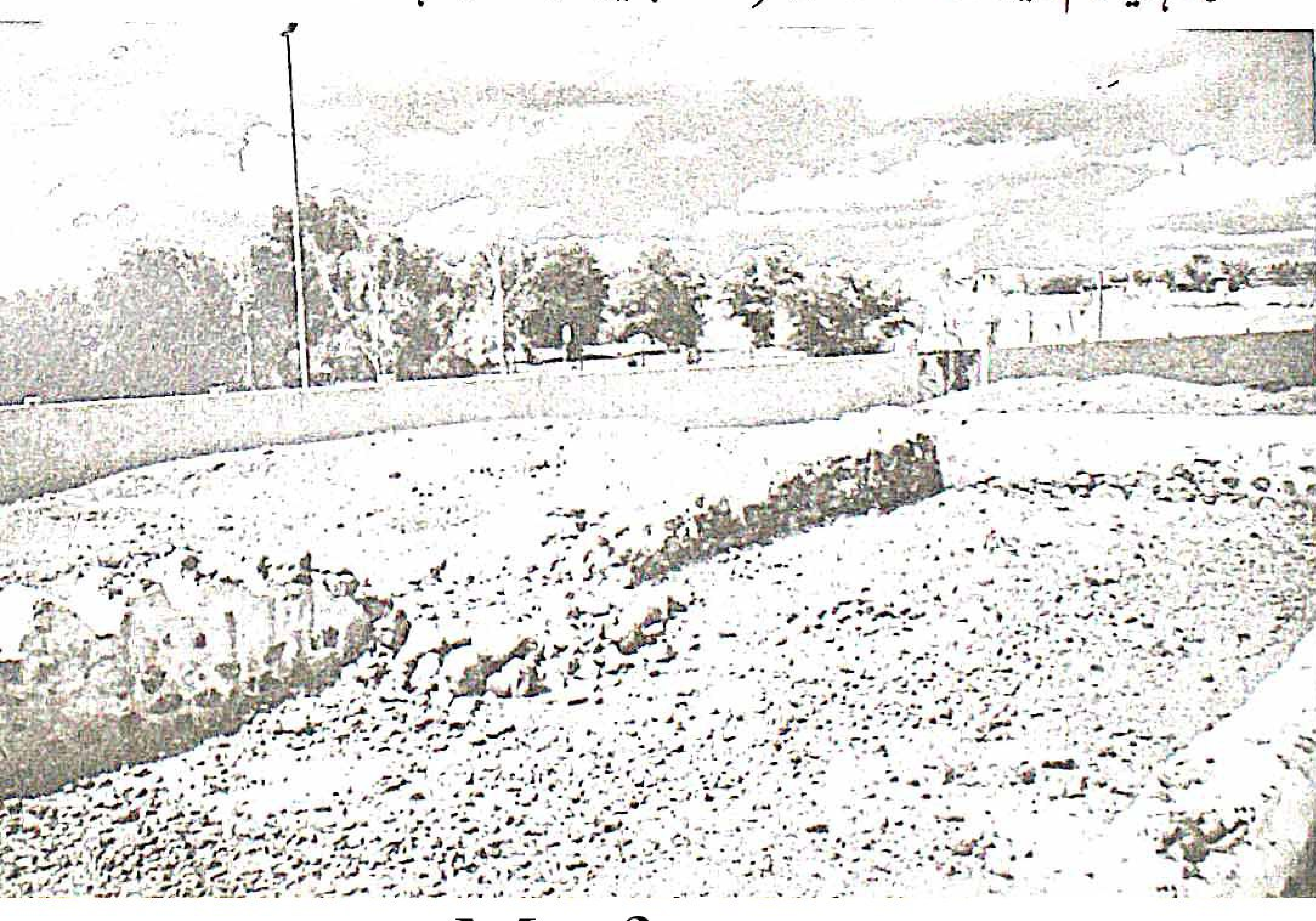

Marfat.com

احد میں پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

پیارے بچو! وحشی ایک حبشی غلام تھا، جس سے جبیر بن مطعم نے وعدہ کیا تھا، کہ اگر وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کردے تو وہ آزاد کردیا جائے گا۔ اسی طرح ہندہ، ابوسفیان کی بیوی نے وعدہ کیا، کہ وہ اس کو دولت سے مالا مال کردے گی۔ یادرہے کہ غزوہ احد میں ہندہ کا باپ عتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہو چکا تھا۔

غزوۂ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہادری کا بھی عجیب منظر تھا، دونوں ہاتھوں میں تلوار تھی اور وہ صفیں کی صفیں الٹتے چلے جارہے تھے، لیکن ''وحشی'' کی آنکھیں تھیں اور وہ حملہ کے لیے موقع کی تلاش میں تھا، تاکہ یہ اس کی آزادی کی قیمت بن جائے۔ چنانچہ وہ وقت بھی آگیا، جس کے لیے وحشی بن حرب نکلا تھا اور ہندہ نے لالچ بھی دی تھی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایک دشمن پر حملہ کررہے تھے پاس ہی ایک چٹان تھی، اسی چٹان کے پیچھے وحشی تاک میں بیٹھا تھا اور مارنے کے لیے نیزہ ٹھیک کررہا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تو بے خبر تھے، وحشی نے موقع پاتے ہی، نیزہ پھینک مارا، نیزہ ناف میں لگا اور پار ہوگیا۔ (فتح الباری / غزوہ احد)

پیارے بچو! وحشی بن حرب نامی غلام نے اس جنگ میں ہمارے پیارے رسول ﷺ کے پیارے چچا حضرت حمزہؓ کو شہید کردیا اور ہندہ نے ان کا کلیجہ نکال کر چبایا۔ مگر نگل نہ سکی اور اگلنا پڑا۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھا، تو نہایت صدمہ ہوا اور ایک چادر سے انہیں ڈھانک دیا۔ اتنے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں کہ اپنے بھائی کی حالت کو دیکھیں رسول اللہ ﷺ نے اس خیال سے کہ آخر عورت ہے، برداشت کرنا مشکل ہوگا، ان کے صاحبزادے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: ''اپنی والدہ کو دیکھنے سے منع کرو۔''

Marfat.com

انہوں نے والدہ سے عرض کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے دیکھنے کو منع فرمادیا۔''

انہوں نے کہا: ''میں نے یہ سنا ہے کہ میرے بھائی کے ناک کان وغیرہ کاٹ دیئے گئے، اللہ کے راستے میں یہ کون سی بڑی بات ہے، ہم اس پر راضی ہیں میں اللہ سے ثواب کی امید رکھتی ہوں اور انشاء اللہ صبر کروں گی۔''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے جا کر اس کلام کو ذکر کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس جواب کو سن کر دیکھنے کی اجازت عطا فرمادی۔ آ کر دیکھا، انا للہ پڑھی اور ان کے لیے استغفار اور دعا کی۔ (وفاء الوفاء للسمهودی / جزء ثانی / ص ۱۱۳)

آپ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ''سید الشہداء'' کا خطاب دیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک

Marfat.com

غزوۂ احد کے معجزات

کھجور کی شاخ کا تلوار بن جانا

پیارے بچو! غزوۂ احد (۳ ہجری) میں حضرت عبداللہ بن جحش کی تلوار ٹوٹ گئی تو ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی ایک شاخ ان کو دے دی۔ وہ تلوار کا کام کرنے لگی۔ یہ تلوار ''العرجون'' کہلاتی تھی۔ لڑائی کے دوران یہ تلوار ایک دوسرے کے ہاتھوں میں منتقل ہوتی رہتی۔ یہ تلوار ان کے پاس مسلسل رہی اور ان کی موت کے بعد ان کے وارثوں نے دوسو۔ (فتح الباری/ ج ۷/ ص ۳۹۳ اور سیرت ابن هشام /ج ۲/ص ۲۲۴، سیرت حلبیه /ج ۴/ص ۳۹۲) اشرفیوں کے عوض فروخت کی۔

جب پتھر نرم ہو گیا

پیارے بچو! غزوہ احد (سن ۳ ہجری) کے دن ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک ایک پتھر کی طرف جھکایا تا کہ مشرکین سے اپنا جسم مبارک چھپائیں۔ وہ پتھر ایسا نرم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک اس میں داخل ہو گیا۔ وہ پتھر اب تک باقی ہے اور لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ راقم نے بھی اس پتھر کی زیارت کی۔

احد پہاڑ میں واقع اس غار کا منظر جہاں زخمی ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے کچھ دیر آرام فرمایا تھا۔

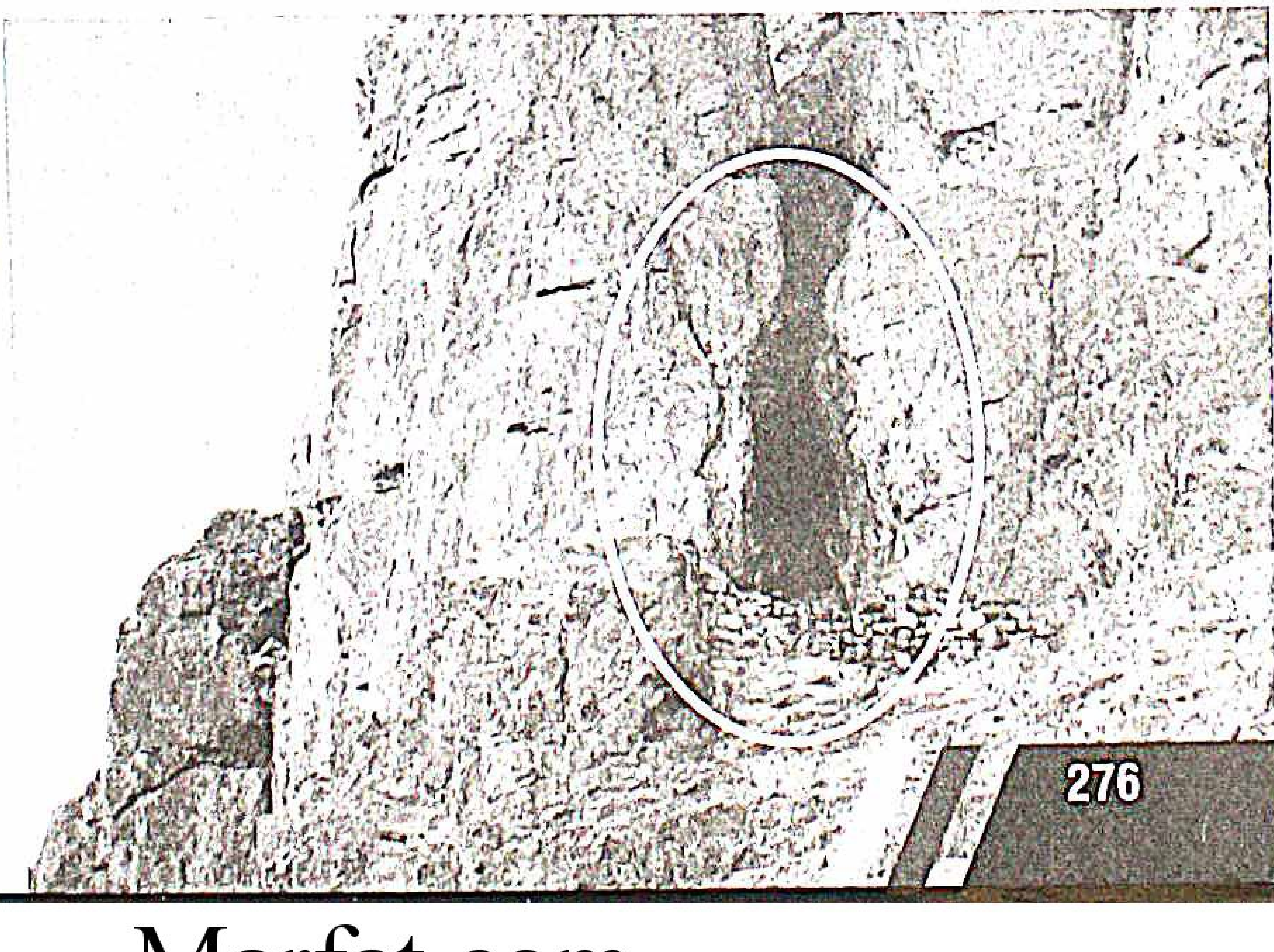

Marfat.com

جبلِ اُحد کی چند خصوصیات

پیارے بچو!

① ''احد'' اس لیے کہتے ہیں کہ یہ دوسرے پہاڑوں سے منفرد اور علیحدہ ہے۔

② آپ ﷺ نے فرمایا: ''احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

③ ایک بار نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے، ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے، پہاڑ ہلنے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''احد ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(صحیح بخاری)

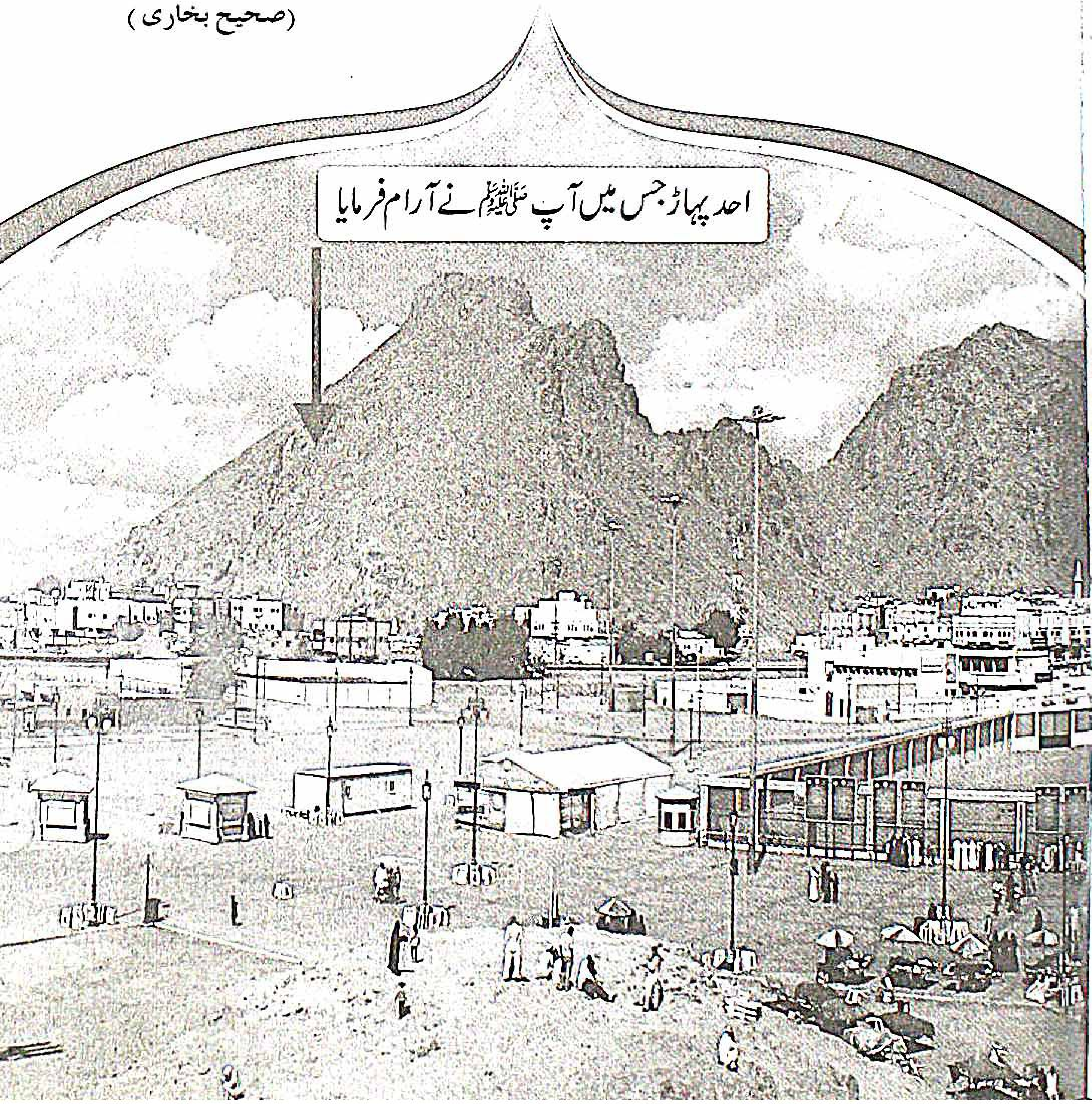

Marfat.com

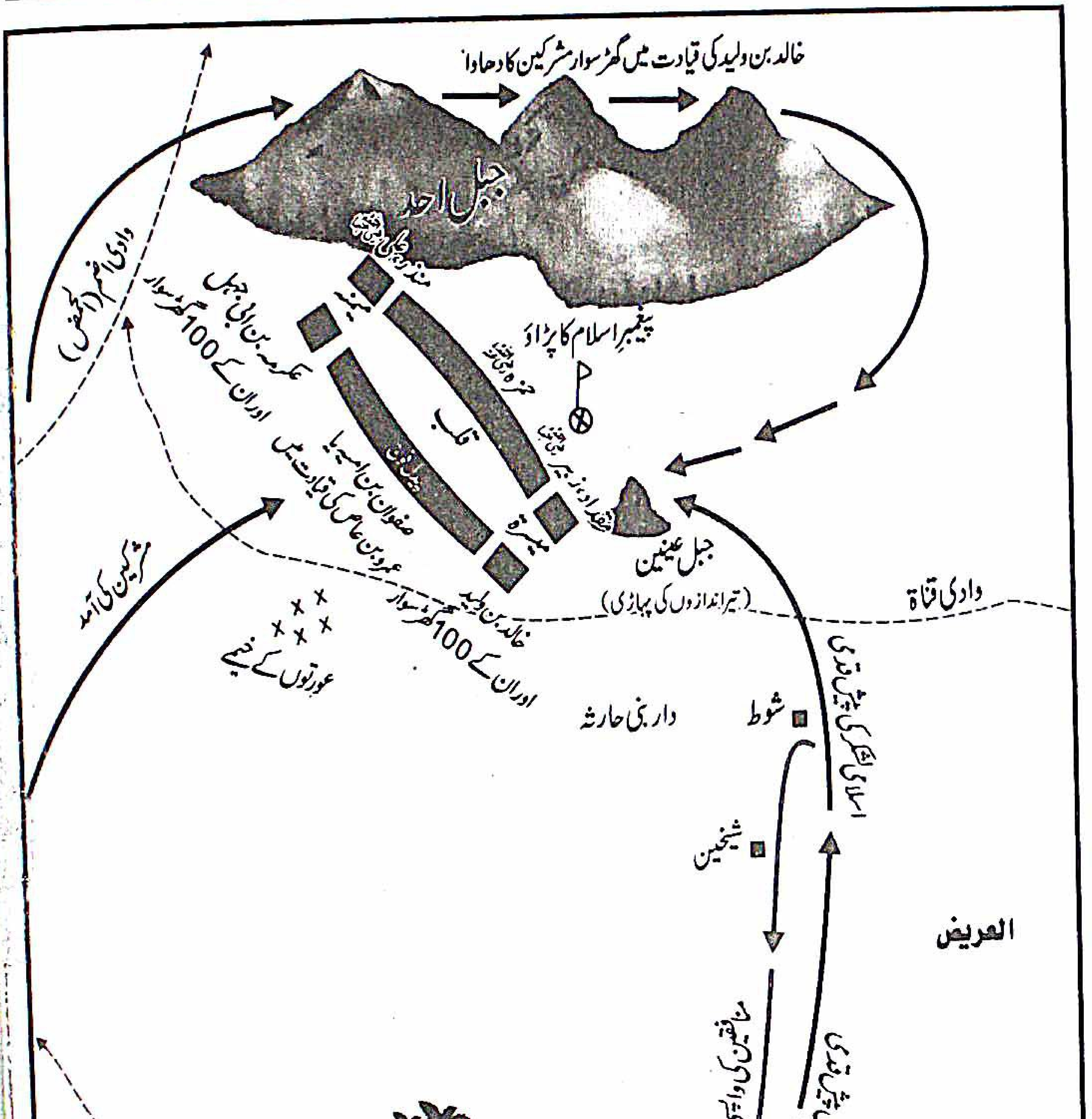
خالد بن ولید کی قیادت میں گھڑسوار مشرکین کا دھاوا
جبل احد
پیغمبر اسلام کا پڑاؤ
میمنہ
قلب
میسرہ
عکرمہ بن ابی جہل اور ان کے 100 گھڑسوار
صفوان بن امیہ
عمرو بن عاص کی قیادت میں
خالد بن ولید اور ان کے 100 گھڑسوار
وادی اضم
مشرکین کی آمد
عورتوں کے خیمے
جبل عینین
(تیراندازوں کی پہاڑی)
وادی قناۃ
دار بنی حارثہ
شوط
شیخین
العریض
اسلامی لشکر کی پیش قدمی
منافقین کی واپسی
اسلامی لشکر کی پیش قدمی
کھجور کے باغات
جبل سلع
وادی بطحان
حرہ واقم
مدینہ منورہ
مسجد نبوی
البقیع
حرہ وبرہ
غزوۂ احد
(شوال 3ھ)
مشرکین مکہ کی پیش قدمی
منافقین کی واپسی
میدان احد کی طرف مسلمانوں کی پیش قدمی
خالد بن ولید کا احد کی پچھلی جانب سے حملہ

Marfat.com

ابورافع سلام بن ابی الحقیق کا قتل (ذی الحجہ 5 ہجری)

پیارے بچو! ابورافع حجاز کا تاجر اور یہود خیبر کا رئیس تھا اور ان بڑے مجرمین میں سے ایک تھا، جنہوں نے اہل مدینہ کے خلاف جماعتوں کو ورغلانے اور لانے کا کام کیا تھا، چنانچہ جب مسلمان جنگ احزاب اور قریظہ سے فارغ ہو چکے تو خزرج کے ۵ آدمی اس شخص کو قتل کرنے کے لئے تیار ہوئے، تاکہ کعب بن اشرف کو قتل کرکے اوس نے جیسا شرف حاصل کیا تھا، ویسا ہی شرف یہ لوگ بھی حاصل کریں۔

پھر یہ لوگ خیبر کے اطراف میں واقع اس کے قلعہ کے پاس پہنچے۔ اس وقت سورج غروب ہو چکا تھا۔ ان کے قائد حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ:

''تم لوگ یہیں ٹھہرو، میں جاتا ہوں اور دروازے کے پہرے دار کے ساتھ کوئی لطیف حیلہ اختیار کرتا ہوں، ممکن ہے اندر داخل ہو جاؤں''۔

اس کے بعد وہ تشریف لے گئے اور دروازے کے قریب جاکر سر پر کپڑا ڈال کر یوں بیٹھ گئے گویا قضائے حاجت کر رہے ہیں۔ پہرے دار نے زور سے پکار کر کہا: ''او اللہ کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو آ جاو ورنہ میں دروازہ بند کرنے جا رہا ہوں''۔

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے اور چھپ گئے، جب لوگ سو گئے تو انہوں نے کنجیاں لیں اور دروازہ کھول دیا، تاکہ بوقت ضرورت بھاگنے میں آسانی ہو۔ اس کے بعد انہوں نے ابورافع کے حجرے کا رخ کیا۔ ادھر جاتے ہوئے جو دروازے کھولتے اسے اندر سے بند کر لیتے تاکہ لوگوں کو اگر ان کا پتہ لگ بھی جائے تو لوگوں کے پہنچنے سے پہلے وہ ابورافع کا قتل کر لیں۔ جب اس کے حجرے میں پہنچے تو وہ اپنے بال بچوں کے درمیان تاریکی میں سو رہا تھا اور پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ کہاں ہے؟ لہٰذا حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے آواز دی: ''ابورافع! اس نے کہا: کون ہے؟ انہوں نے آواز کا رخ کیا اور

Marfat.com

تلوار کی ایک ضرب لگائی، لیکن چونکہ ہڑ بڑائے ہوئے تھے، اس لئے کاری ضرب نہ لگی اور اس نے زور کی چیخ ماری۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جھٹ باہر نکل گئے اور آواز بدل کر آئے، گویا مدد کرنے آئے ہیں۔ کہا: "ابورافع! یہ کیسی آواز تھی؟"

اس نے کہا: "تیری ماں برباد ہو۔ ایک آدمی نے ابھی مجھے اس کمرے میں تلوار ماردی ہے"۔

اب انہوں نے دوبارہ اس کا رخ کیا اور تلوار کی ایسی زوردار ضرب لگائی کہ وہ خون میں لت پت ہوگیا، لیکن اب بھی قتل نہ ہوسکا، اس لئے انہوں نے اس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر دبا دی اور وہ پیٹھ تک جارہی۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ایک ایک دروازہ کھولا اور باہر نکلے۔ چاندنی رات تھی اور ان کی نگاہ کمزور، انہوں نے سمجھا زمین تک پہنچ چکے ہیں۔ پاؤں بڑھایا تو سیڑھی سے نیچے آرہے اور پاؤں میں چوٹ آگئی۔ انہوں نے پگڑی سے پاؤں باندھا اور دروازے کے پاس چھپ رہے۔ جب مرغ نے آواز دی تو ایک آدمی نے قلعہ کی دیوار پر کھڑے ہوکر اعلان کیا کہ "میں اہل حجاز کے تاجر ابورافع کی موت کی اطلاع دیتا ہوں"۔

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے جان لیا کہ وہ مرچکا ہے، لہٰذا اپنے ساتھیوں کے پاس آگئے اور سب نے مدینہ کی راہ لی۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ کر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے ان کے پاؤں پر دست مبارک پھیرا اور انہیں ایسا لگا کہ گویا کبھی کوئی تکلیف ہوئی ہی نہیں۔

(صحیح بخاری، حدیث: ۴۰۳۹، ۴۰۴۰)

Marfat.com

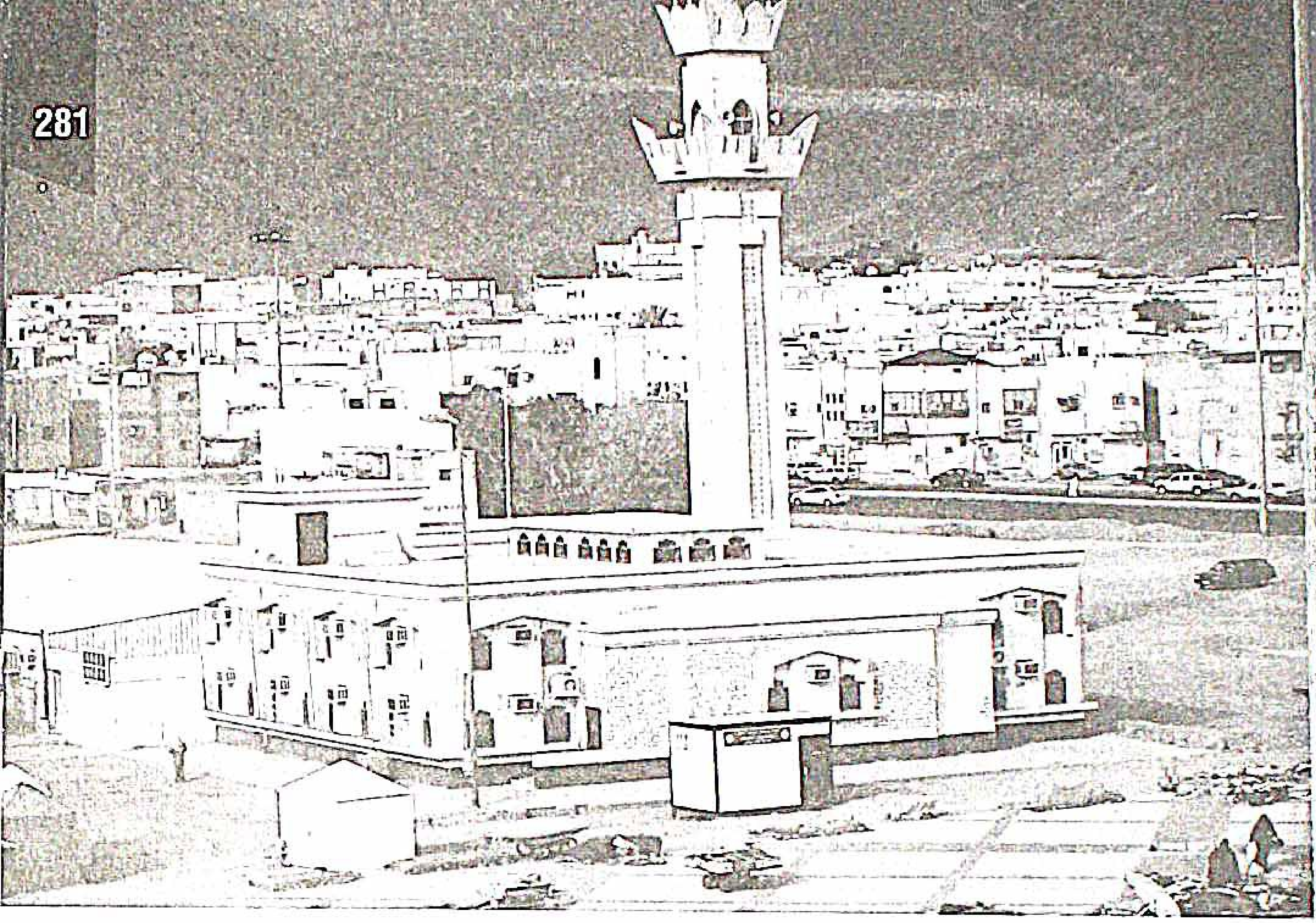

احد پہاڑ کے دامن میں موجود مسجد حمزہ کا خوبصورت منظر۔ یہ مسجد حضور اکرم ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی جگہ بنائی گئی ہے۔

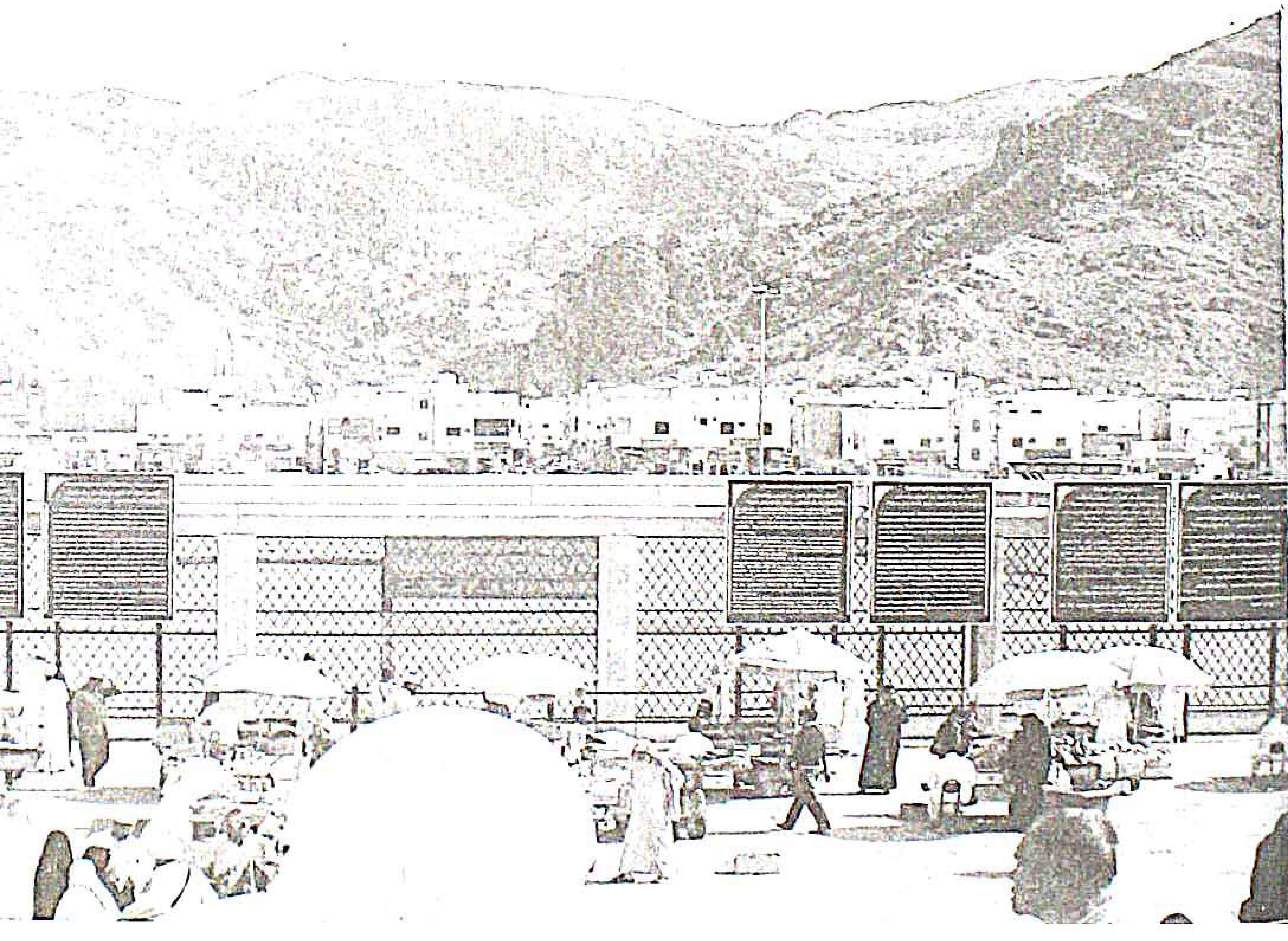

Marfat.com

فصل نمبر: 7

غزوۂ حمراء الاسد (سن 3 ہجری)

پیارے بچو! مدینے میں پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کو یہ گمان ہوا کہ کہیں مشرکین اپنی فتح کے جوش میں مدینہ پر حملہ نہ کر دیں، اس لیے آپ ﷺ نے صحابہ کو کوچ کے لیے تیار ہو جانے کا حکم دیا، یہ زخمی شیر اپنے زخموں کی مرہم پٹی کر کے اللہ کی راہ میں جان دینے کے لیے چل کھڑے ہوئے اور مدینے سے آٹھ میل کے فاصلے پر مقام حمراء الاسد میں جا کر قیام کیا۔

سرکار دو عالم ﷺ کا خیال صحیح تھا، مدینے پر حملہ کے ارادے سے لوٹ رہے تھے' ان کو یہ غلط فہمی کہ مسلمان کل کی شکست سے دل شکستہ اور زخمی بدن پڑے ہوں گے، وہ ہمارا مقابلہ نہ کر سکیں گے اور ہم مدینے پر حملہ کر دیں گے، مگر جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ خود کافروں کو پیچھا کرنے کے لیے مدینے سے نکل چکے ہیں، تو انہوں یہی مناسب سمجھا کہ سیدھے مکے واپس چلے جائیں اور اپنی فتح کو شکست میں نہ بدلیں اور چنانچہ وہ مکے واپس چلے گئے۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی قربانی

پیارے بچو! احد کی لڑائی کے کچھ عرصہ بعد قبیلہ عضل اور قبیلہ قارہ کے چند لوگ مدینہ آئے اور آپ ﷺ سے مل کر کہا کہ ہمارے قبیلے نے اسلام قبول کر لیا ہے، آپ ﷺ چند مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کر دیجیے، جو ہمارے قبیلے کو اسلام کی باتیں سکھائیں۔ آپ ﷺ نے عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو سردار بنا کر چند صحابی ان کے ساتھ کر دیئے۔

جب یہ اصحاب ''رجیع'' کے مقام پر پہنچے تو ان لوگوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے غداری کی اور سفیان بن خالد ہذلی (جو مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہو گیا تھا) کی قوم ہذیل کو خبر دے کر ان

Marfat.com

غزوہ حمراء الاسد

(16 شوال 2ھ)

﴿ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴾ ”پس لوٹے وہ ساتھ احسان کے اللہ سے اور فضل کے نہیں پہنچی انہیں کوئی برائی اور پیروی کی انہوں نے رضائے الٰہی کی اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔“ (آل عمران:174/3)

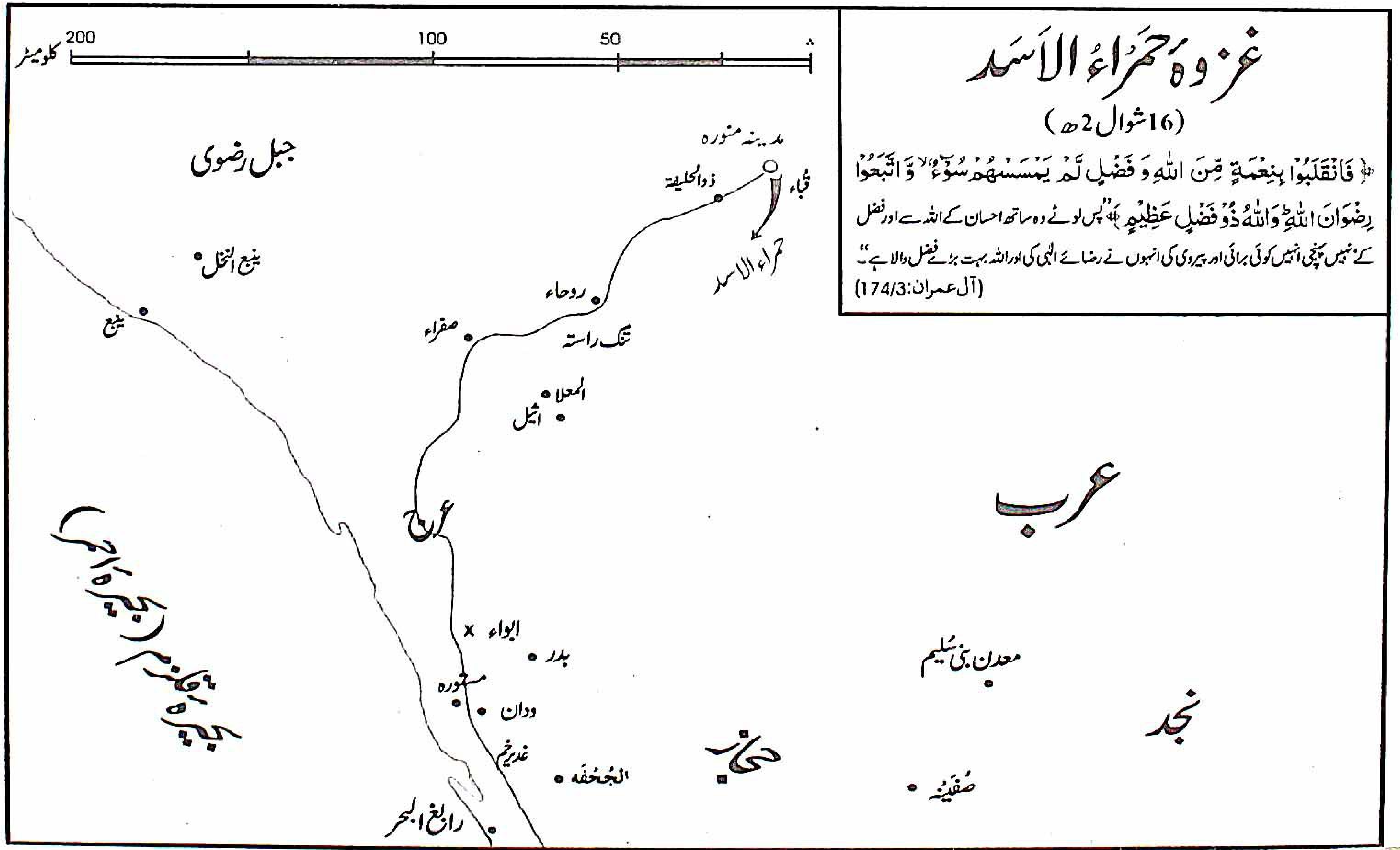

Marfat.com

کے دوسو آدمی بلوا لیے، صحابہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ ان کے پکڑنے کے لیے قوم ہذیل کے آدمی آ گئے ہیں، تو وہ ایک پہاڑ پر چڑھ گئے۔ کافروں نے ان سے قسمیں کھا کر کہا، تم لوگ نیچے اتر آؤ، ہم تمہیں امان دیتے ہیں۔ مسلمانوں میں سے تین آدمی تو ان کے دھوکے میں آ گئے، جنہیں انہوں نے قید کر لیا اور باقی لڑ کر شہید ہو گئے۔ جو تین مسلمان کافروں کے ہاتھوں میں قید ہو گئے تھے ان میں سے ایک نے تو راستے میں موقع پا کر مقابلہ کیا اور شہید کر دیئے گئے اور باقی دو حضرات خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو کافروں نے مکے لا کر قریش کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

رسول اللہ ﷺ سے محبت کی شان

پیارے بچو! قریش نے کچھ مدت ان کو قید رکھا اور پھر بڑی بے رحمی سے دونوں کو سولی دے کر شہید کر ڈالا، دونوں نے سولی پانے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کی۔ قریش نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''تم سچ سچ بتاؤ کیا تم پسند کرو گے کہ تمہاری بجائے محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا جائے۔''

انہوں نے فوراً کہا: ''اللہ کی قسم! میں تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ محمد ﷺ کے پاؤں میں کانٹا چبھے اور میں گھر میں بیٹھا رہوں۔''

ابوسفیان نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی سوال کیا۔ انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے دیا۔

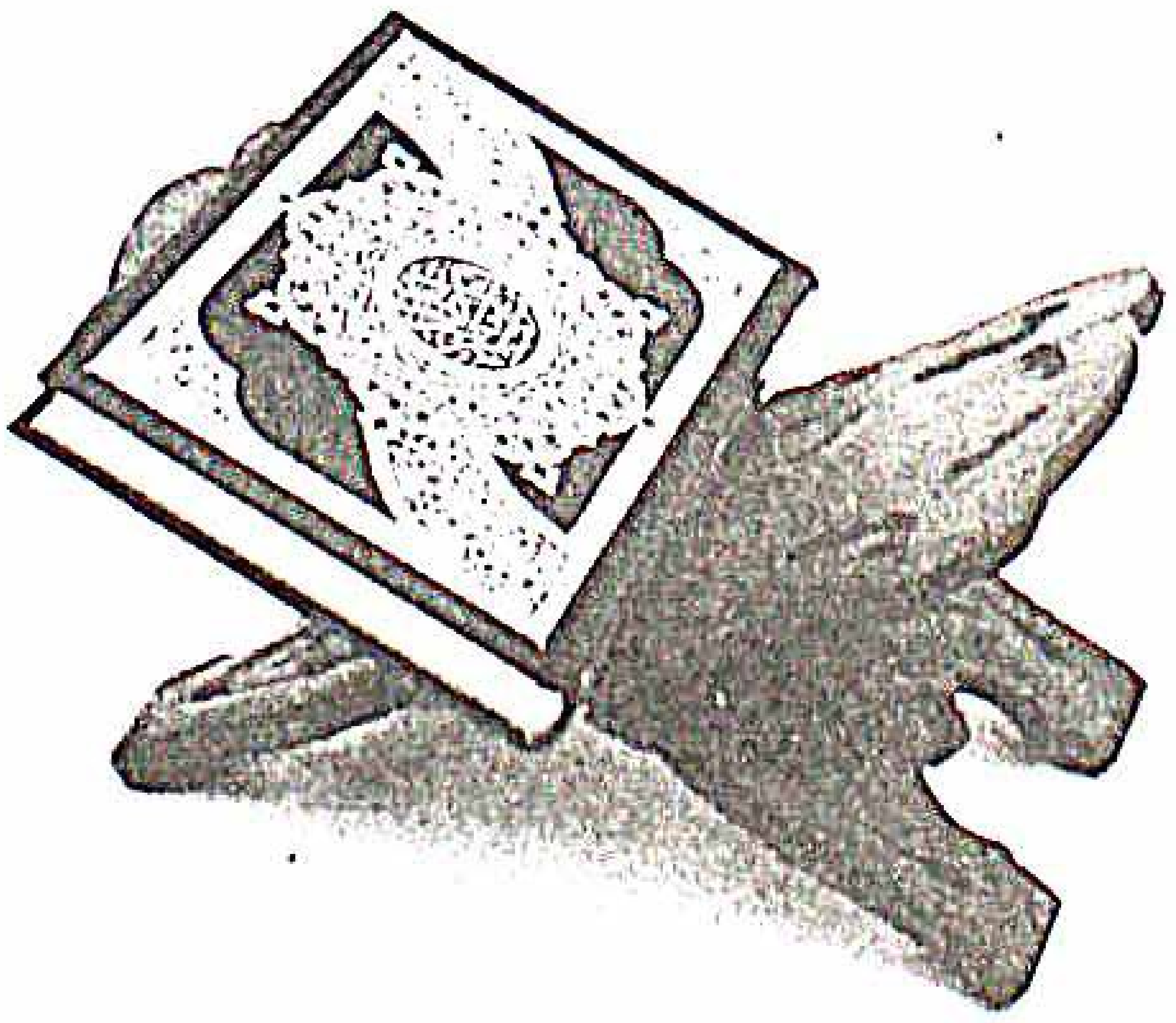

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ''ماویہ'' نام کی ایک عورت کے گھر میں قید تھے۔ وہ کہتی ہے کہ جب خبیب پچھلی رات کو قرآن مجید پڑھتے تھے تو پاس پڑوس کی عورتیں جمع ہو جاتیں اور بے اختیار رونے لگتیں۔

Marfat.com

اسلام کے دشمن قریش مکہ اور یہودِ مدینہ کا اتفاق

پیارے بچو! جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہود سے صلح کرلی تھی، جس کو نبی اکرم ﷺ نبھاتے رہے، لیکن چونکہ یہودی مدینہ طیبہ کے رئیس اور بڑے مانے جاتے تھے، آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد مسلمانوں کی قوت میں روز بروز اضافہ، یہودیوں کو سخت ناگوار گزرتا تھا۔

غزوہ بدر میں جب مسلمانوں کو حیرت انگیز فتح حاصل ہوئی، تو ان کے غصے کی انتہائی نہ رہی اور آخر کار انہوں نے اعلانیہ عہد شکنی شروع کردی۔ چنانچہ 4 ہجری میں ان کے قبیلے بنی قینقاع نے مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ کیا، یہ دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے جنگ کی تیاری شروع کی، مقابلہ ہوا تو وہ سب قلعے میں بند ہوگئے، کچھ عرصے محصور رہنے کے بعد جلاوطن ہوکر بنو قینقاع شام کے علاقے میں اور بنو نضیر خیبر وغیرہ کے علاقے میں چلے گئے۔

بنو قینقاع اور بنو نضیر کے نکل جانے کے بعد حالات نے دوسرا رخ اختیار کیا۔ اب قریش مکہ، یہود مدینہ اور منافقین سب کی مجموعی طاقت اسلام کے خلاف کھڑی ہوگئی، مکے سے مدینہ تک تمام قبائل میں ایک آگ لگ گئی۔

چنانچہ غزوہ ذات الرقاع مورخہ ۱۰ محرم ۵ ھ اسی سازش کا نتیجہ تھا اور پھر غزوہ دومتہ الجندل جو ربیع الاول ۵ ہجری میں واقع ہوا وہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔

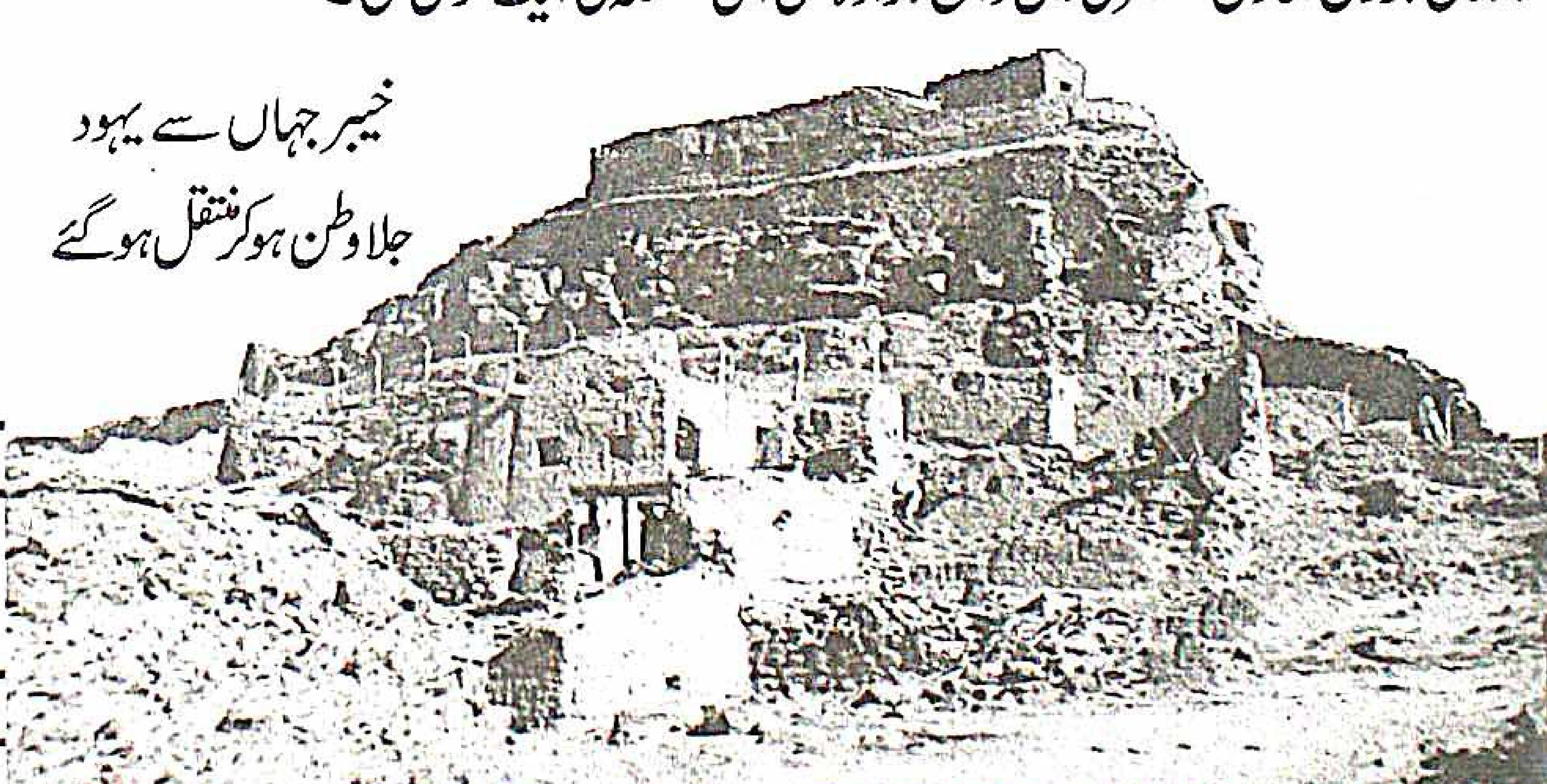

خیبر جہاں سے یہود جلاوطن ہوکر منتقل ہوگئے

Marfat.com

اُم المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی برکت

قیدیوں میں سردار حارث کی بیٹی ''برہ'' تھی، آپ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رضی اللہ عنہا رکھا۔ یہ تقسیم میں ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں، وہ کچھ رقم کے عوض ان کو آزاد کرنے پر تیار ہو گئے۔ جویریہ آپ ﷺ کے پاس آئیں اور بتایا کہ سردار کی بیٹی ہوں، آزادی کی رقم کے لیے مدد کی درخواست کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں یہ پسند ہے کہ میں تمہاری آزادی کی رقم ادا کروں، پھر تمہیں آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لوں؟'' انہوں نے قبول کیا۔ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو کہنے لگے، ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، وہ آپ کے لیے۔'' مگر پھر بھی ہمارے پیارے نبی ﷺ نے آزادی کی رقم ادا کی، یوں جویریہ اُم المومنین بن گئیں۔ رضی اللہ عنہا۔

اب جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ اطلاع ملی کہ رسول اللہ ﷺ، بنو مصطلق کے دامادی رشتہ دار بن گئے ہیں تو انہوں نے بنو مصطلق کے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا۔ اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے جویریہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی عورت کو اپنی قوم کے حق میں بابرکت نہیں دیکھا کہ جن کی وجہ سے ایک دن میں ستر گھرانے آزاد ہوئے ہوں۔''

(سنن ابی داؤد)

اُم المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا، فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی بنو مصطلق پر حملے سے دس دن قبل میں نے خواب دیکھا تھا کہ یثرب سے چاند طلوع ہو کر چلا، چلتے چلتے میری گود میں آرہا، تو جب ہم آپ ﷺ کے قیدی بن گئے تو مجھے اپنا خواب پورا ہوتا دکھائی دیا۔ (البدایہ و النہایہ)

Marfat.com

رجیع کا حادثہ (صفر 4 ہجری)

پیارے بچو! عضل اور قارہ (قبائل) کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ذکر کیا کہ ان کے اندر اسلام کا کچھ چرچا ہے، لہٰذا آپ انہیں دین سکھانے اور قرآن پڑھانے کے لئے کچھ لوگوں کو بھیج دیں۔ آپ نے حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی امارت میں ۱۰ صحابہ رضی اللہ عنہم کو روانہ کر دیا۔ جب یہ لوگ ''رجیع'' پہنچے تو انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ غداری کی اور قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ، بنولحیان کو ان پر چڑھا لائے۔ ان کے تقریباً ۱۰۰ تیر اندازوں نے انہیں ایک ٹیلے پر جا گھیرا۔ پھر عہد و پیمان دیا کہ اگر وہ اتر آئیں تو انہیں قتل نہ کریں گے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے اترنے سے انکار کر دیا اور رفقاء سمیت ان سے جنگ شروع کر دی۔ ۷ مارے گئے جبکہ ۳ باقی رہے۔ کفار نے پھر وہی عہد و پیمان دیا۔ چنانچہ وہ تینوں اتر آئے۔ مگر کفار نے ان سے بدعہدی کی اور انہیں باندھ لیا۔

اس پر ایک نے یہ کہہ کر ساتھ جانے سے انکار کر دیا کہ یہ پہلی بدعہدی ہے۔ کفار نے اسے قتل کر دیا اور باقی دو کو مکہ لے جا کر بیچ دیا۔ یہ دونوں حضرت خبیب بن عدی اور حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما تھے۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں حارث بن عامر بن نوفل کو قتل کیا تھا، لہٰذا انہیں کچھ عرصے تک قید رکھا گیا۔ پھر تنعیم لے جا کر قتل کر دیا۔ انہوں نے قتل سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر ان پر بددعا کی، پھر چند اشعار کہے، جن میں سے دو یہ ہیں:

مَا اِنْ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا   عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ

وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ یَشَأْ   یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

''میں مسلمان مارا جاؤں تو مجھے کچھ پرواہ نہیں، کہ اللہ کی راہ میں کس پہلو پر قتل ہوتا ہوں اور یہ تو اللہ کی ذات کے لئے ہے اور اگر وہ چاہے تو بوٹی بوٹی کئے

Marfat.com

ہوئے اعضاء کے جوڑ جوڑ میں برکت دے''۔

اس کے بعد ابوسفیان نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے کہا:

''کیا تمہیں یہ بات پسند آتی ہے کہ (تمہارے بدلے) محمد (ﷺ) ہمارے پاس ہوتے، ہم ان کی گردن مارتے اور تم اپنے اہل وعیال میں ہوتے؟''

انہوں نے کہا: واللہ! مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ میں اپنے اہل وعیال میں ہوتا اور (اس کے بدلے) محمد ﷺ کو جہاں آپ ہوں، وہیں پر کوئی کانٹا چبھ جاتا اور وہ آپ کو تکلیف دیتا''۔

پھر حارث بن عامر کے بیٹے نے انہیں اپنے باپ کے بدلے قتل کر دیا۔

باقی رہا حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کا معاملہ، تو انہوں نے غزوۂ بدر میں امیہ بن محرث کو قتل کیا تھا، لہٰذا انہیں اس کے بیٹے صفوان بن امیہ نے خرید کر اپنے باپ کے بدلے قتل کیا۔ بعض کتب میں ابوسفیان اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا گفتگو حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر دی گئی ہے۔

حادثے کے بعد قریش نے بعض آدمی بھیجے کہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے جسم کا کوئی ٹکڑا لائیں، لیکن اللہ نے بھڑوں کا جھنڈ بھیج دیا، جنہوں نے ان کی حفاظت فرمائی۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے اللہ سے یہ عہد کر رکھا تھا کہ ان کی زندگی میں نہ انہیں کوئی مشرک چھوئے گا اور نہ وہ کسی مشرک کو چھوئیں گے۔ اللہ نے وفات کے بعد بھی اس عہد کا پاس رکھا۔

(صحیح بخاری، حدیث: ۳۰۴۵، ۳۹۸۹، ۴۰۸۶، ۷۴۰۲، سیرت ابن ھشام، ۲/۱۶۹، ۱۷۹، زاد المعاد، ۲/۱۰۹

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

Marfat.com

بئر معونہ کا المیہ (صفر 4 ہجری)

حادثۂ رجیع ہی کے زمانے میں ایک اور المیہ پیش آیا، جو رجیع سے بھی زیادہ المناک تھا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابو براء عامر بن مالک۔ جو "مُلَاعِبُ الْاَسِنَّة" (نیزوں سے کھیلنے والا) کے لقب سے مشہور تھا۔ مدینہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے اسلام تو قبول نہیں کیا، لیکن دوری بھی اختیار نہیں کی اور یہ توقع ظاہر کی کہ اگر اہل نجد کے پاس تبلیغ کے لئے آدمی بھیج دیئے جائیں تو وہ اسلام قبول کرلیں گے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ میری پناہ میں ہوں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے قراء صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ستر (70) مبلغین بھیج دیئے۔

انہوں نے "بئر معونہ" پر پڑاؤ ڈالا اور حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا نامۂ مبارک لے کر اللہ کے دشمن عامر بن طفیل کے پاس گئے۔ اس نے خط پڑھنے کے بجائے ایک آدمی کو حکم دیا اور اس نے حضرت حرام رضی اللہ عنہ کو پیچھے سے اس طرح نیزہ مارا کہ وہ آر پار ہو گیا۔ حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا"۔

پھر فوراً ہی اس اللہ کے دشمن نے باقی صحابہ پر حملے کے لئے بنو عامر کو آواز دی، مگر ابو براء کی پناہ کے پیش نظر انہوں نے اس کی آواز پر کان نہ دھرے، لہٰذا اس نے بنو سلیم کو آواز دی اور اس کی چند شاخوں، رعل، ذکوان اور عصیہ نے آکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا محاصرہ کرلیا اور سب کو تہ تیغ کر ڈالا۔ صرف حضرت کعب بن زید اور عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہما بچ رہے۔ حضرت کعب بن زید رضی اللہ عنہ زخمی تھے۔ انہیں مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔ چنانچہ وہ شہداء کے درمیان سے اٹھا لائے گئے۔ پھر زندہ رہے اور غزوۂ خندق میں شہید ہوئے اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ، منذر بن عقبہ کے ساتھ اونٹ چرا رہے تھے۔ انہوں نے جائے

Marfat.com

واردات پر پرندوں کو منڈلاتے دیکھا، تو حادثے کی نوعیت سمجھ گئے۔ چنانچہ وہاں پہنچ کر حضرت منذر رضی اللہ عنہ نے لڑتے بھڑتے شہادت حاصل کی اور عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ قید کر لئے گئے۔ جب عامر بن طفیل کو بتایا گیا کہ ان کا تعلق قبیلۂ مضر سے ہے، تو عامر نے ان کی پیشانی کے بال کٹوا کر اپنی ماں کی طرف سے، جس پر ایک گردن آزاد کرنے کی نذر تھی، انہیں آزاد کر دیا۔

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ مدینہ پلٹے۔ راستے میں ''قرقرہ'' نامی ایک مقام پر پہنچے تو بنو کلاب کے دو آدمی ملے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں دشمن کا آدمی سمجھ کر قتل کر دیا، حالانکہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عہد تھا۔ چنانچہ جب مدینہ پہنچ کر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع دی، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم نے ایسے دو آدمی قتل کئے ہیں جن کی دیت مجھے دینی ہوگی''۔

رسول اللہ ﷺ کو رجیع اور بئر معونہ کے ان حادثات سے سخت رنج والم پہنچا۔ یہ دونوں حادثے ایک ہی مہینے یعنی صفر ۴ ہجری میں پیش آئے تھے اور کہا جاتا ہے کہ دونوں واقعات کی خبر آپ کو ایک ہی رات میں پہنچی تھی۔ آپ نے ان قاتلوں پر ۳۰ روز تک نماز فجر میں بددعا فرمائی، یہاں تک کہ اللہ نے ان شہداء کی طرف سے یہ پیغام نازل کیا کہ:

''ہماری قوم کو ہماری طرف سے یہ بات پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے ملے تو وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں''۔

اس کے بعد آپ نے قنوت ترک فرما دیا۔

(صحیح بخاری، ۱۰۰۱ تا ۱۰۰۳، سیرت ابن ہشام ۲/ ۱۸۳، ۱۸۸۔ طبقات ابن سعد ۲/ ۵۳، ۵۴ زاد المعاد، ۲/ ۱۰۹، ۱۱۰)

حی علی الفلاح

Marfat.com

فصل نمبر:8 غزوۂ خندق (غزوۂ احزاب) 5 ہجری

پیارے بچو! پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ مدینے کے آس پاس بسنے والے یہودی قبیلے مسلمانوں کی مخالفت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی تھی۔ اس جہاد میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے کے مطابق خندقیں (گڑھے) کھود کر مدینہ کو دشمن سے بچایا گیا اس لیے اسے غزوہ خندق کہا جاتا ہے۔

(فتح الباری/ ج ۷/ ص ۳۹۳ اور سیرت ابن ہشام/ ج ۲/ ص ۲۲۴، سیرت حلبیہ/ ج ۴/ ص ۳۹۲)

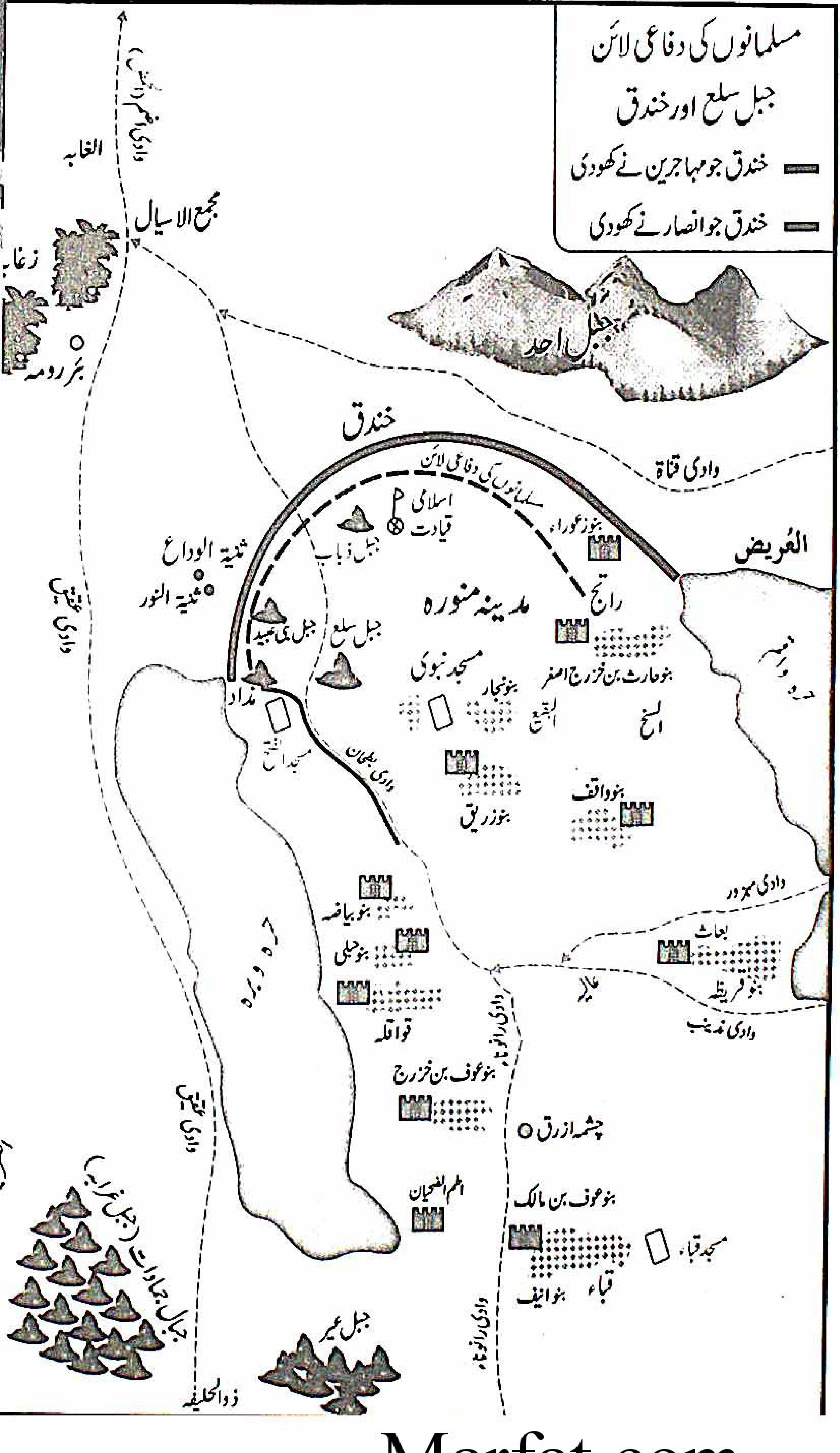

Marfat.com

غزوۂ خندق کا پس منظر

یہودیوں کی جلاوطنی مسلمانوں کے لیے عارضی مشکلات کا باعث بنی، یہ لوگ مدینے کے شمالی علاقوں میں جیسے خیبر وادی القریٰ اور دیگر یہودی نو آبادیاں جو شامی راستے پر فلسطین تک پھیلی ہوئی تھیں آباد ہو گئے۔ انہوں نے اپنے اثرات اردگرد کے قبائل پر ڈال کر مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو جمع کرنا شروع کر دیا۔

یہودیوں کے قبیلہ بنونضیر کے سردار قریش کے پاس گئے، ان سرداروں میں سلام ابی الحقیق، حی بن اخطب، کنانہ بن الربیع اور بنو وائل کے دو بڑے سردار ہوزہ بن قیس اور ابو عمارہ متحد ہو کر اول مکہ معظّمہ گئے اور قریش کو جوش دلایا، ان کے سامنے چندے کی فہرست بھی کھولی اور کہا ''اگر ہمارا ساتھ دو تو اسلام کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔''

قریش اس کے لیے ہمیشہ تیار تھے، انہوں نے بڑھ چڑھ کر مال و دولت جنگ کے لیے دیا۔ قریش کو آمادہ کر کے یہ لوگ قبیلہ غطفان کے پاس گئے، ان کو لالچ دیا۔ بنو اسد قبیلہ غطفان کے حلیف تھے، ان کو بھی لڑائی کے لیے آمادہ کر لیا گیا۔ بنو سعد کا قبیلہ یہود کا حلیف تھا، اس بناء پر ان کو بھی تیار کر لیا گیا۔ قریش کی قرابت داری بنو سلیم سے تھی، انہوں نے بھی ساتھ دیا۔ ان کے علاوہ بنو مرہ بن فزارہ اشجع نے بھی شریک جنگ ہونے کا وعدہ کیا۔

جنگ لڑنے سے قبل تمام قبائل کے سرداروں نے جن کی تعداد پچاس سے کم نہ تھی خانہ کعبہ میں جا کر قسمیں کھائیں کہ جب تک زندہ ہیں مسلمانوں سے لڑائی لڑیں گے اور ان کے خاتمے کے لیے میں کوئی لمحہ ضائع نہیں کریں گے۔

فوج کی کل تعداد کم از کم دس ہزار اور زیادہ سے زیادہ چوبیس ہزار تھی۔

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کا خندق کھودنا

پیارے بچو! آنحضرت ﷺ نے یہ خبر سنی تو صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دفاعی نظام قائم کرنے کے لیے خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ مدینہ صرف ایک طرف سے کھلا ہوا تھا اور بقیہ تین طرف سے مکانوں اور کھجور کے درختوں سے گھرا ہوا تھا، پیارے نبی ﷺ ساتھیوں کے ساتھ شہر سے باہر نکلے اور اسی طرف خندق کھودنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ کھدائی کا نقشہ آپ ﷺ نے خود بنایا۔ پھر دس دس آدمیوں پر دس دس گز زمین تقسیم کر دی۔ کام کرنے والوں میں آپ ﷺ خود بھی شریک تھے۔ سردی کی راتیں تھیں اور تین تین دن کا فاقہ بہادر مسلمان اسی عالم میں کھدائی کرتے، پیٹھ پر مٹی لاد لاد کر کوہ سلع کے دامن میں پھینکتے اور ادھر سے پتھر ڈھونڈ ڈھونڈ کر لاتے اور خندق کے کنارے چنتے جاتے کہ ضرورت پڑی تو دشمن پر برسانے کے کام آئیں گے۔

تین ہزار مبارک ہاتھ خندق کھودنے میں مصروف تھے، چھ دنوں میں یہ کام پورا ہو گیا اور اب مدینہ محفوظ تھا۔ مدینہ سے ہی ملی ہوئی ایک پہاڑی جو کوہ سلع کے نام سے مشہور ہے خندق میں اور اس میں صرف ۶ میل کا فاصلہ تھا اور دونوں کے درمیان ایک لمبا چوڑا میدان تھا، پیارے نبی ﷺ نے اپنی فوج کو اسی میدان میں ٹھہرا دیا۔

(فتح الباری / ج۷/ ص ۳۹۳، سیرت ابن ھشام /ج ۲/ ص ۲۲۴، طبقات ابن سعد/ج ۲/ ص ۶۶، سیرت حلبیہ ج ۴/ ص ۳۹۲)

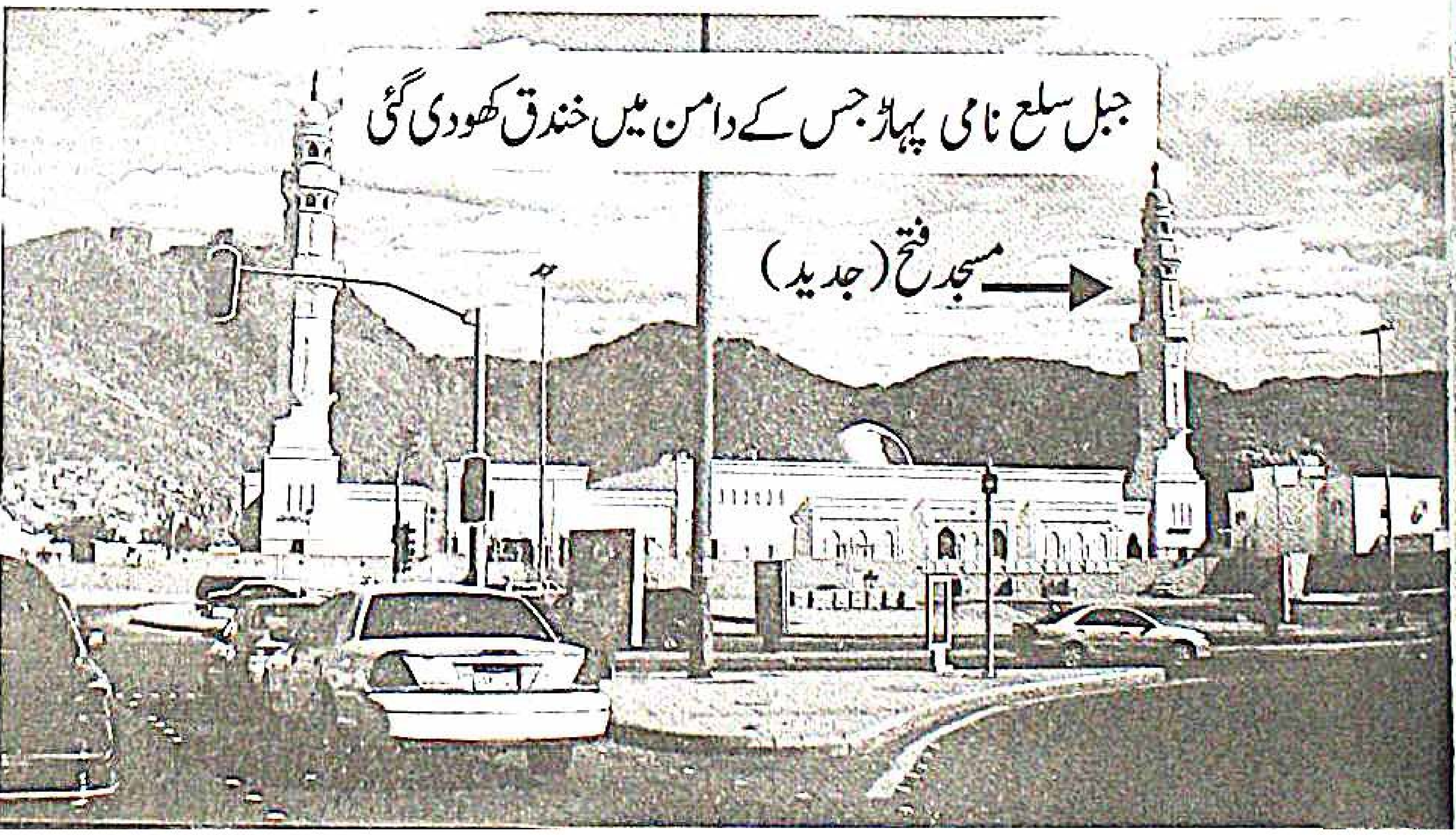

Marfat.com

یہودی دشمنوں کا دھوکہ

پیارے بچو! دشمن نے مدینہ کا محاصرہ کرلیا اور یہودی حی بن یقطان نے بنو قریظہ کے سردار کعب کو لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا' حالانکہ ان سے مسلمانوں کا امن معاہدہ تھا۔ اس صورت حال میں مسلمانوں نے اپنے آپ کو مدینہ میں بھی غیر محفوظ خیال کرنا شروع کر دیا، آپ ﷺ نے سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ کو قریظہ کے سردار کو سمجھانے کے لیے بھیجا مگر وہ ڈھٹائی سے غداری پر قائم رہے۔ بلکہ یہودیوں کی ایک ٹولی قلعہ پر قبضہ کرنے مدینہ کا جائزہ لینے نکلی جب مسلمانوں نے تعاقب کیا تو بھاگ نکلے۔ (فتح الباری/ ج ۷ / ص ۸۰)

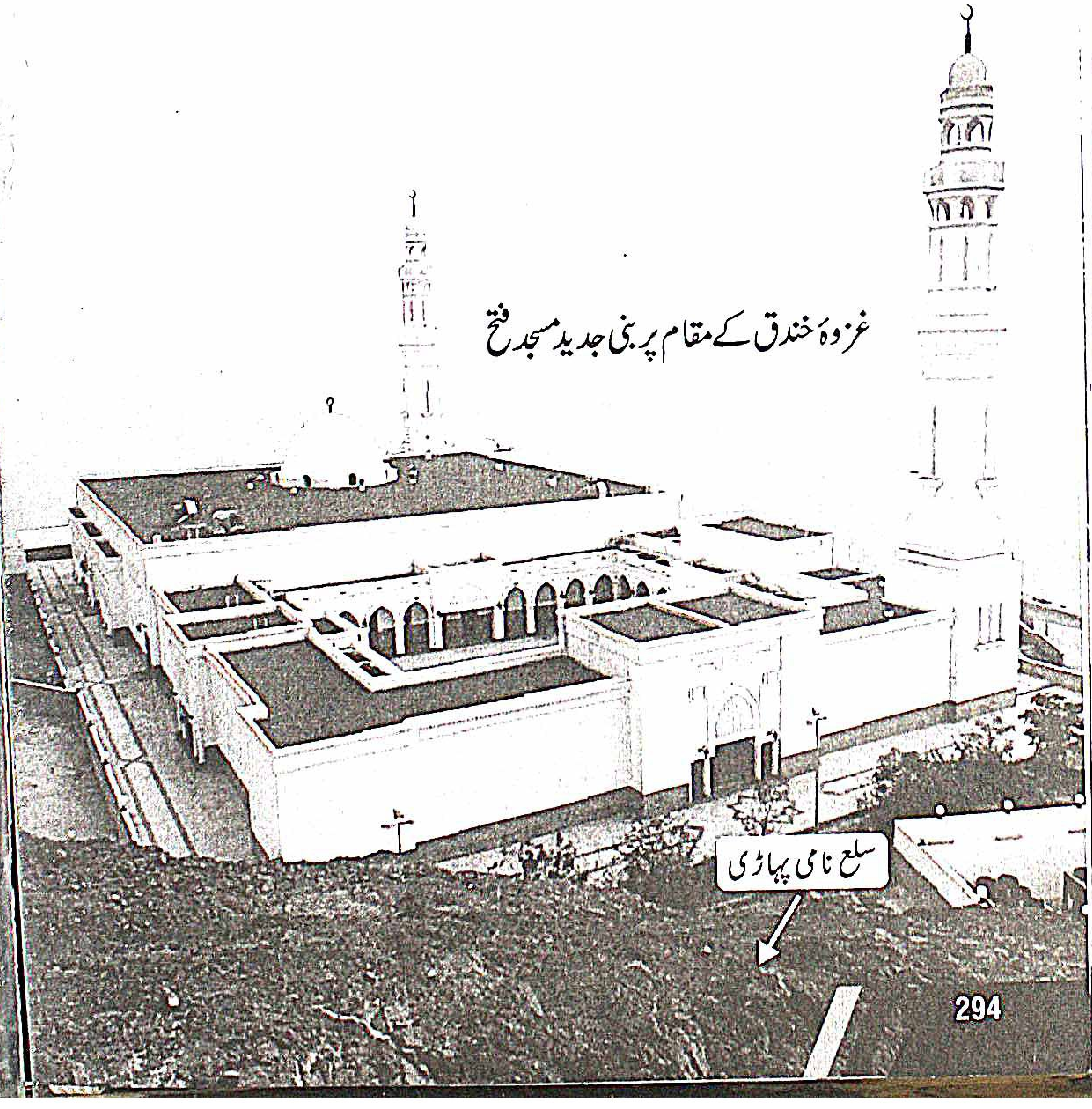

غزوۂ خندق کے مقام پر بنی جدید مسجد فتح

Marfat.com

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہودی کو قتل کرنا

ایک یہودی مخبر قلعہ کے نزدیک چکر لگانے لگا۔ قلعہ میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں، یکا یک ان کی نظر اس یہودی پر پڑ گئی۔ عورتوں کی حفاظت کے لیے حضرت حسان رضی اللہ عنہ مقرر تھے۔ وہی حضرت حسان رضی اللہ عنہ جو اچھے شاعر بھی تھے اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دشمنوں کا جواب دیا کرتے تھے۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے خود خیمہ کا ایک بانس اکھاڑ کر اور چپکے چپکے نیچے اتریں اور پھر جا کر اس کے سر پر اس زور سے دے مارا کہ اس کا سر پھٹ گیا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس کا سر کاٹ کر میدان میں پھینک دیا، اس طرح یہودی سمجھے کہ قلعہ میں بھی کچھ فوج ہے اور پھر انہیں حملہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ میں حصہ لینا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے مختلف حصوں پر فوجیں تقسیم کر دی تھیں، جو دشمن کے حملوں کا مقابلہ کرتیں۔ ایک حصہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کو تیروں سے روک رہے تھے اور ذرا بھی ہٹ کر دم نہ لیتے تھے اور اگر کوئی ضرورت پیش آ جاتی اور وہاں سے ہٹنا پڑتا، تو اپنی جگہ کسی دوسرے کو کھڑا کر دیتے، پھر جوں ہی ضرورت پوری ہو جاتی فوراً آ کر دوبارہ اپنی جگہ سنبھال لیتے۔ اس طرح ایک طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھیوں کی ہمت بندھا رہے تھے اور دوسری طرف بلند ترین انسانیت کا نمونہ پیش فرما رہے تھے۔

یہ مقابلہ پندرہ روز تک جاری رہا۔ کافروں نے کوشش کی کہ کسی طرح خندق کو پار کر کے مسلمانوں پر حملہ کریں، مگر یہ ممکن نہ ہو سکا۔ ایک دن قریش کے چند جوشیلے نوجوان گھوڑے دوڑاتے ہوئے خندق پار کرنے کے ارادے سے آگے بڑھے، مگر ان میں سے ایک شخص جو خندق کو پار کر گیا تھا قتل کر دیا گیا، ایک خندق میں گر کر مر گیا۔ باقی بھاگ گئے۔

Marfat.com

جوں جوں دن گزرتے جاتے تھے کافروں کی پریشانی بڑھتی جاتی تھی۔ 24 ہزار کے لشکر کے لیے کھانے پینے کا انتظام آسان نہ تھا، ایک طرف کھانے پینے کا سامان ختم ہورہا تھا اور ان کے جانور بھوکے مرے جارہے تھے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے آندھیوں کے جھکڑ چلادیئے، جس سے ان کے خیموں کو مضبوطی ختم ہوتی جارہی تھی اور چولھوں پر ہانڈیاں اوندھی ہوئی جاتی تھیں۔ اسی دوران میں غطفان کے ایک معزز سردار نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے اور ان کی تدبیر سے کافروں کے جتھوں میں افراتفری پھیل گئی۔ ان ناموافق حالات سے مجبور ہوکر کافروں کی جماعت نے ناکام اپنے گھروں کا رخ کیا۔ اسی کی طرف قرآن نے اشارہ کیا ہے۔

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْراً وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيّاً عَزِيْزاً (سورہ الاحزاب / آیت نمبر ۲۵)

”اور جو کافر تھے اُن کو اللہ نے پھیر دیا وہ اپنے غصے میں (بھرے ہوئے تھے) کچھ بھلائی حاصل نہ کرسکے اور اللہ مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہوا اور اللہ طاقت ور (اور) زبردست ہے۔“ (حوالہ: سیرت ابن ھشام ۲/۲۱۱، ۲۱۲)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی دعا، جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت

پیارے بچو! غزوہ احد میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہوگئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

”اے اللہ! اگر قریش سے ابھی جنگ ہونی باقی ہے تو مجھ کو زندہ رکھ۔ جس قوم نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا ہے اور ان کو گھر سے بے گھر کیا ہے، اس قوم سے زیادہ کسی سے لڑنے کی مجھے تمنا نہیں، لیکن اگر اس سے اب جنگ نہ ہونی ہو تو تو مجھے اسی میں شہادت دے اور جب تک میری آنکھیں بنی قریظہ سے نہ ٹھنڈی ہولیں، مجھ کو موت نہ دے۔ اللہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرمائی۔“

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کی پیش گوئی

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس سخت آزمائش سے نجات دی، جب مشرکین مکے چلے گئے تو آپ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی: ”اب قریش تم سے لڑنے نہ آئیں گے تم ان سے لڑنے جاؤ گے“۔

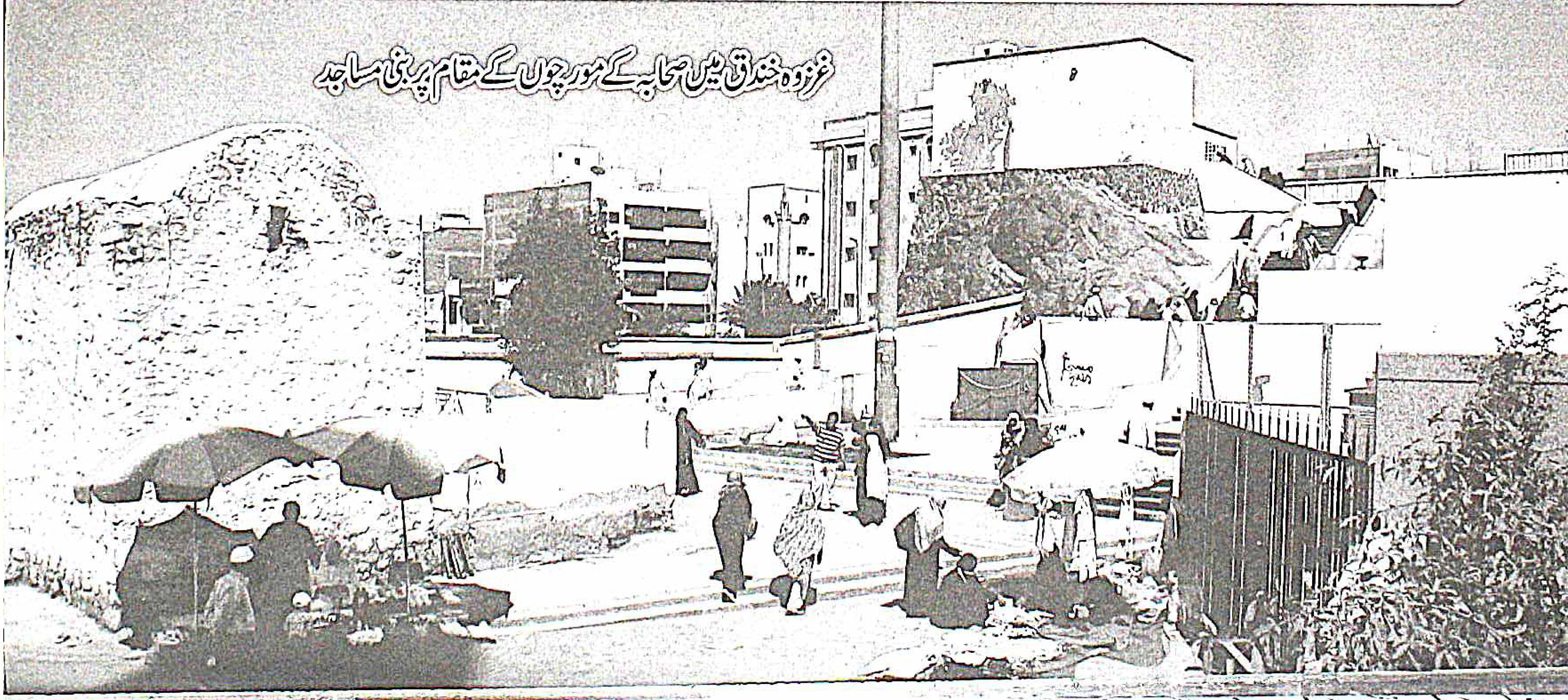

غزوہ خندق میں صحابہ کے مورچوں کے مقام پر بنی مساجد

Marfat.com

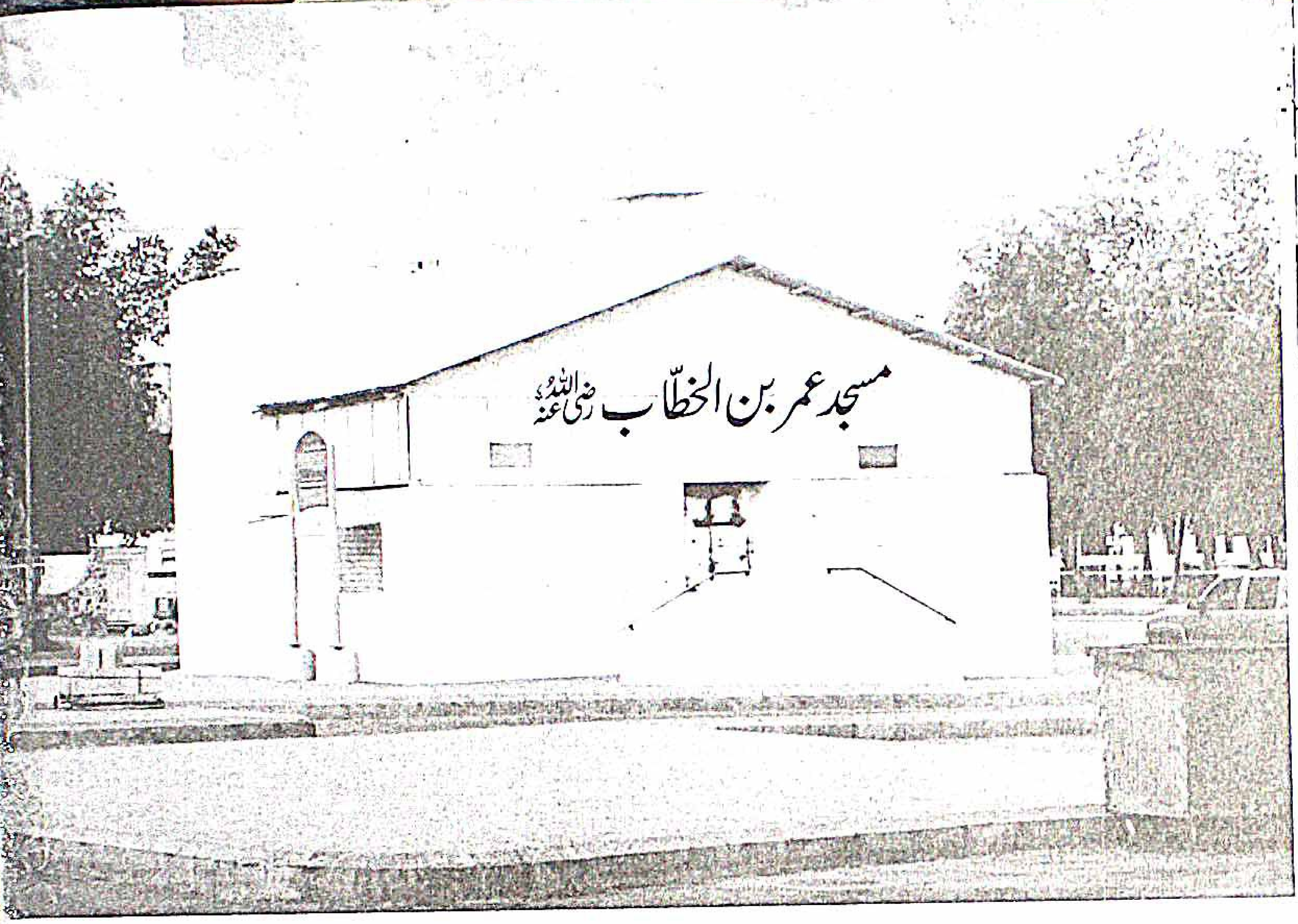

غزوہ خندق میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مورچہ پر قائم کی گئی مسجد عمر رضی اللہ عنہ

یہ مسجد اس جگہ تعمیر کی گئی ہے جہاں پر غزوۂ خندق میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا مورچہ تھا

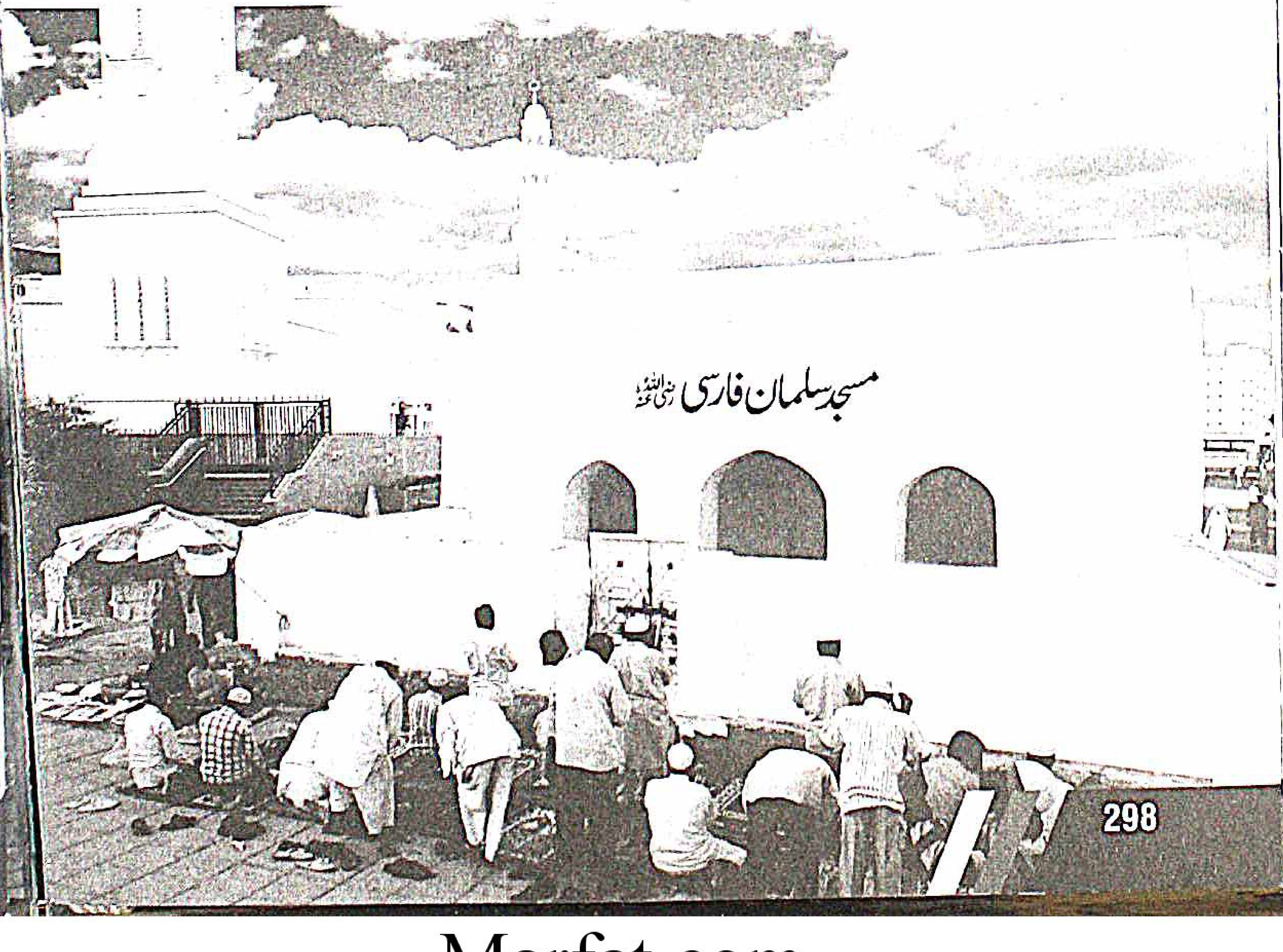

Marfat.com

یہود مدینہ کے مشہور قبیلے بنو قریظہ کا قتل عام

پیارے بچو! اس کے بعد آپ ﷺ نے بنو قریظہ کے قلعوں کا محاصرہ کرنے کے حکم دیا وہ قلعہ بند ہو گئے۔ یہ ذی الحج ۵ ہجری کا واقعہ ہے۔ (طبقات ابن سعد / ج ۳/ ص ۷۴)

انہوں نے مدینے سے جانے کی اجازت مانگی آپ ﷺ نے نہیں دی۔ انہوں نے سعد رضی اللہ عنہ (جن کا اوپر ذکر آیا ہے) کو منصف مان لیا کہ وہ جو فیصلہ کریں ہمیں منظور ہے، اس طرح حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کا فیصلہ کیا۔ وہ فیصلہ یہ تھا۔

"جو لڑنے کے قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں۔ عورتیں اور بچے قید کر لیے جائیں اور مال و اسباب مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے۔"

آپ ﷺ نے یہ فیصلہ سنا تو، فرمایا: "سعد رضی اللہ عنہ یہی فیصلہ اللہ کا بھی ہے۔"

(فتح الباری / ج ۲/ ص ۱۲۰، صحیح مسلم شرح النووی / ج ۵/ ص ۱۶۰)

چنانچہ مدینہ میں گڑھے کھودے گئے پھر تھوڑے تھوڑے یہودی وہاں لے جائے گئے اور ان کی گردنیں ماری گئیں، ان کی چار سو تعداد تھی۔ پھر انہی گڑھوں میں وہ ڈال دیئے گئے۔ سب سے پہلے جس کی گردن ماری گئی وہ حی ابن خطب تھا۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور بنو قریظہ کا برا انجام انہوں نے دیکھ لیا، پھر وہ زندہ نہ رہے جو دعا غزوہ احد میں زخمی ہونے کے بعد انہوں نے کی تھی، وہ قبول ہو گئی اور اسی زخم سے ان کو شہادت نصیب ہو گئی۔

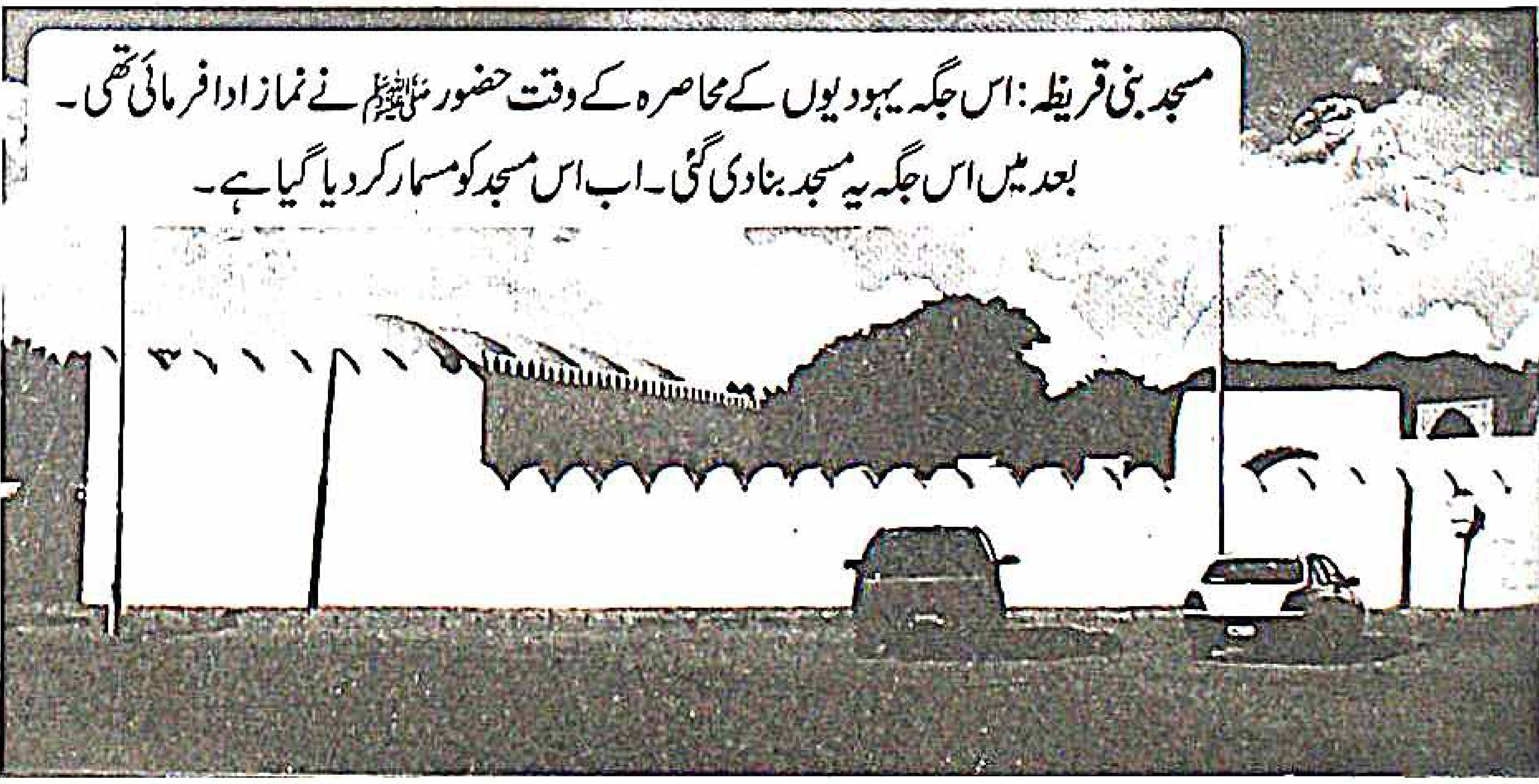

مسجد بنی قریظہ: اس جگہ یہودیوں کے محاصرہ کے وقت حضور ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی۔ بعد میں اس جگہ یہ مسجد بنا دی گئی۔ اب اس مسجد کو مسمار کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

غزوۂ خندق کے معجزات

جب پیارے نبی ﷺ کے اشارے سے سخت چٹان نرم ہوگئی

پیارے بچو! غزوۂ خندق (سن ۵ ہجری) کے موقع پر خندق کی کھدائی کے دوران ایک جگہ سخت پتھریلی چٹان آ گئی، جو کسی سے ٹوٹتی نہ تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے جا کر عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی برتن میں پانی لے کر آؤ۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیارے نبی ﷺ کے اشارے کے مطابق ایک برتن میں پانی ڈال کر لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پانی میں پھونک مارا، پھر رسول اللہ ﷺ دیر تک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے۔ دعا سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ نے وہ پانی چٹان پر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ چٹان دیکھتے ہی دیکھتے ریت کی طرح نرم ہوگئی۔

غزوۂ خندق کی چٹان کی بشارت

پیارے بچو! غزوۂ احزاب (غزوۂ خندق/سہ ۵ ھ) کے موقع پر مدینے کے دفاع کے لیے حضرت سلمان فارسی ص کے مشورے پر شہر کے اردگرد خندق کھودی جا رہی تھی۔ کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان آ گئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس چٹان کو توڑنے کی کوشش کی، مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ قریب ہی کھدائی میں مصروف تھے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے صورت حال بیان کی تو پیارے نبی ﷺ اس چٹان کی جگہ پر تشریف لے آئے اور کدال تھام لی۔

رسول اللہ ﷺ نے بسم اللہ کہہ کر اس سخت چٹان پر کدال ماری تو اس کی ایک تہائی ٹوٹ گئی اور ساتھ ہی ایک شعلہ سا بلند ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

''اللہ اکبر! مجھے ملک شام کی کنجیاں دی گئیں۔ اللہ کی قسم! اس وقت شام کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔''

پھر رسول اللہ ﷺ نے دوسری بار کدال ماری تو چٹان کی دوسری تہائی ٹوٹ گئی اور ساتھ ہی کدال کے نیچے سے ایک شعلہ نکلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ اکبر! مجھے فارس کی کنجیاں دی گئیں۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت کسریٰ کا سفید محل دیکھ رہا ہوں۔''

پھر رسول اللہ ﷺ نے تیسری بار کدال ماری تو چٹان کا باقی حصہ ٹوٹ گیا اور ساتھ ہی کدال کے نیچے سے ایک شعلہ سا نکلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ اکبر! مجھے یمن کی کنجیاں دی گئیں۔ اللہ کی قسم! میں یہاں سے صنعا کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔''

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑے تھے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

''اے سلمان (رضی اللہ عنہ)! میری امت روم، شام اور یمن و فارس کو فتح کرے گی۔''

پیارے بچو! رسول اللہ ﷺ کی یہ بشارت جس طرح پوری ہوئی اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہونے والی ہر فتح پر وہ کہا کرتے تھے:

''اللہ یہ فتوحات مبارک کرے، جتنے علاقے بھی چاہو فتح کرتے جاؤ۔ مدینہ سے لے کر اقصائے عالم تک اور آج کے دن سے قیامت کے دن تک جتنے علاقوں پر بھی تم فتوحات کے پرچم لہراؤ گے، ان سب کا حال اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو بتا دیا تھا اور ان علاقوں کی چابیاں اپنے رسول ﷺ کو عطا فرما دی تھیں۔''

Marfat.com

کھجوریں اتنی ہی رہیں

پیارے بچو! غزوۂ خندق (سن ۵ ھ) کے موقع پر خندق کی کھدائی کے وقت حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھدائی کر رہے تھے۔ حضرت بشیر بن سعد کی بیٹی کو ان کی والدہ حضرت عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے بلایا اور تھوڑی سی کھجوریں دینے کے بعد کہا ''بیٹی یہ تھوڑی سی کھجوریں ہیں، یہ جا کر اپنے والد (بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ) اور ماموں (عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ) کو دے آؤ۔''

بیٹی نے وہ مٹھی بھر کھجوریں ایک کپڑے میں لپیٹیں اور خندق کی طرف چل پڑیں۔ وہاں پر ابھی وہ اپنے والد اور ماموں کو تلاش کر رہی تھی کہ نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ لیا۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''بیٹی یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟''

لڑکی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ تھوڑی سی کھجوریں ہیں، میری والدہ نے مجھے دے کر یہاں بھیجا ہے تاکہ میں اپنے ماموں اور والد کو کھانے کے لیے دے سکوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لاؤ، یہ کھجوریں مجھے دے دو۔''

میں نے تمام کھجوریں رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھوں پر ڈال دیں۔ لیکن آپ ﷺ کے دونوں دست مبارک نہ بھرے۔ پھر ایک کپڑا طلب فرمایا اور اسے بچھا دیا گیا۔ آپ ﷺ نے کھجوریں اس کپڑے پر ڈال دیں اور وہ کھجوریں سارے کپڑے پر بکھر گئیں، اس کے بعد نزدیک بیٹھے ہوئے کسی شخص نے کہا: ''خندق کھودنے والوں کو آواز دے لو کہ وہ سب ناشتہ کر لیں۔''

تمام لوگ آ گئے اور کھجوریں کھانے لگے۔ کھجوریں برابر بڑھتی ہی جاتی تھیں، یہاں تک کہ تمام لوگوں نے ناشتہ کر لیا اور اس کے بعد بھی کھجوریں کپڑے کے اطراف سے گرتی رہیں۔

(حوالہ: مسند احمد: ۳۰۲/۴ وفتح الباری ۳۹۷/۷

Marfat.com

کھانے میں برکت

پیارے بچو! حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خندق کھدائی کے دوران انہوں نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے دیکھا، جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت دیکھی تو وہ اپنی بیوی کے پاس گئے اور ان سے پوچھنے لگے کہ کھانے کے لیے کچھ انتظام ہے؟

انہوں نے کہا: ''بکری کا ایک چھوٹا بچہ ہے اور تھوڑا سا آٹا ہے۔''

انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ آٹے کی روٹیاں بنالو اور بکری کے بچے کو ذبح کردو'

پھر یہ صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بھی بلالیا جن کی تعداد ایک ہزار تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان صحابی کے ساتھ تشریف لے گئے گوندھے ہوئے آٹے کو ہاتھ لگایا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس میں برکت ڈال دے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہانڈی کو ہاتھ لگایا جس میں بکری کا بچہ پکایا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اس میں برکت ڈال دے۔

ان صحابی رضی اللہ عنہ کی بیوی نے روٹیاں پکانی شروع کردیں اور ہانڈی کو آگ پر رکھ دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تقسیم کیا' حتیٰ کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھانا کھالیا۔

پھر بھی کھانا بچ گیا، جو پڑوس میں تقسیم کردیا گیا۔

(حوالہ: صحیح البخاری، المغازی حدیث ۴۱۰۱ وصحیح مسلم حدیث نمبر ۲۰۳۹)

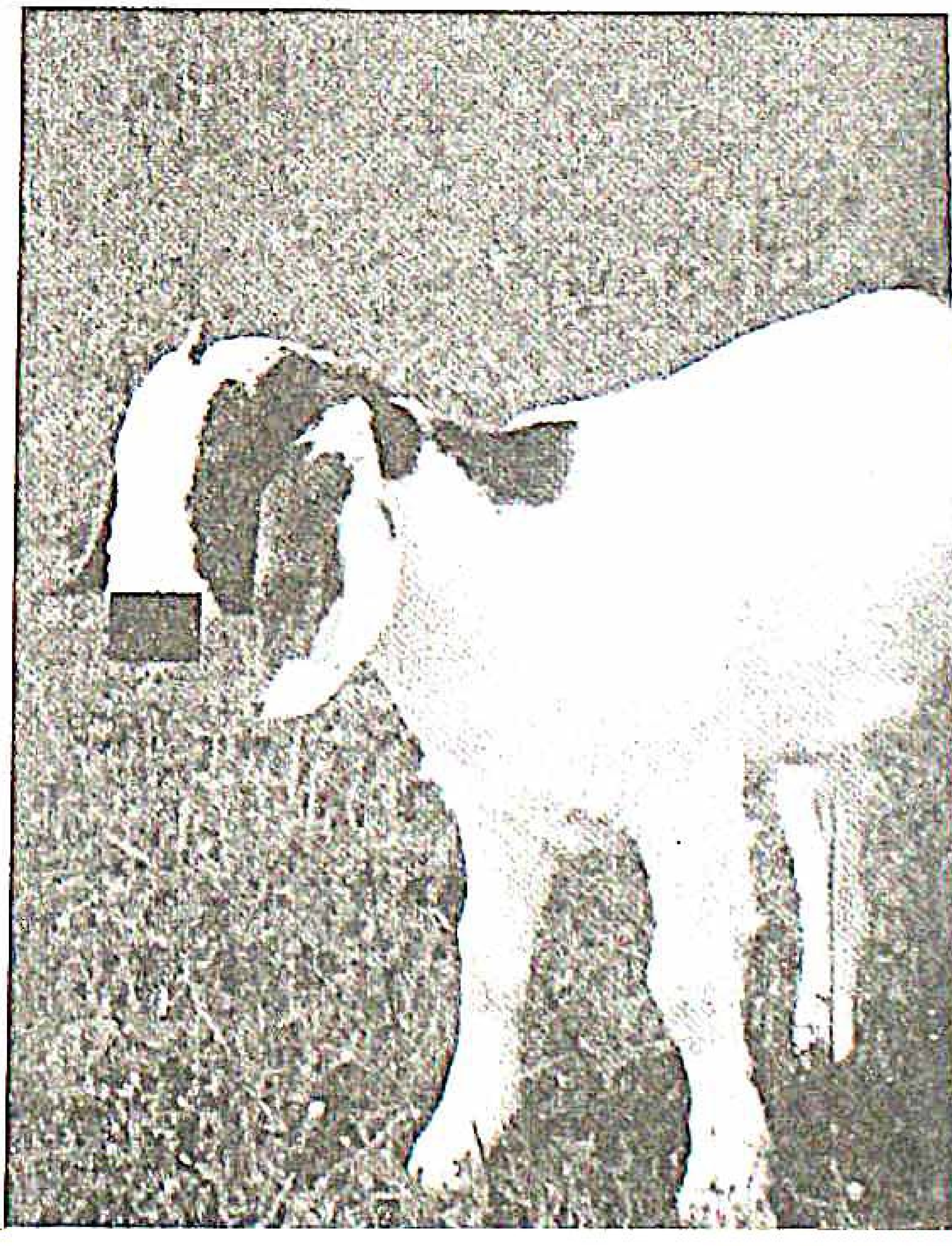

Marfat.com

فصل نمبر:9

غزوۂ بنی قریظہ ۵ ہجری

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ غزوہ خندق سے صبح کی نماز کے بعد واپس ہوئے، ہتھیار کھول دیے، ظہر کے وقت جبریل امین ایک خچر پر سوار عمامہ باندھے تشریف لائے اور کہا: "کیا آپ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں، فرشتوں نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے، اللہ تعالیٰ نے بنو قریظہ کی طرف جانے کا حکم دیا ہے، جبریل امین پیغام پہنچا کے واپس چلے گئے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا: "چلو اور سب عصر کی نماز بنو قریظہ میں جا کے پڑھو۔"

بنو قریظہ کا مسلمانوں سے معاہدہ تھا، مگر غزوہ خندق کے دوران غداری کی اور معاہدہ توڑ دیا، کفار کا ساتھ دیا، غداری کرنے کے جرم میں اللہ کے حکم سے آپ ﷺ نے ان کا محاصرہ کیا۔ (البدایہ و النہایہ)

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اس محاصرہ کے دوران ایک عورت کے گھر میں نماز ادا فرمائی، جہاں نماز ادا فرمائی وہاں مسجد بنا دی گئی۔ جہاں آپ ﷺ نے بنو قریظہ کا محاصرہ فرمایا تھا، اسی جگہ پر ایک کنواں بھی تھا، یہ بنو قریظہ کا کنواں تھا، اسی کنویں کے قریب قیام فرمایا، یہیں آپ ﷺ کا خیمہ نصب کیا گیا تھا۔ یہ محاصرہ تقریباً ۲۵ دن جاری رہا، اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، آخر انہوں نے فیصلے کے لیے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو نام لیا، جو غزوہ خندق کے دوران زخمی ہو گئے تھے، ان کے لیے مسجد ہی میں خیمہ لگایا تھا تاکہ آپ ﷺ ان کی عیادت کرتے رہیں، سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ سنایا کہ ان کے تمام مرد قتل کر دیئے جائیں اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "سعد! بے شک تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔" (حوالہ: سیرت ابن ھشام ۲/۲۴۵)

Marfat.com

فصل نمبر:10

غزوۂ دومتہ الجندل

پیارے بچو! نبی مجاہد ﷺ کو اطلاع ملی کہ دومتہ الجندل کے لوگ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، یہ بھی آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ دومتہ الجندل کی طرف ایک ظالم گروہ ہے، جس کا کام مسافروں کو ستانا، ظلم وستم کرنا ہے، آپ ﷺ ایک ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر ربیع الاول ۵ ہجری میں ان کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوئے، رات کو سفر کرتے اور دن کو آرام فرماتے، وہاں پہنچے تو دشمن کو اطلاع مل گئی، سب تتر بتر ہوگئے، آپ ﷺ نے ان کے مویشیوں کو غنیمت کے طور پر لے لیا، ان کی بستی میں کئی دن قیام فرمایا، دشمن کی تلاش میں اصحابؓ کے دستے ادھر ادھر بھیجے، مگر کسی دشمن سے سامنا نہیں ہوا، البتہ جانور وغیرہ غنیمت میں ملتے رہے۔

دومتہ الجندل شام کی سرحد کے قریب تھا، وہاں لشکر لے جانے میں شام والوں یعنی بادشاہ قیصر وغیرہ پر بھی رعب ودبدبہ بٹھانا مطلوب تھا، اس سفر میں آپ ﷺ کے راہبر بنو عذرہ کے ''مذکور رضی اللہ عنہ'' تھے، اس سفر میں ۲۵ دن لگے۔ (سیرت حلبیہ / البدایہ و النہایہ)

Marfat.com

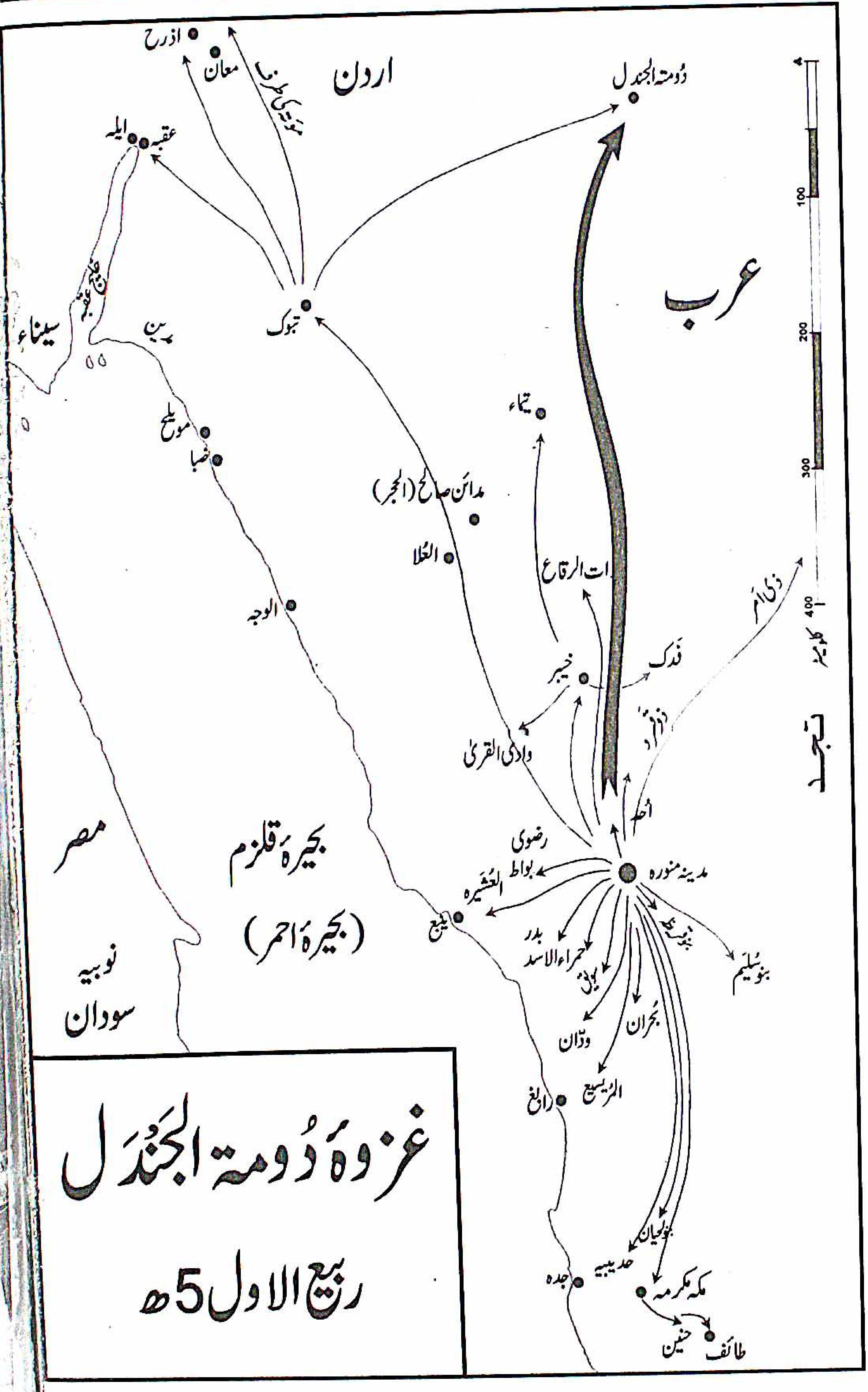

غزوۂ دومۃ الجندل

ربیع الاول 5ھ

Marfat.com

فصل نمبر:11

غزوہ بنو مصطلق یا مُریسیع (5 ہجری)

پیارے بچو! مدینہ سے تقریباً سو میل دور جنوب مغرب میں مُریسیع نام کا ایک چشمہ تھا، جس کے قریب قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ بنو مصطلق آباد تھی۔ رجب ۵ ھ میں رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ بنو مصطلق کا سردار حارث بن ابی ضرار مدینے پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ آپ ﷺ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ، شعبان کے شروع میں بنو مصطلق کے سر پر پہنچ گئے۔ انہوں نے مقابلہ کیا لیکن شکست کھائی، ان کے گیارہ آدمی مارے گئے اور ۲۰۰ مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو گئے۔ گرفتار قیدیوں میں سو گھرانے فدیہ لے کر آزاد کر دیئے گئے اور سو گھرانے آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرما دیئے۔ اس لڑائی کو بنو مصطلق کی لڑائی بھی کہا جاتا ہے۔ (حوالہ: سیرت ابن ھشام ۲/ ۲۸۹ تا ۲۹۵ ملخص)

دومتہ الجندل میں موجود حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منسوب مسجد

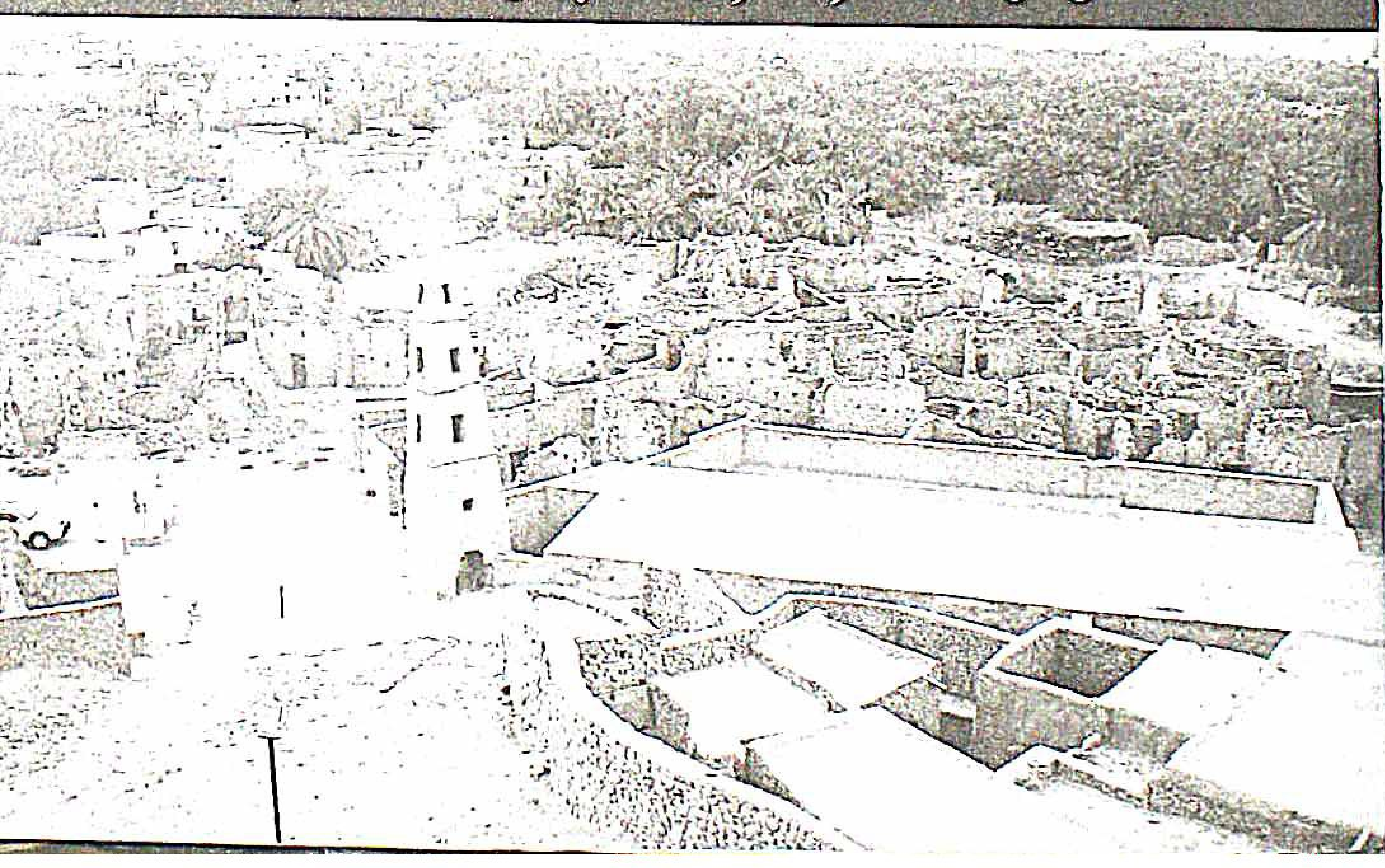

Marfat.com

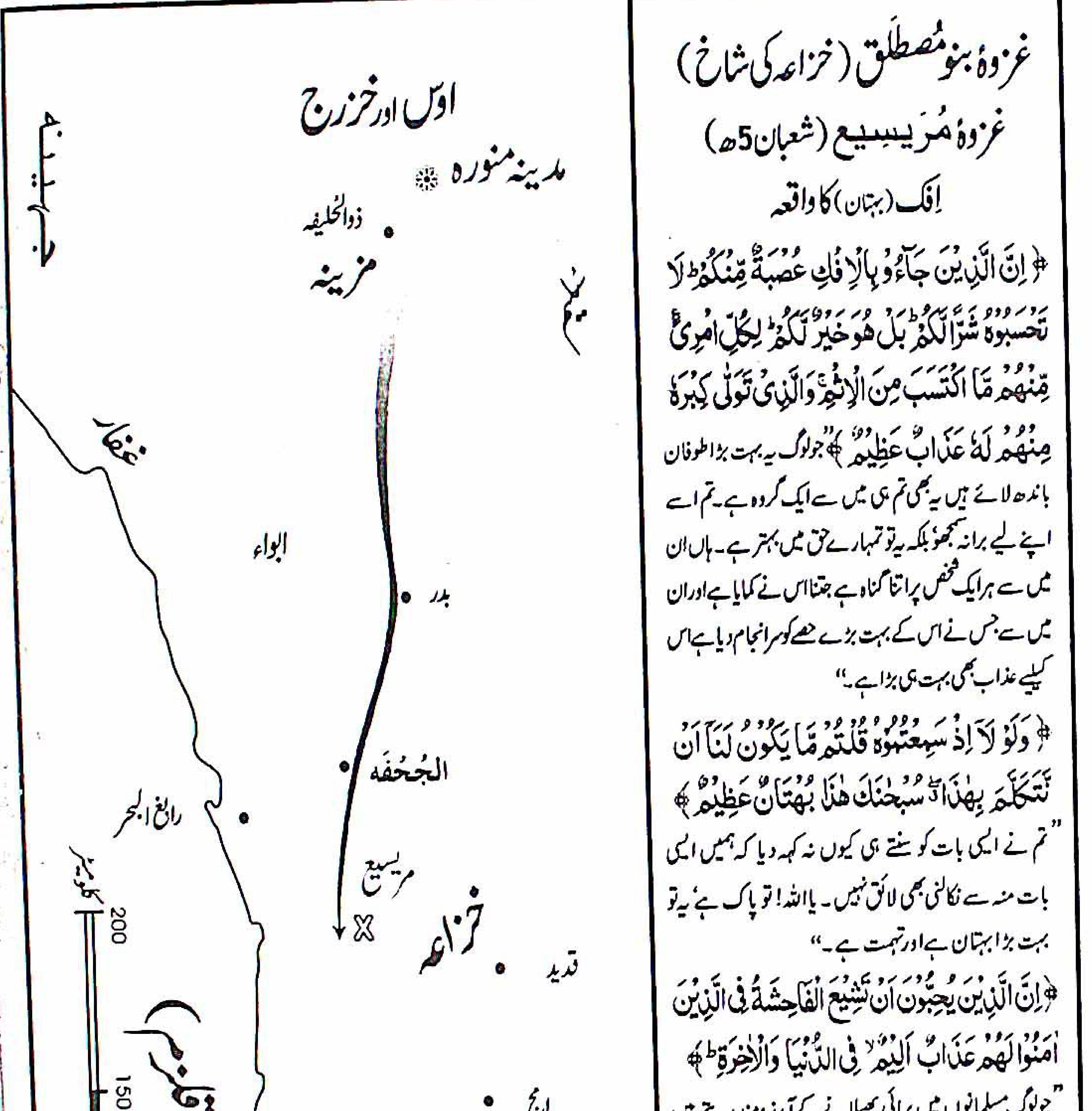

غزوۂ بنو مُصطَلِق (خزاعہ کی شاخ)

غزوۂ مُرَیسِیع (شعبان 5ھ)

اِفک (بہتان) کا واقعہ

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡہُ شَرًّا لَّکُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ لِکُلِّ امۡرِیًٔ مِّنۡہُمۡ مَّا اکۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ ۚ وَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ مِنۡہُمۡ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ﴾ ”جو لوگ یہ بہت بڑا طوفان باندھ لائے ہیں یہ بھی تم ہی میں سے ایک گروہ ہے۔ تم اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ہاں ان میں سے ہر ایک شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمایا ہے اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کو سرانجام دیا ہے اس کیلیے عذاب بھی بہت ہی بڑا ہے۔“

﴿وَ لَوۡ لَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ قُلۡتُمۡ مَّا یَکُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ نَّتَکَلَّمَ بِہٰذَا ٭ۖ سُبۡحٰنَکَ ہٰذَا بُہۡتَانٌ عَظِیۡمٌ﴾ ”تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں۔ یا اللہ! تو پاک ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے اور تہمت ہے۔“

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ﴾ ”جو لوگ مسلمانوں میں برائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں۔“

(النور: 19,16,11/24)

Marfat.com

فصل نمبر:12

غزوۂ بنولحیان: (ربیع الاول 6 ہجری)

پیارے بچو! عاصم بن ثابت، خبیب اور واقعہ رجیع میں شہید ہونے والے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بدلہ لینے کے لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی سپہ سالاری میں تقریباً ۲۰۰ سواروں کو لے کر بنولحیان کی طرف روانہ ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ اچانک بنولحیان کو جا پکڑیں، اسی غرض سے شام کی طرف جانے والے راستے پر چلے، مقام ''جرف'' کے قریب پڑاؤ کیا اور یہاں لشکر کو ترتیب دیا۔ (المغازی للواقدی)

بنولحیان کو علم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقام کے لیے آ رہے ہیں تو انہوں نے فرار کا راستہ اختیار کیا اور پہاڑوں میں جا چھپے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مسکن میں دو دن قیام فرمایا۔

عسفان کی طرف پیش قدمی

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ چاہ رہے تھے ک بنولحیان کو غفلت میں جا پکڑیں، مگر انہیں اطلاع ہوگئی، اب ان سے تو واسطہ نہ پڑا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کتنا اچھا ہو کہ ہم عسفان چلیں اور اہل مکہ دیکھ لیں کہ ہم مکہ مکرمہ تک پہنچ گئے ہیں''۔ لشکر عسفان کی طرف چل نکلا اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کچھ سواروں کے ساتھ ''کراع الغمیم'' بھیجا، وہ وہاں پہنچے، جب کوئی مقابلہ پر نہ آیا تو واپس آ گئے۔

مقام ابواء میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضری

پیارے بچو! کچھ روایات میں آتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ آتے ہوئے مقام ''ابواء'' میں رکے، والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضری دی، پانی منگوا کر وضو کیا اور پھر دو

Marfat.com

رکعت نماز ادا کی، نماز پڑھ کر آپ ﷺ رونے لگے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی رونے لگے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ واپسی پر ''آئبون، تائبون لربنا حامدون'' دعا پڑھتے ہوئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ اس غزوہ میں ۱۴ دن مدینہ منورہ سے باہر رہے۔ (سیرت حلبیہ)

عسفان کا کنواں جسے آقا ﷺ کے لعاب نے برکت والا بنا دیا

Marfat.com

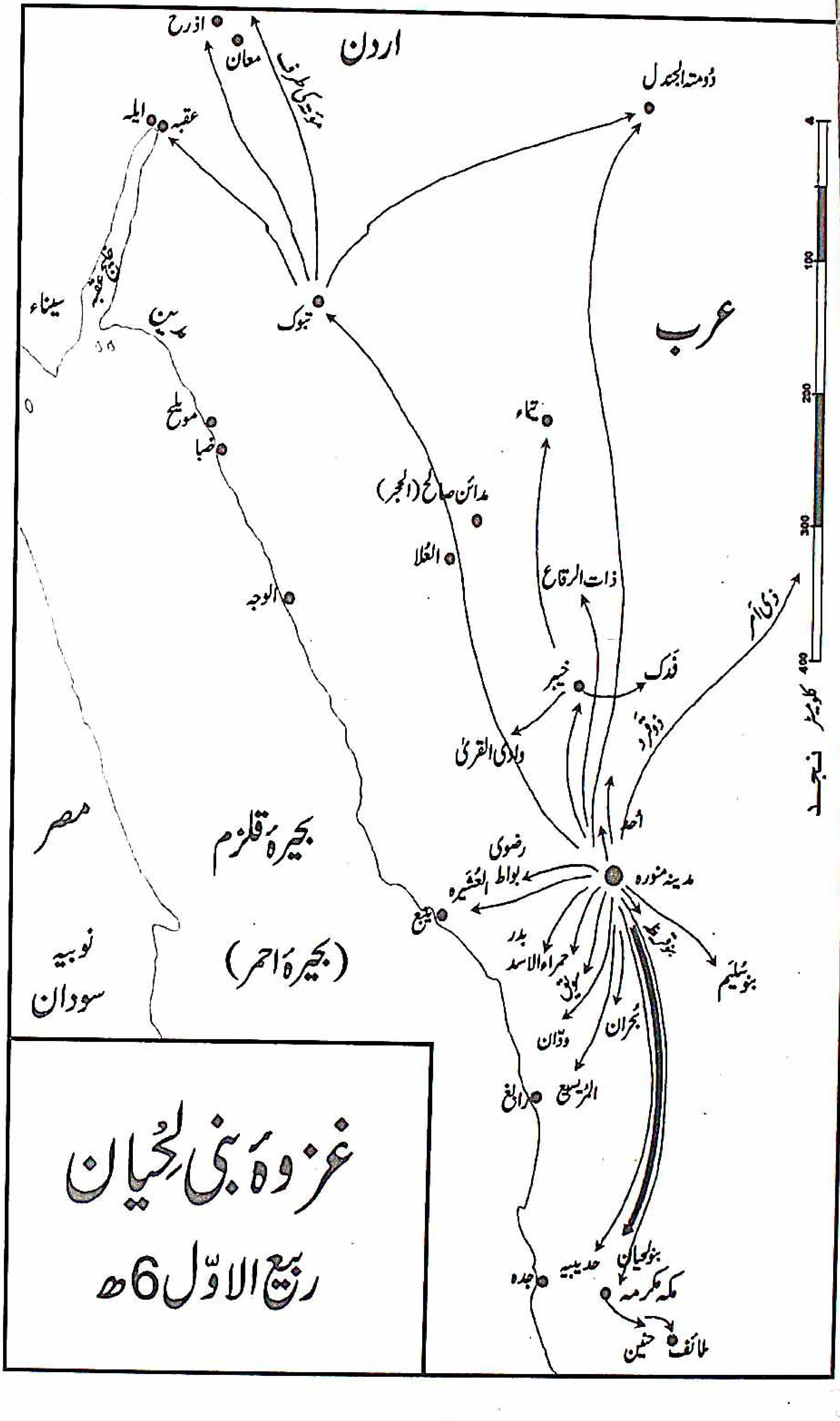

غزوۂ بنی لحیان
ربیع الاوّل 6ھ
اردن
اذرح
معان
موتہ کی طرف
عقبہ
ایلہ
خلیج عقبہ
سیناء
مدین
تبوک
دومۃ الجندل
عرب
تیماء
مویلح
ضبا
مدائن صالح (الحجر)
العُلا
الوجہ
ذات الرقاع
ذی امر
فدک
خیبر
ذو قرد
وادی القریٰ
احد
مدینہ منورہ
رضوی
بواط العُشیرہ
ینبع
بدر
حمراء الاسد
بنو سُلیم
بواط
ودان
بُحران
المریسیع
رابغ
حدیبیہ
بنو لحیان
مکہ مکرمہ
جدہ
طائف
حنین
بحیرۂ قلزم
(بحیرۂ احمر)
مصر
نوبیہ
سوڈان
کلومیٹر
نجد

Marfat.com

فصل نمبر:13 غزوۂ ذی القرد (غزوۂ غابہ)

پیارے بچو! اس غزوہ کا نام غزوۂ ذی القرد اس کنویں کی نسبت سے پڑ گیا جو غطفان کے علاقے سے قریب مدینہ سے چند میل کی دوری پر ہے۔ اور اسے غزوۂ غابہ اس جگہ کی نسبت سے کہا جاتا ہے جو مدینہ کے قریب شام کے راستے میں ہے۔

یہ غزوہ ماہ ربیع الثانی سن ۶ ہجری میں واقع ہوا تھا، اور اس کا سبب یہ تھا کہ قبیلہ غطفان کے سردار عیینہ بن حصن فزاری نے رسول اللہ ﷺ کی دودھ دینے والی اونٹنیوں پر حملہ کر دیا تھا، جو بنی غفار کے ایک آدمی کی نگرانی میں مقامِ غابہ میں چر رہی تھیں اور ان کی تعداد ۲۰ تھی، اور اس چرواہے کے ساتھ اس کی بیوی بھی تھی، عیینہ اور اس کے ساتھیوں نے اس چرواہے کو قتل کر دیا، اس کی بیوی کو قید کر لیا، اور اونٹنیوں کو ہانک کر لے گئے۔

اور پہلا آدمی جسے عیینہ اور اس کے ساتھیوں کی خبر ہوئی وہ حضرت سلمہ بن عمرو بن اکوع اسلمی رضی اللہ عنہ تھے، جو اپنا تیر کمان لیے غابہ کی طرف جا رہے تھے، جب ثنیۃ الوداع کے اوپر پہنچے تو ان کی نظر دشمنوں کے بعض گھوڑوں پر پڑ گئی، تو انہوں نے ایک کنارے جا کر زور سے آواز لگائی۔

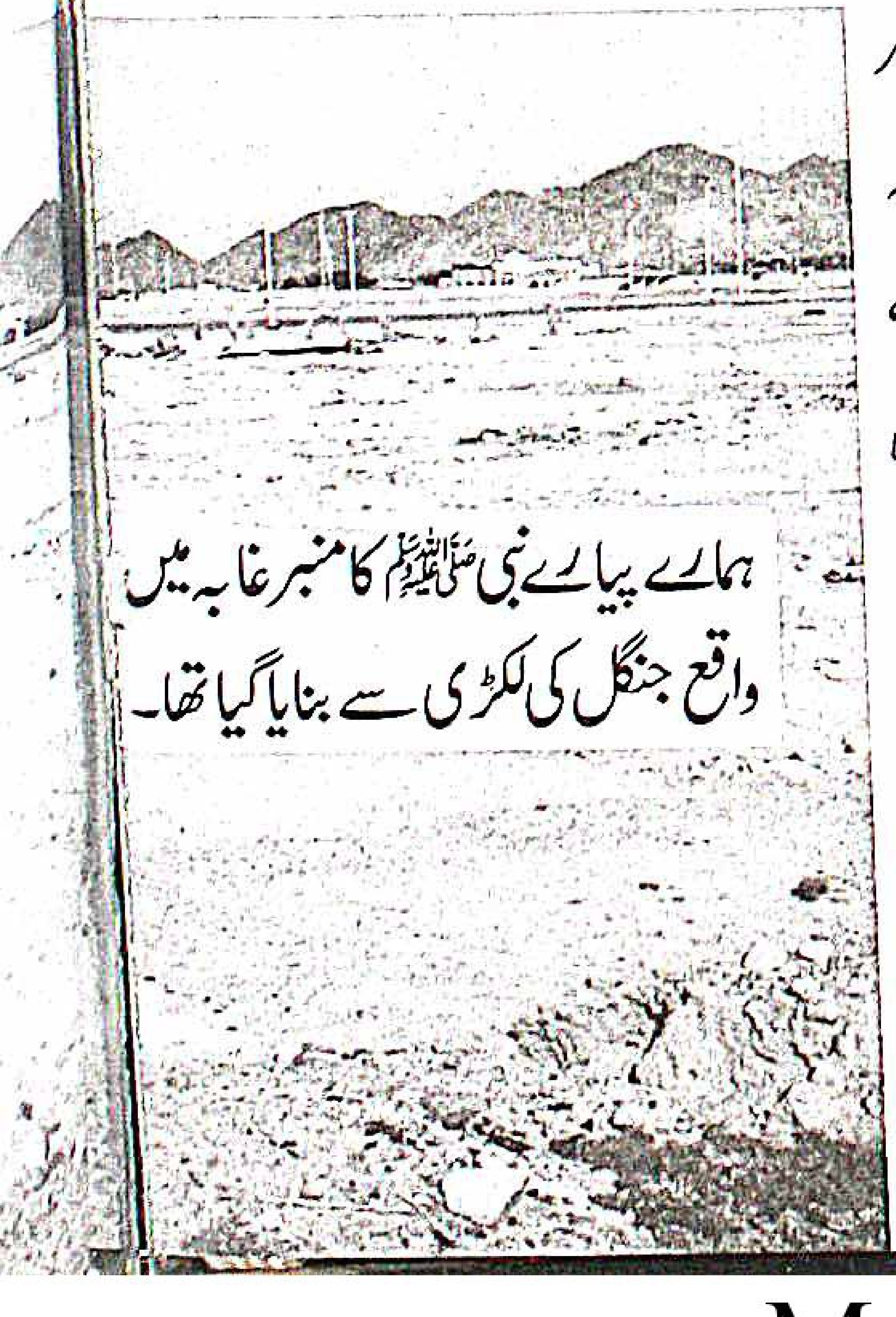

ہمارے پیارے نبی ﷺ کا منبر غابہ میں واقع جنگل کی لکڑی سے بنایا گیا تھا۔

واصباحاہ! (یعنی دشمن آ گئے ہیں) پھر دشمنوں کے پیچھے تیز دوڑنے لگے، یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچ گئے اور ان پر تیر چلانے لگے، جب گھوڑ سوار ان کی طرف رخ کرتے تو وہ بھاگ پڑتے، اور پھر دوبارہ ان کا پیچھا کرتے اور ان پر تیر چلاتے، اسی طرح انہیں مشغول رکھا، یہاں تک کہ ان کی خبر رسول اللہ ﷺ کو ہو گئی تو آپ نے صحابہ کرام کو نکلنے کے لیے کہا چنانچہ آپ

Marfat.com

کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور گھڑ سوار جمع ہو گئے، آپ نے ان کا امیر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا، اور ان سے کہا: تم لوگ دشمنوں کی تلاش میں فوراً نکل جاؤ، اور میں بعد میں مزید مجاہدین کے ساتھ تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ گھڑ سواروں کے ساتھ فوراً نکل گئے، اور حملہ آوروں کو جالیا، اور انہیں شکست دے کر اونٹنیوں کو حاصل کر لیا، نیز ان کے ۳۰ کمبل ان کے ہاتھ لگے، اور مسلمانوں کے صرف ایک آدمی شہید ہوئے، اور حملہ آوروں نے بھاگ کر بنی غطفان کے پاس پناہ لی۔

رسول اللہ ﷺ نکلنے کے لئے فوراً تیار ہو گئے اور مدینہ میں اپنا نائب حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مقرر کر کے چل پڑے، یہاں تک کہ خیبر کے سمت میں مقام قرد تک پہنچ گئے، آپ اس سفر میں ۱۵ دن مدینہ سے باہر رہے۔

کہا جاتا ہے کہ غفاری چرواہے کی بیوی موقع پا کر ایک اونٹنی پر سوار ہوئی اور تیزی کے ساتھ ان کے پاس سے بھاگ نکلی، دشمنوں نے اس کا پیچھا کیا، لیکن اسے نہیں پکڑ سکے، اور اس نے ان سے نجات پالی۔ (صحیح البخاری، حدیث ۳۰۴۱، ۴۱۹۴، صحیح مسلم، حدیث: ۱۸۰۷، ابن سید الناس: ۱۲۵/۲، مغازی الواقدی: ۵۳۷/۲۔۵۴۹)

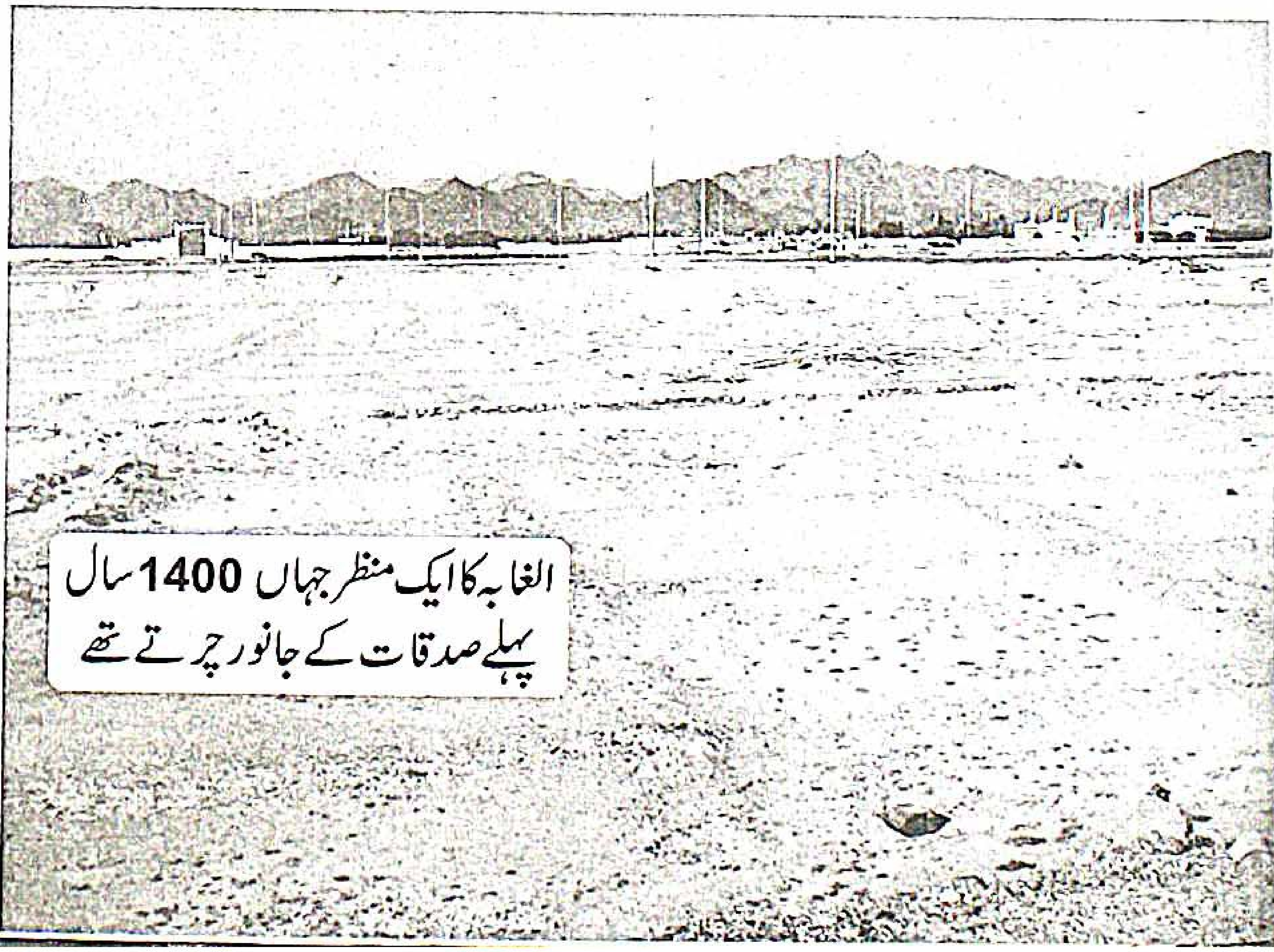

الغابہ کا ایک منظر جہاں 1400 سال پہلے صدقات کے جانور چرتے تھے

Marfat.com

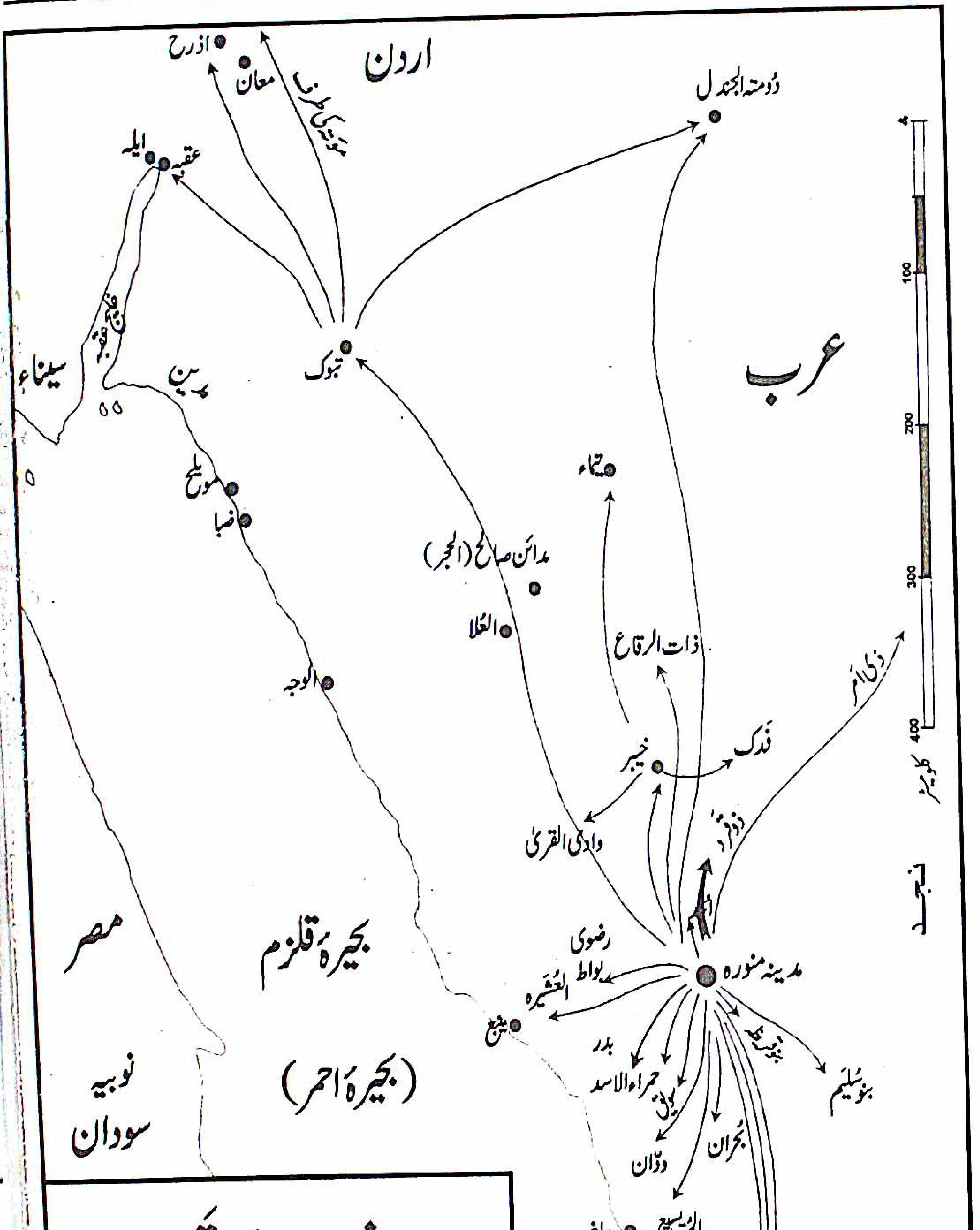
اردن
اذرح
معان
دومۃ الجندل
ایلہ
عقبہ
عرب
تبوک
سیناء
مدین
مویلح
ضبا
تیماء
مدائن صالح (الحجر)
العلا
ذات الرقاع
ذی امر
الوجہ
فدک
خیبر
وادی القریٰ
نجد
مصر
بحیرۂ قلزم
رضوی
بواط
العُشیرہ
مدینہ منورہ
ینبع
بدر
حمراء الاسد
بنو سُلیم
نوبیہ
سودان
(بحیرۂ احمر)
بحران
ودّان
المریسیع
رابغ
بنو لحیان
حدیبیہ
جدہ
مکہ مکرمہ
طائف
حنین
100
200
300
400
کلومیٹر
غزوہ ذی قرد
(الغابہ)
ربیع الاوّل 6ھ

Marfat.com

"صلح حدیبیہ" (سن 6 ہجری)

پیارے بچو! مکہ مسلمانوں کا آبائی وطن تھا۔ ہر مسلمان دوبارہ مکہ جانا چاہتا تھا، ہجرت کے چھٹے سال (موسوعته نظره النعيم / ج ۱ / ص ۵۳) رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مسجد حرام داخل ہوئے ہیں اور صحابہ سمیت بیت اللہ کا طواف کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ خواب سن کر بہت خوش ہوئے اور چودہ سو صحابہ مکے جانے کے لیے تیار ہو گئے۔

(فتح الباری حدیث نمبر ۳۵۷۶، صحیح مسلم کتاب الامارہ / ص ۷۳، سیرت حلبیہ / ج ۵ / ص ۵۳)

مسلمانوں پر چھ سال سے مسجد حرام کے دروازے بند تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوشی خوشی سفر کی تیاریاں کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے مدینے کے اردگرد آبادیوں میں بھی اعلان کرا دیا کہ لوگ اس مبارک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ روانہ ہونے کی تیاری کرلیں۔

پیارے نبی ﷺ کی عمرے کے لیے روانگی

پیارے بچو! یکم ذی قعدہ 6 ہجری کو چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ عمرے کی نیت سے مدینے سے مکے کی طرف روانہ ہوئے، مسلمان مسلح ہو کر نہیں جا رہے تھے، بلکہ صرف تلواریں اور وہ بھی میانوں کے اندر ساتھ لے گئے تھے۔ قربانی کے جانور بھی ساتھ تھے، اس سے صاف ظاہر تھا کہ یہ لوگ جنگ کے ارادے سے نہیں بلکہ صرف عمرہ ادا کرنے کی نیت سے نکلے تھے۔

Marfat.com

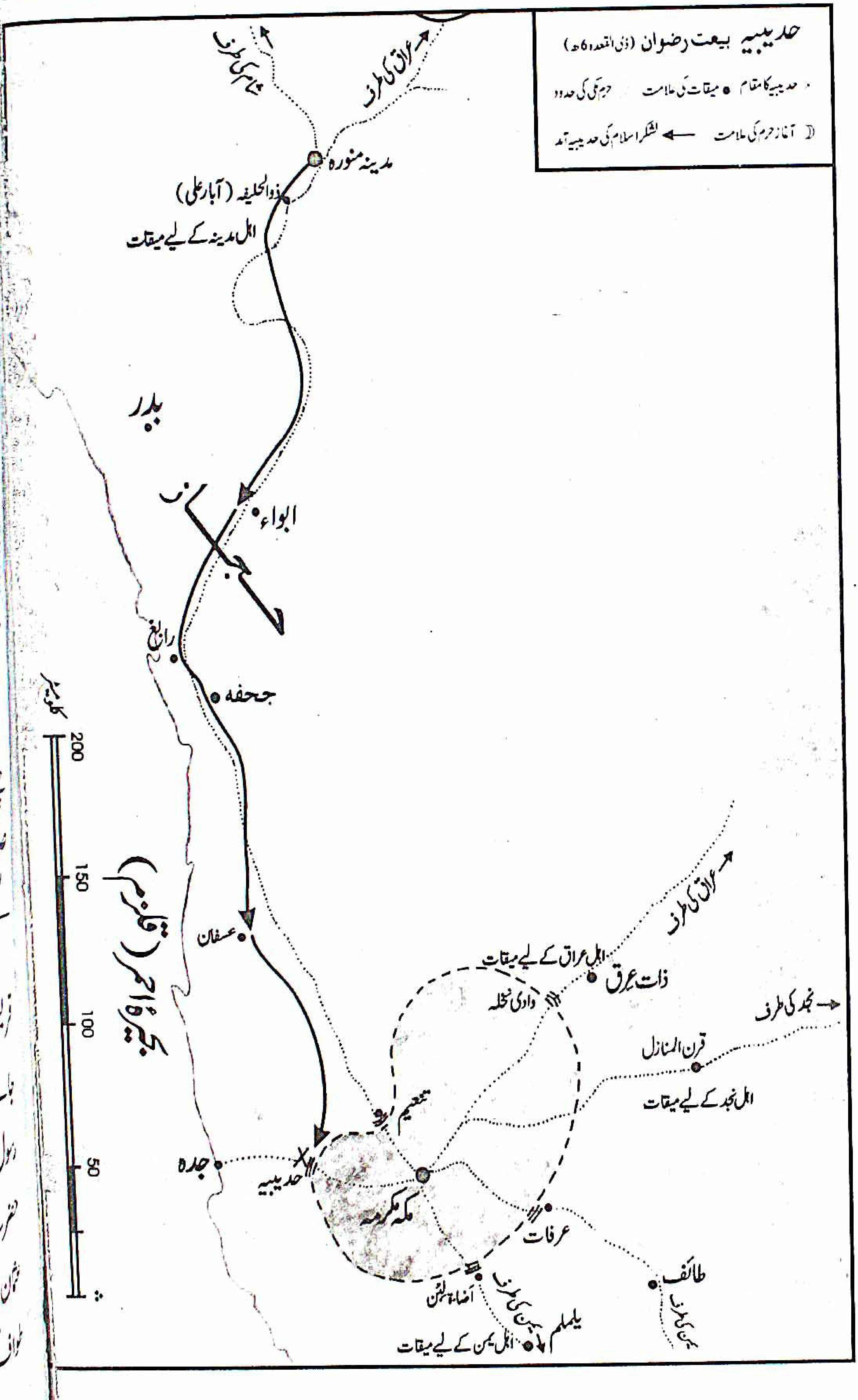
حدیبیہ بیعت رضوان (ذی القعدہ 6ھ)
حدیبیہ کا مقام
میقات کی علامت
حرم کی حدود
آغاز حرم کی علامت
لشکر اسلام کی حدیبیہ آمد
عراق کی طرف
مدینہ منورہ
ذوالحلیفہ (آبار علی)
اہل مدینہ کے لیے میقات
بدر
ابواء
رابغ
جحفہ
عسفان
جدہ
حدیبیہ
مکہ مکرمہ
تنعیم
عرفات
طائف
یلملم
اہل یمن کے لیے میقات
ذات عرق
اہل عراق کے لیے میقات
وادی نخلہ
قرن المنازل
اہل نجد کے لیے میقات
نجد کی طرف
بحیرۂ احمر (قلزم)
200
150
100
50
0
کلومیٹر

Marfat.com

کفار کا جنگ کے لیے آمادہ ہونا

پیارے بچو! یہ قافلہ مکے سے کچھ فاصلے پر تھا تو معلوم ہوا کہ قریشِ مکہ جنگ کی تیاری کر رہے ہیں اور اس مقصد کے لیے انہوں نے اپنے دوست قبیلوں کو جمع کر لیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نئی صورتحال کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ سفر جاری رکھا جائے، خالد بن ولید نے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے' مسلمانوں کا راستہ روکنے کی کوشش کی۔

آپ ﷺ نے فرمایا ہم لڑنے نہیں بیت اللہ کی زیارت کے لیے نکلے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ عام راستہ چھوڑ کر پہاڑی گھاٹیوں اور درّوں میں گزرتے ہوئے حدیبیہ کے مقام پر جا اترے۔ یہاں بنی خزاعہ کا سردار بُدیل اہل مکہ کی طرف سے آپ ﷺ سے ملنے آیا۔

(سیرت ابن ھشام/ ج۳/ ص ۳۰۸ اور سیرت حلبیہ /ج۵/ ص ۶۲)

پھر حلیس بن علقمہ آیا، آپ ﷺ نے سب سے کہا: ''ہم بیت اللہ کی زیارت کر کے چلے جائیں گے۔'' (سیرت حلبیہ / ج ۵/ ص ۶۴ ،موسوعۃ نظرۃ النعیم / ج ۱/ ص ۳۳۷)

صلح کے لیے کوششیں

پیارے بچو؟ قریش کے عزائم دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے بُدیل بن وَرقاء کے ذریعے قریش کو پیغام بھیجا، کہ ہم صرف عمرہ کرنے کی غرض سے آئے ہیں، اس لیے ہمارا راستہ نہ روکا جائے۔ قریش نے بھی کئی لوگوں کو بات چیت کے لیے بھجوایا، لیکن کوئی بات طے نہ پائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو صلح کی بات چیت کے لیے اپنا سفیر بنا کر بھیجا، حضرت عثمان غنیؓ نے قریش کو رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچایا۔ اس موقع پر قریش نے حضرت عثمانؓ کو پیشکش کی کہ وہ بیت اللہ کا طواف کر لیں' لیکن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بغیر طواف کرنا گوارا نہ کیا اور اس پیشکش کو مسترد کر دیا۔ (موسوعۃ نظرۃ النعیم / ج ۱/ ص ۳۳۷)

Marfat.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے بیعت رضوان

پیارے بچو! قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکے میں روک لیا، ادھر مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لیے بغیر یہاں سے واپس نہیں جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے موت پر بیعت کی یعنی مر جائیں گے، مگر میدان جنگ نہ چھوڑیں گے۔

(فتح الباری / ج ۶/ ص ۱۱۸، حدیث نمبر ۴۱۶۹، صحیح مسلم / کتاب الامارہ / ص ۸۱

سب سے پہلے ابو سنان اسدی رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔

(الاصابتہ فی تمیز الصحابتہ / ص ۹۵

حضرت سلمہ بن اکوع نے تین بار بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے ہاتھ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بیعت ایک درخت کے نیچے لی، اس درخت کو ''شجرِ رضوان'' اور بیعت کو ''بیعتِ رضوان'' کہتے ہیں، بیعت مکمل ہو چکی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی بخیر و عافیت تشریف لے آئے۔ بعد ازاں یہاں ایک مسجد تعمیر کر دی گئی، یہ مسجد اس درخت کی جگہ بنائی گئی جہاں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بیعت رضوان کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بیعت بہت پسند آئی۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر موجود ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحاً قَرِيباً

(سیرت ابن ہشام / ج ۳/ ص ۴۳۹، سیرت حلبیہ / ج ۵/ ص ۸۵۔ ۸۶

ترجمہ: ''(اے پیغمبر!) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا اور جو (صدق و خلوص) ان کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا تو ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں جلد فتح عنایت کی۔''

Marfat.com

قریش کی جانب سے صلح کی طرف پیش رفت

پیارے بچو! جب قریش کو علم ہوا کہ مسلمان اس طرح کی بیعت کر رہے ہیں تو وہ گھبر اگئے اور انہوں نے فوراً سہیل بن عمرو کو صلح کے معاملات طے کرنے کے لے بھجوایا۔ خاصی بحث کے بعد دونوں فریقوں میں صلح نامہ طے پا گیا، یہ صلح نامہ حدیبیہ کے مقام پر لکھا گیا تھا۔اس لیے اسے ''صلح حدیبیہ'' کا نام دیا جاتا ہے۔

صلح حدیبیہ کی شرائط

1۔مسلمان اس سال بیت اللہ کی زیارت کیے بغیر واپس چلے جائیں، اگلے سال بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئیں، مگر مکے میں صرف تین دن قیام کریں، وہ اپنے ساتھ صرف تلواریں لاسکیں گے جو نیام کے اندر رہیں گی۔

2۔دس سال تک دونوں فریق جنگ نہیں کریں گے اوراس عرصے میں کوئی کسی پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا۔

3۔عرب قبیلے مسلمانوں یا قریش میں سے کسی کا بھی ساتھ دینے میں آزاد ہوں گے اور جو قبیلہ جس فریق میں شامل ہو جائے گا، وہ اس فریق کا جزو سمجھا جائے گا اور دوسرا فریق اس کے خلاف کسی جنگی کاروائی میں حصہ نہیں لے گا۔

4۔قریش مکہ کا کوئی آدمی اگر بھاگ کر مسلمانوں کے پاس چلا جائے گا تو اسے واپس کر دینے کے پابند ہوں گے، لیکن مسلمانوں میں سے جو آدمی قریش کے پاس چلا جائے گا قریش اسے واپس نہیں کریں گے۔

آپ ﷺ نے یہ شرطیں منظور کرلیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ صلح نامہ لکھیں۔

(سیرت ابن ھشام / ج ۳/ ص ۴۳۹، سیرت حلبیہ / ج ۵/ ص ۸۵۔ ۸۶ ,(صحیح مسلم / ج ۳/ ص ۱۴۱۰، حدیث نمبر ۱۷۸۳)

Marfat.com

فتح مبین: جب حق آ گیا اور باطل مٹ گیا

پیارے بچو! صلح حدیبیہ کی شرائط بظاہر مسلمانوں کو اچھی نہ لگ رہی تھیں لیکن انہوں نے صبر وتحمل کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے اسے صلح نامہ کو "فتح مبین" (کھلی فتح) قرار دیا۔ بعد کے حالات نے یہ بات ثابت کر دی کہ صلح حدیبیہ واقعی فتح مبین تھی، کیونکہ اس کے بعد مسلمانوں نے 7ھ میں خیبر اور 8ھ میں مکہ فتح کر لیا۔ چونکہ صلح حدیبیہ نامی جگہ میں ہوئی اس لیے اسے صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دوران سفر، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، میں نے کوئی بات پوچھی آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، تین بار پوچھا پھر بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ عمرؓ خود کو ملامت کرنے لگے کہ آپ ﷺ جواب نہیں دے رہے اور تم بار بار سوال کر رہے ہو، میں ڈرا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی وحی تو نہیں آئی، وہاں سے سواری کو تیز چلا کے آگے پہنچ گیا، بعد میں کسی نے چیخ کے مجھے آواز دی، مجھے اب یقین ہو گیا کہ ضرور میرے بارے میں کچھ نازل ہوا، رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، سلام کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "میں وحی میں مشغول تھا، مجھ پہ ایک سورت نازل ہوئی، جو ساری دنیا کی چیزوں سے مجھے زیادہ پسند ہے۔" (موطا امام مالک) پھر آپ ﷺ نے تلاوت فرمائی: "انا فتحنا لك فتحاً مبینا"

(سورہ الفتح / آیت نمبر ۱)

پیارے بچو! تاریخ عالم کا یہ واقعہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے فیصلوں کو خوشی خوشی قبول کرنا چاہیے اگر چہ وہ فیصلے بظاہر انہیں اچھے نہ بھی لگ رہے ہوں۔ مشکل حالات میں صبر وتحمل سے کام لینا چاہیے اور ہر حال میں معاہدے کی پابندی کرنی چاہیے۔

Marfat.com

فتح اور شکست

پیارے بچو! یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مسلمان اس صلح کی شرطوں کو پسند نہ کرتے تھے اور انہیں اپنی کمزوری سمجھتے تھے، چنانچہ صلح نامہ کی تکمیل ہو جانے کے بعد بھی احرام کھولنے پر اس وقت تک تیار نہ ہوئے، جب تک کہ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنا احرام نہ کھول دیا، اور یہ مشورہ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو دیا کہ پہلے آپ ﷺ خود جا کے قربانی کر لیں اور حلق کرا لیں، سب خود بخود آپ ﷺ کی پیروی کریں گے، آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو "فتح" کا نام دیا اور دراصل یہ صلح ہی فتح ثابت ہوئی۔

اب تک کافروں کو مسلمانوں سے ملنے جلنے اور ان کے مذہب کو سمجھنے اور ان کے اخلاق کو پرکھنے کا موقع نہ ملتا تھا، اب جو صلح ہوئی اور کافر مدینہ میں آزادانہ آنے جانے لگے تو انہیں یہ موقع ملا اور وہ اسلام کی خوبیاں دیکھ کر خود بخود مسلمان ہونے لگے۔

دوسرے قریش کی طرف سے اطمینان اور راستوں میں امن ہو جانے کی وجہ سے سرور عالم ﷺ کو دوسرے ملکوں میں بھی اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ چنانچہ سرکار نامدار نے مختلف ملکوں کے بادشاہوں اور سرداروں کے پاس "تبلیغی خطوط" بھیجے جن میں سے کئی خوش نصیب بادشاہوں نے ہادی برحق ﷺ کی غلامی قبول فرمالی اور اس طرح مسلمانوں کی قوت و عظمت میں اضافہ ہوا۔

مسلمانوں کی یہی وہ عظیم فتح تھی جس کی طرف قرآن نے اشارہ کیا تھا۔ آپ دیکھیں گے کہ اس معاہدے کے سبب لوگ لشکروں کی شکل میں اسلام قبول کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

Marfat.com

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ (١) وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجاً (٢) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّاباً (٣)

ترجمہ: ''جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور فتح (حاصل ہوگئی)۔ (۱) اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ غول کے غول اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ (۲) تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو بیشک وہ معاف کرنے والا ہے۔ (۳)''

(القرآن/ سورہ نصر)

حدیبیہ پر موجود کنواں

Marfat.com

حدیبیہ میں معجزات رسول ﷺ

انگلیوں سے پانی کا چشمہ

پیارے بچو! حدیبیہ کے سفر کے دوران ایک جگہ لوگ ہمارے پیارے نبی ﷺ کے پاس جمع ہوئے، پانی کی کمی کی شکایت ہوئی، کہا کہ صرف اسی برتن میں پانی ہے، جو آپ کے پاس ہے، باقی نہ وضو کے لیے پانی ہے نہ پینے کے لیے، آپ ﷺ نے اس برتن میں جو آپ ﷺ کے پاس تھا، اپنا ہاتھ رکھا اور اسی وقت انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے۔ سبحان اللہ (صحیح بخاری، کتاب الشروط، حدیث: ۲۷۳۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ "لاٹھی کو پتھر پر مارنا اور پتھر سے پانی نکلنا" سے یہ انگلیوں سے پانی نکلنا زیادہ حیرت انگیز ہے، کیونکہ پتھروں سے عموماً پہاڑی علاقوں میں چشمے نکلتے ہی رہتے ہیں، مگر جسمِ انسانی، گوشت سے پانی کے چشمے پھوٹنا انتہائی حیران کن بات ہے۔ اس معجزے کا ظہور آپ ﷺ سے متعدد روایات اور متعدد مقامات پر ثابت ہے، اس قسم کا معجزہ کسی اور اللہ کے نبی سے ثابت نہیں ہے۔

کثرتِ طعام کا معجزہ

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ حدیبیہ کے موقع پر نکلے، ہم سب کو شدید بھوک اور پیاس کا سامنا کرنا پڑا، یہاں تک کہ ہم لوگوں نے سواری کے جانوروں کو ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا، نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سب اپنے کھانے کے برتن جمع کریں، ہم نے ایک چادر بچھا کر اُس پر اپنی تھیلیوں میں موجود کھانے کی چیزوں کو ڈال دیا، میں نے آگے بڑھ کر اندازہ لگایا تو وہ ایک بیٹھی ہوئی بکری کے مانند اونچا ڈھیر تھی، اور ہماری تعداد ۱۴۰۰ تھی، ہم سب کھانے لگے، یہاں تک کہ آسودہ ہوگئے اور اپنی تھیلیوں کو بھی اچھی طرح بھرلیا۔

(صحیح البخاری، حدیث: ۲۴۸۴، ۲۹۸۲، صحیح مسلم، اللقطة، حدیث: ۱۷۲۹)

Marfat.com

قدیم مسجد شمیسی کے کھنڈرات
کے برابر بنی جدید مسجد شمیسی

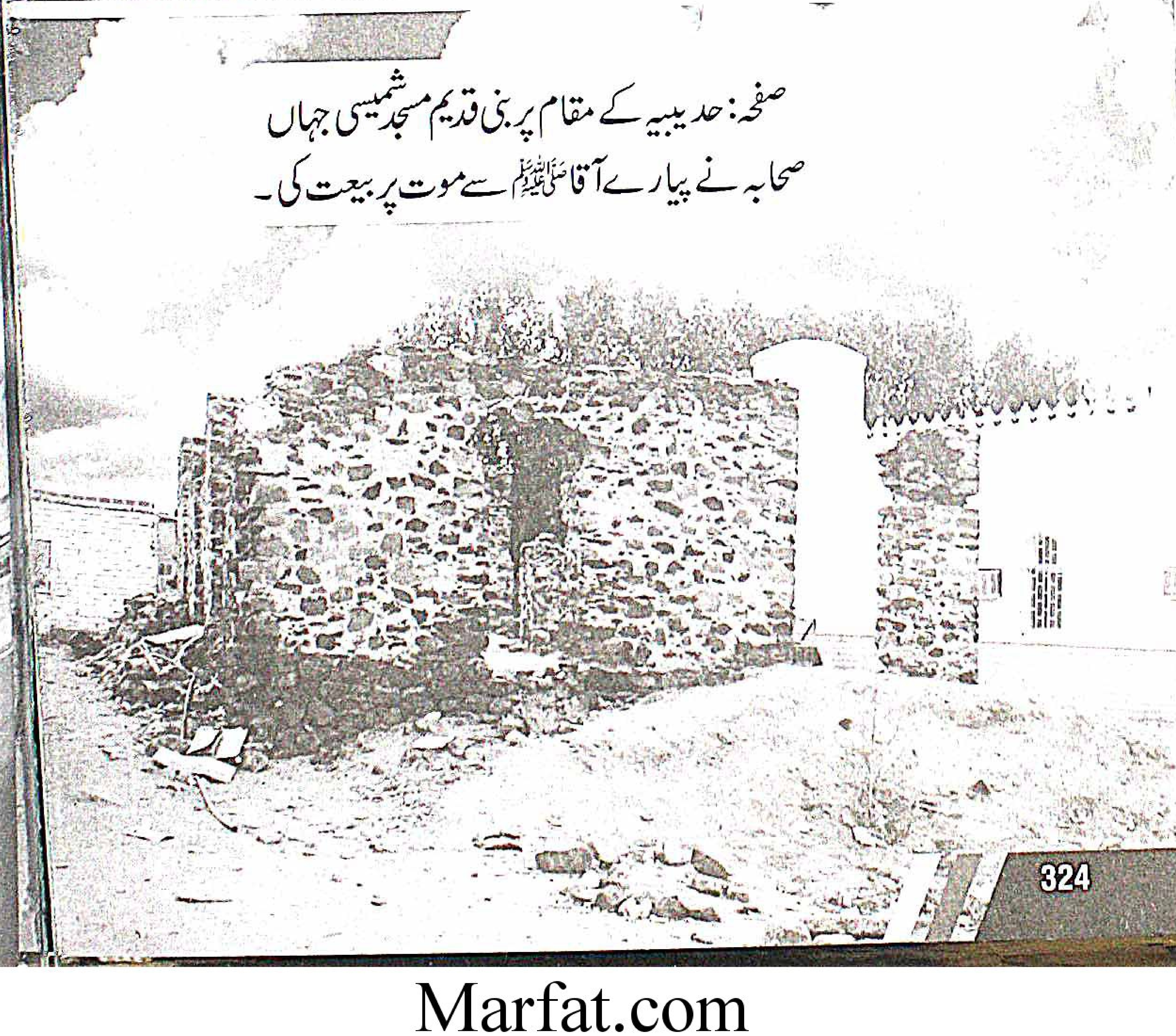

صفحہ: حدیبیہ کے مقام پر بنی قدیم مسجد شمیسی جہاں
صحابہ نے پیارے آقا ﷺ سے موت پر بیعت کی۔

Marfat.com

عسفان میں معجزۂ رسول ﷺ

پیارے بچو! تقریباً بیس دن قیام کرنے کے بعد ہمارے پیارے نبی ﷺ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوگئے۔ وادی فاطمہ سے ہوتے ہوئے "عسفان" پہنچے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھوک سے بے تاب تھے۔ کچھ حضرات نے کہا کہ اونٹ ذبح کر لیے جائیں، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "یارسول اللہ ﷺ ایسا نہ کیجئے، کل کسی جنگ میں ہمیں بھوکے پیٹ اور پیدل لڑنا پڑے تو کیا ہوگا؟ آپ ﷺ کی رائے ہو تو سب سے کہیں کہ جس کسی کے پاس جو کچھ ہے سب لے آئیں، پھر آپ ﷺ برکت کی دعا فرمادیں۔" چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، چادروں پر جو تھوڑا بہت کھانا تھا، سب جمع کیا گیا، آپ ﷺ کی برکت سے وہ کھانا ۱۴۰۰ صحابہ کو پورا بھی ہوگیا اور بچ بھی گیا، صحابہ کرام نے کھانے سے اپنے اپنے برتن بھی بھر لیے۔

(المغازی للواقدی)

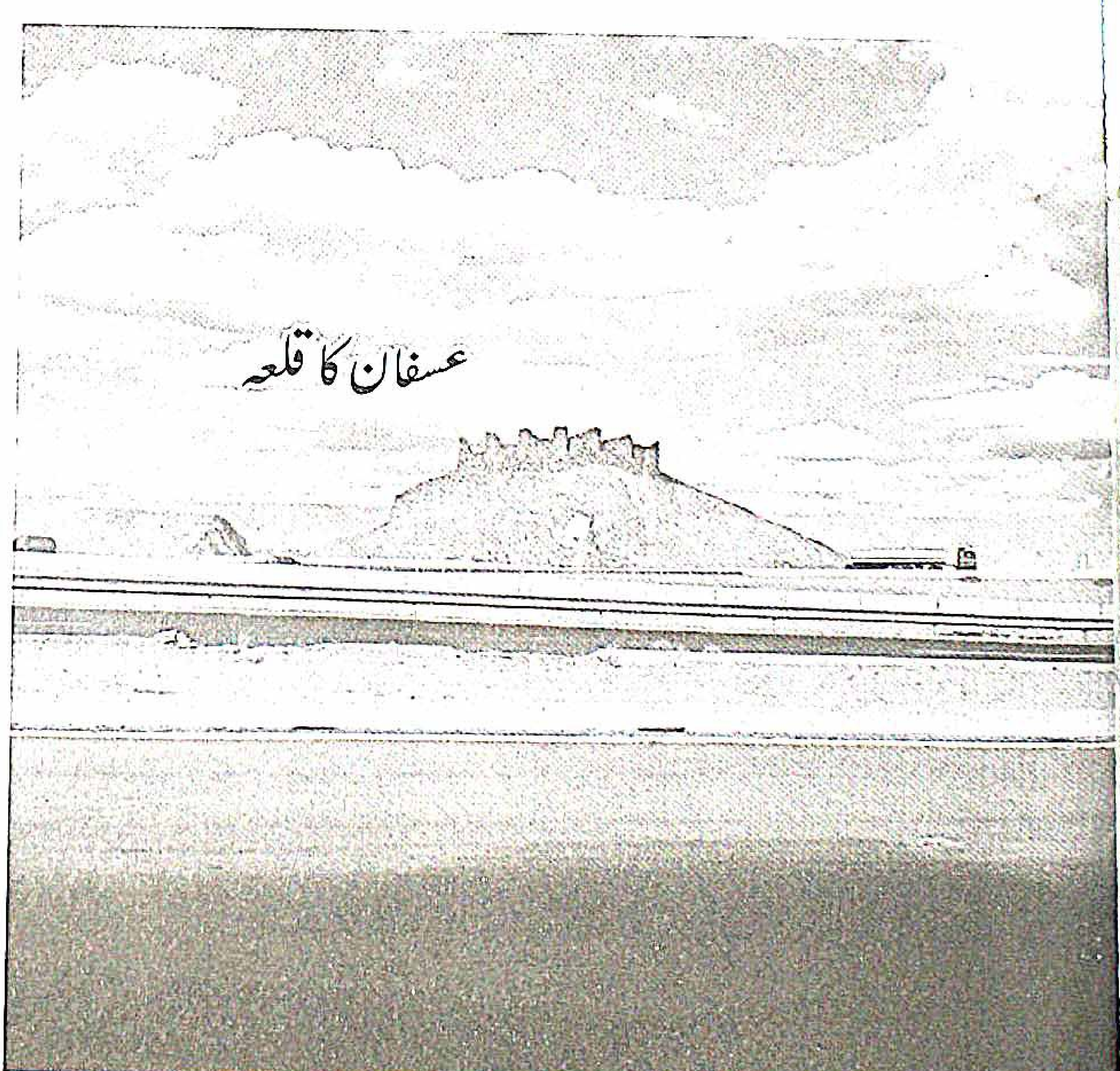

Marfat.com

فصل نمبر:15

پیارے نبی ﷺ کا حکمرانوں کو دعوتِ اسلام

پیارے بچو! صلح حدیبیہ کے بعد حالات بہتر اور پُرسکون ہو چکے تھے، اب موقع تھا کہ رسول اکرم ﷺ بادشاہوں اور حکمرانوں کو اللہ کا پیغام پہنچائیں۔ آپ ﷺ نے اپنے نام مبارک کی ایک مہر بنوائی، یہ مہر چاندی کی تھی اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' نقش تھا جسکی ترتیب یہ تھی ''اللہ رسول محمد''۔ یہ عبارت اس طرح تھی اوپر کی سطر میں اللہ درمیانی سطر میں رسول اور نیچے کی سطر میں محمد۔ جب آپ ﷺ سے کسی بادشاہ کو خط بھیجتے تو یہ مہر لگا دیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے نجاشی شاہ حبشہ، مُقوقَس شاہ مصر، خسرو پرویز شاہ فارس، قیصر شاہ روم، مُنذر بن ساوی حاکم بحرین، ہوذہ بن علی حاکم یمامہ، حارث بن ابی شمر حاکم غسّان، جیفر شاہ عمان کے نام خطوط لکھے۔ ان کو اسلام کی دعوت دی۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو اپنا سفیر بنایا، ان تبلیغی خطوط کا طرز تحریر یہ تھا کہ خط اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع ہوتا۔ اللہ کے رسول ﷺ کا نام اور اس کے بعد مکتوب الیہ (یعنی جس کو خط لکھا جاتا ہے) کا نام لکھا جاتا۔ خط کی عبارت سادہ، آسان اور مختصر ہوتی، مگر باوقار ہوتی تھی جیسی کہ ایک نبی کے شایان شان ہونی چاہیے۔

پیارے نبی ﷺ کے پیارے امین

سنہ ۷ ہجری میں چھ پڑوسی بادشاہوں کو خطوط لکھوائے، ان پر اپنی مہر لگوائی اور ایک ہی دن میں یہ خطوط چھ قاصدوں کے دے کر مختلف سمتوں میں روانہ کیا، ہر قاصد اس ملک کی زبان سے واقف تھا جہاں وہ خط لے کر جا رہا تھا۔

Marfat.com

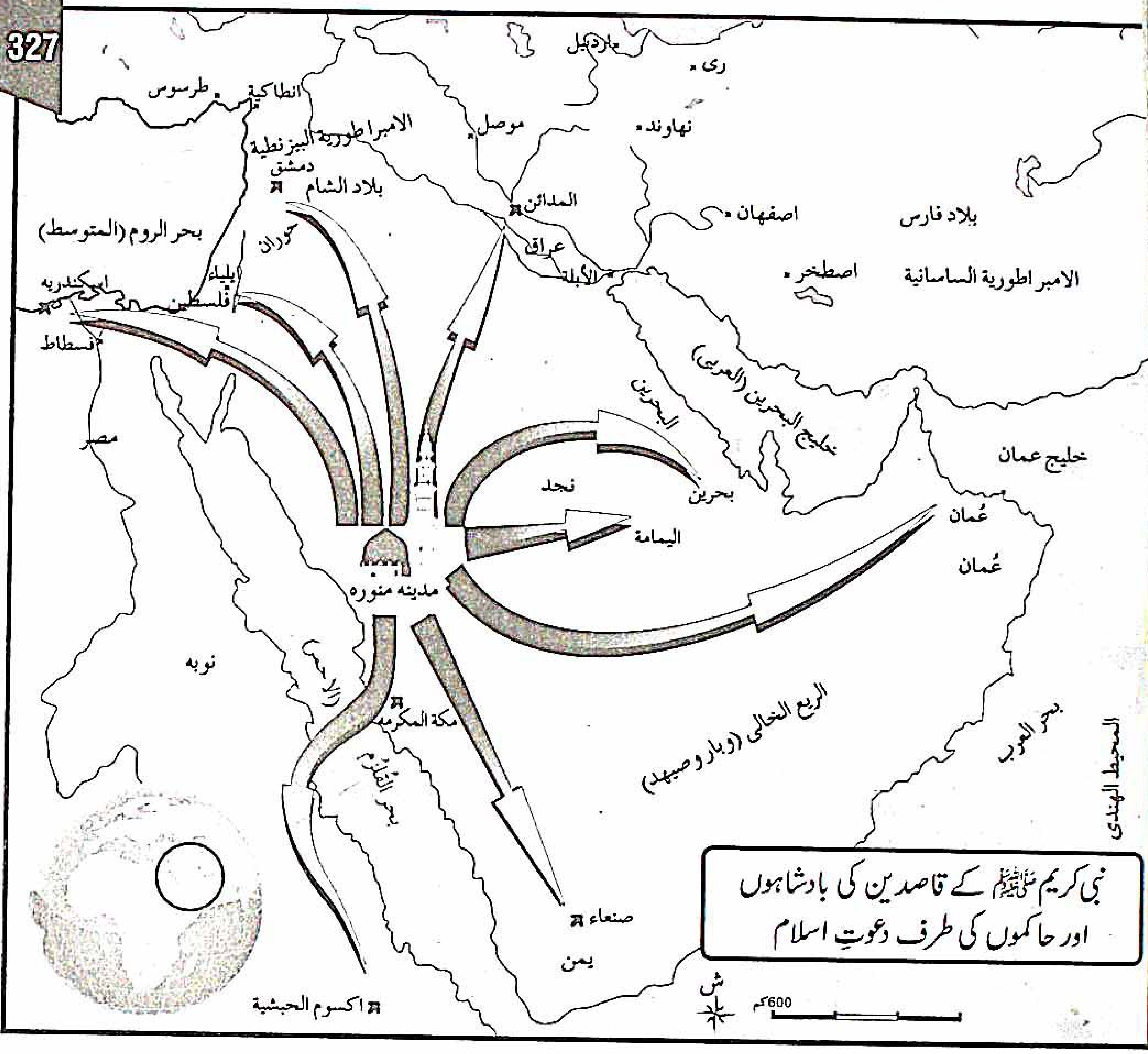

نبی کریم ﷺ کے قاصدین کی بادشاہوں اور حاکموں کی طرف دعوتِ اسلام

نمبر شمار	قاصدین کے نام	بادشاہوں کے نام	ملک کا نام	بادشاہوں کا موقف
1	حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ	قیصر شاہ روم (ہرقل)	ایلیا (فلسطین)	بادشاہت کے جانے کے ڈر سے مسلمان نہیں ہوئے
2	حضرت عبداللہ بن حزافہ سہمی رضی اللہ عنہ	کسریٰ شاہ فارس	مدائن (عراق)	نبی کریم ﷺ کے خط کی بے حرمتی پر عذاب الٰہی
3	حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ	شاہ حبشہ نجاشی	حبشہ	خط کو احتراماً آنکھوں پر رکھا اور اسلام لے آئے
4	حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ	شاہ مصر (مقوقس)	اسکندریہ (مصر)	ایمان نہیں لائے
5	حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ	شاہ بحرین (منذر بن ساوی)	ہجر البحرین	خود بھی مسلمان ہوئے اور پوری قوم بھی
6	حضرت سلیط بن عمرو عامری رضی اللہ عنہ	حاکم یمامہ (ہوذہ حنفی)	یمامہ (نجد)	آئندہ زمانے پر معاملے کو موخر کیا
7	حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ	حاکم غسا سانہ (حارث غسانی)	حوران	مدینہ منورہ پر حملے کی دھمکی دی
8	حضرت مہاجر بن ابی امیہ مخزومی	حاکم یمن (حارث حمیری)	صنعاء یمن	مسلمان ہو گئے
9	حضرت عمرو بن عاص سہمی	شاہان عمان (جلندی کے دونوں بیٹے)	عمان	مسلمان ہو گئے

Marfat.com

1 حاکم یمامہ کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیارا پیغام

پیارے بچو! آپ ﷺ نے یمامہ کے حاکم ہوذہ بن علی کے نام یہ خط تحریر فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ کی طرف سے ہوذہ بن علی کے نام

''اس شخص پر سلام، جو راہ ہدایت کی پیروی کرے، تمہیں خبر ہونی چاہیے کہ میرا دین اونٹوں اور گھوڑوں کی رسائی کی آخری حد تک غالب آ کر رہے گا، لہذا اسلام قبول کرلو، سلامت رہو گے اور تمہارے ماتحت جو کچھ بھی ہے اسے برقرار رکھو گے۔''

حاکم یمامہ نے قاصد کا احترام واکرام کیا اور رسول اللہ ﷺ کو تحفے بھیجے، لیکن دین اسلام کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ (حوالہ: ذاد المعاد: ۳/۶۳)

2 حاکم دمشق کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام

پیارے بچو! حاکم دمشق حارث غسانی کو لکھے گئے خط کی عبارت یوں ہے:

''اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے، ایمان لائے اور تصدیق کرے۔ میں تمہیں اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہاری بادشاہت باقی رہے گی۔''

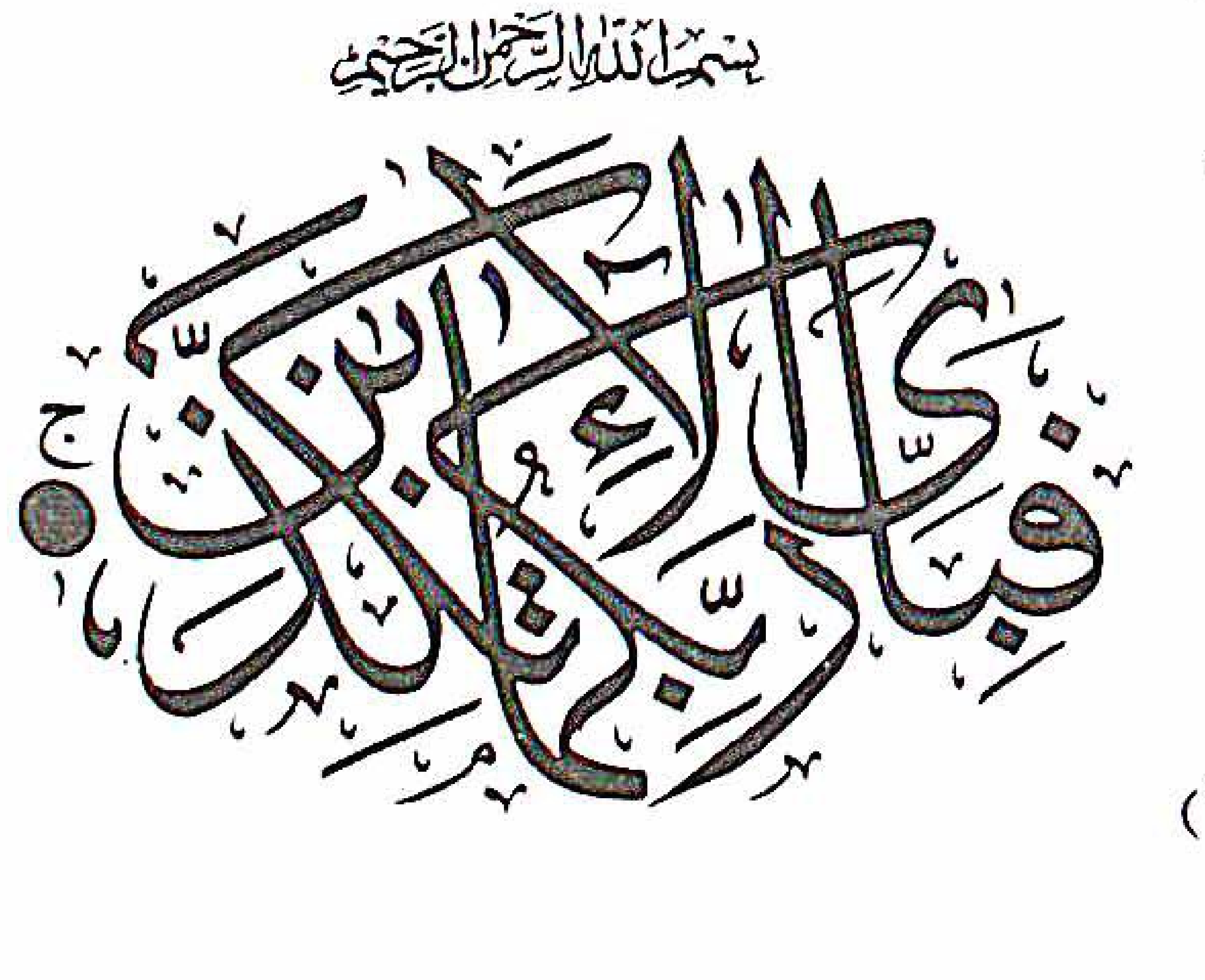

مگر ہدایت کی روشنی اس کا بھی مقدر نہ بن سکی۔

جیفر شاہ عمان اور اس کے بھائی نے دین اسلام قبول کیا اور اللہ کے نبی کی تصدیق کی۔ (حوالہ: ذاد المعاد: ۳/۶۳)

Marfat.com

3 حاکم بحرین کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام

پیارے بچو! ایرانی حکومت کے ایک حاکم منذر بن ساویٰ کے نام رسول اللہ ﷺ کا خط بحرین لے جانے کا فریضہ حضرت علاء بن الحضرمیؓ نے انجام دیا۔ اس نے خط کے جواب میں رسالت کی تصدیق کی اور اپنے مسلمان ہونے اور رسالت کی تصدیق کا حال لکھا۔

منذر بن ساوی حاکم بحرین نے رسول اکرم ﷺ کے خط کا جواب یوں دیا۔

”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کا خط اہل بحرین کو پڑھ کر سنا دیا کچھ لوگوں نے اسلام کو محبت اور احترام کی نظر سے دیکھا اور پاکیزہ دعوت کو قبول کر لیا اور بعض نے انکار کر دیا۔ میری زمین میں مجوسی اور یہودی بھی ہیں ان کے بارے میں آپ اپنا حکم لکھ بھیجئے۔“

اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے پیغام بھجوایا

”تم جب تک ٹھیک رہو گے ہم تمہیں حکومت سے معزول نہیں کریں گے اور جو یہودیت اور مجوسیت پر قائم رہنا چاہے گا اس پر جزیہ عائد ہو گا۔“ (حوالہ: زادالمعاد: ۳/۶۱)

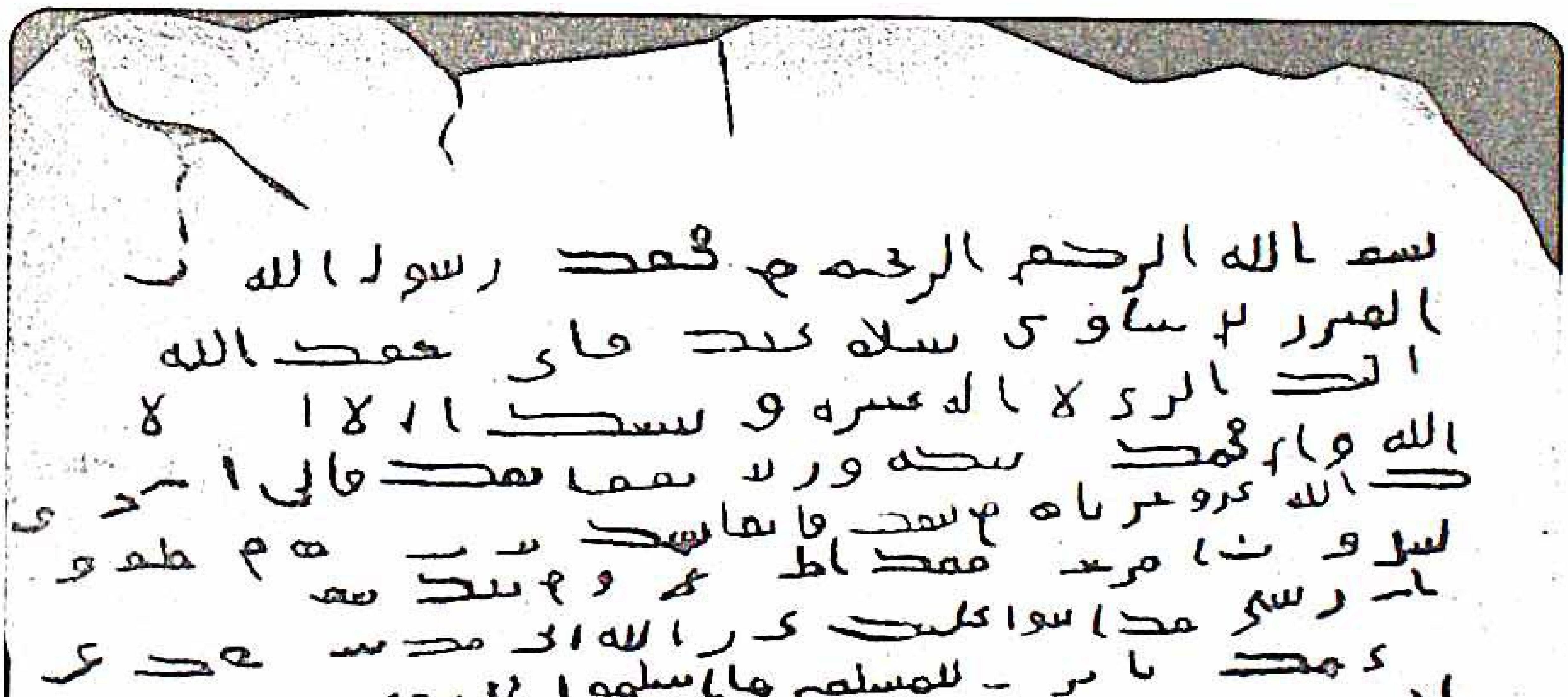

گورنر بحرین کے نام لکھا گیا خط

Marfat.com

4 حاکم غسان کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام

پیارے بچو! حضرت شجاع بن وہب الاسدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا خط لے کر غسان کے حاکم ''حارث بن ابی شمر'' کے پاس پہنچے اور اسے اسلام کی دعوت دی۔ پہلے اس نے نامہ مبارک پڑھ کر پھینک دیا، پھر قیصر روم کو اس بارے میں خط لکھا۔ قیصر روم کا جواب آنے کے بعد اس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو طلب کر کے سو مثقال سونا، زادِ راہ اور لباس دے کر کہا: ''رسول اللہ ﷺ کو میرا اسلام کہنا۔'' نبی کریم ﷺ کو جب یہ پیغام پہنچا، تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کا ملک ویران ہو گیا۔'' حارث بن ابی اشمر راہ حق پر نہ آسکا اور عام الفتح میں انتقال کر گیا۔

مختلف بادشاہوں کو حضور ﷺ کی طرف سے بھیجے گئے چار خط ایک ساتھ

Marfat.com

5 شاہ فارس کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام

پیارے بچو!

آپ ﷺ نے شاہ ایران کو لکھا:

"اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے، اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ وحدہ لاشریک ہے، محمد اس کے بندے اور رسول ہے۔ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں کیونکہ میں تمام انسانوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں تاکہ جو شخص زندہ ہے اس کو برے انجام سے ڈرایا جائے اور کافروں پر حق بات ثابت ہو جائے۔ پس تم اسلام لاؤ سلامت رہو گے۔ اگر تم نے انکار کیا تو مجوسیوں (تمہاری رعایا) کے گناہ کا بوجھ بھی تم پر ہوگا"

عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے شاہ ایران کسریٰ کو یہ خط پہنچایا، کسریٰ کو خط پڑھ کر سنایا گیا، اس نے نہایت غرور سے کہا "میری رعایا میں میرا حقیر غلام اپنا نام مجھ سے پہلے لکھتا۔" پھر اس نے نامہ مبارک کو چاک کر دیا۔

(حوالہ: صحیح بخاری، حدیث ۶۴، ۴۴۲۴، ۷۲۶۴)

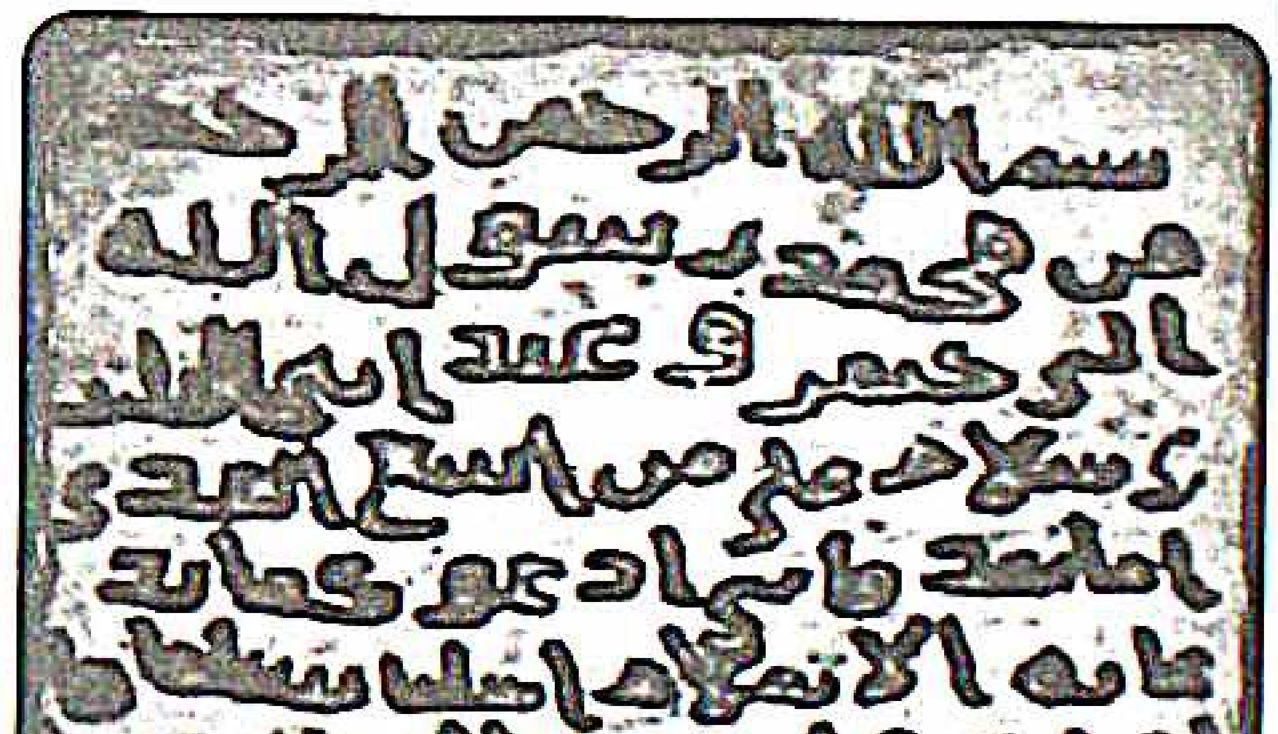

شاہ ایران خسرو پرویز (کسریٰ) کے نام لکھا گیا حضور ﷺ کا خط مبارک

جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ اس کی مملکت کو پارہ پارہ کرے" پھر وہی ہوا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ کسریٰ کے بیٹے شیرویہ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا۔ خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایران فتح ہوا اور سرزمین ایران پر دین اسلام کی روشنی پھیل گئی۔

Marfat.com

6 شاہ مصر کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام

پیارے بچو! حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بن ابی بلتعہ رسول اکرم ﷺ کا خط لے کر مقوقس شاہ مصر کی طرف گئے۔ آپ ﷺ نے لکھا:

''سلام اس پر جو راہ حق پر چلے! میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، دین اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے۔ اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا۔ لیکن اگر تم نے روگردانی کی تو قبطیوں کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔''

خط میں قبطیوں کو دعوت دیتے ہوئے اس آیت کو لکھا

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْاْ إِلَى كَلَمَةٍ سَوَاء بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً أَرْبَاباً مِّن دُونِ اللّهِ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُولُواْ اشْهَدُواْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (سورہ آل عمران / آیت نمبر ۶۴)

''اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ ہم اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں پس اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو ہم مسلمان ہیں''

مقوقس نے رسول اکرم ﷺ کے خط کو توجہ اور احترام سے سنا۔ آپ ﷺ کے سفیر کا احترام کیا، آپ ﷺ کی خدمت میں قیمتی تحفے بھیجے۔ جن میں کئی باندیاں' غلام' چوپائے اور دوسری قیمتی اشیاء شامل تھیں اس کے علاوہ ایک حکیم صاحب بھی تھے، رسول اللہ ﷺ نے تمام تحفے قبول فرما لیے۔ مگر حکیم صاحب کو یہ کہہ کر واپس فرما دیا کہ ہم لوگ خوب بھوک لگنے پر کھاتے ہیں اور جب بھوک باقی رہتی ہے تو اٹھ جاتے ہیں۔ اس لیے ہمیں حکیم صاحب کی ضرورت نہیں۔ (حوالہ: زاد المعاد: ۶۱/۳)

Marfat.com

مقوقس نے جو باندیاں بھیجی تھیں ان میں ماریہ قبطیہ بھی تھیں، انہیں رسول اکرم ﷺ نے اپنے لیے پسند فرمایا اور انہیں کے بطن مبارک سے ذی الحجہ ۸ ھ میں نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم ؓ پیدا ہوئے۔ لیکن یہ شخص دین اسلام سے محروم رہا

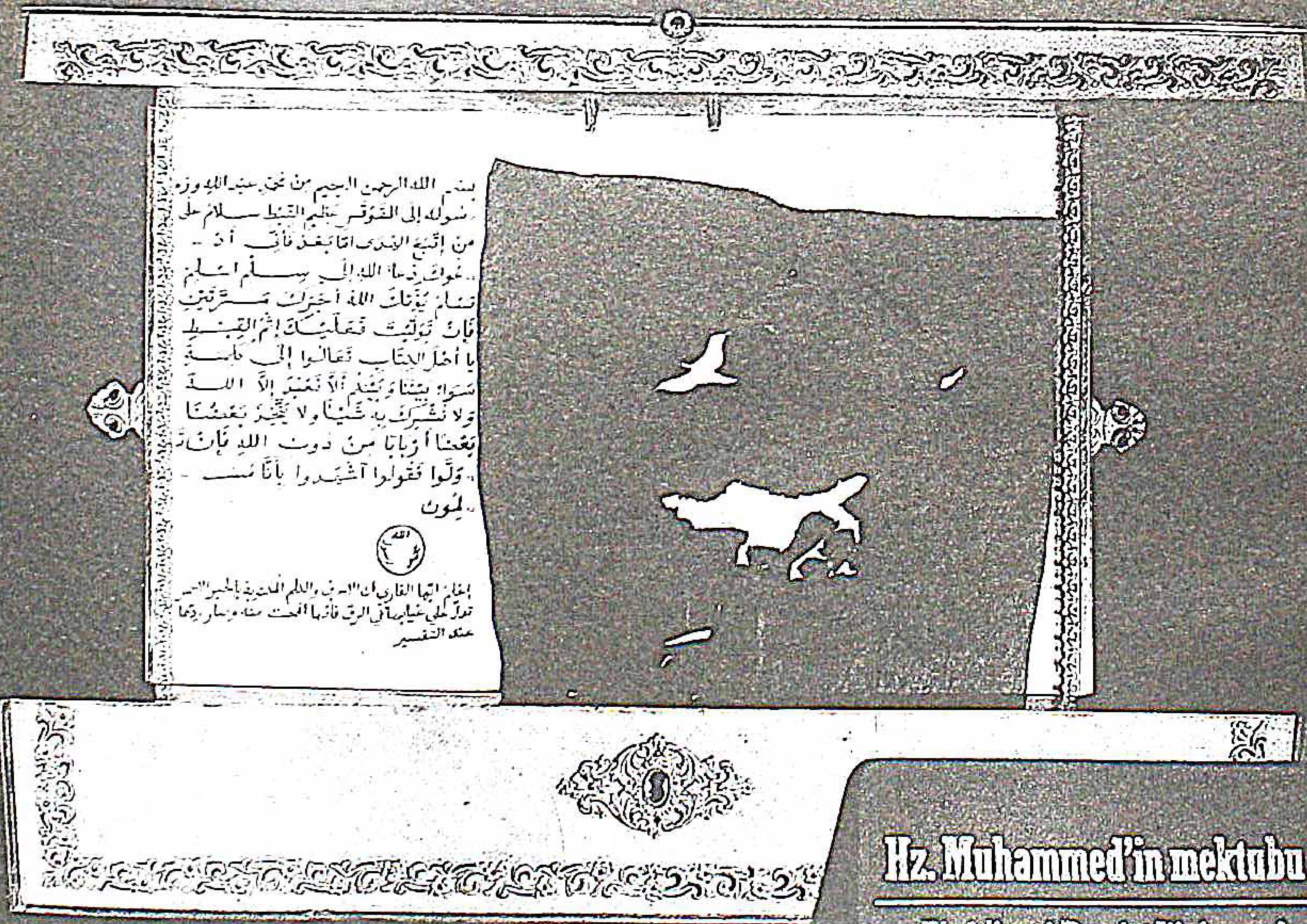

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله إلى المقوقس عظيم القبط سلام على من اتبع الهدى أما بعد فإني أدعوك بدعاية الإسلام أسلم تسلم يؤتك الله أجرك مرتين فإن توليت فعليك إثم القبط يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم ألا نعبد إلا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا أربابا من دون الله فإن تولوا فقولوا اشهدوا بأنا مسلمون

Hz. Muhammed'in mektubu

The letter of Prophet Muhammad

مصر کے شہر اسکندریہ کے گورنر مقوقس کے نام حضور ﷺ کی طرف سے بھیجا گیا خط (توپ کاپے میوزیم)

7 شاہ حبشہ کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام

شاہ حبش کی طرف رسول اللہ نے حضرت عمرو ابن امیہؓ الضمری کو بھیجا۔ انہوں نے ہادی برحق کا خط نجاشی کے حوالے کیا تو نجاشی نے یہ نامہ مبارک لیکر اپنی آنکھوں پر رکھا اور تخت سے زمین پر اتر آیا اور دین اسلام قبول کرلیا۔

پھر رسول اللہ کی خدمت اقدس میں یہ خط لکھا۔

''اے اللہ کے نبی ﷺ! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ مجھے آپ ﷺ کا گرامی نامہ ملا۔ جس میں آپ ﷺ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا ہے۔ زمین و آسمان کے رب کی قسم! آپ ﷺ کے نامہ مبارک میں جو کچھ لکھا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے ایک تنکا بڑھ کر نہ تھے۔ وہ ویسے ہی ہیں جسے آپ ﷺ نے ذکر فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے جو کچھ ہماری طرف بھیجا ہے ہم نے اس کو سمجھ لیا اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کی مہمان نوازی کی۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ میں آپ کے چچیرے بھائی (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب) کے ہاتھ پر آپ سے بیعت کرتا ہوں اور انہی کے ہاتھ پر اللہ رب العالمین کے لیے اسلام قبول کرتا ہوں۔''

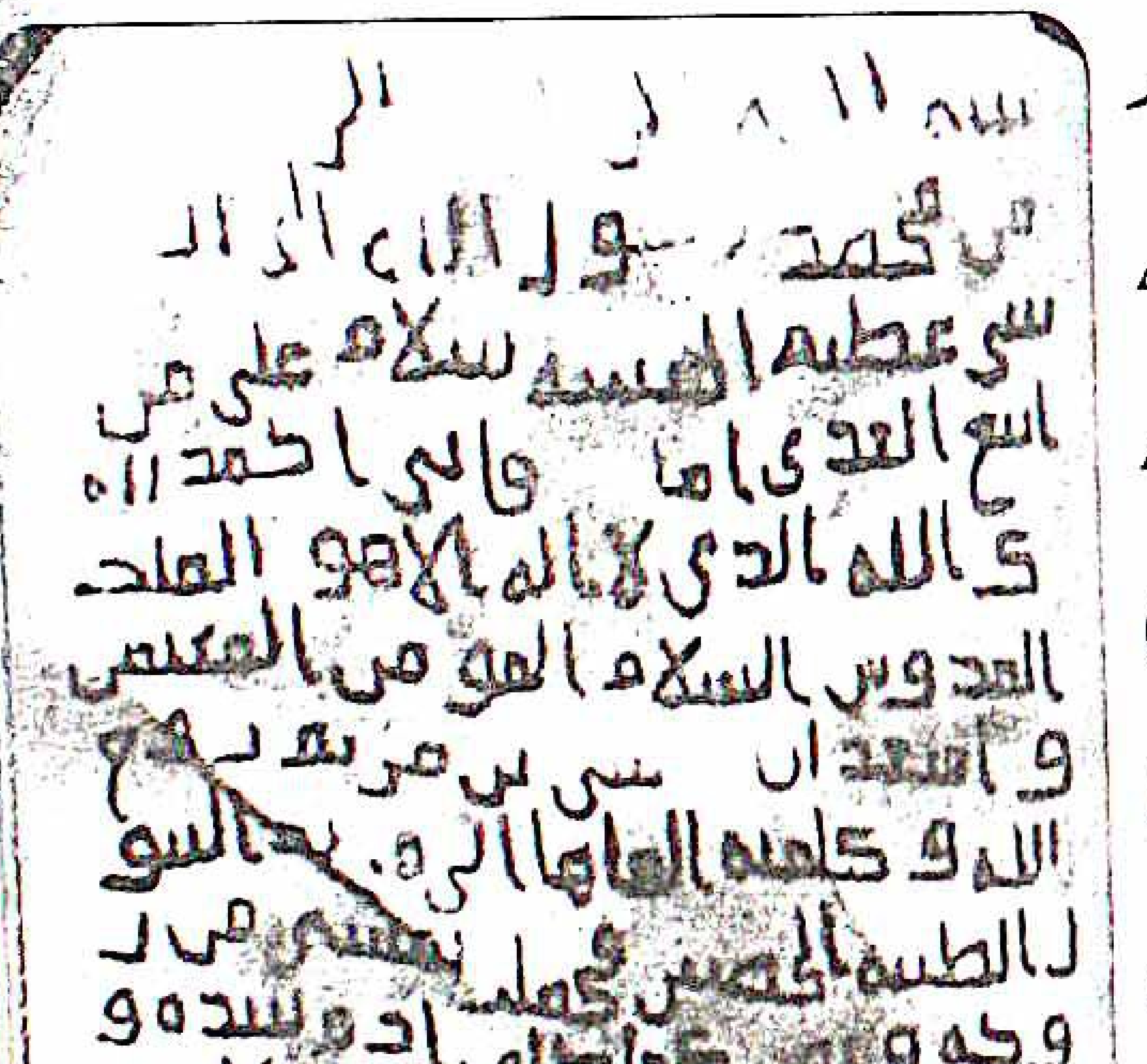

نجاشی بادشاہ کے نام حضور ﷺ کی طرف سے بھیجا گیا خط

(حوالہ: مستدرک حاکم: ۲/۶۲۳)

Marfat.com

8 قیصر روم کے نام پیارے نبی ﷺ کا پیغام

پیارے بچو! قیصر روم کو خط پہنچانے کے لیے حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ بن خلیفہ کلبی کا انتخاب ہوا۔

حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ نے یہ خط مبارک بصریٰ کے حاکم کو پہنچایا اور اس نے قیصر روم تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ قیصر روم ہرقل نے نامہ مبارک پڑھا اور روم کے بڑے بڑے امراء کو حمص میں واقع اپنے دربار میں طلب کیا اور ان سے کہا ''کیا تم رشد وفلاح چاہتے ہو تاکہ تمہارا ملک باقی رہے' کیا تم اس عربی نبی کی پیروی کرو گے؟'' یہ سن کر تمام امرا چراغ پا ہو گئے اور انہوں نے صلیبیں بند کر لیں۔ ہرقل کو اپنی جان اور سلطنت خطرے میں نظر آنے لگی، تو اس نے امرا کو یقین دلایا کہ میں تو تمہاری آزمائش کر رہا تھا، تم اپنے دین میں کتنے پکے ہو۔

ان دنوں ابوسفیان تجارت کے سلسلے میں شام میں موجود تھا، ان کو اور کچھ دیگر عرب شہریوں کو قیصر کے دربار میں پیش کیا گیا، قیصر نے اس سے اسلام کی تعلیمات' رسول اکرم ﷺ کے حسب ونسب' سیرت واخلاق اور آپ ﷺ کے پیروکاروں کے بارے میں کچھ سوالات کیے۔ ابوسفیان مجلس میں اپنے قریب ہی دیگر عرب باشندوں کی موجودگی کی وجہ سے اپنی اسلام دشمنی کے باوجود کوئی غلط بیانی نہ کر سکا، اور انہوں نے سارے سوالات کے درست جوابات دیئے۔ یہ جوابات سن کر قیصر کو اللہ کے رسول کی سچائی کا یقین ہو گیا۔

اس نے ابوسفیان سے کہا: ''اگر تمہارے جوابات صحیح ہیں تو وہ وقت آنے والا ہے کہ جب میرے پایہ تخت تک ان کا قبضہ ہو جائے گا، مجھے معلوم تھا کہ ایک رسول آنے والا ہے لیکن یہ خیال نہ تھا کہ ان کا ظہور عرب میں ہوگا۔''

قیصر نے اللہ کے نبی ﷺ کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا: ''اگر میں وہاں جا سکتا تو ان کی خدمت میں حاضر ہوتا۔''

Marfat.com

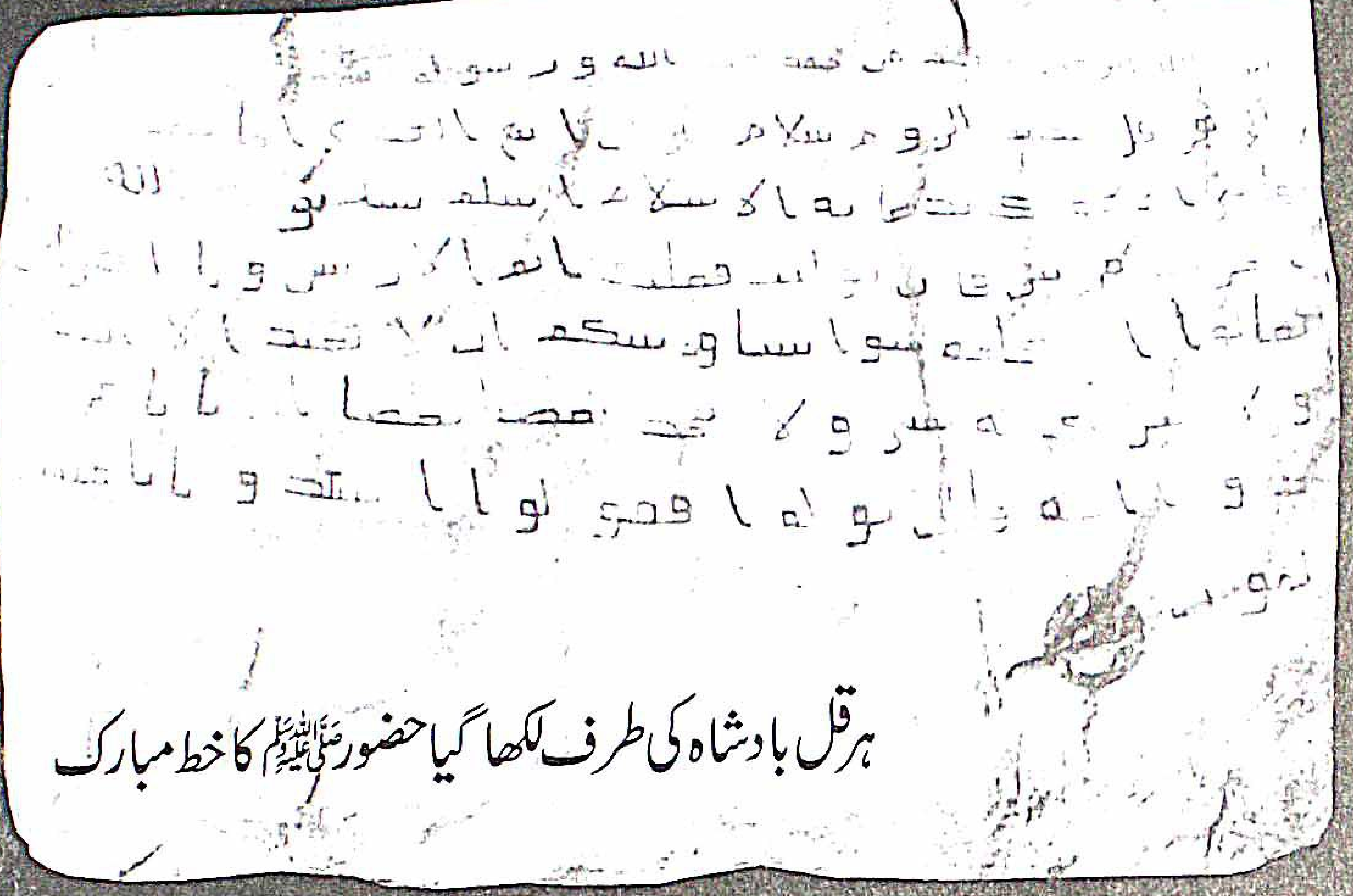

ہرقل بادشاہ کی طرف لکھا گیا حضور ﷺ کا خط مبارک

قیصر کے ان خیالات کو سن کر اس کے درباری بڑے برہم ہوئے، ان لوگوں نے دین اسلام کی دعوت سے بیزاری کا اظہار کر دیا۔ قیصر دل سے دین حق کی سچائی کا اعتراف کر چکا تھا لیکن اقتدار سے محرومی کے خوف نے اسے اسلام قبول کرنے اور دونوں جہانوں کی بھلائی سے محروم کر دیا۔ (حوالہ: صحیح بخاری، حدیث ۲۹۴۰، ۴۵۵۳ ملخص)

جن بادشاہوں نے اسلام قبول کر لیا ان کے ملکوں میں تو اسلام پھیلا ہی مگر جن بادشاہوں نے اسلام قبول نہیں کیا ان ملکوں میں بھی اسلام کا چرچا ضرور ہو گیا اور تبلیغی خطوط بھیجنے سے رسول اللہ ﷺ کا مقصد یہی تھا۔ رسول اللہ نے دین حق کا پیغام دور دور تک پہنچانے کے لیے اور بھی خطوط اور مراسلات بادشاہوں، حاکموں، رؤسا اور امرا کو بھجوائے جن کی تعداد ڈھائی سو سے زیادہ ہے۔ دنیا کے تمام بانیان مذاہب میں یہ امتیاز رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے، کہ آپ ﷺ کے کم از کم چالیس خطوط اصل حالت میں موجود ہیں۔

Marfat.com

فصل نمبر:16

غزوۂ خیبر (محرم الحرام، 7ہجری)

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے حدیبیہ میں بیعت رضوان والے صحابہؓ کو ''فتح قریب'' اور بہت سی غنیمتوں کی خوشخبری عطا فرمائی۔ فتوحات اور غنیمتوں کے اس مبارک سلسلے کا آغاز فتح خیبر سے ہوا۔

مدینہ منورہ سے تبوک کی طرف جاتے ہوئے تقریباً ۲۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر خیبر واقع ہے۔ خیبر کا علاقہ دو حصوں میں تھا۔ ایک حصے میں تین قلعوں حصن ناعم، حصن صعب بن معاذ اور حصن زبیر پر مشتمل علاقہ ''نطاۃ'' تھا اور دو قلعوں حصن ابی اور حصن نزار پر مشتمل علاقہ ''شق'' کہلاتا تھا، خیبر کے دوسرے حصے کو ''کتیبہ'' کہا جاتا تھا، جس میں تین قلعے حصن قموص، حصن وطیح اور حصن سلالم تھے۔

یہ شہر عرب میں یہودیوں کی طاقت کا سب سے بڑا مرکز تھا، یہودی اسلام کے دشمن تھے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ بنو قینقاع انہی کا ایک قبیلہ تھا' جو مدینے میں رہتا تھا، اس قبیلے نے بے گناہ مسلمانوں کو قتل کیا۔ ایک اور یہودی قبیلے بنو نضیر نے رسول اکرم ﷺ کے قتل کی خفیہ سازش کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حفاظت فرمائی، اس جرم کی پاداش میں ان یہودیوں کو جلاوطن کر دیا گیا اور وہ خیبر میں جا بسے۔ غزوہ احزاب کے موقع پر یہودی قبیلے بنو قریظہ کی اسلام دشمنی اور بدعہدی نے مسلمانوں کو بڑی مشکل میں ڈال دیا تھا۔ خیبر کے قریب ایک اور قبیلہ بنو غطفان بھی آباد تھا، وہ قبیلہ ان یہودیوں کا اسلام دشمنی میں حلیف تھا۔ غزوہ احزاب میں مدینہ پر حملہ آوروں میں یہ قبیلہ بھی شامل تھا۔ اس طرح اللہ کے دین کے یہ سب دشمن خیبر میں جمع ہو گئے، ان کے پاس سامان جنگ بھی تھا اور مضبوط قلعے بھی۔

Marfat.com

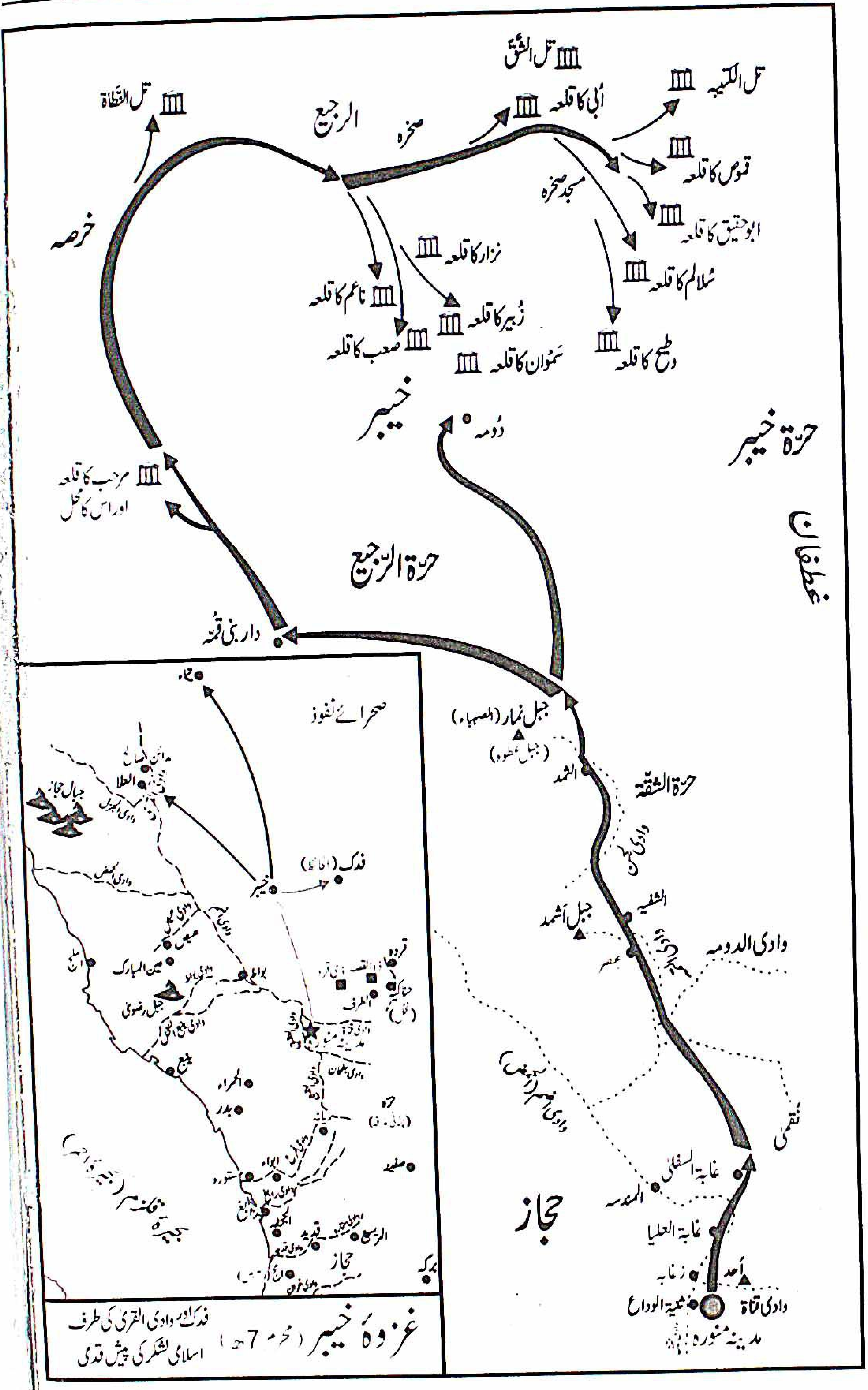

غزوۂ خیبر (محرم 7ھ)

فدک اور وادی القریٰ کی طرف اسلامی لشکر کی پیش قدمی

Marfat.com

خیبر کی طرف روانگی

پیارے بچو! خیبر میں رہنے والے یہودی اور دیگر اسلام دشمن لوگ مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے تھے اور مدینے پر حملے کی تیاریوں میں لگے رہتے تھے۔ چنانچہ 6ھ کے آخر میں خیبر سے یہودیوں کا ایک بڑا لشکر مدینے پر حملہ کرنے کے لیے تیار تھا ،رسول اکرم ﷺ بھی ان حالات سے باخبر تھے۔

ان اسلام دشمنوں سے نپٹنے کے لیے رسول اللہ ﷺ 7ھ میں تقریباً چودہ سو مسلمانوں کو ساتھ لیکر خیبر کی طرف روانہ ہوئے ،قبیلہ بنو غطفان نے جب مسلمانوں کا لشکر دیکھا تو وہ اپنے گھروں کو خطرے میں دیکھ کر تیاری کے باوجود واپس چلے گئے، رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں اسلامی لشکر نے اپنی پیش قدمی جاری رکھی۔

حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کا شوقِ شہادت

پیارے بچو! دوران سفر رات کے وقت عامر بن اکوع رض حدی خوانی کررہے تھے،اور جوش میں آکر اشعار پڑھ رہے تھے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے پوچھا: ''یہ حدی خوان کون ہے؟''لوگو نے بتایا: ''عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یرحمه الله'' رسول اللہ ﷺ جب کبھی کسی خاص کے لیے دعائے مغفرت فرماتے ، وہ شخص ضرور شہید ہوتا۔ اسی بناء پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یا نبی اللہ! (ﷺ) ان کے لیے تو جنت واجب ہوگئی ،کاش آپ ﷺ عامر کی شجاعت سے مزید ہمیں چندروز استفادہ کرنے دیتے۔''

پھر لڑائی کے دوران حضرت عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار پلٹ کر انہی کو آ لگی ، زخمی ہوئے ، اور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوگئے ، کچھ لوگوں کو ان کی شہادت میں شک وشبہ ہوا کہ یہ تو خود ہی اپنی تلوار سے زخمی ہوئے ۔آپ ﷺ نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ کے لیے دگنے اجر کا اعلان فرمایا، ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (صحیح بخاری ، سیرت ابن هشام)

Marfat.com

غزوۂ خیبر میں عورتوں کی شرکت

پیارے بچو! اس جنگ میں مریضوں کی تیمارداری، زخمیوں کی مرہم پٹی، انہیں پانی پلانے اور دوران جنگ کھانا تیار کرنے وغیرہ کے لیے بیس مسلمان عورتیں بھی لشکر اسلام کے ہمراہ تھیں۔

خیبر پر حملہ

پیارے بچو! جب آپ ﷺ خیبر کی طرف بڑھے تو آپ ﷺ نے دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کیا اور اس کے اور اس کے رہنے والوں کے شر سے پناہ چاہی۔ رات کے وقت اسلامی لشکر خیبر جا پہنچا۔ اس وقت اہل خیبر بے خبری کی نیند سو رہے تھے۔ رسول اکرم ﷺ کا طریقہ جنگ یہ تھا کہ رات کو دشمن پر حملہ نہ فرماتے تھے، حملہ کرتے تو صبح کے وقت حملہ کرتے تھے۔ مسلمانوں نے آپ ﷺ کی امامت میں صبح سویرے فجر ادا کی اور شہر کی طرف بڑھے۔ اہل خیبر اپنی کھیتی باڑی کے لیے نکل رہے تھے کہ لشکر اسلام کو اچانک اپنے سروں پر دیکھ کر شہر کی طرف دوڑے اور شور مچا دیا کہ محمد (ﷺ) مجاہدین کے ساتھ آ پہنچے ہیں۔

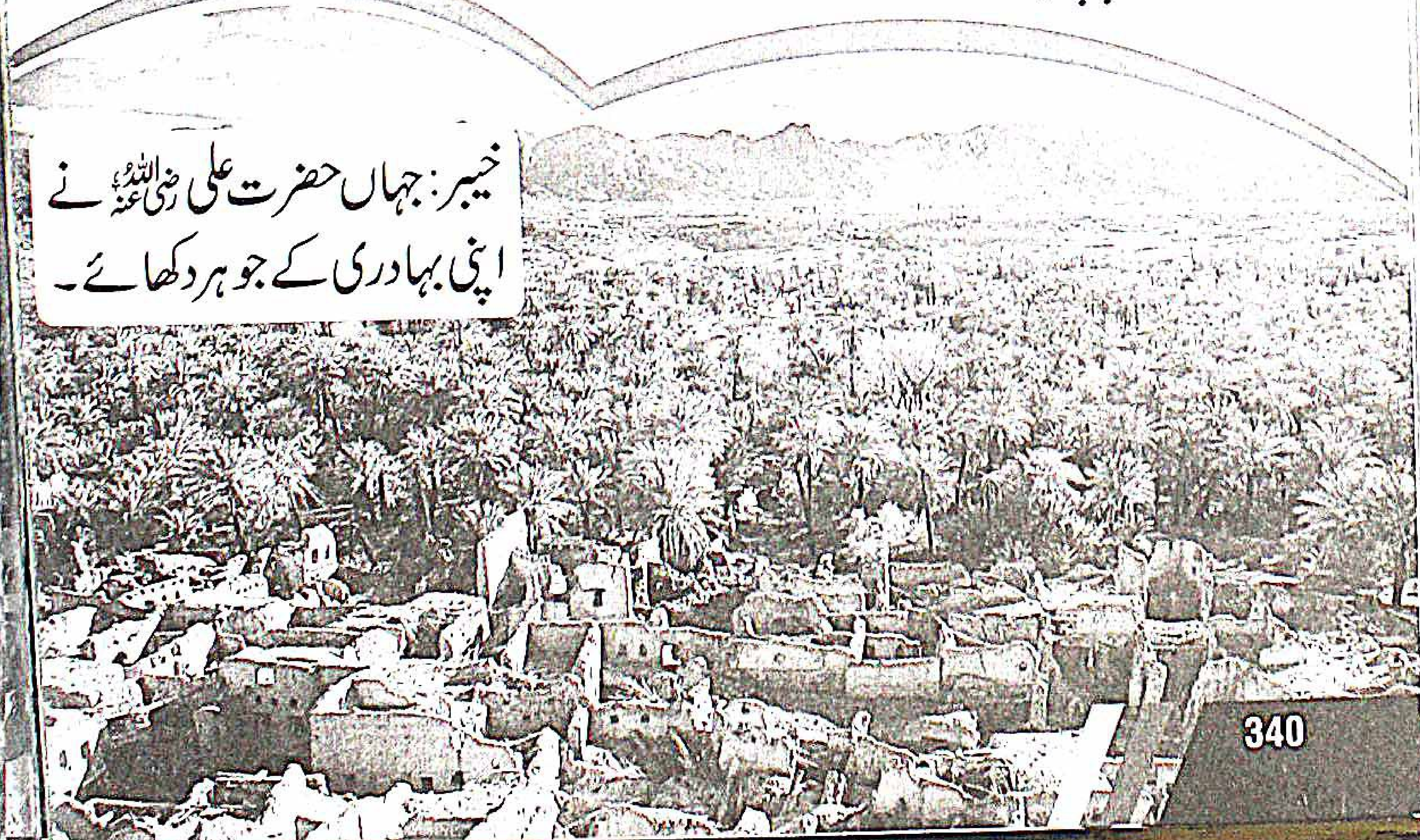

خیبر: جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔

Marfat.com

شیرِ خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور قلعہ قموص کی فتح

پیارے بچو! یہودیوں کے آٹھ قلعے تھے۔ انہوں نے اپنا سامانِ رسد قلعہ ناعم میں جمع کر رکھا تھا، مسلمانوں نے سب سے پہلے قلعہ ناعم پر حملہ کیا اور اسے آسانی سے فتح کر لیا، اس کے بعد چھوٹے بڑے قلعے فتح ہوتے چلے گئے۔

یہودیوں کا سب سے بڑا قلعہ قموص تھا۔ یہود کے سردار مرحب جسے اپنی بہادری پر بڑا ناز تھا' وہ اسی قلعے میں تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یکے بعد دیگر اس قلعے پر حملہ آور ہوئے مگر یہ قلعہ فتح نہ ہو سکا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں کل جھنڈا ایک ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں۔"

صبح ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہر ایک کی آرزو تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جھنڈا اسے عطا کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علی بن ابی طالب کہاں ہے؟"

صحابہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔"

قلعہ قموص: خیبر کا سب سے مستحکم قلعہ جس کے فتح ہوتے ہی پورا خیبر فتح ہو گیا۔

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کا لعاب دہن، نسخہ شفا

پیارے بچو! آپ ﷺ کے لعاب دہن اور دعا کی برکت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کی تکلیف جاتی رہی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے انہیں پرچم عطا کیا اور فرمایا: ”سکون سے جاؤ اور ان کے میدان میں اترو، پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا، تمہارے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اگر ایک آدمی کو بھی ہدایت بخش دے، تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔“ (حوالہ: صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوہ خیبر: ۴۲۱۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ قلعے کے سامنے پہنچے اور یہودیوں کو اسلام کی دعوت دی۔ یہود نے اسلام کی دعوت ٹھکرادی اور اپنے سردار مرحب کی قیادت میں لڑنے پر تیار ہو گئے، مرحب اپنی تلوار لہراتا ہوا فخر وغرور کے ساتھ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھا: ”خیبر جانتا ہے میں مرحب ہوں، بہادر، دلیر اور تجربہ کار ہوں۔“

مرحب کے مقابلے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے: ”میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے۔“ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر پہلی ہی ایسی کاری ضرب لگائی کہ وہ وہیں ڈھیر ہو گیا، مرحب کے قتل ہو جانے کے بعد یہودیوں کے حوصلے پست ہو گئے اور قموص کا قلعہ فتح ہو گیا۔ اس غزوہ میں ترانوے (93) یہودی مارے گئے اور بیس (20) مسلمان شہید ہوئے۔

قلعہ قموص سے کچھ پہلے ایک مسجد ہے، جس کا نام مسجد علی رضی اللہ عنہ ہے، مشہور ہے کہ مرحب پہلوان اس جگہ قتل ہوا، چونکہ مرحب پہلوان کی ہلاکت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوئی، اس لیے یہ مسجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام سے منسوب کی گئی۔

قلعہ قموص کے معرکے میں یہودیوں کی کمر ٹوٹ چکی تھی مگر اس کے باوجود مختلف قلعوں میں پناہ لے کر مسلمان کے مقابلے کی کوشش کرتے رہے، لیکن مسلمانوں نے کہیں بھی

Marfat.com

یہودیوں کے قدم جمنے نہ دیے۔ حضور اکرم ﷺ نے کَتیبہ کے علاقے کا محاصرہ کرلیا، چودہ روز کے محاصرے کے بعد دشمن بے بس ہوگیا۔ پھر اس بات پر معاہدہ ہوا کہ یہ لوگ اپنے باغات، زمینیں اور مال چھوڑ کر مختصر سامان کے ساتھ اپنے بال بچوں کو لے کر خیبر سے نکل جائیں گے۔ بالآخر یہودیوں نے پورے طور پر مسلمانوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور کچھ قلعے جنگ کیے بغیر فتح ہوگئے۔

غزوۂ خیبر کا مالِ غنیمت

پیارے بچو! مسلمانوں کو غزوہ خیبر میں بہت زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ہم لوگ آسودہ نہ ہوئے تھے یہاں تک کہ ہم نے خیبر فتح کیا۔'' فتح کے بعد یہودیوں نے رسول اکرم ﷺ سے درخواست کی ''آپ ہمیں سرزمین پر رہنے دیں۔ ہم زمین، باغات اور کھیتوں کی دیکھ بھال کریں گے۔'' رسول اللہ ﷺ نے یہود کی اس بات کو منظور فرمایا اور طے کردیا کہ کھیتوں اور پھلوں کی آدھی پیداوار یہود کو ملے گی۔

(حوالہ: صحیح ابن حبان حدیث: ۵۱۹۹)

قلعہ قموص کے نیچے بعد میں بنائی گئی مسجد علی کا محراب، اس مقام پر حضرت علی نے مرحب کو قتل کیا تھا۔

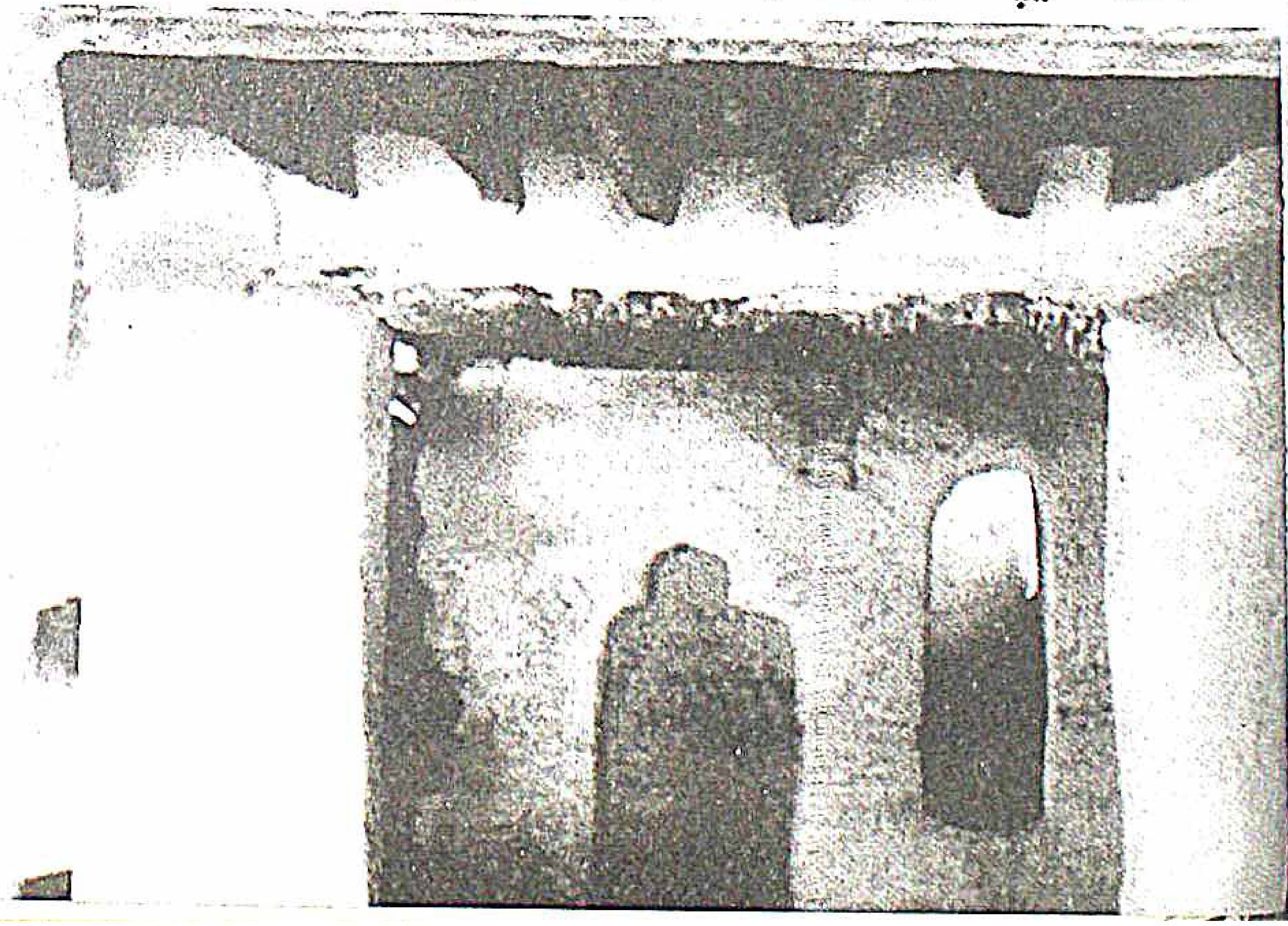

Marfat.com

مقام صہباء میں صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

پیارے بچو! سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنو نضیر کے سردار حیُ بن اخطب کی بیٹی اور قلعہ قموص کے سردار کنانہ کی بیوی تھیں، جنگی قیدی کی حیثیت سے گرفتار ہوئیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ سردار کی بیٹی ہے، اس لیے ان کو کسی اور کی کنیز بنانے کے بجائے، آپ ﷺ اپنی کنیز بنالیں، آپ ﷺ نے ان کو اختیار دیا کہ اپنے دین پر رہیں، یا اسلام قبول کریں، انہوں نے اسلام قبول کیا، پھر فرمایا: ''اگر چاہو تو تمہیں آزاد کر کے تمہارے خاندان کے پاس بھیج دیا جائے، اگر چاہو تو میں تمہیں آزاد کر کے تم سے نکاح کرلوں۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے دوسری صورت پسند کر کے اُم المومنین رضی اللہ عنہا ہونے کا شرف حاصل کیا۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ مقام صہباء میں تین دن رہے، اسی جگہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی، اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں آپ ﷺ کے لیے آراستہ کیا، دعوت ولیمہ بھی ہوا، ولیمہ کیا تھا؟ چمڑے کا دسترخوان بچھا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس، جو کچھ ہے وہ لے آئے۔'' کوئی کھجور، کوئی پنیر، کوئی ستو، کوئی گھی لایا سب نے مل بیٹھ کر کھایا اور نبی رحمت ﷺ کا ولیمہ ہوگیا۔ (حوالہ: صحیح بخاری، کتاب المغازی حدیث ۴۲۱)

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے چہرہ پہ سبز نشان دیکھا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ سبز نشان؟'' سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ خیبر میں آپ ﷺ کی آمد سے قبل میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک چاند یثرب سے نکل کر میری گود میں آ گرا، میں نے یہ خواب اپنے شوہر کو سنایا، اس نے زور سے میرے چہرہ پہ طمانچہ مارا کہ تو شاہ یثرب کی بیوی بننے کے خواب دیکھ رہی ہے، یہ نشان اسی کا اثر ہے۔

(حوالہ: صحیح بخاری، صحیح ابن حبان حدیث ۵۱۹۹ و دلائل النبوہ ۴/۲۳۰)

Marfat.com

غزوۂ خیبر کے معجزات

جب بکری کی دستی بول اٹھی

پیارے بچو! سن ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقعے پر مرحب کی بہن، زینب بنت حارث' جو کہ سلام بن مشکم کی یہودی بیوی تھی نے ہمارے پیارے رسول ﷺ کو بھنی ہوئی بکری کا زہریلا گوشت ہدیہ میں پیش کیا اور اس نے لوگوں سے پوچھا کہ "آپ ﷺ کو کون سا گوشت زیادہ پسند ہے؟" لوگوں نے بتایا کہ دستی کا' تو اس نے دستی میں زیادہ زہر ملا دیا۔ جب آپ ﷺ نے اس میں سے نوچ کر ایک لقمہ لیا تو دستی نے آپ ﷺ کو بتا دیا کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے' آپ ﷺ نے وہ لقمہ پھینک دیا' پھر ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جتنے بھی یہودی یہاں ہیں سب کو اکٹھا کرو" وہ سب اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: "تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟"

" انہوں نے کہا: "ہاں!"

آپ ﷺ فرمایا: "کس چیز نے تمہیں اس بات پر آمادہ کیا؟"

انہوں نے کہا: "ہمارا ارادہ یہ تھا کہ اگر آپ ﷺ (نعوذ باللہ) جھوٹے ہوئے تو ہم آپ ﷺ سے راحت پا جائیں گے اور اگر آپ ﷺ نبی ہوئے تو گوشت آپ ﷺ کو نقصان نہیں دے گا۔" تاہم آپ ﷺ نے، زینب بنت حارث کو معاف کر دیا۔

(حوالہ: صحیح مسلم، کتاب السلام، باب السم حدیث: ۲۱۹۰)

بکریوں کا اپنے مالک کے پاس واپس چلے جانا

پیارے بچو! غزوہ خیبر ۷ ھ کے موقعے پر جب مسلمانوں نے خیبر پر چڑھائی کر کے اسے گھیرے میں لے لیا تو لڑائی کے دوران ایک کافر آ کر مسلمان ہو گیا۔ ان کا نام اسود راعی تھا۔ یہ شخص خیبر والوں کی بکریاں چرا رہا تھا۔

Marfat.com

اس نے عرض کیا: "یارسول اللہ ﷺ! ان بکریوں کا اب کیا کروں؟"

ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو ان کے منہ پر کنکریاں مار کر چھوڑ دے، یہ اپنے اپنے مالکوں کے پاس پہنچ جائیں گی۔"

چنانچہ اس نومسلم صحابی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ بکریاں اپنے مالکوں کے پاس خود بخود واپس پہنچ گئیں، اس طرح امانت بھی ادا ہوگئی۔

پھر یہ جہاد میں مشغول ہوگئے، اچانک ایک پتھر ان کو آ لگا جس سے یہ شہید ہوگئے آپ ﷺ نے ان کو دیکھتے ہی منہ پھیر لیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے وجہ پوچھی تو بتایا: "اس وقت ان کے پاس بڑی بڑی آنکھوں والی دو حوریں ہیں، جو ان کی بیویاں ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے چہرے کو حسین بنا دیا ہے اور جسم کو خوشبو سے معطر کر دیا ہے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کا ذکر کرتے ہوئے کہتے تھے کہ یہ وہ جنتی ہے جس نے اللہ کے لیے کوئی نماز نہیں پڑھی، لیکن سیدھا جنت میں پہنچا ہے۔ (سیرت ابن ھشام)

جب دو بکریوں کا گوشت پورے لشکر کے لیے کافی رہا

پیارے بچو! سن ۷ ہجری میں غزوہ خیبر کے دوران صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو شدید بھوک محسوس ہوئی۔ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا۔ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے دو بکریوں کو ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ دو بکریاں ذبح کی گئیں۔ ان کا گوشت سارے لشکر میں تقسیم کر دیا گیا۔ پورے لشکر نے وہ گوشت خوب سیر ہو کر کھایا۔ یہ لشکر سولہ سو (۱۶۰۰) افراد پر مشتمل تھا۔

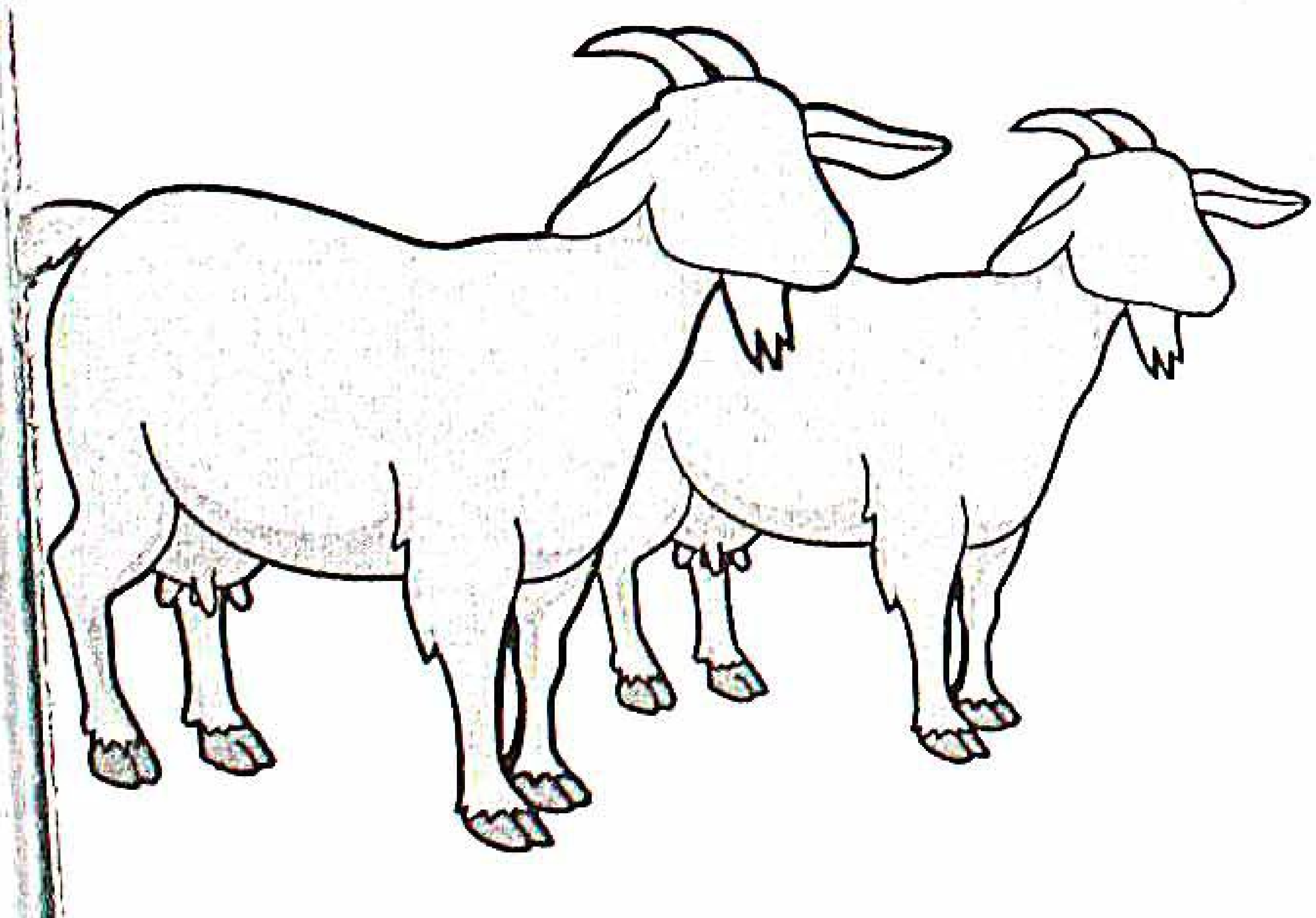

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ سے یعفور نامی بے زبان جانور کی درخواست

پیارے بچو! محرم ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر پیش آیا' خیبر فتح ہوا اور بہت سارا مال غنیمت مسلمانوں کے حصے میں آیا۔ اس میں جانور بھی آئے جن میں گدھے بھی شامل تھے۔ ''یعفور'' نامی گدھا بھی ان میں شامل تھا۔

یعفور نے آپ ﷺ درخواست کی اور کہا: ''یارسول اللہ ﷺ' آپ ﷺ نبیوں میں آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں' اور میں اپنی نسل میں آخری ہوں۔ میرے باپ، دادا اور پردادا پر نبیوں نے سواری کی۔ آپ ﷺ مجھے اپنی سواری کے پسند فرمالیں''

آپ ﷺ نے اسے اپنے حصے میں لے لیا۔ آپ ﷺ اس پر سواری فرماتے تھے۔

پیارے بچو! یعفور اور بھی کئی کام کیا کرتا تھا۔ کبھی آپ ﷺ کو کسی کو بلانا ہوتا تھا اور موقعے پر خادم نہیں ہے' تو آپ ﷺ یعفور سے فرماتے: ''جاؤ' ابوبکر' کو بلالاؤ''

یعفور دوڑ لگاتے ہوئے جاتا اور سیدھا حضرت ابوبکر کے دروازے پر ٹکر مارتا' جس سے حضرت ابوبکر سمجھ جاتے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلایا ہے۔

جس دن آپ ﷺ نے دنیا سے پردہ فرمایا وہ مدینے میں دیوانہ وار روتا تھا' چیختا تھا' اور اسے اس وقت تک صبر نہ آیا جب تک وہ موت سے ہمکنار نہیں ہو گیا۔ (از طارق جمیل/اللہ کو منالو)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے دو گدھوں پر سواری فرمائی' جن کے نام عفیر اور یعفور ہیں۔

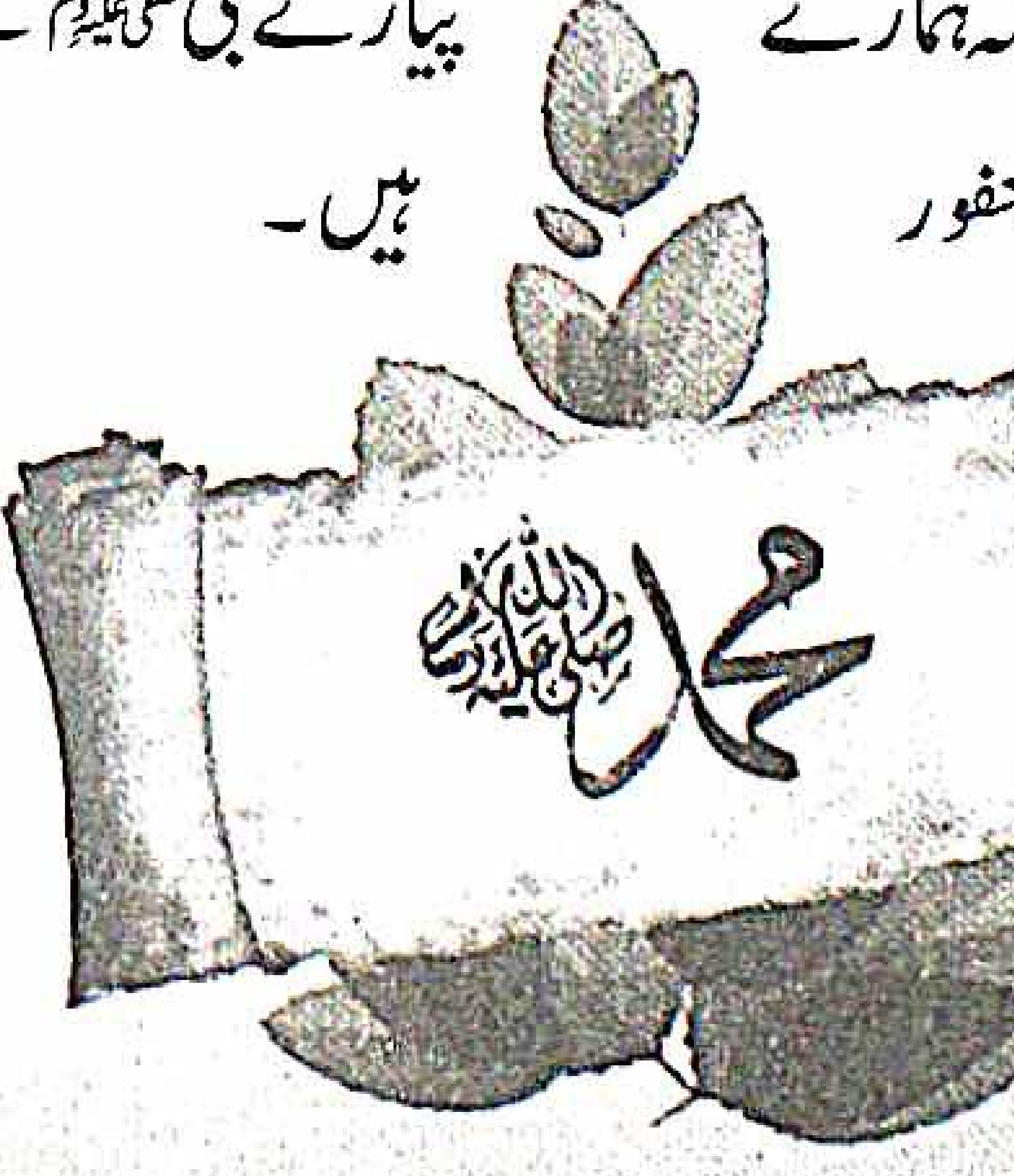

Marfat.com

فصل نمبر: 17

غزوۂ ذات الرقاع: (سن 7 ہجری)

پیارے بچو! غزوۂ ذات الرقاع' غزوۂ خیبر کے بعد ہوا۔ اس غزوے کو غزوۂ بنو محارب' غزوۂ بنو ثعلبہ' غزوہ صلوٰۃ الخوف' غزوۃ الاعاجیب بھی کہا جاتا ہے۔ اس غزوے میں ۴۰۰ صحابہ شریک تھے۔ بنو ثعلبہ اور بنو محارب مقابلے پر نہیں آئے اور بھاگ گئے۔ چونکہ مسلمانوں کو دشمنوں سے اندیشہ تھا اس لیے ہمارے پیارے رسول اللہ نے نمازِ خوف پڑھائی اور یہ عصر کی نماز تھی۔

اس غزوے کے کئی نام ہیں۔ ''رقاع'' چیتھڑوں کو کہتے ہیں، اس غزوہ میں چلتے چلتے صحابہؓ کے پاؤں پھٹ گئے، پاؤں پر کپڑوں کو چیتھڑے لپیٹ لیے، تو رقاع نام پڑ گیا۔ اس کو غزوہ اعاجب بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں بہت سے عجیب و غریب واقعات پیش آئے۔ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ سے چلے، غطفان کے علاقے ''النخل'' میں جا کے ڈیرہ ڈالا، وہاں صرف ان کی عورتیں ملیں، آپ ﷺ نے ان کو قید کر لیا، مرد اور لڑنے والے اردگرد کے پہاڑوں میں جا چھپے۔ (حوالہ: صحیح بخاری کتاب صلوۃ الخوف حدیث ۴۱۲۷ تا ۴۱۳۳)

ذات الرقاع کے عجیب و غریب واقعات

پیارے بچو!

① ایک صحابی رضی اللہ عنہ پرندے کا چھوٹا سا بچہ پکڑ کر لے آئے، اس وقت بچے کی ماں آ کر اس صحابی رضی اللہ عنہ کے آگے گر گئی، ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں اس بچے سے اس کی ماں کی محبت پر تعجب ہو رہا ہے، ؟ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پہ اس سے کئی گناہ زیادہ مہربان ہے۔''

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سیرت

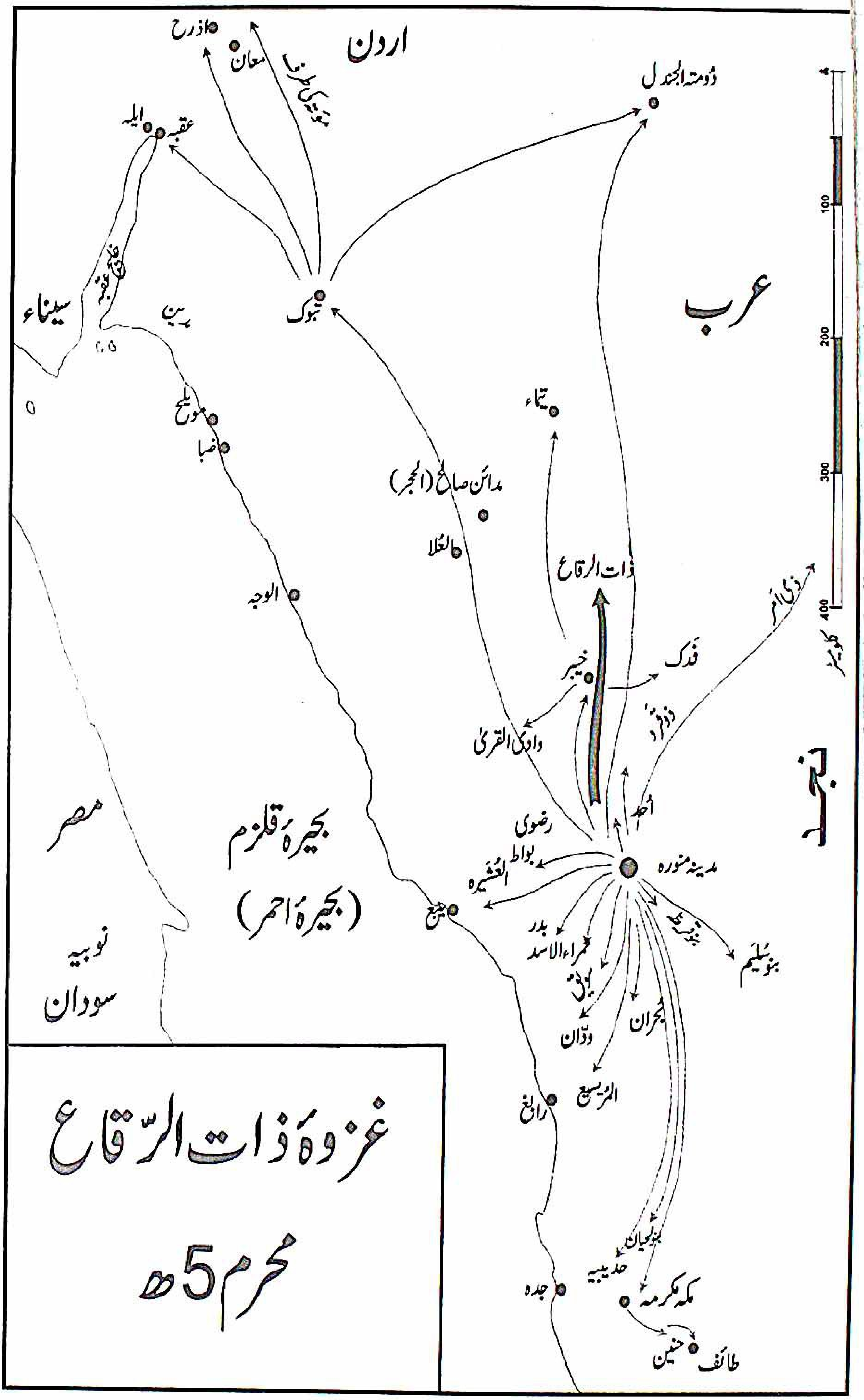

Marfat.com

② حرہ واقم میں ایک بدوی عورت اپنا بچہ لے آئی کہ اس پر شیطان کا غلبہ ہے، آپ ﷺ نے اس کا منہ کھولا اور اپنا لعاب دہن ڈالا اور فرمایا: ''اے اللہ کے دشمن! میں اللہ کا رسول ہوں۔'' پھر عورت سے فرمایا: ''اپنا بچہ لے جاؤ، یہ بالکل ٹھیک ہوگیا۔'' واپسی پر جب آپ ﷺ اس جگہ پہنچے تو یہی عورت دودھ، بکری وغیرہ تحفہ کے طور پر لائی۔

③ حرہ واقم سے آگے چلے تو ایک اونٹ نے آکر آپ ﷺ سے شکایت کی، کہ میرا مالک مجھ سے بہت عرصہ مشقت، کھیتی باڑی کا کام لیتا رہا اب مجھے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جاؤ اس اونٹ کے ساتھ، یہ اپنے مالک کی نشاندہی کرے گا، تم اسے لے آؤ؟'' وہ آیا تو آپ ﷺ نے اس کو تنبیہ کی۔

④ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جگہ آپ ﷺ قضائے حاجت کرنی تھی، مگر کوئی چھپنے کی جگہ نہ تھی، صرف دو درخت تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ ان سے کہو، دونوں جڑ جائیں۔'' درختوں نے حکم کی تعمیل کی، ہمارے پیارے نبی ﷺ نے قضائے حاجت فرمالی تو پھر وہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہ واپس چلے گئے۔ (المعجم الاوسط / سیرت حلبیہ)

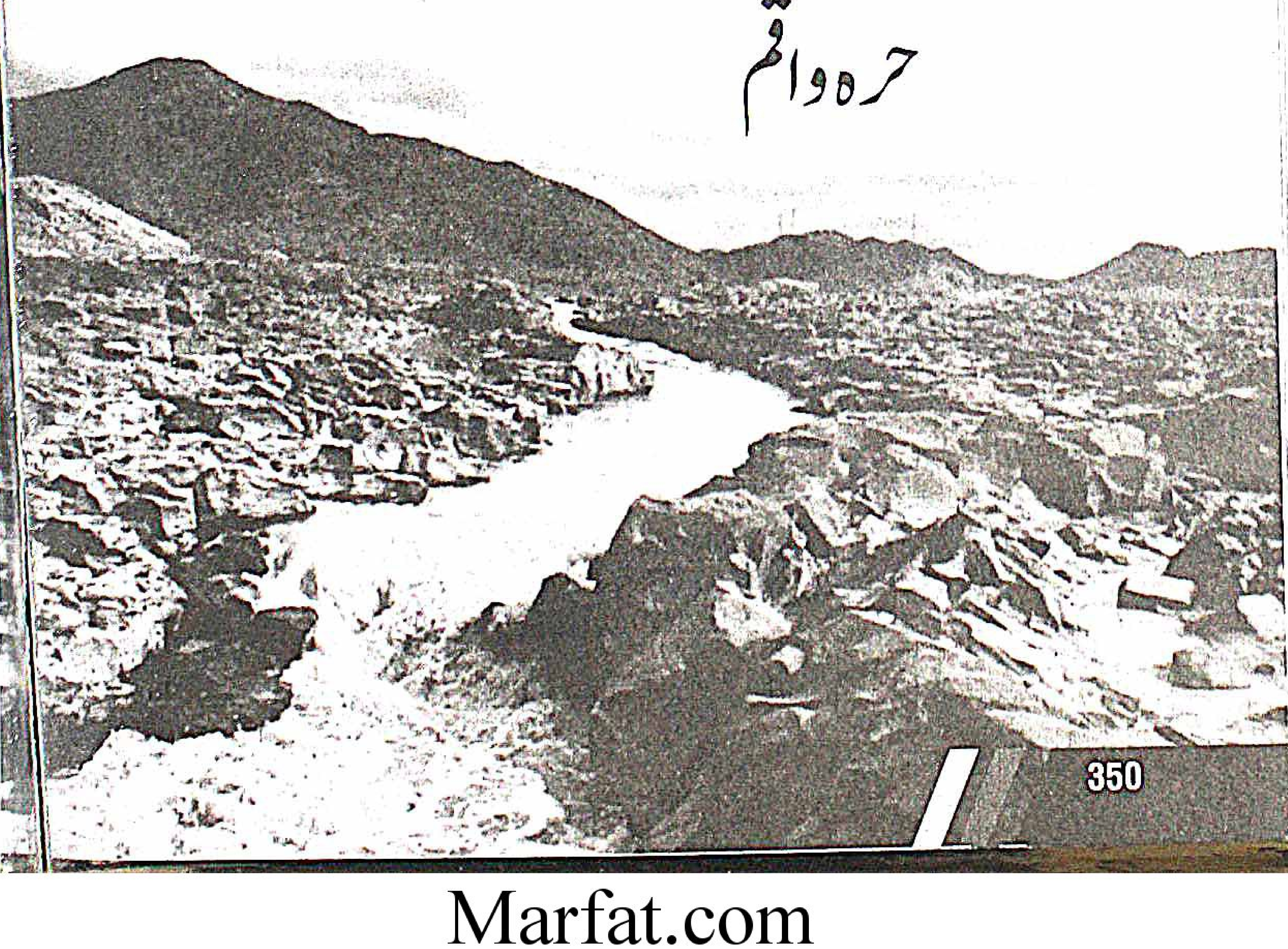

Marfat.com

غزوۂ ذات الرقاع کے معجزات

شتر مرغ کے انڈے

پیارے بچو! سن ۷ ہجری میں غزوۂ ذات الرقاع کے دنوں میں حضرت علبہ بن زید الحارثیؓ نے ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ کو شتر مرغ کے چند انڈے تحفے میں پیش کیے۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے ایک بڑے پیالے میں رکھا جائے۔ چنانچہ وہ ایک بڑے پیالے میں رکھے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھانے کا حکم ہوا۔ چنانچہ سب نے پیٹ بھر کر کھایا۔ مگر انڈے پیالے میں بدستور موجود تھے۔ اُس وقت اُس لشکر میں آٹھ سو کے قریب افراد تھے۔

برتن کا پانی سے لبالب بھر جانا

پیارے بچو! سن ۷ ہجری میں غزوۂ ذات الرقاع پیش آیا۔ اس موقع پر ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا: ''جابر! وضو کا اعلان کرو۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے وضو کا اعلان کر کے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! قافلے میں پانی بالکل نہیں ہے۔'' لشکر میں ایک انصاری تھا جو کہ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ کے لیے ٹھنڈے پانی کا اہتمام کیا کرتا تھا۔

پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس انصاری کے پاس جاؤ اور پانی لے آؤ۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے تو اس کے پاس معمولی سا پانی پایا۔ اگر وہ پانی کسی برتن میں ڈالا جاتا تو وہ برتن کے خشک حصہ میں ہی جذب ہو کر رہ جاتا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے وہ ذرا سا پانی لا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک میں پیش کر دیا۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے اس پر کچھ پڑھا اور حضرت جابرؓ سے کہا: ''جابر! کوئی بڑا تھال منگواؤ۔'' چنانچہ وہ تھال رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے تھال میں اپنی مبارک انگلیاں پھیلا کر رکھ دیں اور فرمایا: ''جابر بسم اللہ پڑھ کر یہ ذرا سا پانی میرے ہاتھ پر ڈالو!'' چنانچہ میں نے بسم اللہ پڑھ کر دست مبارک پر پانی ڈالا تو انگلیوں کے درمیان سے پانی کا فوارہ پھوٹ پڑا اور تھال بھر گیا۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جابر! اعلان کردو جسے پانی کی ضرورت ہو وہ آجائے۔''

چنانچہ سب نے حسب ضرورت استعمال کرلیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے تھال سے ہاتھ اٹھالیا اور وہ تھال پانی سے لبالب بھرا ہوا تھا۔

3 سرداران مکہ کا قبول اسلام

پیارے بچو! صلح حدیبیہ کے بعد ہی مکے کے تین بہادر اور معزز سردار جو رسول اکرم ﷺ کے مقابلے میں کافروں کے لشکر کی سالاری کی خدمت انجام دیتے تھے مسلمان ہوئے۔ یہ سردار خالد رضی اللہ عنہ بن ولید مخزومی، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بن ابی طلحہ ہیں۔

آپ ﷺ کو ان کے اسلام لانے کی بڑی خوشی ہوئی اور آپ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''مجھے تمہاری دانائی سے یہی امید تھی کہ تم بھلائی قبول کر کے رہو گے۔''

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ میرے ان لڑائیوں کے گناہ معاف فرمائے، جن میں آپ ﷺ کے خلاف لڑا ہوں۔'' آپ ﷺ نے جواب دیا: ''اسلام میں داخل ہونے کے بعد سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔'' (نور الیقین)

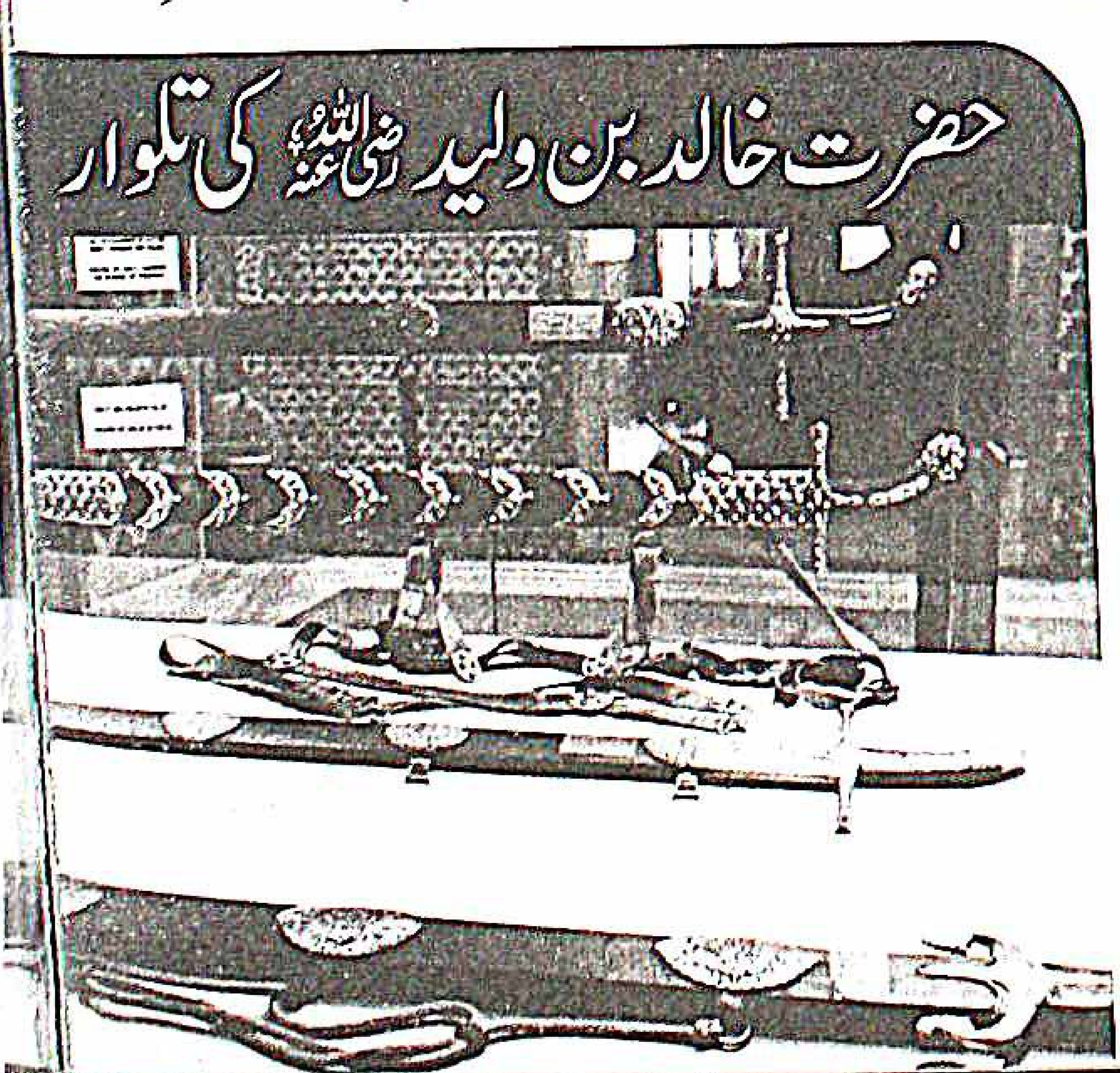
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی تلوار

Marfat.com

اہل فدک کی طرف سے صلح کا پیغام اور مال غنیمت

پیارے بچو! جب آپ ﷺ نے خیبر کو مکمل طور پر فتح کر لیا تو آپ ﷺ فدک گئے اور بعد ازاں وادی قریٰ میں تشریف لے گئے۔ اہل فدک کو پتہ چلا کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے یہود کی جان بخشی کی اور ان سے صلح کر لی تو انہوں نے بھی صلح کا پیغام بھیجا، ہماری بھی جان بخشی کی جائے۔ اور ہم بھی پیداوار کا آدھا دینے کے لیے تیار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور انہیں بتایا کہ اگر وہ مسلمان ہو گئے تو انہیں ان کے مال اور ان کی امان مل جائے گی اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

اس میں چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کوئی لشکر کشی نہیں کی، اس لیے فدک سارا کا سارا آپ ﷺ کے استعمال میں رہا، خیبر کی زمین کی طرح مجاہدین میں تقسیم نہ ہوا، آپ ﷺ فدک کی زمین سے حاصل پیداوار سے اپنے گھر کا خرچہ چلاتے، بنو ہاشم کے چھوٹے بچوں کی پرورش اور بیواؤں کی شادیاں بھی اسی آمدنی سے کرتے، رسول اللہ ﷺ کے جانے بعد حضرات اہل بیت نے آ کر فدک کی زمین کا بطور وراثت مطالبہ کیا تھا، مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر دینے سے انکار کر دیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے، اس میں وراثت نہیں چلتی، البتہ جیسے پہلے اس پیداوار سے اہل بیت کی کفالت ہوتی رہی، اب بھی پیداوار اسی طرح خرچ ہو گی۔

(سیرت حلبیہ)

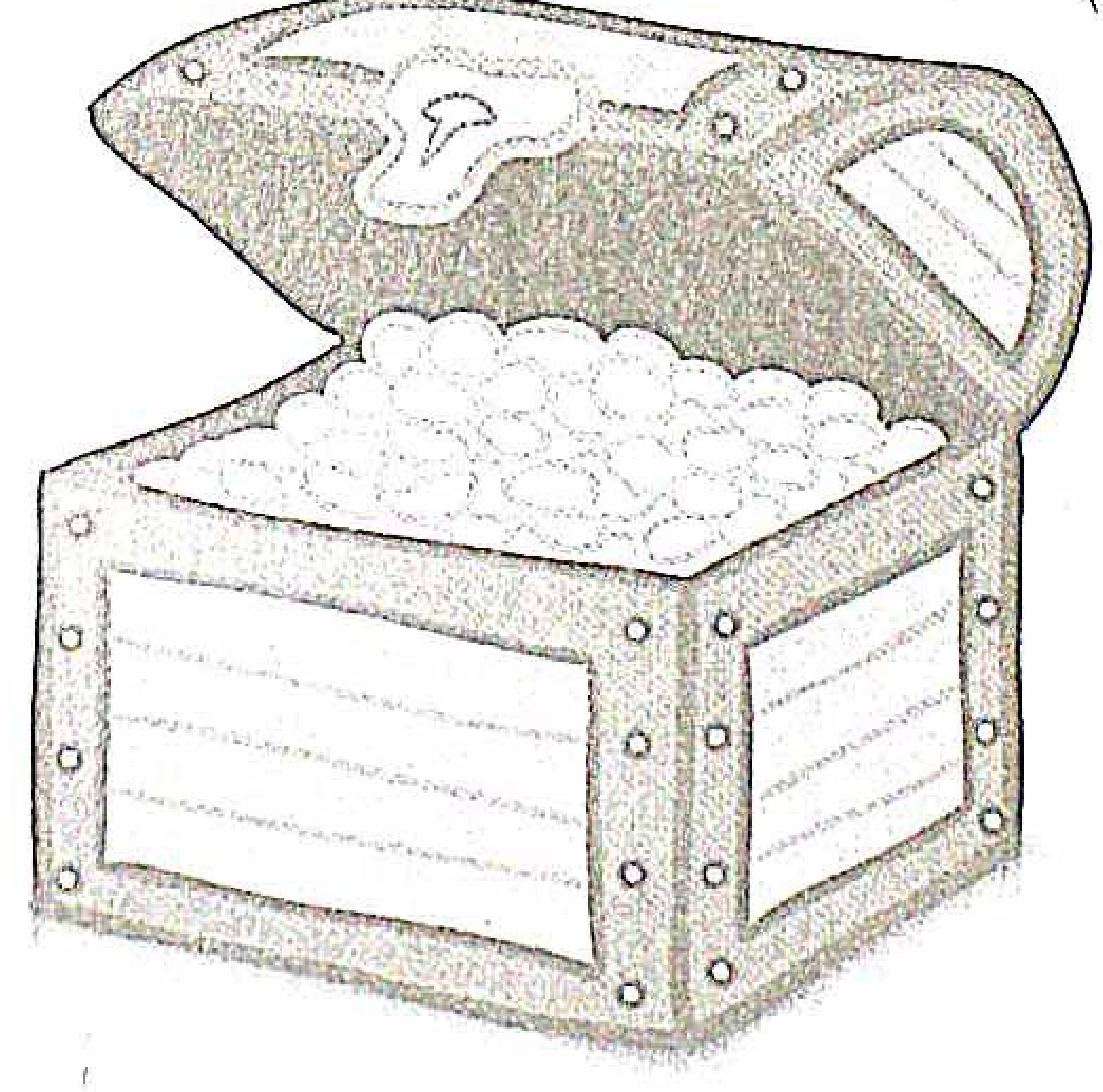

Marfat.com

فصل نمبر:18

وادی القریٰ کی طرف روانگی

پیارے بچو! فدک سے فارغ ہوکر ہمارے پیارے نبی ﷺ وادی قریٰ کی طرف بڑھے۔ یہاں بھی یہود کی آبادی تھی۔آپ ﷺ نے وادی کا محاصرہ کیا، وہ لوگ جنگ کے لیے تیار ہوگئے، پہلے ان میں سے کچھ لوگ انفرادی مقابلہ کے لیے نکلے، مسلمانوں کی طرف سے حضرت زبیر، حضرت علی، حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہم نے ان کا مقابلہ کیا، ایک ایک کرکے ان کے گیارہ آدمی مارے گئے، آپ ﷺ بار بار ان کو اسلام کی دعوت دیتے، نمازوں کے اوقات میں نماز پڑھتے، پھر ان کو دعوت دیتے، دوسرے دن سورج نکلنے کے بعد جلد ہی انہوں نے شکست قبول کرلی ۔ یہاں بھی بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا، آپ ﷺ نے یہاں چار دن قیام فرمایا۔

جب اہل تیماء کو اہل خیبر' فدک اور وادی قریٰ کے لوگوں پر رسول اللہ ﷺ کی فتح کی خبر پہنچی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صلح کرلی، آپ ﷺ نے انہیں ان کے مال و املاک پر برقرار رکھا اور جزیہ مقرر کردیا' پھر رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ واپس آگئے۔

(سیرۃ النبی/ فیوض الرحمان/ ص ۱۵۲-۱۵۳ ،البدایہ و النہایہ)

عمرۂ قضاء، اہل ایمان کی عمرے کے لیے روانگی

پیارے بچو! سنہ ۷ھ میں صلح حدیبیہ کے اگلے سال رسول اکرم ﷺ، اپنے پچھلے سال کے ساتھیوں کے ساتھ عمرہ قضاء کے لیے نکلے، صلح حدیبیہ کی ایک شرط کے مطابق مسلمانوں نے اپنے ہتھیار، مکے سے باہر ہی چھوڑ دیئے اور صرف ایک تلوار باندھ کر حرم میں داخل ہوئے۔ کافر اس دوران میں مکے سے باہر نکل گئے۔انہوں نے اپنے گھروں کو تالے

Marfat.com

لگا دیئے اور پہاڑوں پر چڑھ گئے۔ مسلمان مکہ مکرمہ میں تین دن مقیم رہے اور عمرہ ادا کیا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کے خواب کو سچا کر دکھایا۔

(سیرۃ النبی/ فیوض الرحمان/ ص ۱۵۳)

جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کی سورہ الفتح میں بھی فرمایا ہے۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے پیارے نبی ﷺ کا مقام سرف میں نکاح

پیارے بچو! تین دن قیام اور قریش کی طرف سے مزید قیام کی اجازت نہ دینے کے سبب، ہمارے پیارے نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ کو الوداع کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ کی طرف آتے ہوئے مقام سرف میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ سیدہ میمونہؓ کا نکاح، رخصتی، ولیمہ، انتقال اور تدفین سب سرف میں ہوئی، سیدہ میمونہؓ، مکہ مکرمہ میں تھیں، طبیعت بہت خراب ہوگئی، وہاں آپؓ کے رشتے دار نہیں تھے، کہنے لگیں، ''مجھے مکہ مکرمہ سے باہر لے جاؤ، میری وفات یہاں نہیں ہوگی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، کہ تمہاری موت مکہ مکرمہ میں نہیں ہوگی۔'' چنانچہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو سرف کے مقام پہ اسی جگہ درخت کے پاس لایا گیا جہاں ان سے نکاح ہوا تھا، یہیں انتقال فرمایا اور یہیں تدفین ہوئیں۔

(حوالہ: ازواج النبی ﷺ ۶۸)

مقام سرف میں موجود حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک

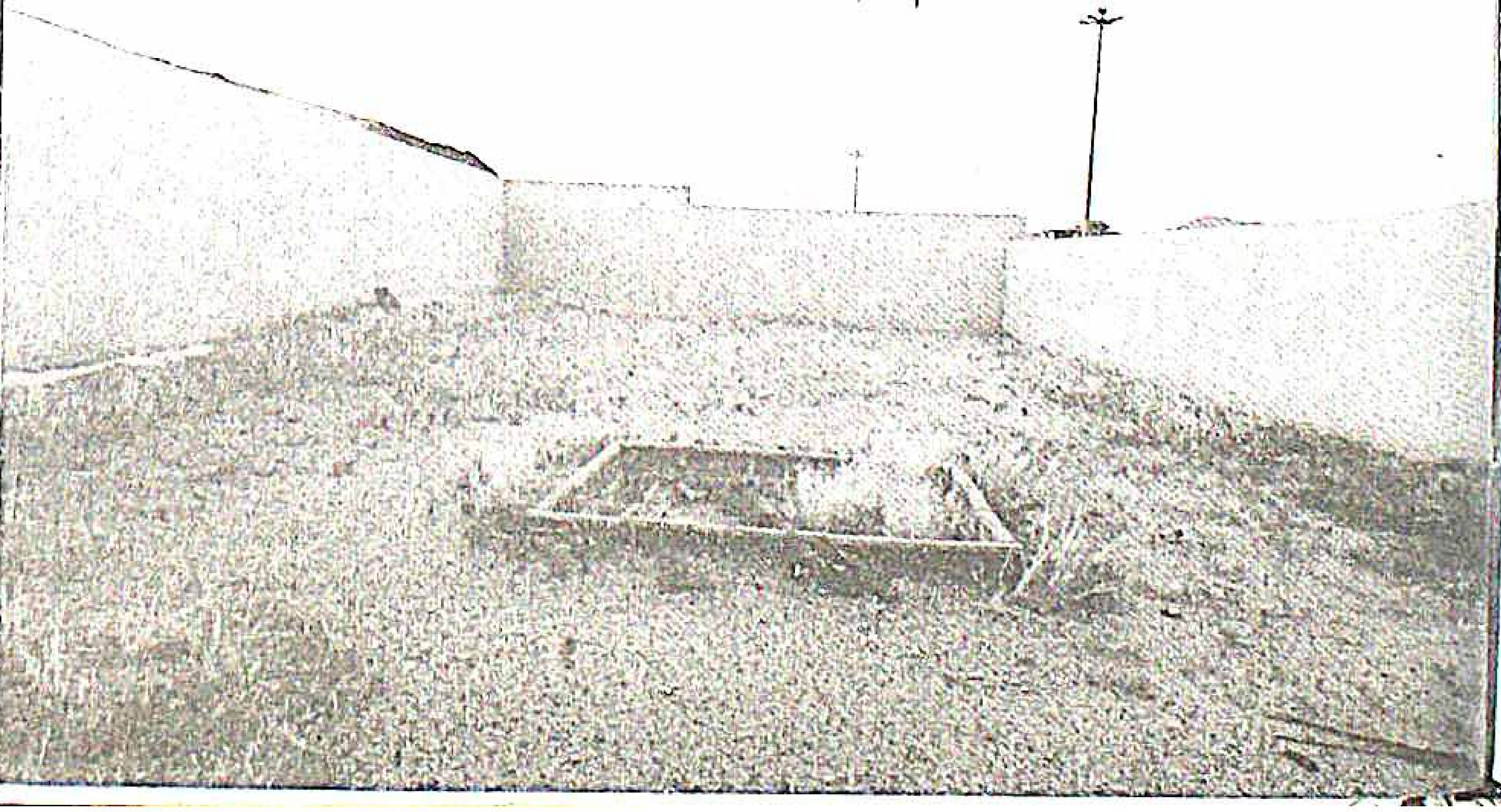

Marfat.com

فصل نمبر: 19

غزوہ موتہ ۸ ہجری

پیارے بچو! رسول اکرم ﷺ نے مختلف بادشاہوں کے نام تبلیغ اسلام کے لیے جو خطوط بھیجے تھے ان میں ایک امیر بصریٰ شرجیل بن عمرو غسانی کے نام بھی تھا، جو کہ شہنشاہ روم قیصر کے ماتحت تھا' اس ظالم نے حارث بن عمیر الازدی کو جو خط لے کر گئے تھے ان کو اس نے رسیوں سے باندھا اور پھر قتل کر ڈالا۔ اس وقت تک بادشاہوں اور رئیسوں کے پاس جانے والے قاصدوں اور سفیروں کے قتل کی عادت نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ، نے حارث کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے تین ہزار صحابہ کا ایک لشکر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں روانہ کیا۔ یہ واقعہ ۸ ھ کا ہے۔ موتہ اردن میں ایک بستی کا نام ہے، آج بھی اس بستی میں غزوہ موتہ میں شہید ہونے والے صحابہ کی قبر مبارک موجود ہیں۔

اس لشکر میں بڑے بڑے مہاجر اور انصاری صحابہ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر زید رضی اللہ عنہ شہید ہو جائیں تو جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب امیر ہوں گے، اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ امیر ہوں گے۔'' (سیرۃ النبی/ فیوض الرحمان/ ص ۱۵۵)

پیارے نبی ﷺ کی ہدایات

پیارے بچو! اس لشکر کو روانہ کرتے وقت آپ ﷺ نے جو ہدایتیں فرمائیں وہ آج کل کے مہذب سپہ سالاروں کے لیے سبق حاصل کرنے کے قابل ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا ملک شام میں تم کچھ لوگوں کو گرجاؤں میں گوشہ نشین پاؤ گے تم ان سے نہ الجھنا۔

Marfat.com

① کسی عورت کو قتل نہ کرنا۔ ② کسی بچہ پر ہاتھ نہ اٹھانا۔
③ کسی بوڑھے کو نہ ستانا۔ ④ کسی درخت کو نہ کاٹنا۔

جب لشکر اسلام ملک شام میں مقام ''موتہ'' میں پہنچا تو وہاں دو لاکھ شامی اور رومی عیسائیوں سے مقابلہ ہوا۔ سردار لشکر حضرت زید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت جعفرؓ بن ابی طالب سپہ سالار بنائے گئے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے بڑی بہادری دکھائی، لڑتے لڑتے جب ان کا داہنا ہاتھ کٹ گیا تو بائیں ہاتھ میں اسلامی جھنڈا اٹھالیا، جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو گود میں لے لیا اور اسی حالت میں شہادت پائی۔

ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سپہ سالار بنائے گئے، انہوں نے بھی شہادت پائی، پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید اسلامی لشکر کے سپہ سالار بنائے گئے، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی جنگی تدابیر سے عیسائیوں کو شکست دی اور اسلامی لشکر کو کامیابی سے واپس لوٹا لائے۔

لشکر کے واپس آنے سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ کی خبر دے دی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا ''پہلے زید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا اور شہید ہو گئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے لیا اور وہ بھی شہید ہو گئے، پھر ابن رواحہ نے سنبھالا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر اللہ کی ایک تلوار نے جھنڈے کو بلند کیا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکل رہے تھے اور آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ (حوالہ: کتاب المغازی للواقدی: ۲/۷۵۵)

پھر آپ لشکر اسلام کو ثنیۃ الوداع تک الوداع کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ شمالی حجاز سے متصل شامی (اردنی) علاقے میں معان نامی جگہ پر پڑاؤ ڈال دیا گیا۔ اطلاع ملی کہ مآب نامی مقام پر قیصر روم اور ان کے حواریوں کا تقریباً ایک لاکھ کی تعداد میں لشکر جمع ہے اور مزید ایک لاکھ افراد بھی مختلف قبائل کے جمع ہو گئے ہیں۔ اور اسلامی لشکر کی تعداد صرف تین ہزار ہے۔

بحث تکرار کے بعد لشکر اسلام ڈٹ جاتا ہے۔ دو لاکھ کے ساتھ سینہ سپر ہونے کے لیے سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنیٰ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے علم اسلام تھاما، ان کی

Marfat.com

شہادت کے بعد علم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے سنبھالا۔ کفر کی تلوار نے ان کا دایاں بازو کاٹ دیا۔ اور انہوں نے علم کو بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا جب دوسرا بازو بھی کٹ گیا تو انہوں نے علم اسلام کو اپنے دونوں کٹے ہوئے بازوں سے تھام لیا۔ جب شہید ہو گئے تو نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دونوں بازوؤں کے بدلے دو پر لگا دیئے تو وہ جہاں چاہیں جنتوں میں اڑتے پھرتے ہیں۔ ان کا لقب پڑ گیا جعفر طیار (اڑنے والا جنتوں میں) جعفر ذوالجناحین۔

(مجمع الزوائد ۹/۲۷۲، ۲۷۳)

بخاری کی روایت حضرت نافع کی وساطت سے ہے کہ ان کے جسم پر ۵۰ زخم تھے دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا۔ ان کے جسم پر نیزے اور تلواروں کے ۹۰ زخم تھے اور سب کے سب اگلے حصے میں تھے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پرچم اٹھا کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور مردانہ وار جہاد وقتال کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

اس صورت حال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا۔ صحیح بخاری کے حوالہ سے بیان موجود ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ موتہ کے روز میرے ہاتھ میں ۹ تلواریں ٹوٹیں۔

بالآخر میرے ہاتھ میں ایک یمنی چھوٹی سی تلوار بچی تھی۔ تین ہزار کا لشکر دو لاکھ کے مقابلہ میں ڈٹ چکا ہے۔

اگلے دن ترتیب میں تبدیلی فرمائی گئی تو دشمن نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا اور تعاقب کرنے کے بارے میں غور نہ کر سکے۔ چنانچہ اس غزوہ میں ۱۲ مسلمان شہید ہوئے اور رومیوں کے مقتولین کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔

اس معرکہ سے یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ مسلمان ایک خاص طرز کے لوگ ہیں جن کے ساتھ اللہ کی خاص نصرت و مدد شامل حال ہوتی ہے اور ان لوگوں کے راہنما حضرت محمد ﷺ واقعتاً اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہی معرکہ آگے جا کر رومی ممالک کی فتوحات اور دوسرے علاقوں پر مسلمانوں کے اقتدار کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

Marfat.com

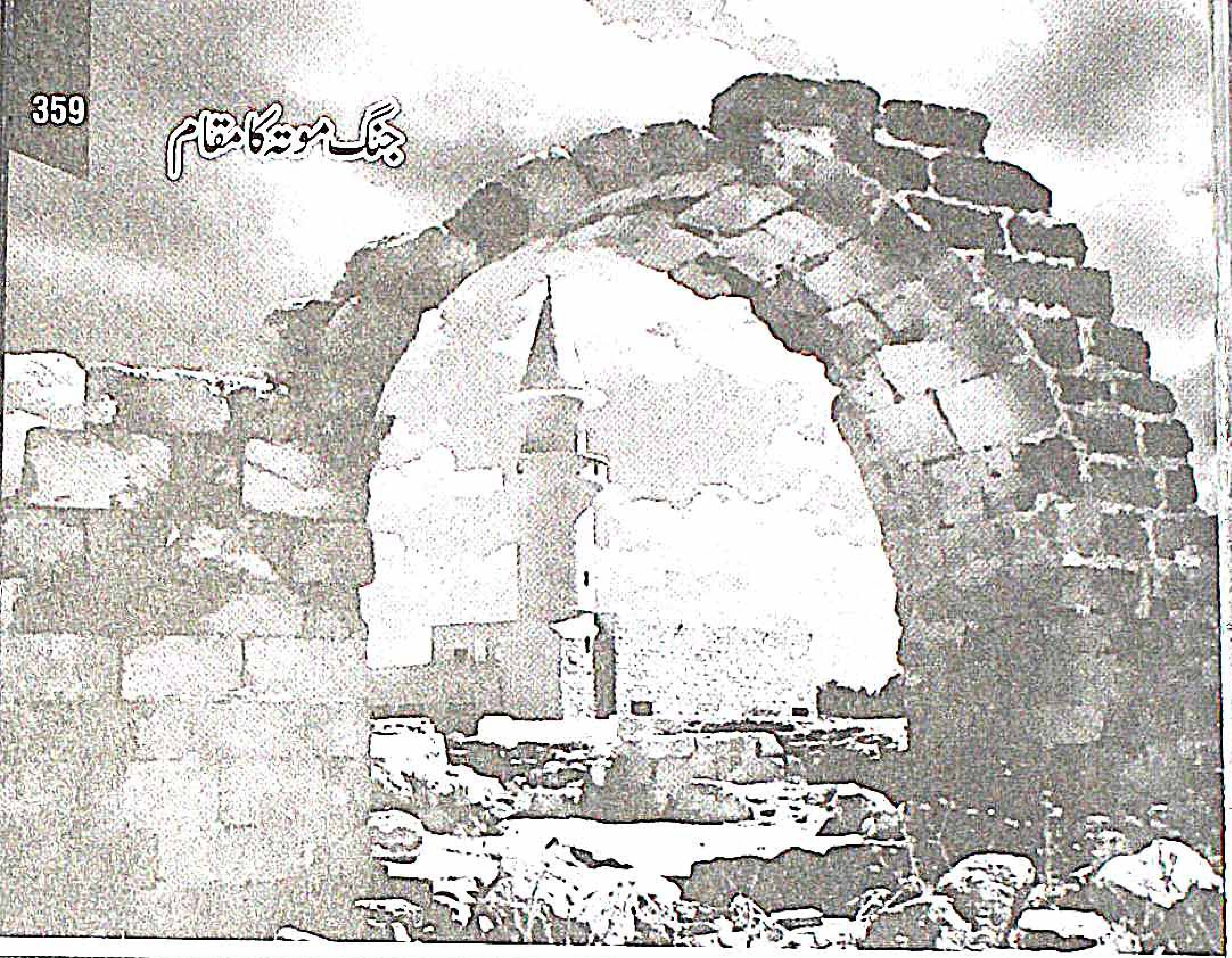

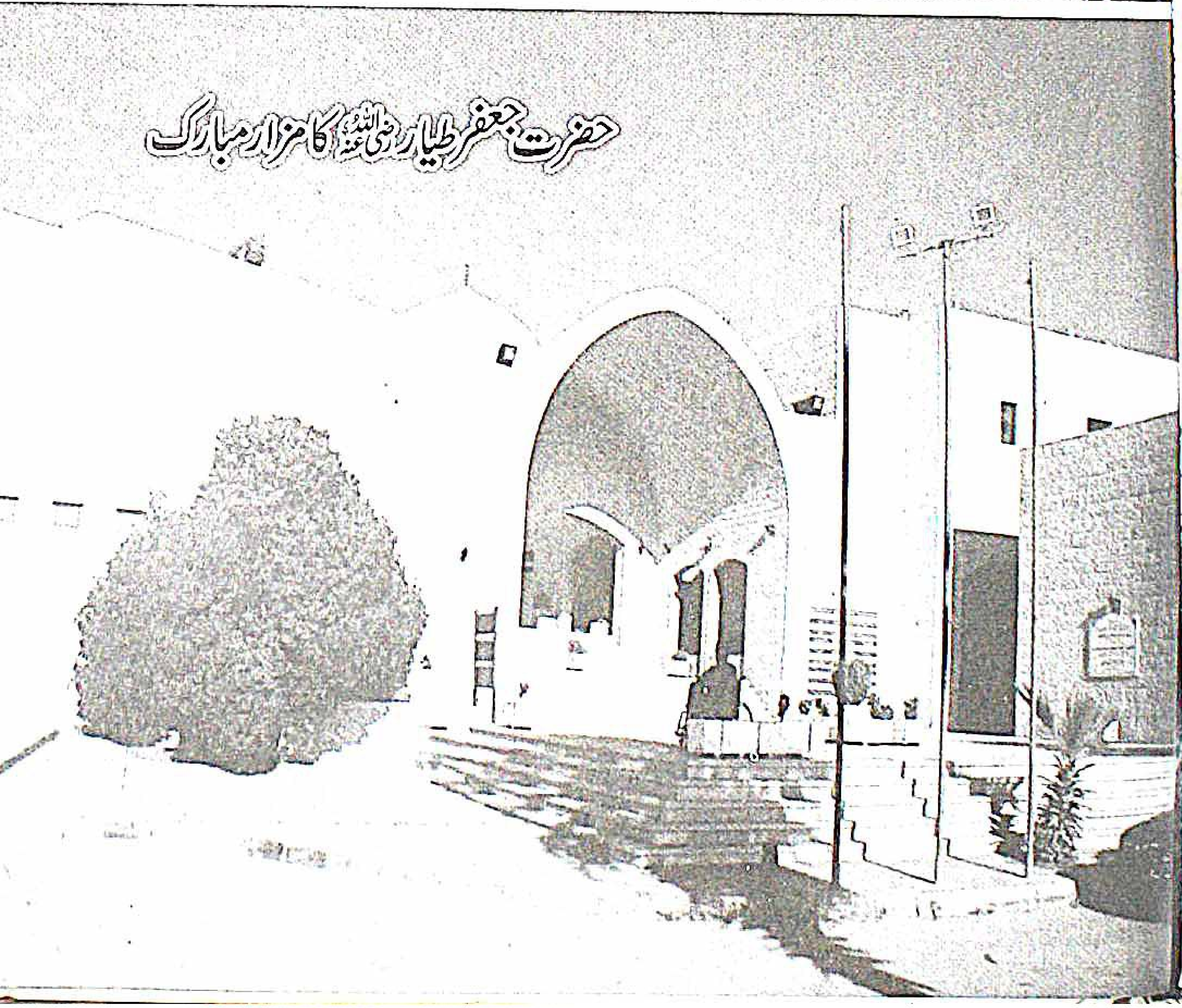

Marfat.com

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک

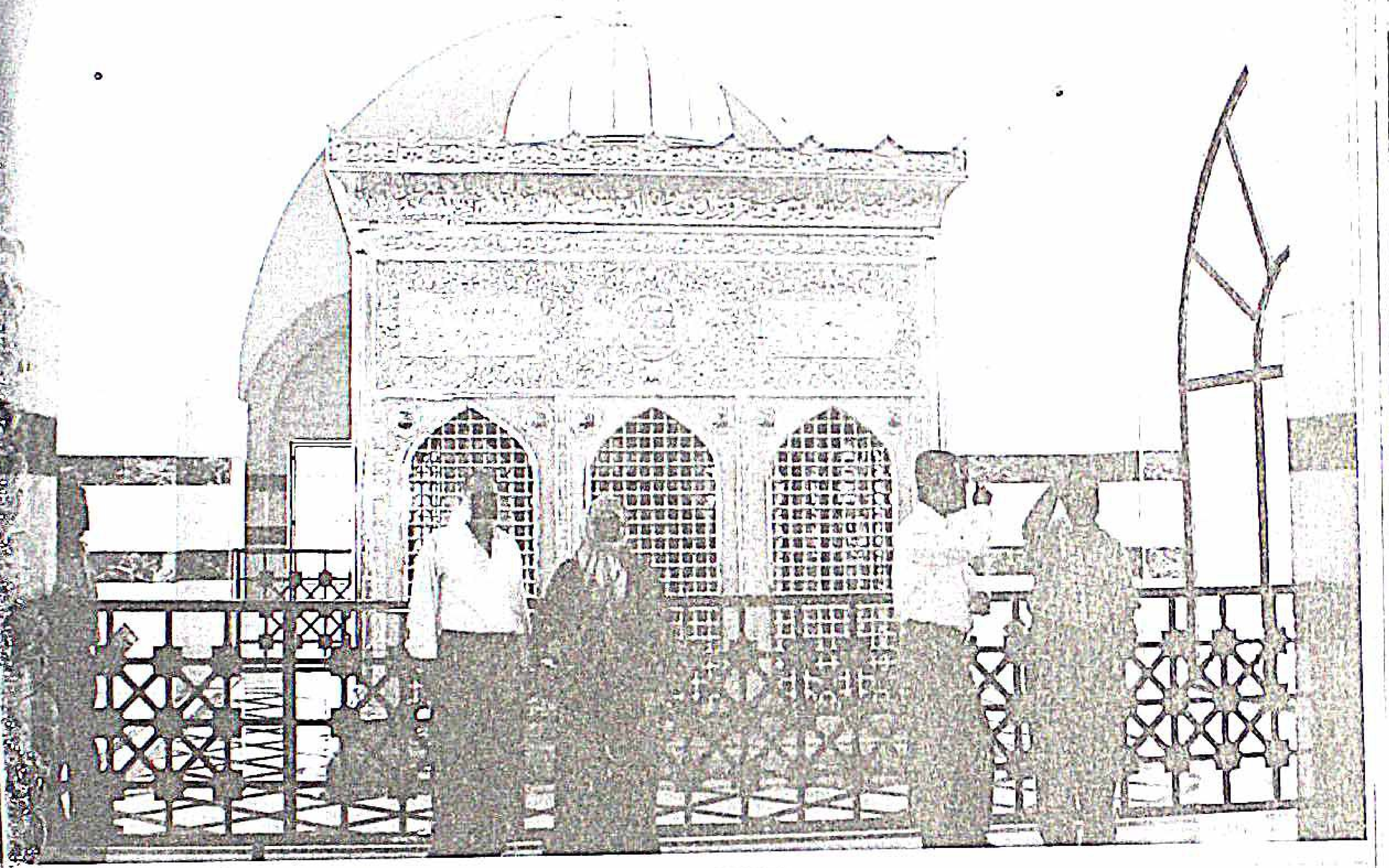

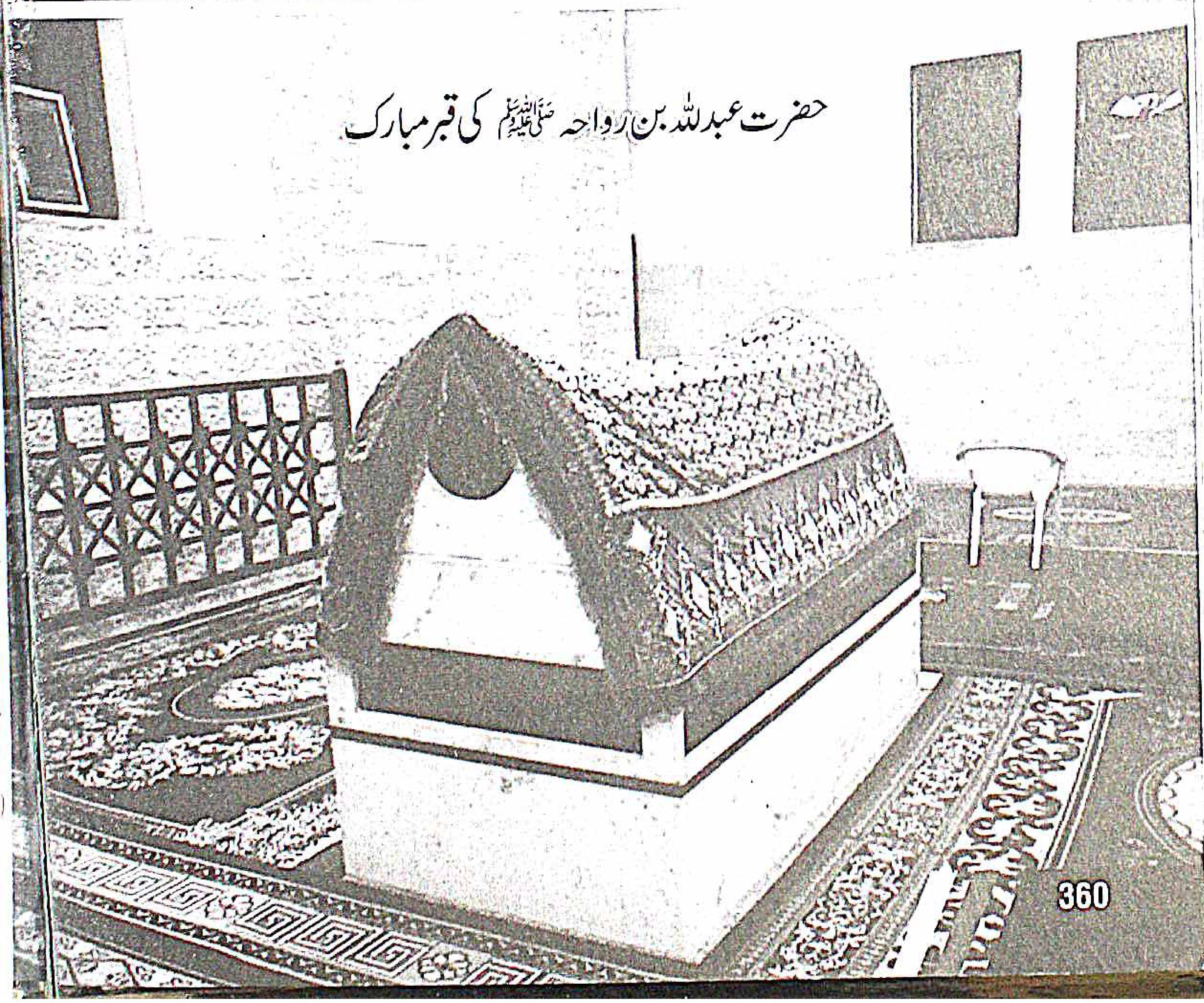

حضرت عبداللہ بن رواحہ ﷺ کی قبر مبارک

Marfat.com

فصل نمبر:20

تاریخی اور یادگار فتح، فتح مکہ (سن 8 ہجری)

پیارے بچو! صلح حدیبیہ کے تحت مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان دس سال کے لیے جنگ بندی کا معاہدہ ہو گیا تھا، لیکن قریش مکہ اس معاہدے پر زیادہ عرصے قائم نہ رہ سکے۔ اس معاہدے کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ کوئی بھی قبیلہ مسلمانوں یا قریش مکہ کا حلیف بن سکتا ہے۔ حلیف بننے کی صورت میں دوسرے فریق کو اس پر حملہ کرنے کا حق حاصل نہیں تھا، چنانچہ اس معاہدے کی رو سے قبیلہ بنوخزاعہ مسلمانوں کا حلیف بن گیا اور قبیلہ بنوبکر قریش کے ساتھ مل گیا۔ اب دونوں قبیلے ایک دوسرے پر حملہ آور نہیں ہو سکتے تھے، لیکن قبیلہ بنوبکر نے اپنی پرانی دشمنی کا بدلہ لینے کے لیے اچانک ایک رات بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا، بنوخزاعہ کے جن لوگوں نے بھاگ کر حرم میں پناہ لی ان کو بھی بنوبکر نے قتل کر دیا، بنوبکر کو اس حملے میں قریش کی پوری حمایت حاصل تھی۔ ان کا یہ حملہ صلح حدیبیہ کی کھلی خلاف ورزی تھی۔ بنوخزاعہ نبی کریم ﷺ کے پاس اپنی فریاد لے کر گئے، آپ ﷺ نے فوراً ایک قاصد ان شرائط کے ساتھ قریش کی طرف روانہ کیا۔

1۔ مقتولین کا خوں بہا ادا کیا جائے۔

2۔ یا قریش مکہ بنوبکر کی حمایت ترک کر دیں۔

3۔ یا پھر یہ اعلان کر دیا جائے کہ حدیبیہ کا معاہدہ توڑ دیا گیا ہے۔

قریش مکہ نے گھمنڈ میں آ کر تیسری شرط قبول کر لی اور حدیبیہ کے معاہدے کو توڑنے کا اعلان کر دیا، قریش بہت پچھتائے اور انہوں نے فوراً ابوسفیان کو سفیر بنا کر مدینہ دوڑایا کہ معاہدہ کو برقرار رکھتے۔

(فتح الباری/۸/۲/۰ ۴۲۸، سیرت ابن ہشام/ ۲/ ۳۸۹ اور البدایۃ والنہایۃ ابن کثیر/ج۴/۲۸۱)

Marfat.com

اور آپ ﷺ سے مزید مہلت مانگے، مگر آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے سفارش کرنے کو کہا، مگر سب نے یہی کہا کہ جس کام کا ارادہ رسول اللہ ﷺ کر چکے ہیں، ہم اس میں دخل اندازی نہیں کر سکتے۔ ابوسفیان ناکام و نامراد واپس لوٹ آئے، مکے جا کر ساری صورتحال بتائی، مکے والے سمجھ گئے، اب رسول اللہ ﷺ ضرور ہماری طرف کوچ کریں گے۔ (البدایہ و النہایہ)

رسول اللہ ﷺ کے بستر کا احترام

پیارے بچو! ابوسفیان اپنے غلام کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچے اور سیدھے اپنی بیٹی، اُم المومنین حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، گھر میں داخل ہوئے بستر پہ بیٹھنے لگے، تو اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فوراً بستر لپیٹ دیا اور کہا: ''ابا جان! آپ مشرک ہیں، ناپاک ہیں، رسول اللہ ﷺ کا بستر پاک و مبارک ہے، آپ اس پر بیٹھنے کے قابل نہیں۔''

یہ سن کر ابوسفیان نے کہا: ''خدا کی قسم! میرے پاس سے جانے کے بعد تجھ میں یہ خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں۔''

اہل ایمان کی مکہ مکرمہ کی طرف روانگی

پیارے بچو! قریش مکہ کی وعدہ خلافی کا بدلہ لینے اور خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرنے کا یہ بہترین موقع تھا، پھر رمضان کی دسویں تاریخ کو ہجرت کے آٹھویں سال پیارے نبی کریم ﷺ دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر تیار کر کے مکے طرف انتہائی رازداری کے ساتھ بڑھے۔ (صحیح مسلم شرح النووی/ ج۳/ص ۱۷۶، حدیث نمبر ۱۱۱۳) (طبقات ابن سعد/ ج۲/ص ۳۹۷)

یہ ایک طرح سے خفیہ پیش قدمی تھی۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے رازداری کے سارے انتظامات کیے، تمام راستوں پر نگرانی کرنے والی جماعتیں بٹھا دیں تاکہ ہر آنے جانے والے کے متعلق معلومات رہیں۔ آپ ﷺ نے اس جماعت سے فرمایا: ''جو کوئی اجنبی نظر آئے اسے روک لو۔'' (المغازی، للواقدی)

دنیا کے ماہرین جنگ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی اس جنگی حکمت عملی پر حیران ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دس ہزار کا عظیم الشان لشکر لے کر مشرکین مکہ کے سر پر جا پہنچے اور انہیں کوئی خبر تک نہیں ہونے دی۔

اس لشکر میں مہاجرین و انصار کے علاوہ قبیلہ غفار، مزینہ، جہینہ اور اشجع کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل تھے، ازواج مطہرات میں سے اُم سلمہ اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ساتھ تھیں۔ مکہ مکرمہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا آبائی شہر تھا، کرۂ ارض پر سب سے مقدس شہر، آپ ﷺ کی بچپن کی یادیں، زندگی کے لمحات، یہاں سے متعلق تھے۔

مقام جحفہ پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آمد

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہجرت کر کے مدینے کی طرف روانہ ہوگئے۔ مقام جحفہ میں وہ آپ ﷺ سے آ ملے، حضرت عباسؓ پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے تاہم آپ ﷺ کی اجازت سے مکہ مکرمہ میں مقیم تھے اور مکے والوں کے ارادوں اور منصوبوں سے آگاہ کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اہل وعیال کو مدینے بھیج دیا اور خود آپ ﷺ کے ساتھ مکے جانب روانہ ہوگئے۔

آپ ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا: ''اے چچا! آپ کی یہ ہجرت اس طرح آخری ہجرت ہے، جیسے میری نبوت آخری نبوت ہے۔'' (سیرت حلبیہ)

جحفہ کی میقات پر بنی مسجد

Marfat.com

ایثار وقربانی اور بے مثال جرأت وشجاعت کے تاریخی واقعات

پیارے بچو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر نبی اکرم ﷺ کی قیادت میں مکے طرف بڑھ رہا تھا۔ راستے میں دیگر قبائل (جن کا مسلمانوں سے معاہدہ تھا) بھی ساتھ ہولیے، قریش کو جب مسلمانوں کی روانگی کی اطلاع ملی، تو انہوں نے تحقیقات کے لیے ابوسفیان، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء کو بھیجا لیکن ابوسفیان گرفتار کرلیے گئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے گئے۔ اس وقت ابوسفیان کے پچھلے تمام کارنامے، رسول اکرم ﷺ کے سامنے تھے لیکن رحمت للعالمین نے انہیں معاف فرمادیا اور ابوسفیان نے اسلام قبول کرلیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کا لشکر مکے کی طرف بڑھا' قریش کے سردار ابوسفیان پر مسلمانوں کی ہیبت چھائی ہوئی تھی جبکہ مسلمان فاتحانہ انداز میں بغیر جنگ کیے مکے میں داخل ہورہے تھے۔

مکے میں داخل ہوتے ہی نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جب تک کوئی شخص خود ان پر حملہ آور نہ ہو کسی پر تلوار نہ اٹھائیں، زخمی کو قتل نہ کیا جائے، قیدی کو قتل نہ کیا جائے' بھاگنے والا کا پیچھا نہ کیا جائے۔

جو شخص حرم میں داخل ہوجائے یا ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے لے اسے امان ہے، جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے وہ امان میں ہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے یہ محبت وپیاری کی باتیں سنیں تو بہت خوش ہوئے اور دوڑے ہوئے مکے گئے' کہ لوگوں کو یہ خوشخبری سنائیں' یہ خوشخبری پورے شہر میں آناًفاناً پھیل گئی اور لرزتے کانپتے دلوں کو سکون واطمینان کی ٹھنڈک نصیب ہوئی۔ (موسوعة نظرة النعيم / ج ۱ / ص ۳۶۸)

۲۰ رمضان، بروز جمعہ کو نبی کریم ﷺ نے طواف کیا اس وقت کعبے کے گرد تین سو ساٹھ (360) بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ میں ایک لکڑی تھی، جب آپ ﷺ کسی بت کے پاس گزرتے تو اس سے اشارہ فرمادیتے تھے اور وہ بت منہ کے

Marfat.com

بل گر پڑتا تھا (سیرت سید المرسلین/ سید صدیق احمد ندوی/ مجلس نشریات اسلام/ ص ۸۶)

اور اس وقت آپ ﷺ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً

''اور کہہ دو کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا' بے شک باطل مٹنے والا ہے۔''

(سورہ بنی اسرائیل/ آیت نمبر ۸۱)

آپ ﷺ نے کعبے کی کنجی عثمان بن طلحہ شیبی سے لی اور دروازہ کھلوایا، دیکھا تو اندر ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی تصویریں تھیں اور ہاتھوں میں پانسے (جوا کھیلنے) کے تیر تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں مٹانے کا حکم دیا۔

(فتح الباری/ ج۵/ص ۱۸۸' حدیث نمبر ۱۳۳۵)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور جتنی تصویریں تھیں سب مٹا دیں، بیت اللہ بالکل پاک صاف ہو گیا تو آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے، ساتھ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے وہاں آپ ﷺ نے نماز ادا کی چند بار تکبیریں کہیں۔

(فتح الباری/ ج۵/ص ۲۲۲' حدیث نمبر ۴۴۰۰)

مقام ابراہیم پر نماز پڑھی' نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے، خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرنے کے بعد آپ ﷺ نے بارگاہ الٰہی میں شکرانے کی نماز ادا فرمائی۔

خانہ کعبہ کی چابی

Marfat.com

فتحِ مکہ کے بعد قریش کے ساتھ مسلمانوں کا سلوک

پیارے بچو! آج آپ ﷺ کے سامنے وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے قتل کی سازش کی، وطن سے نکالا' آپ ﷺ کے ساتھیوں کو طرح طرح سے ستایا' ان کی وجہ سے بڑے بڑے معرکے پیش آئے' لوگ اس کے منتظر تھے کہ دیکھئے آج ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہوتا ہے، لیکن رحمت دو عالم ﷺ نے ان سب کو خطاب کر کے فرمایا۔ ''لوگو! تم مجھ سے کس سلوک کی توقع رکھتے ہو؟''

وہ ایک زبان ہو کر بولے'' آپ ﷺ شریف بھائی ہیں اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں''۔

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے وہی بات کہتا ہوں، جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے کہی تھی۔''

انتم الطلقاء لاتثریب الیوم علیک

''آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں' جاؤ تم سب آزاد ہو۔''

(سیرت سید المرسلین/ سید صدیق احمد ندوی/ ص ۸۶) (طبقات ابن سعد/ ج ۲/ ص ۱۴۱)

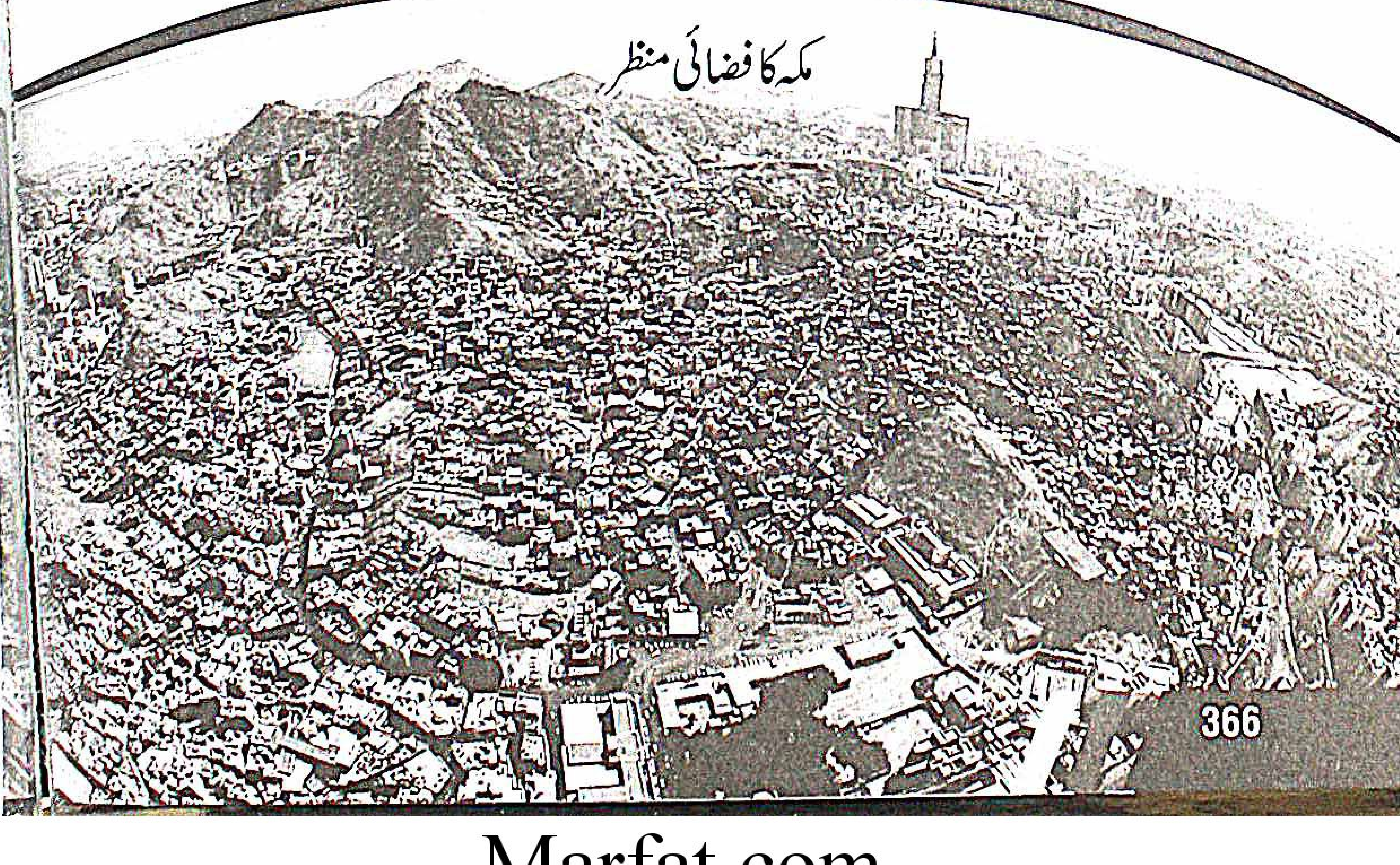

مکہ کا فضائی منظر

Marfat.com

فتحِ مکہ کے نتائج

پیارے بچو! قریش مکہ جو ابھی تک پورے عرب پر سرداری کے خواب دیکھ رہے تھے، آج مسلمانوں کے سامنے اپنی شکست تسلیم کر چکے تھے، اب ان کی طاقت ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی تھی، عام معافی کی بدولت قریش مکہ کے دلوں سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت دور ہو گئی اور وہ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے چلے گئے۔ جن علاقوں میں ابھی تک اسلام کی دعوت نہیں پہنچی تھی وہاں بھی نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تبلیغ کے لیے روانہ فرمایا۔ اب اسلام کی راہ میں حائل ہر رکاوٹ دور ہو چکی تھی اس لیے اسلام تیزی سے پھیلا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے عرب میں اسلام کا بول بالا ہو گیا۔

فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ پندرہ روز مکہ معظّمہ میں مقیم رہے، اس وقت انصار مدینہ کو یہ خیال ہوا کہ غالباً اب نبی کریم ﷺ مکہ میں ہی قیام فرمائیں گے اور ہم آپ ﷺ سے دور ہو جائیں گے، جب آپ ﷺ کو اس خیال کی اطلاع ہوئی تو فرمایا: ''سنو انصار! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے تمہاری طرف ہجرت کی ہے، اب میں تمہارا ہوں، میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہے۔''

انصار نے کہا: ''یارسول اللہ ﷺ! ہم نے بھی اسی ڈر سے کہا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ ہمیں چھوڑ جائیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''واقعی! تم محبت کی وجہ سے معذور ہو، ہم تمہاری محبت کی تصدیق کرتے ہیں۔'' (سبل الھدیٰ و الرشاد)

آپ ﷺ نے، حضرت عتاب رضی اللہ عنہ ابن اسید کو مکہ کا امیر مقرر فرما کر مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر ۲۰ سال تھی، مکہ مکرمہ کی فتح کے بعد یہ پہلے گورنر تھے۔

(سبل الھدیٰ و الرشاد)

آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تقریباً ۱۹ دن قیام فرمایا۔

Marfat.com

فتح مکہ کی چند جھلکیاں

پیارے بچو!

☆......ہمارے پیارے نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

☆......جوش مسرت میں پیارے نبی ﷺ ترنم اور خوش الحانی کے ساتھ ''انا فتحنا لك فتحاً مبينا'' کی تلاوت فرما رہے تھے۔

☆......شہر مکہ میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے تو اظہار تشکر کے لیے نوافل شکرانہ ادا کیے۔

☆......رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر اللہ کی بارگاہ میں انکساری کے ساتھ جھکا رکھا تھا، یہاں تک کہ داڑھی مبارک اونٹ کے کجاوے کے ساتھ لگ رہی تھی۔

☆......مکہ مکرمہ کی حرمت کے پیش نظر آپ ﷺ نے مکے والوں کو مال غنیمت نہیں بنایا، نہ کسی کو قیدی بنایا۔

☆......جب آپ ﷺ نے اللہ کی طرف سے فتح کو دیکھا تو فرمایا: ''اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔''

☆...... آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے چابی لے کر بیت اللہ کا دروازہ کھولا، اندر داخل ہوئے، بیت اللہ کی دیواریں تصویروں سے بھری ہوئی تھی، آپ ﷺ نے تصویریں مٹائیں، دیواروں کو دھویا، پھر کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھی، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ باہر کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔

(سیرت حلبیہ)

خانہ کعبہ کی چابی اور اس کا غلاف

Marfat.com

☆......مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے بعد اب ہجرت فرض نہ رہی۔'' یہ بھی فرمایا: آج کے بعد مکہ مکرمہ میں کفر کی وجہ سے لڑائی نہ ہو گی۔'' یعنی اب یہ دار السلام بن گیا۔

☆......ظہر کا وقت ہوا تو آپ ﷺ نے مؤذن اسلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دو تا کہ مشرکین پر توحید کا رعب پڑے۔'' انہوں نے اذان دی، زمانوں بعد اذان کی آواز بیت اللہ میں گونجی اور شرک کا نام و نشان مٹ گیا۔

☆......ابوسفیان کی بیوی ''ہندہ''، ابوجہل کا بیٹا ''عکرمہ''، ابولہب کے دو بیٹے ''عتبہ و معتب''، مسلمان ہوئے۔ ان کے اسلام لانے پر آپ ﷺ بہت خوش ہوئے۔

☆......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بوڑھے والد ابو قحافہ نے، آپ ﷺ کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔

☆......فضالہ بن عمیر جس نے دوران طواف آپ ﷺ کو شہید کرنے کی سازش بنائی، آپ ﷺ سے آکر ملا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دل میں کیا ارادہ ہے؟'' اس نے کہا: ''کچھ بھی نہیں۔'' آپ ﷺ مسکرائے، فضالہ سمجھ گیا کہ میں پکڑا گیا، آپ ﷺ نے اس کے سینے پر اپنا مبارک ہاتھ رکھا، جس کی برکت سے اسے محبت رسول ﷺ حاصل ہوگئی اور اسلام قبول کیا۔

☆......فتح مکہ کے دوران ایک عورت نے چوری کی، اس کی سزا ختم کرنے کے لیے سفارش کے طور پر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو بیچ میں ڈالا گیا، آپ ﷺ اس سفارش پہ بہت ناراض ہوئے، اور فرمایا: ''پہلی قومیں اسی میں تو ہلاک ہوئیں، کہ غریب پہ تو سزا جاری کرتے اور امیر کو چھوڑ دیتے، اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''

Marfat.com

فصل نمبر: 21

غزوۂ حنین (سن 8 ہجری)

پیارے بچو! جب مکہ مکرمہ فتح ہوگیا اور لوگ اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہونے لگے تو عربوں نے ان کے ترکش میں جو آخری تیر تھا وہ اسلام اور مسلمانوں پر چلا دیا۔

۱۰ شوال ۸ ہجری میں حنین نامی گھاٹی میں جو مکے اور طائف کے درمیان ہے، کافروں اور مسلمانوں کے درمیان ایک بڑی جنگ ہوئی جو تاریخ میں ''غزوہ حنین'' کے نام سے مشہور ہے۔

غزوۂ حنین کا پس منظر

پیارے بچو! جب فتح مکہ کے بعد قریش کی قوت کا خاتمہ ہوگیا، تو بہت سے عرب قبائل نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا، تاہم کچھ قبائل ابھی بھی مخالفت میں مصروف تھے، وہ یہ سمجھتے تھے کہ اسلام کی وجہ سے ان کا اقتدار خطرے میں ہے، ان میں نبو ہوازن اور بنو ثقیف کے جنگجو قبیلے شامل تھے جنہیں اپنی جنگی طاقت اور افرادی قوت پر بہت گھمنڈ تھا، چنانچہ انہوں نے طے کیا کہ اس سے پہلے کہ مسلمان ان کی طرف رُخ کریں، انہیں مسلمانوں پر حملے میں پہل کر دینی چاہیے۔ انہوں نے نہایت جوش و خروش سے حملے کی تیاری شروع کر دی، تاکہ مسلمانوں کے خلاف ایک فیصلہ کن جنگ لڑی جا سکے۔ رسول اللہ ﷺ کو جب ان کی نقل و حرکت اور ارادوں کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ کو تحقیقات کے لیے بھیجا، جب کفار کے ناپاک ارادوں کی تصدیق ہوگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے جنگ کی تیاریاں شروع کیں اور حنین کی جانب پیش قدمی کی۔

Marfat.com

غزوہ حنین (شوال ۸ھ/ فروری ۶۳۰ء)

﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا﴾

"اور دن حنین کے (بھی) جب کہ خوش فہمی میں ڈال دیا تھا تم کو تمہاری کثرت نے پس نہ کام آئی وہ تمہارے کچھ بھی۔" (التوبۃ: 25/9)

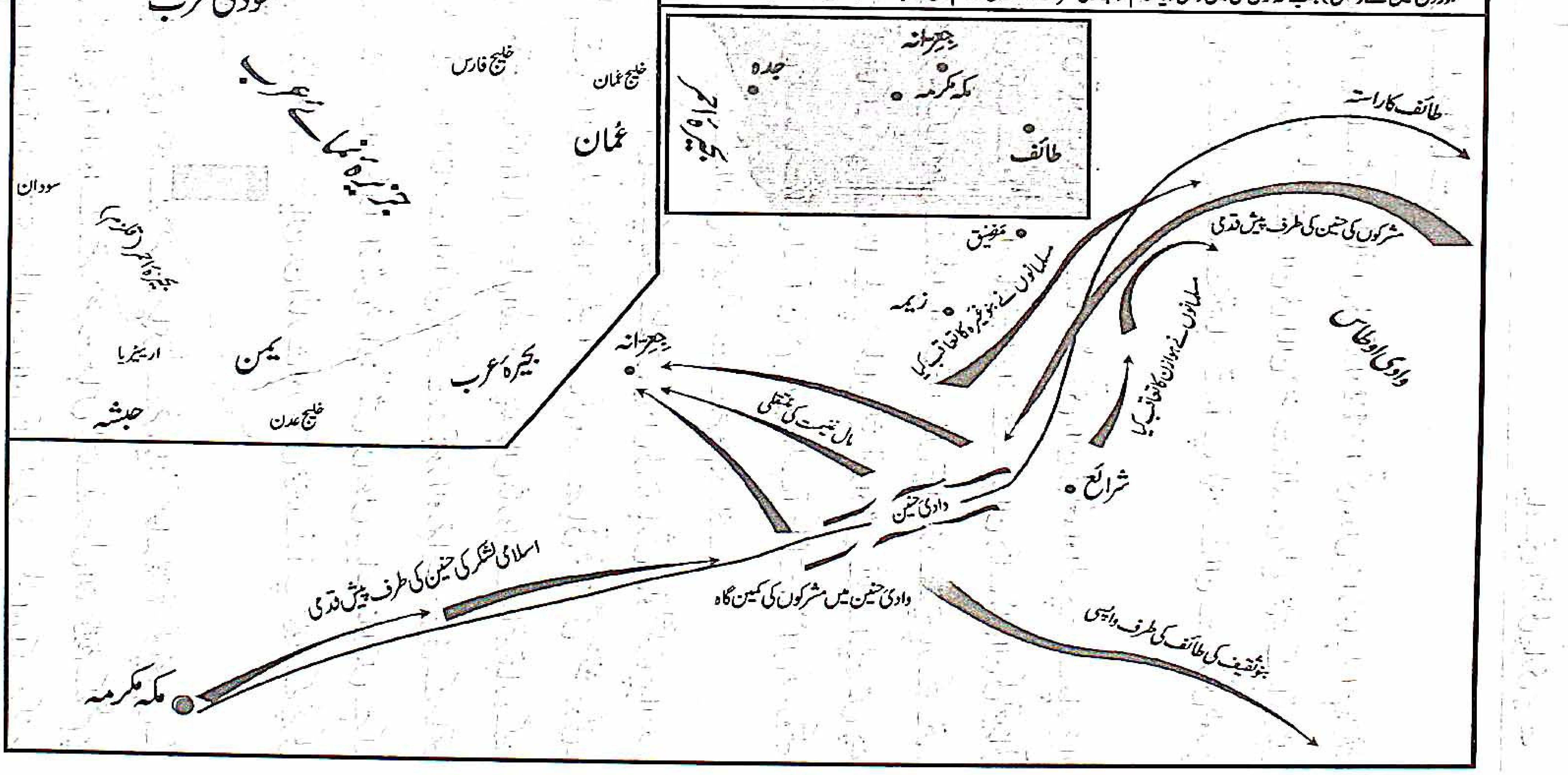

Marfat.com

غزوۂ حنین کے واقعات

پیارے بچو! اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد 12 ہزار تھی، دس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فتح مکہ والے اور دو ہزار نو مسلم تھے۔ ان کی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی۔ صفوان بن امیہ کے پاس بہت سے ہتھیار تھے، آپ ﷺ نے ان سے عارضی طور پر ہتھیار لیے۔

مخالف گروہ کی قیادت بنی مالک کے ہاتھ میں تھی، ان کی تعداد اگرچہ صرف چار ہزار تھی، تاہم وہ فنون جنگ سے واقف اور ماہر تیز انداز تھے۔ میدان جنگ میں ان کی تعیناتی بھی بہتر جگہ پر تھی مزید یہ کہ انہوں نے ٹیلوں اور گھاٹیوں میں تیر انداز دستے چھپا رکھے تھے۔

یہ پہلا موقع تھا کہ دشمن کے مقابلے پر مسلمان کثیر تعداد میں نکلے۔ ایسے میں چند مسلمانوں کے لبوں تک یہ بات آئی کہ ''آج ہم پر کون غالب آ سکتا ہے؟'' اس غرور و تکبر کی وجہ سے وہ کچھ دیر کے لیے اللہ کی تائید و نصرت سے محروم ہو گئے۔

مقابلہ شروع ہوا' دشمنوں نے پہلے ہی حملے میں تیروں کی جو بارش کی تو لشکر کا پہلا حصہ جس میں نو مسلم تھے' بدحواس ہو کر بھاگا، اس گھبراہٹ کی وجہ سے باقی فوج بھی منتشر ہو گئی۔ اس دوران ایک وقت ایسا بھی آیا کہ رسول اللہ ﷺ چند جاں نثاروں کے ساتھ تنہا رہ گئے، لیکن آپ ﷺ نے صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور نہایت دلیری کے ساتھ دشمن کی طرف بڑھتے گئے اور بلند آواز میں فرمایا: ''میں نبی ہوں یہ بات غلط نہیں ہے کہ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔'' سفیان بن الحارث اور عباس رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کے خچر کی رسی تھامی ہوئی تھی۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پکاریں۔'' حضرت عباس رضی اللہ عنہما اونچی آواز والے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر مسلمانوں کو پکارا، ان کی آواز سنتے ہی مسلمان میدان جنگ کی طرف پلٹے اور ایک مرکز پر

Marfat.com

جمع ہو گئے اور پھر اس بہادری سے لڑے کہ جنگ کا رخ بدل کر رکھ دیا۔

(صحیح بخاری، حدیث ۲۸۶۴، صحیح مسلم: ۱۰۲/۲)

اللہ کے فضل سے مسلمان فتح سے ہمکنار ہوئے۔ اس کا ذکر اللہ نے سورہ توبہ میں اس طرح فرمایا۔

"اللہ نے بہت سے مواقع پر تم کو مدد دی ہے اور حنین کے دن جب کہ تمہیں اپنی کثرت پر غرور تھا تو وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہوگئی۔ پھر تم تو پیٹھ پھیر کر پھر گئے۔ پھر اللہ نے اپنے پیغمبر پر اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور لشکر جو تمہیں نظر آتے تھے اتارے اور کافروں کو عذاب دیا اور کفر کرنے والوں کو یہی سزا ہے۔" (سورہ توبہ آیت نمبر۲۵،۲۶)

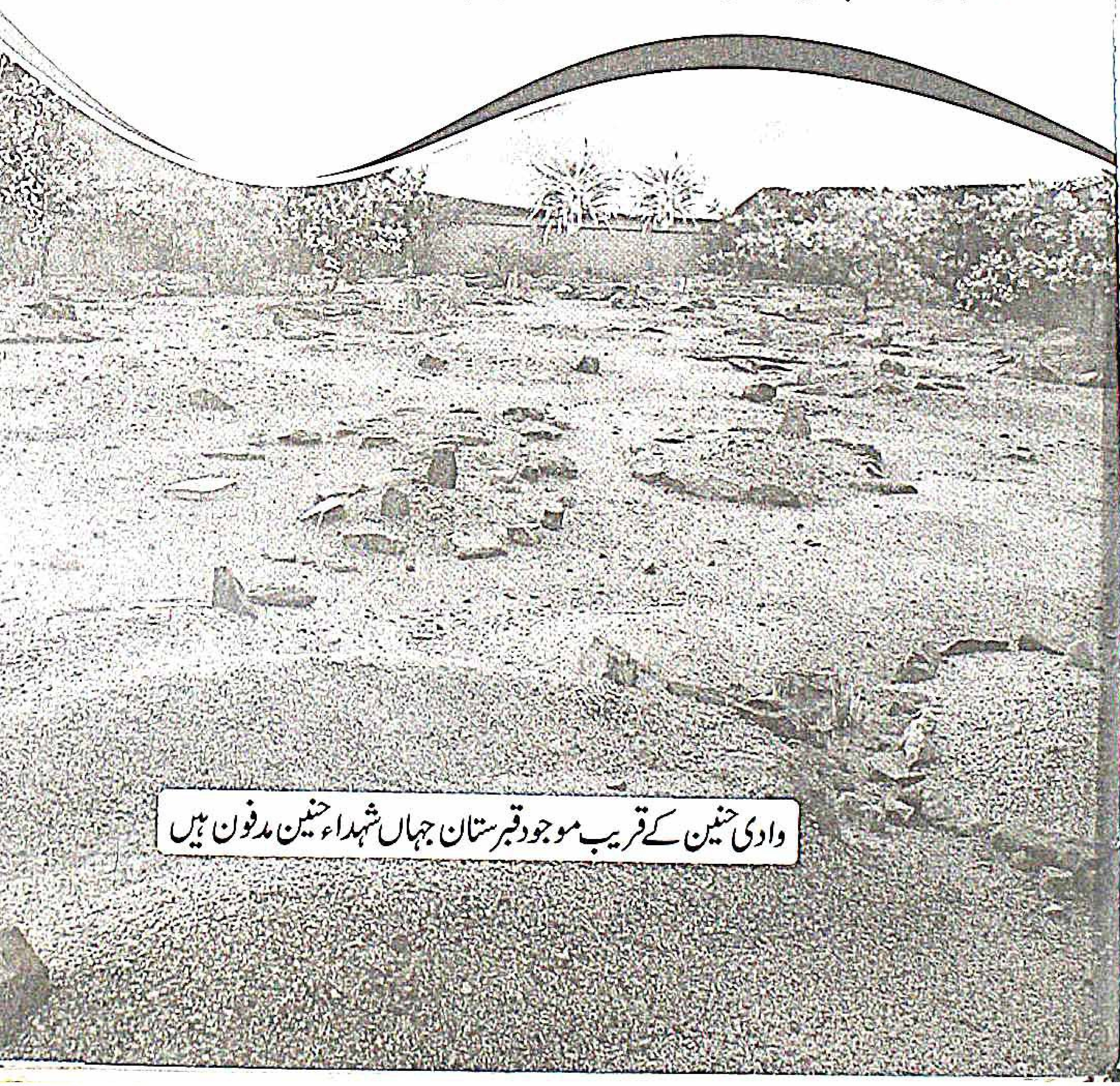

وادی حنین کے قریب موجود قبرستان جہاں شہداء حنین مدفون ہیں

Marfat.com

غزوۂ حنین کے نتائج

پیارے بچو! اس جنگ میں دشمن کے ستر آدمے مارے گئے اور ہزاروں کی تعداد میں قید ہوئے، بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا جس میں چوالیس ہزار اونٹ' چوالیس ہزار بھیڑ' بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی تھی۔ آپ ﷺ نے سارا مال ''جعرانہ'' میں جمع فرما دیا اور مسعود بن غفاری رضی اللہ عنہ کو اس کا نگران بنایا۔

قیدی جن کی تعداد ہزاروں تھی ان میں رسول اللہ ﷺ کی رضاعی بہن شیما بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کی بے حد تکریم فرمائی اور اپنی چادر ان کے لیے بچھا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں چند اونٹ اور بکریاں بطور ہدیہ دیں اور نہایت عزت واحترام سے انہیں رخصت فرمایا۔ قبیلہ ہوازن کی درخواست پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاندان کے حصے میں آنے والے قیدیوں کو رہا کر دیا، آپ ﷺ کی پیروی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اپنے اپنے حصے کے قیدی رہا کر دیئے۔ مسلمانوں کے اس حسن سلوک کی وجہ سے سب لوگ مسلمان ہو گئے۔

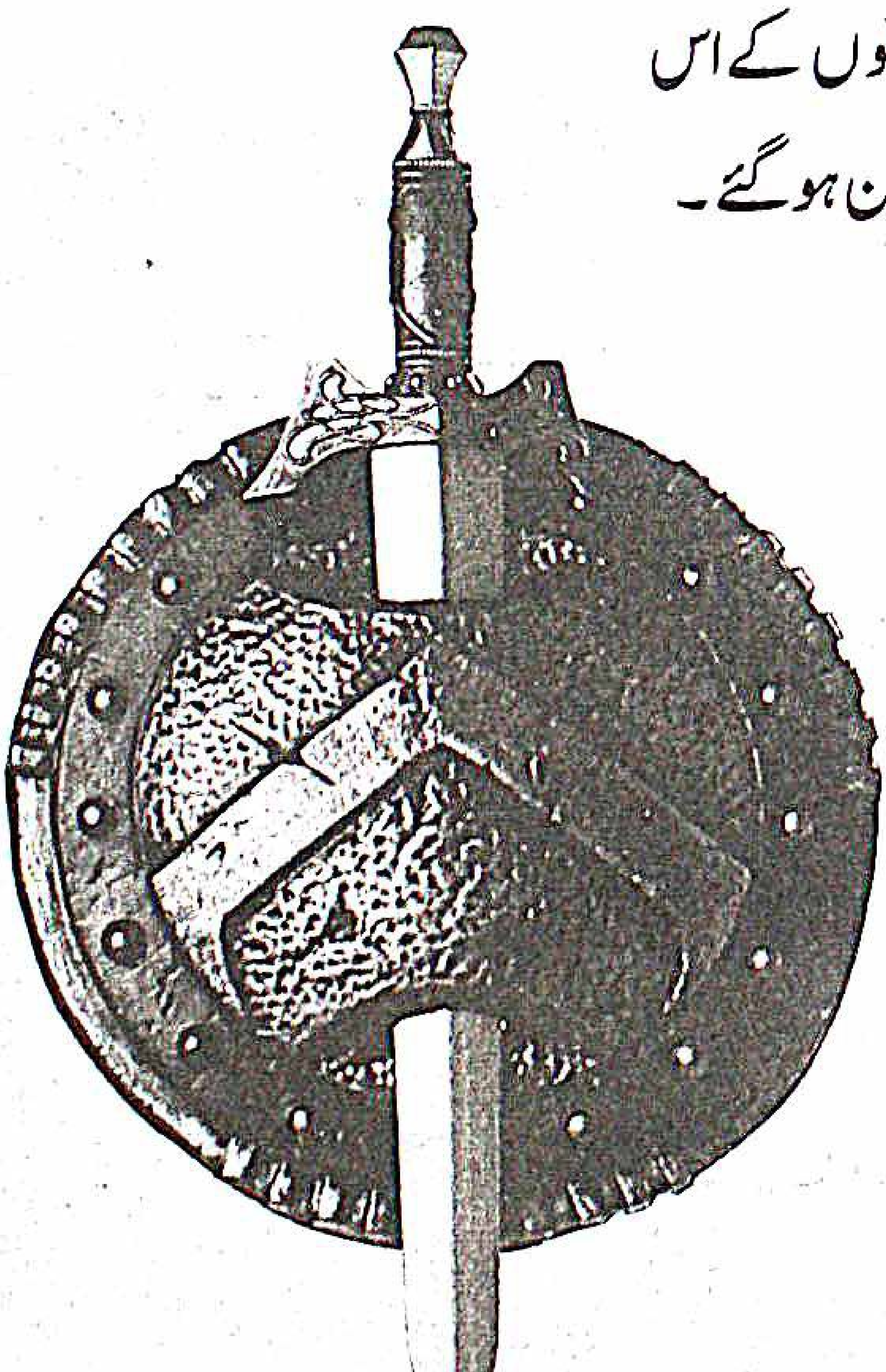

غزوۂ حنین کے معجزات

پیارے بچو! حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ غیر معمولی زخمی ہوئے، آپ ﷺ کے لعاب دہن کی برکت سے ٹھیک ہو گئے۔

عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی پیشانی پہ گہرا زخم آیا، آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ کی برکت سے صحیح ہو گیا۔ (سیرت حلبیہ)

Marfat.com

مال غنیمت کی بشارت

پیارے بچو! غزوۂ حنین میں ایک سوار نے ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میں فلاں پہاڑ پر چڑھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن کے تمام لوگ اپنے ساز و سامان کے ساتھ اپنے اونٹوں اور اسلحہ وغیرہ کو لے کر حنین میں آ گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر سن کر مسکراتے ہوئے فرمایا: ''کہ انشاء اللہ سب مسلمانوں کی غنیمت ان کا مال ہوگا۔

اس معجزاتی بشارت میں آپ ﷺ نے لڑائی کے فتح ہونے اور مسلمانوں کو غنیمت ملنے اور مویشی وغیرہ ہاتھ آنے کی بشارت دی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دوسرے دن مسلمانوں کو فتح ہوئی اور تمام مویشی اور بہت سا سامان مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔

(سنن ابو داؤد/ رسول اللہ ﷺ کے تین سو معجزات/ احمد سعید/ کراچی/ ص ۴۷)

مقبرہ سبوحہ کا اندرونی و بیرونی منظر۔

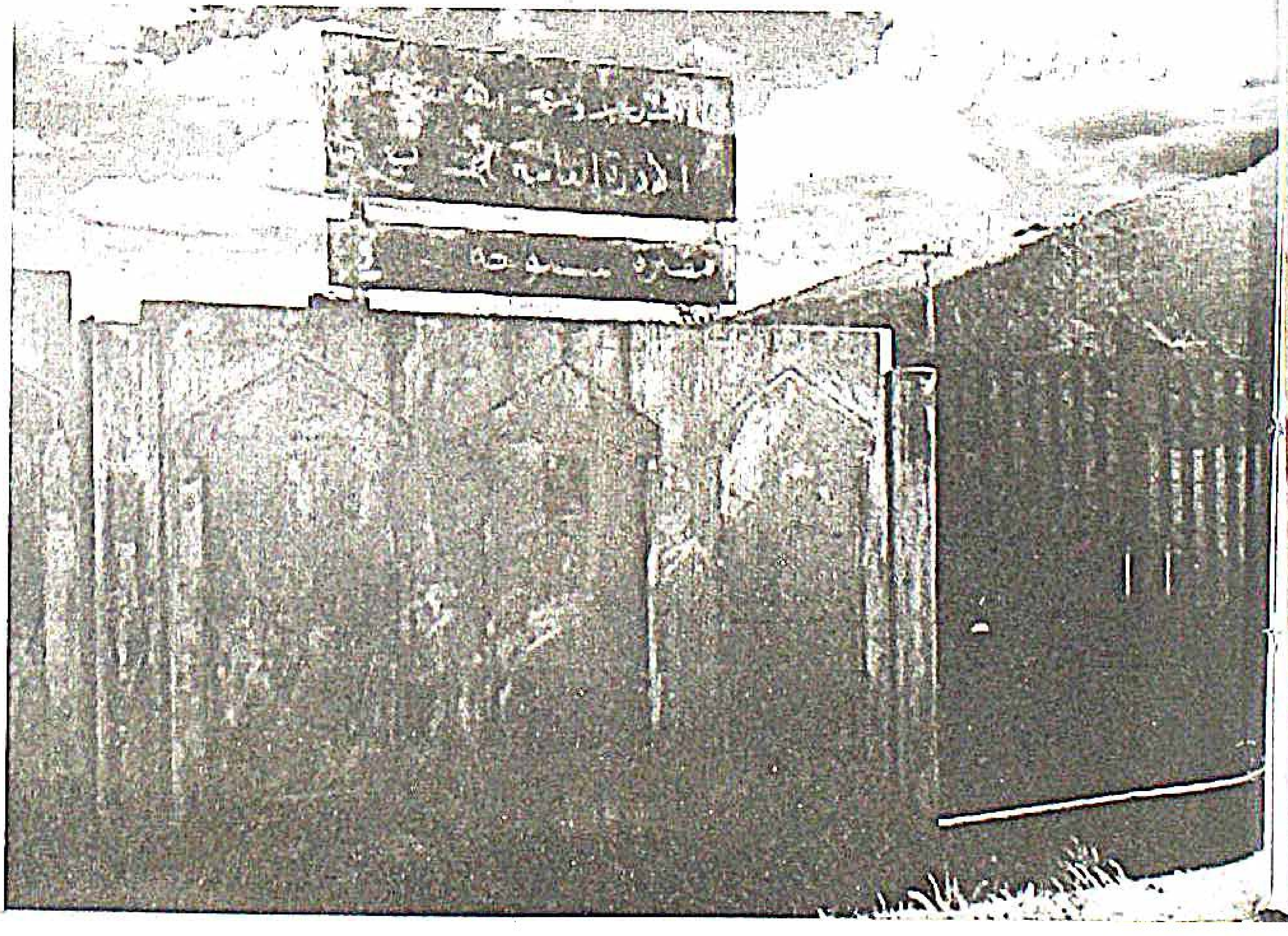

Marfat.com

فصل نمبر:22

غزوۂ طائف: (سن 8 ہجری)

پیارے بچو! وادی حنین میں جب ہوازن نے شکست کھائی تو، تو ان کے تین گروہ ہو گئے۔ ایک مقام ''اوطاس'' کی طرف بھاگا، دوسرا گروہ مقام ''نخلہ'' کی طرف بھاگا، ان کے خاتمے کے لیے ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی کمان میں ایک دستہ روانہ کیا۔ تیسرا بڑا گروہ اپنے کمانڈر مالک کے ساتھ طائف کو دوڑا۔ یہ شہر طائف میں گھس کر قلعہ بند ہو گئے، یہ بڑا محفوظ شہر تھا، اس کے اردگرد فصیل تھی، شہر میں اناج کافی مقدار میں موجود تھا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے شہر طائف کے قریب اپنا خیمہ نصب فرمایا۔

بیس دن تک محاصرہ رہا، تیروں کا تبادلہ ہوتا رہا، ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک تیر لگا، جس سے وہ ضائع ہو گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو دعا کروں، اور آنکھ ٹھیک ہو جائے، اور اگر صبر کرو تو اس کے بدلے جنت ملے گی۔'' ابوسفیان نے کہا: ''مجھے جنت عزیز ہے۔'' ابوسفیان کی دوسری آنکھ جنگ یرموک میں شہید ہو گئی، اس طرح ان کی دونوں آنکھیں جہاد میں قربان ہو گئیں۔

آپ ﷺ نے قلعہ کی دیواروں کو توڑنے کے لیے منجنیق وغیرہ بھی استعمال فرمائی، بیس دن کے محاصرہ کے بعد پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورے سے محاصرہ اٹھایا اور چل دیے، اس وقت دعا کی ''اللھم اھد ثقیفا وآتھم مسلمین'' اس دعا کی برکت تھی، کہ بعد میں طائف والے از خود مدینہ منورہ حاضر خدمت ہوئے، اسلام قبول کیا، آپ ﷺ نے ان کے سردار مالک بن عوف کو ہی ان کا امیر مقرر فرمایا۔ (حوالہ: سیرت ابن ہشام ملحض: ۲/۴۹۹ تا ۵۰۰)

Marfat.com

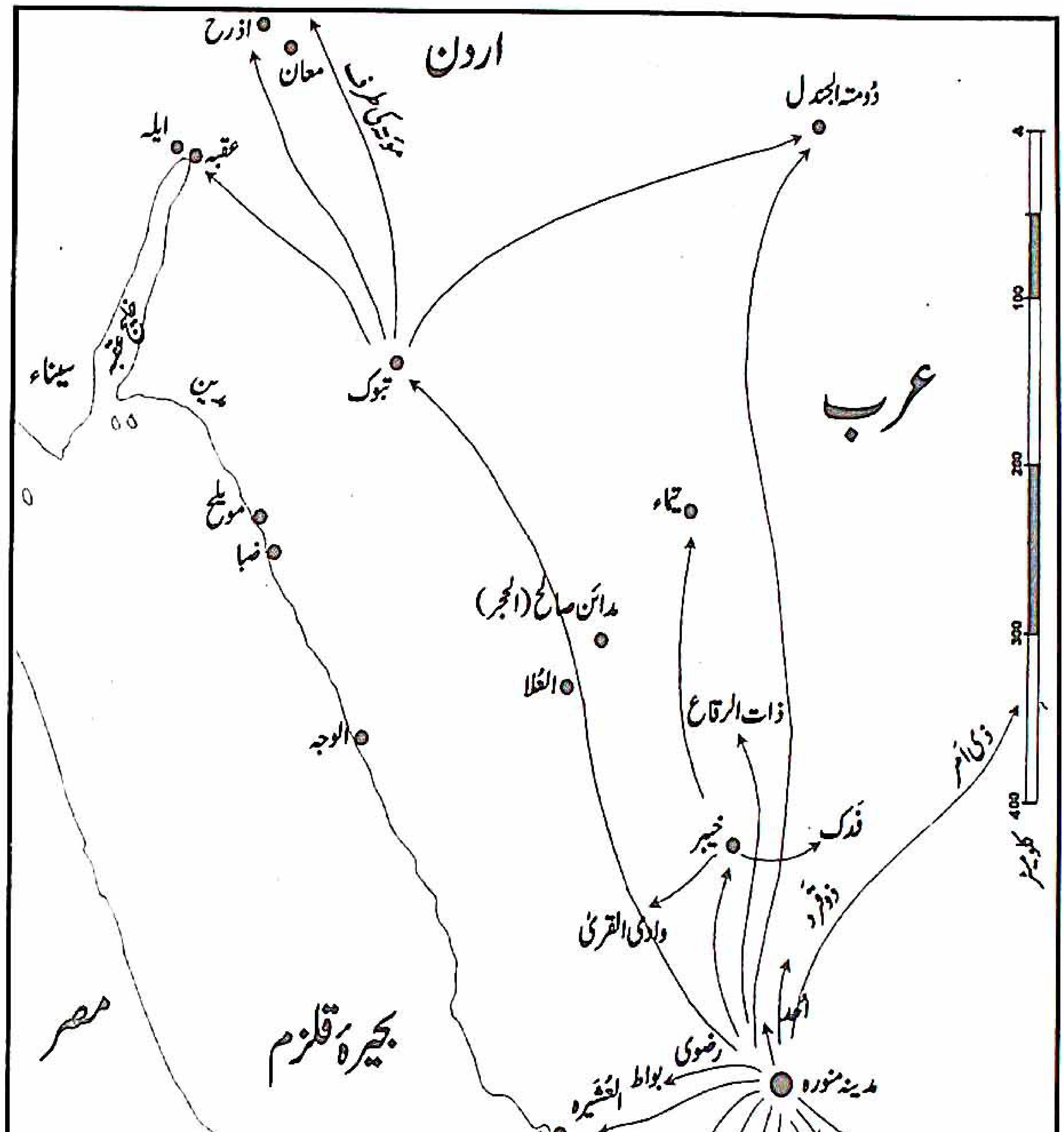
غزوۂ طائف
8ھ
اردن
ازرح
معان
ایلہ
عقبہ
دومۃ الجندل
تبوک
سیناء
مدین
عرب
تیماء
مویلح
ضبا
مدائن صالح (الحجر)
العُلا
ذات الرقاع
ذی امر
الوجہ
خیبر
فدک
وادی القریٰ
احد
رضوی
بواط
العشیرہ
مدینہ منورہ
ینبع
بدر
حمراء الاسد
بنو سلیم
مصر
بحیرۂ قلزم
(بحیرۂ احمر)
نوبیہ
سودان
ودان
بحران
الرجیع
رابغ
نجد
بنو لحیان
حدیبیہ
جدہ
مکہ مکرمہ
طائف
حنین
0
100
200
300
400
کلومیٹر

Marfat.com

فصل نمبر: 23

غزوۂ تبوک (سن 9 ہجری)

پیارے بچو! رسول اکرم ﷺ کی قیادت میں تبلیغ دین اور جہاد کی مہمات جاری تھیں، ہر طرف اسلام کی روشنی پھیل رہی تھی۔ فتح مکہ اور غزوۂ حنین کے بعد لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہو رہے تھے، جزیرۃ العرب میں دین کا حق کا یہ غلبہ دیکھ کر اطراف کی عیسائی آبادی پریشان تھی۔ اس غزوہ کا نام "غزوہ فاضحہ" بھی ہے، فاضحہ کے معنی "پول کھولنے والا" اس جہاد میں منافقین کا پول کھلا۔ اس غزوہ کا ایک اور نام "غزوہ عسیرہ" بھی ہے یعنی تنگی اور مشکل والا غزوہ۔ (سیرت حلبیہ)

غزوۂ تبوک کا پس منظر

پیارے بچو! تبوک مدینہ سے تقریباً پانچ آٹھ کلومیٹر دور واقع ہے۔ دراصل تبوک ایک چشمہ کا نام ہے، جس کی وجہ سے اس بستی کا نام ہی تبوک پڑ گیا۔ غزوہ تبوک کا سفر سب سے زیادہ پُر مشقت سفر تھا، یہ آپ ﷺ کا آخری غزوہ تھا۔ روم جیسی سپر پاور طاقت سے مقابلہ تھا۔

ہجرت نبوی کے نویں سال مدینے پہنچنے والے چند شامی تاجروں نے یہ خبر دی کہ رومی فوجیں، عیسائی عربوں کے ساتھ مل کر مدینے پر ایک بڑے حملے کی تیاری کر رہی ہیں۔ اس حملے کی توقع تو تھی ہی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا۔

غزوہ موتہ میں مسلمانوں کی بے مثال بہادری اور جنگی حکمت عملی نے رومیوں کو خوف زدہ کر دیا تھا۔ وہ شب و روز مسلمانوں کی طاقت سے پریشان رہنے لگے تھے۔ غزوہ موتہ میں دو لاکھ عیسائی فوج، تین ہزار مسلمانوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکی تھیں۔

Marfat.com

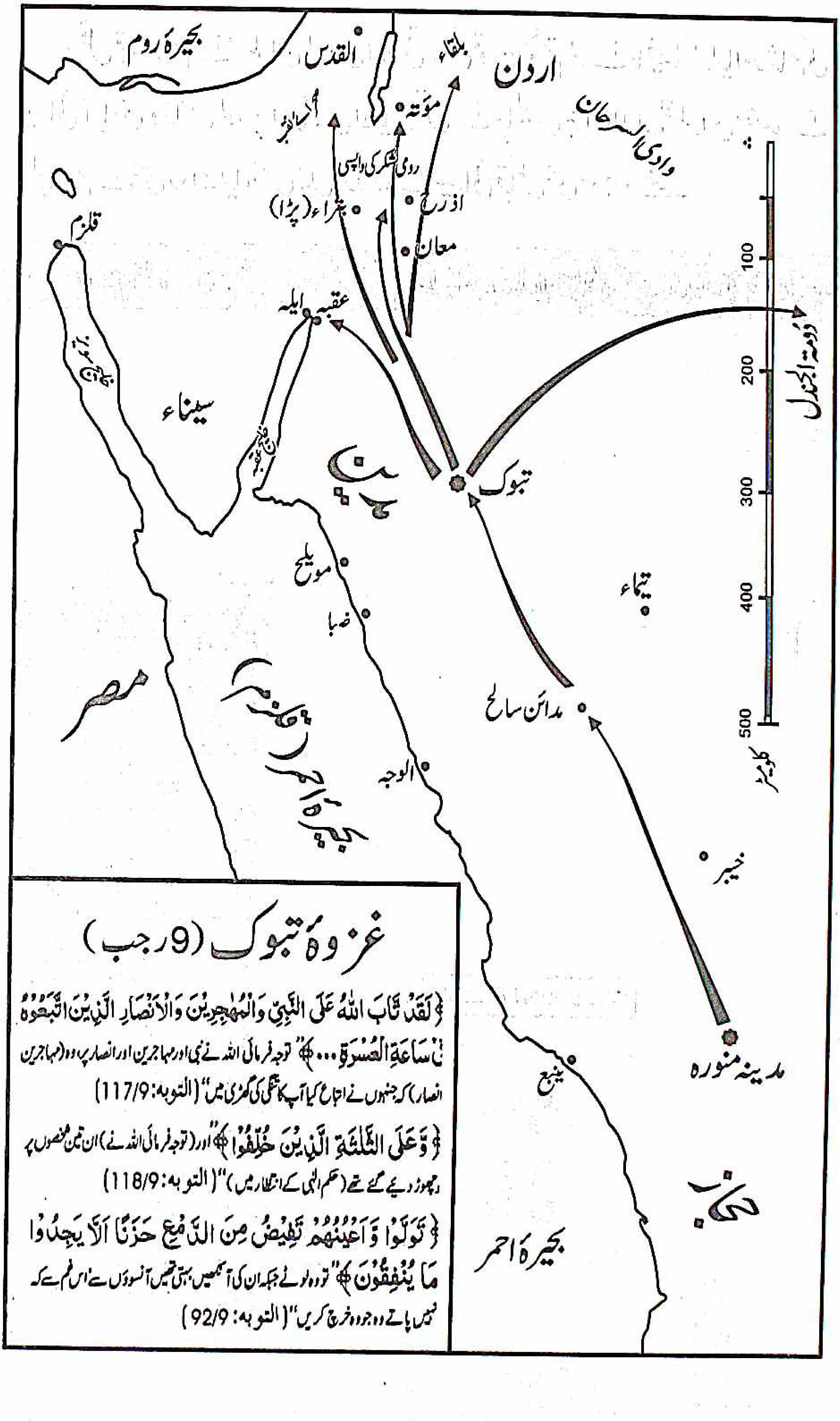

غزوۂ تبوک (9 رجب)

﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ...﴾ "توجہ فرمائی اللہ نے نبی اور مہاجرین اور انصار پر وہ (مہاجرین انصار) کہ جنہوں نے اتباع کیا آپ کا تنگی کی گھڑی میں" (التوبہ: 117/9)

﴿وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا﴾ "اور (توجہ فرمائی اللہ نے) ان تین شخصوں پر چھوڑ دیے گئے تھے (حکم الٰہی کے انتظار میں)" (التوبہ: 118/9)

﴿تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ﴾ "تو وہ لوٹے جبکہ ان کی آنکھیں بہتی تھیں آنسوؤں سے اس غم سے کہ نہیں پاتے وہ جو وہ خرچ کریں" (التوبہ: 92/9)

Marfat.com

ہرقل قیصر روم نے مسلمان کی اس ابھرتی ہوئی قوت کو ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا اور شام کی عیسائی آبادی کو خاص طور پر اس مہم پر لگایا، ہرقل نے چالیس ہزار کا ایک لشکر اسی مقصد کے لیے روم سے بھی روانہ کیا، جس میں اردگرد کے عیسائی قبائل بھی موجود تھے۔

مسجد کا داخلی دروازہ

تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے خیمہ کی جگہ قائم شاندار مسجد

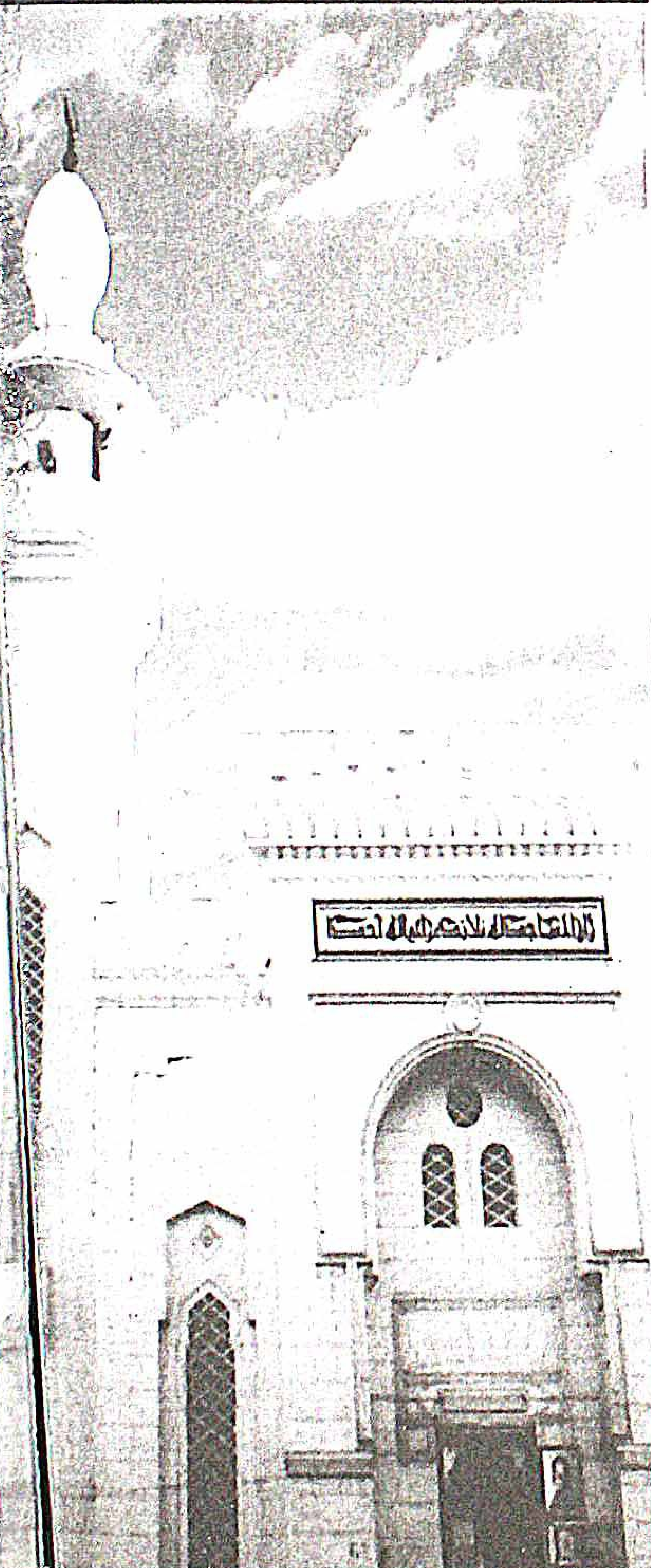

Marfat.com

مشکل حالات اور مسلمانوں کی بے مثال قربانیاں

پیارے بچو! مسلمانوں کے لیے یہ زمانہ سخت آزمائش کا تھا، یہ وہ دن تھے جب مدینے میں خریف کی فصل پک کر تیار ہوگئی تھی، اس سے پہلے سال فصل بہت کم ہوئی تھی۔ قحط نے سب کچھ تباہ کر دیا تھا، ہر شخص گھر پر رہنا چاہتا تھا تا کہ فصل کاٹ سکے۔

مسلمان کچھ ہی عرصے پہلے فتح مکہ اور غزوہ حنین سے فارغ ہوگئے تھے۔ یہ بڑا کٹھن مرحلہ تھا اب جب جہاد کا حکم ہوا تو فصل بالکل تیار اور پکی ہوئی تھی۔ موسم بے انتہا گرم تھا۔ مسافت کی دوری اور راستے کی دشواری پریشانی کن تھی۔ سواریوں اور رسد کی بھی شدید کمی تھی۔ گرمی اپنے عروج پر تھی، آسمان آگ برسا رہا تھا، اور زمین شعلے اگل رہی تھی، طویل صحراء، جہاں بعض علاقوں میں میلوں تک سایہ دار درخت تو دور کی بات، کسی جھاڑی کی کوئی پتی بھی نظر نہیں آتی۔

رومیوں کے حملہ آور ہونے کی خبروں سے مدینے کے منافقین اس خوش فہمی میں تھے کہ مسلمان شکست کھائیں تو وہ مدینے میں اسلام کے خلاف علَمِ بغاوت بلند کر دیں۔

یہودی یہ کہہ رہے تھے کہ مسلمانوں کی یہ جنگ عرب سے نہیں بلکہ دنیا کی ایک بڑی طاقت سے ہے، وہ مسلمانوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دینگے۔ ان حالات میں اللہ کے رسول ﷺ نے اعلان جہاد فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتا دیا کہ شام جانا ہے اور مقابلہ قیصر روم سے ہے۔ رسول اکرم ﷺ اگر یہ اقدام نہ فرماتے تو اسے اسلام اور مسلمانوں کی کمزوری سمجھا جاتا۔

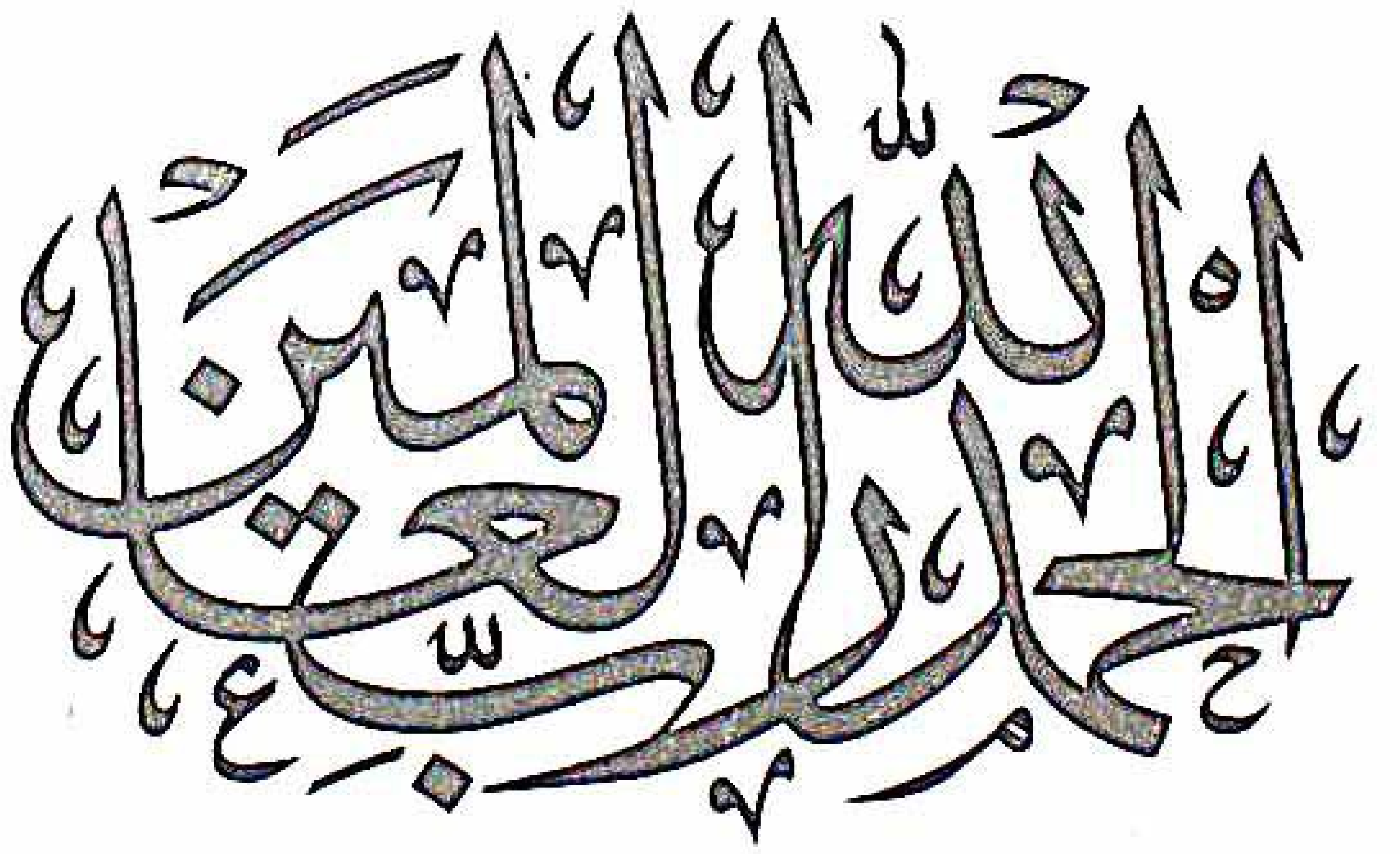

منافقین نے مسلمانوں کو جنگ سے روکا، ان کو بد دل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ناکام و نامراد فرما دیا۔

Marfat.com

جہاد کی تیاری

پیارے بچو! نبی کریم ﷺ نے جہاد کی تیاری کے لیے مالی مدد کا مطالبہ فرمایا۔ ہر مسلمان نے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تین سو اونٹ مع ساز و سامان کے اور ایک ہزار دینار لا کر دیئے۔ آپ ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: ''اس عمل صالح کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہیں پہنچا سکے گا، اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہوا، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔'' رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ۱۲۰۰ اوقیہ چاندی صدقہ کی۔

صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے اپنے زیور اتار دیئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام مال کا نصف حصہ لا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری پونجی جہاد فی سبیل اللہ کی نذر کر دی۔

حضرت ابو عقیل انصاری رضی اللہ عنہ دن بھر کی مزدوری لیکر چلے آئے۔

دین وملت کے ہزاروں سرفروش اس راہ میں اپنے خون کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے مجاہدین اسلام کی صفوں میں شامل ہو گئے۔ کچھ ایسے بھی تھے جن کے پاس سواری تھی نہ سامان سفر، وہ اپنی محرومی پر روتے چلے جا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی دلجوئی فرمائی۔ قرآن مجید بھی ان کے اخلاص کی گواہی دیتا ہے اور ان کے درد اور کرب کو بیان کرتا ہے۔

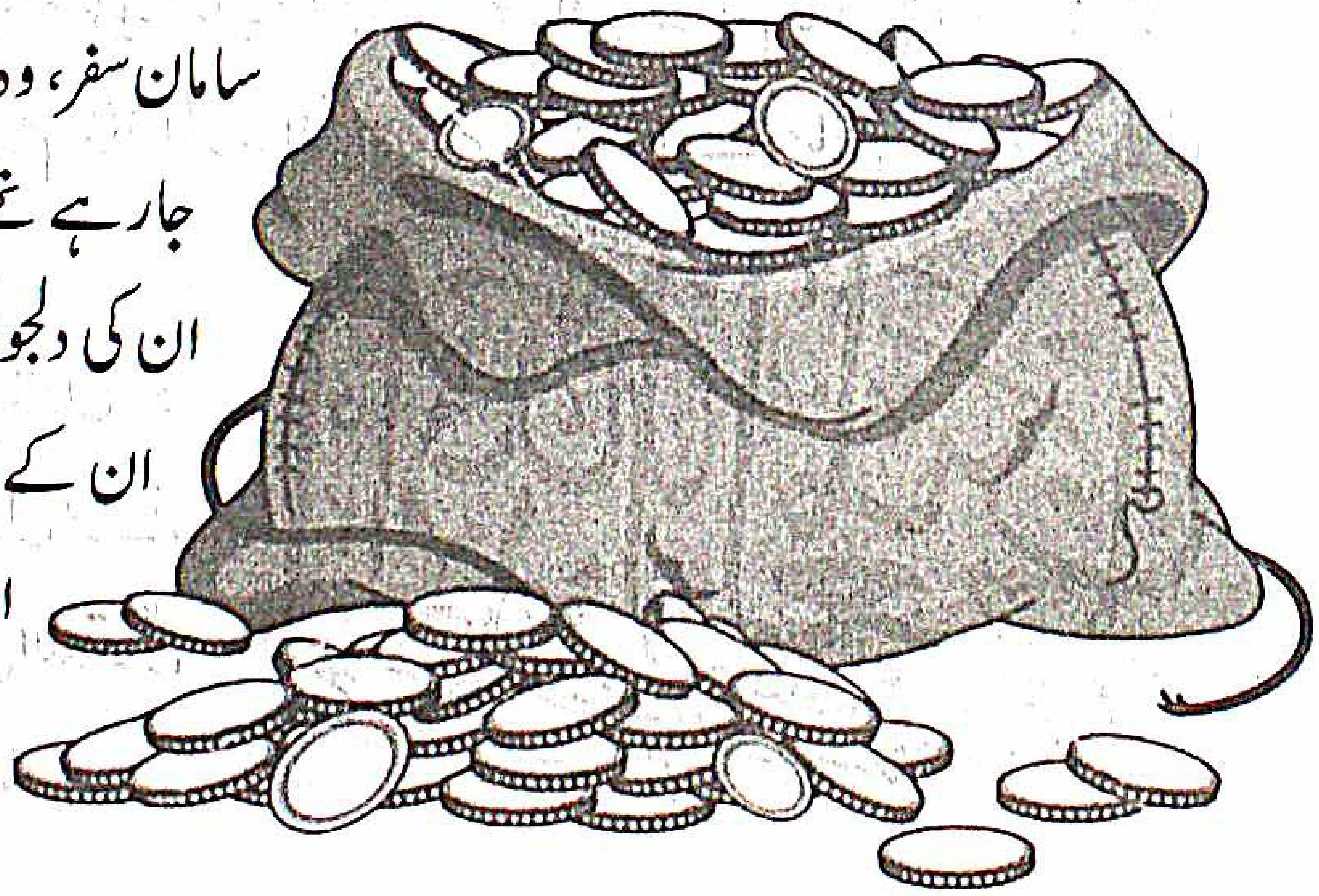

Marfat.com

مقام جرف پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آمد

پیارے بچو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینے کی حفاظت ونگرانی کے لیے امیر مقرر فرمایا۔ منافقین نے اس بات کو خوب اڑایا اور کہنے لگے، علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر بوجھ سمجھتے ہیں، اس لیے چھوڑ گئے کہ بوجھ ہلکا ہو جائے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو اسلحہ لے کر نکل کھڑے ہوئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام جرف پر پہنچ گئے، انہوں نے شکایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا'' یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ لوٹ گئے۔

(سیرت حلبیہ)

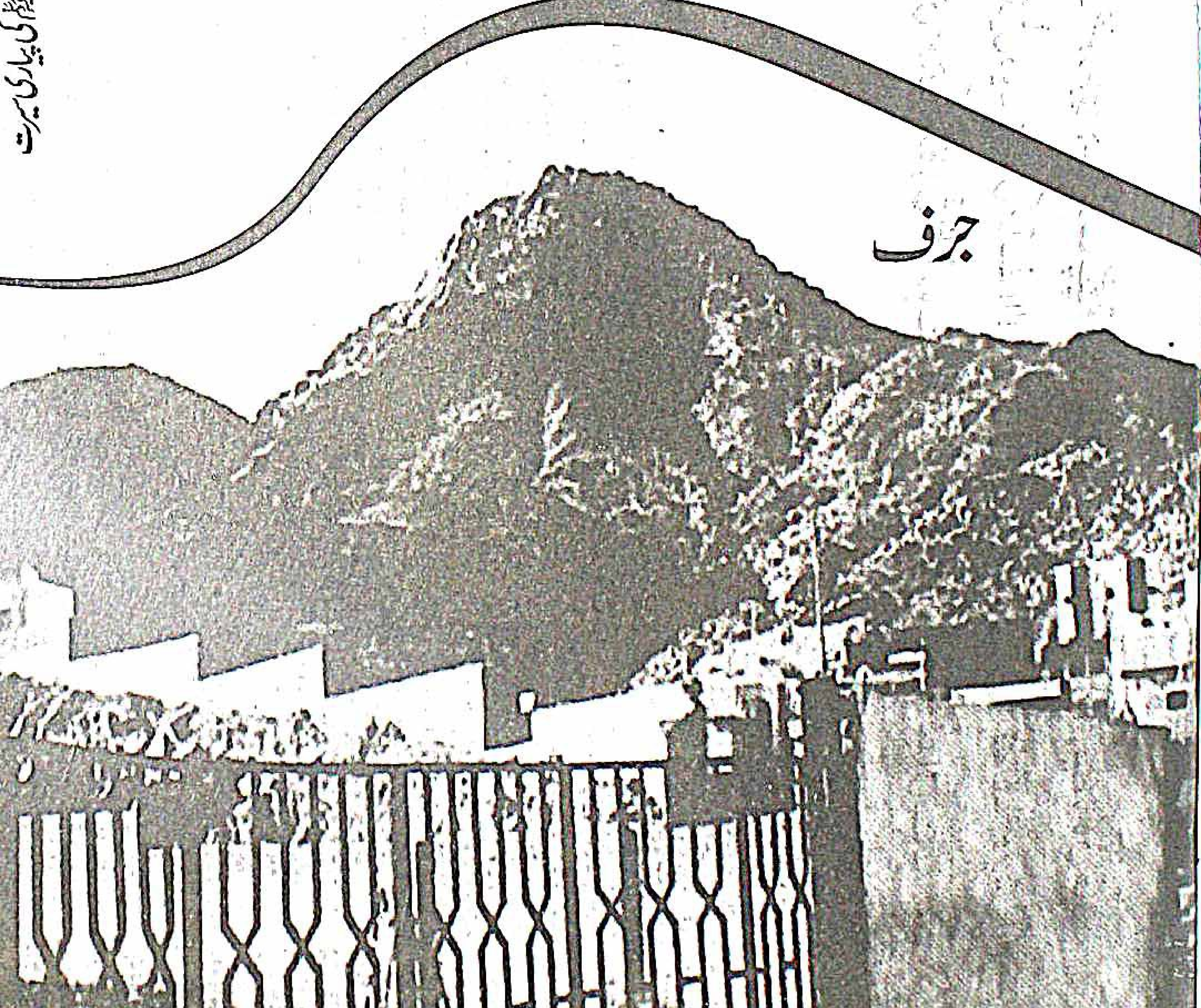

Marfat.com

تبوک میں موجود چشمہ جو 30 ہزار صحابہ کی ضروریات کو پورا کرتا رہا۔ حضور ﷺ جب تبوک پہنچے تو وہاں چشمے کا پانی بہت کم اور لشکر اسلام کیلئے ناکافی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک اور ہاتھوں پر پانی ڈال کر اس چشمے میں انڈیل دیا۔ رس رس کر آنے والا پانی معجزاتی طور پر فوارے کی طرح ابلنے لگا۔ تصویر میں نظر آنے والے حوض اسی چشمے کے قریب تعمیر کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی موجود کھجور کا باغ نظر آ رہا ہے، یہ بھی حضور ﷺ کی پیش گوئی کا مصداق ہے۔

Marfat.com

غزوۂ تبوک کے واقعات

رجب سن 9 ہجری میں رسول اللہ ﷺ تیس ہزار مجاہدین کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوئے، جن میں دس ہزار سوار شامل تھے۔ سواریوں کی کمی کی وجہ سے ایک اونٹ پر باری باری بہت سارے لوگ سوار ہوتے تھے۔ اکثر پیدل چلتے رہتے۔ سینکڑوں کلومیٹر کا یہ دشوار سفر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بڑی مشکلات کے ساتھ طے کیا۔

تبوک پہنچ کر معلوم ہوا کہ سرحد پر کوئی دشمن مسلمانوں کا سامنا کرنے کے لیے موجود نہیں ہے، دراصل ہرقل نے فوجیں ابھی جمع کرنا شروع کی ہی تھیں کہ حملے کی تیاری مکمل ہونے سے پہلے ہزاروں مسلمان مجاہدین اللہ کے رسول ﷺ کی قیادت میں رومی سرحدوں پر آپہنچے۔ مسلمانوں نے پانچ سو میل کا فاصلہ طے کیا تھا۔ لشکر اسلام کے اس اقدام نے ہرقل کو مرعوب کر دیا اور لڑائی کی نوبت نہ آئی۔ دور ونزدیک دین کی دشمنوں پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔

ایلہ کے رئیس یوحنا نے رسول اللہ ﷺ سے خود صلح کی درخواست کی اور جزیہ دینا قبول کیا، اس نے ایک سفید خچر آپ ﷺ کی نذر کیا۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک اس کو عطا فرمائی۔

دومتہ الجندل کے حاکم اکیدر کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گرفتار کر لائے تھے، اس نے اطاعت کا وعدہ کیا، بعد میں مدینہ منورہ حاضر ہو کر صلح نامہ لکھا۔ بعض اور عیسائی سردار بھی بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور جزیہ دینا قبول کیا۔ یہ دیکھ کر شامیوں اور رومیوں کے حوصلے پست ہو گئے، یہ مسلمانوں کی اخلاقی فتح تھی، جزیرہ عرب کے اندر اور باہر مسلمانوں کی فوجی ساکھ پر نہایت خوشگوار اثرات مرتب ہوئے۔

اس سفر میں پچاس روز صرف ہوئے۔ بیس روز تبوک میں قیام رہا اور تیس دن آمد و رفت میں لگے، ادھر مدینے میں رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خبر پہنچی تو عورتیں، بچیاں اور بچے خوشی کے عالم میں باہر نکل پڑے اور لشکر اسلام کا زبردست استقبال کیا۔

Marfat.com

غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے والوں کی توبہ کا عجیب واقعہ

پیارے بچو! اس غزوہ میں ۱۳ اشخاص حضرت کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم جو سچے اور پکے مومن بھی تھے مگر کسی جواز کے بغیر پیچھے رہ گئے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے سخت آزمائش میں ڈال دیا۔ ان سے بائیکاٹ کر دیا گیا جو ۴۰ روز رہا اور اس کے بعد فرمان رسول ﷺ جاری ہوا کہ یہ اپنی بیویوں سے بھی الگ رہیں۔ اس کے بعد پچاسویں روز توبہ قبول فرمالی گئی۔

''اور اللہ تعالیٰ نے ان تین آدمیوں کی بھی توبہ قبول کی جن کا معاملہ مؤخر کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی اور انہوں نے یقین کرلیا کہ اللہ سے (بھاگ کر) کوئی جائے پناہ نہیں ہے مگر اسی کی طرف! پھر اللہ کا ان پر رجوع ہوا تاکہ وہ توبہ کرلیں یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے''۔ (التوبة:۱۱۸)

صحابہ کرام بہت خوش ہوئے اور آگے بھاگ بھاگ کر بشارتیں سنائی گئیں۔ بذات خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ

اے کعب بن مالک! آپ کو ایک مبارک دن کی بشارت ہو۔ یہ ایسا دن ہے جب سے تیری ماں نے تجھے جنم دیا ہے اتنا بہتر اور خیر والا دن نہیں آیا جتنا یہ ہے''۔ (صحیح بخاری، الغازی، باب حدیث کعب بن مالک ۴۴۱۸)

اور یہ سب کچھ صداقت، شرافت اور ایمان کی بنیاد پر تھا۔ اور دوسری طرف منافقین عذر پیش کرنے والے جھوٹ بول بول کر معذرت کر رہے ہیں، جن کی تعداد ۸۰ افراد سے زیادہ تھی۔ اور اسی طرح حقیقی معذوروں کے بارے میں ارشاد ربانی ہوا:

Marfat.com

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَ لَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (التوبة: ۹۱)

''کمزوروں، مریضوں اور جو لوگ خرچ کرنے کے لیے کچھ نہ پائیں ان پر کوئی حرج نہیں جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہوں''۔

اور ایسے لوگوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر فرمایا تھا۔ جو اپنی معذوریوں اور مجبوریوں کی وجہ سے سفر جہاد میں شریک تو نہیں ہو سکے مگر وہ حضرات اجر و ثواب میں برابر کے شریک ہیں۔ چونکہ انہیں شرعی عذر نے روک رکھا تھا۔
(تفسیر الطبری: ۱۴/ ۴۱۹، ۴۲۳)

آخر کار منافقین کی جماعت کی ذلت و رسوائی کو عام کر دیا گیا، فرمان ربانی کے ذریعے بھی اور وہ اس طرح ہے کہ منافقین کے صدقے قبول نہ کیے جائیں، ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور دعا مغفرت نہ کی جائے اور ان کی قبروں پر کھڑا ہونے سے بھی روک دیا گیا۔

Marfat.com

غزوۂ تبوک کے معجزات

1 سانپ کا پیارے نبی ﷺ کو سلام کرنا

پیارے بچو! سن ۹ ہجری میں تبوک کے سفر کے دوران ہمارے پیارے رسول ﷺ کے سامنے ایک بہت بڑا سانپ راستے میں نمودار ہوا۔ کچھ دیر راستہ کے درمیان کھڑا رہا۔ پھر راستے سے ہٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جانتے ہو یہ سانپ کیسا تھا؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتا ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ان جنات میں سے ہے جو مکے آ کر میرے ہاتھ پر اسلام لائے تھے' اس کی رہائش اس جگہ ہے اور وہ مجھے سلام کرنے کے لیے آیا تھا اور تم کو بھی سلام کہا ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ''وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔'' (سبل الھدی والرشاد)

2 چشمے کے پانی کا جوش سے اُبلنا

پیارے بچو! غزوۂ تبوک سن ۹ ہجری کے موقع پر جب پانی کی کمی ہوئی اور لوگوں کو پیاس نے ستایا تو ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے چشمۂ تبوک کے پانی کی کثرت کا معجزہ ظاہر ہوا اور بعد ازاں وہ چشمہ ایک مدت تک پورے جوش سے اُبلتا رہا۔

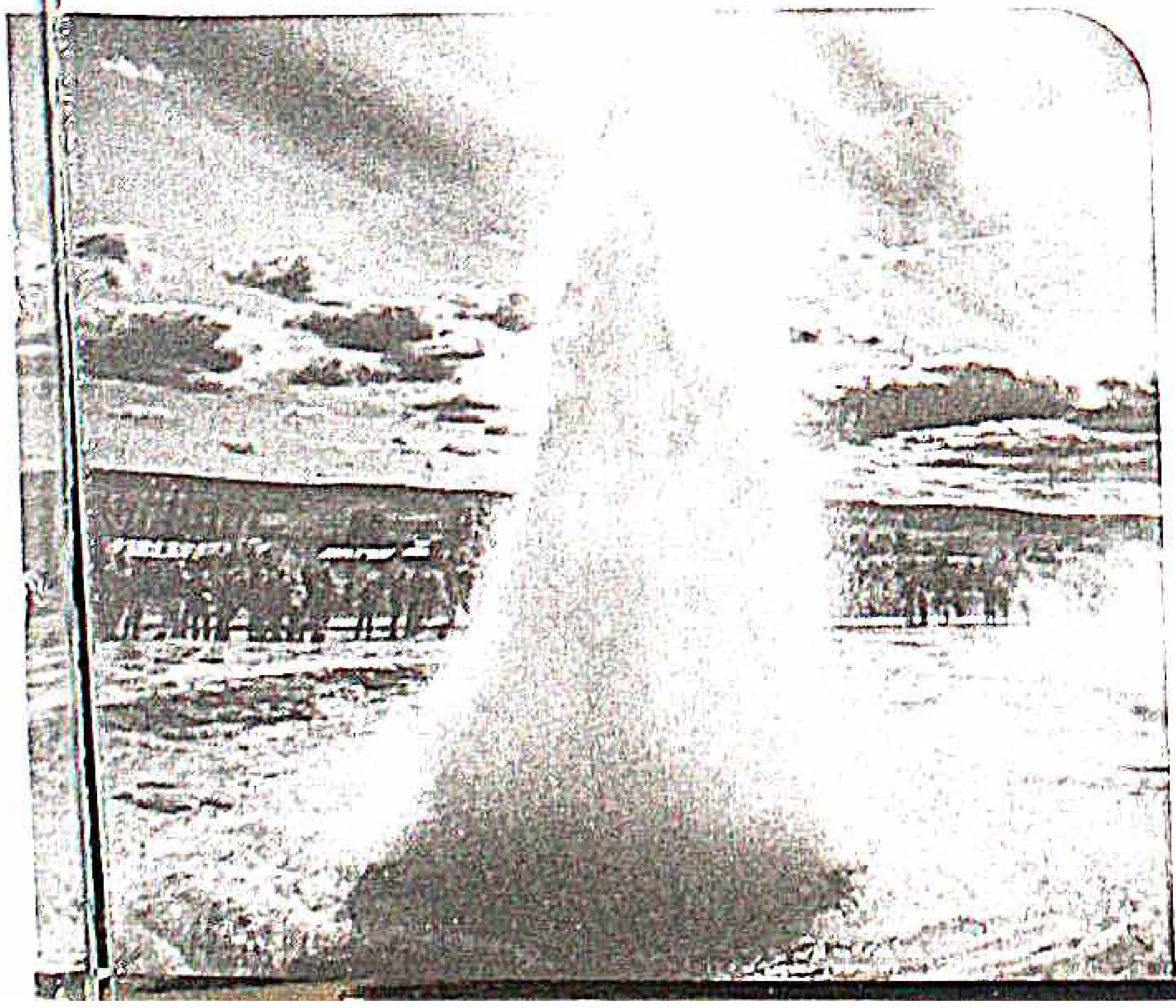

بعد ازاں آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ص سے فرمایا: ''اے معاذ! اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم اس پانی سے باغات سیراب ہوتے دیکھو گے۔''

(حوالہ: صحیح مسلم، باب فی معجزات النبی ﷺ ۲۲۸۱)

Marfat.com

3 مشکیزوں کا پانی کا چشمہ بن جانا

پیارے بچو! حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ ہم سفر میں تھے اور غالباً یہ تبوک کا سفر تھا۔ صبح کی نماز دن چڑھے پڑھی گئی کیونکہ سب سوتے رہ گئے تھے۔ مجھے نبی ﷺ نے آگے آگے چلنے کا حکم دیا ہم کو سخت پیاس لگی۔ راہ چلتے ہوئے ہم کو ایک عورت ملی۔ جس کے ساتھ پانی کے دو مشکیزے تھے' اس سے معلوم ہوا کہ پانی اس گاؤں سے ایک دن' ایک رات کی مسافت پر ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے۔ وہاں عورت نے یہ بھی کہا کہ وہ یتیموں کی ماں ہے۔ نبی ﷺ نے اس کے مشکیزوں کو ہاتھ سے چھو دیا۔ پانی بہہ نکلا' چالیس صحابہ نے جو سخت پیاسے تھے' سیر ہو کر پانی پی لیا اور مشکیزے جتنے بھی ساتھ تھے وہ بھی بھر لیے۔ وہ مشکیزے اس وقت پانی سے ایسے بھرے ہوئے دیکھے جاتے تھے گویا اب پھٹ پڑیں گے۔ یہ واقعہ سن ۹ ہجری میں پیش آیا۔

(حوالہ: زرقانی علی مواھب: ۷۶/۳)

4 بچے ہوئے کھانے سے بوریاں بھر گئیں

پیارے بچو! غزوہ تبوک سن ۹ ہجری کے موقع پر ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس توشہ ختم ہو گیا اور انہوں نے خوراک کی کمی کو دور کرنے کے لیے اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کی شکایت کی گئی۔

ہمارے پیارے رسول ﷺ نے دستر خوان لگانے کا حکم فرمایا اور لشکر میں اعلان کرا دیا گیا کہ کسی کے پاس کچھ توشہ باقی ہو تو لے آئے' چنانچہ کوئی شخص مٹھی بھر جو لایا' کوئی مٹھی بھر کھجور' کوئی روٹی کا ٹکڑا' الغرض دستر خوان دس کلو کے قریب توشہ جمع ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا' دو رکعت نماز ادا کی اور پھر برکت کی دعا فرمائی۔ اس میں اتنی برکت ہوئی کہ سب نے سیر ہو کر کھایا۔ اس کے باوجود وہ بچ رہا۔ پھر سب نے توشہ دان بھرے' بوریاں بھریں اور لشکر میں جو برتن بھی مل سکا اسے بھر لیا' مگر پھر بھی کچھ باقی بچا رہا۔

Marfat.com

5 جب درخت زمین چیر کر آیا: پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ غزوہ تبوک سے واپسی کے موقعے پر ایک منزل پر اترے تاکہ آرام فرمالیں۔ سرکار دو عالم ﷺ سو گئے تو کیکر کا ایک درخت زمین چیرتا ہوا وہاں تک آیا' جہاں آپ ﷺ آرام فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کو ڈھانک کر آپ ﷺ پر سایہ فرمادیا۔ پھر کچھ دیر بعد اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ (حوالہ: دلائل النبوۃ)

جب آپ ﷺ جاگے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو بتایا: ''وہ درخت اس طرح آیا تھا اور پھر کچھ دیر کے بعد واپس چلا گیا' یہ کیا ماجرا ہے؟''

آپ ﷺ نے درخت کو دیکھا اور فرمایا:

''یہ درخت مجھ سے دور تھا اور میرا دیدار کرنا چاہتا تھا' اس نے اللہ سے اجازت مانگی کہا'' یا اللہ! رسول اللہ کا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی اجازت دی۔ یہ واقعہ سن ۹ ہجری میں پیش آیا۔ (البدایہ والنہایہ/ جلد ۶/ ص ۱۰۱۔۱۴۱)

6 ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تنہا چلتا ہے، تنہا ہی اٹھے گا اور تنہا ہی اٹھایا جائے گا''

پیارے بچو! رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ روانہ ہوئے تو بہت سے لوگ پیچھے رہ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! فلاں اور فلاں پیچھے رہ گئے ہیں۔''

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بات سن کر پیارے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''چھوڑ و اگر ان میں خیر اور بھلائی ہے تو عنقریب اللہ انہیں تم لوگوں سے لا ملائے گا اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہے' تو تمہیں کیا غم! اللہ کا شکر کرو جس نے ان لوگوں کے شر سے تمہیں پناہ دی ہے۔''

پیچھے رہ جانے والوں میں حضرت ابوذر غفاری ص بھی تھے' جو اس وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے کہ ان کا اونٹ بیٹھ گیا تھا اور چلنے کا نام نہ لیتا تھا۔ جب اونٹ کسی طرح نہ اٹھا تو حضرت ابوذر ص اونٹ کو چھوڑ کر پیدل چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ کے قافلے کے نقش پا پر چلتے ہوئے آگے چل دیئے۔

Marfat.com

ہمارے پیارے نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک جگہ قیام فرمایا کسی نے صحرا میں ایک شخص کو آتے ہوئے دیکھا تو کہا:

''یا رسول اللہ ﷺ! کوئی شخص اکیلا اور پیدل ہی چلا آرہا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ''ابوذر ہو گا۔''

لوگوں نے دیکھا تو دور ہی سے پہچان گئے اور عرض کیا: ''واللہ! ابوذر ہی ہے۔''

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائے۔ یہ تنہا چلتا ہے، تنہا ہی اٹھے گا اور تنہا ہی اٹھایا جائے گا۔''

رسول اللہ ﷺ کی یہ پیش گوئی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پوری ہوئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ چھوڑ کر بدہ کے گاؤں میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اسی گاؤں میں ان کا آخری وقت آ پہنچا۔ گاؤں کے سبھی لوگ حج کے لیے جا چکے تھے۔ وہاں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی بیوی اور غلام کے سوا کوئی نہ تھا۔ انہوں نے مرنے سے پہلے انہیں وصیت کی۔

''موت کے بعد غسل دے کر اور کفن پہنا کر میری میت راستے میں رکھ دی جائے۔ ایک قافلہ آئے گا، قافلے والوں سے کہنا کہ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ کا جنازہ ہے آپ لوگ نماز جنازہ اور تدفین میں ہماری مدد کریں۔''

جب ابوذر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو ان کی بیوی اور غلام نے ان کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ اسی وقت ایک قافلہ نظر آیا۔ اس قافلے کے سالار صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ قافلہ عراق سے عمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جا رہا تھا۔ جب قافلے والے جنازے کے قریب پہنچے تو غلام نے کھڑے ہو کر کہا: ''یہ صحابی رسول ابوذر رضی اللہ عنہ کا جنازہ ہے۔ آپ لوگ نماز جنازہ اور تدفین میں ہماری مدد کریں۔''

یہ سنتے ہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ وہ اپنے اونٹ سے اترے اور گلوگیر آواز میں کہنے لگے۔ ''رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ تنہا ہی چلتے تھے، تنہا ہی دنیا سے اٹھے اور قیامت کے دن تنہا ہی اٹھائے جائیں گے۔'' (البدایہ و النہایہ)

(وسیرت ابن ہشام ۴/۵۲۴ و زرقانی ۳/۷۴)

Marfat.com

ربذہ جہاں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔

ربذہ میں موجود جامع ابی ذر کے کھنڈرات

Marfat.com

باب نمبر: 6

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امارت میں حج

پیارے بچو! ۹ ہجری میں ۳۰۰ آدمیوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قیادت میں حج بیت اللہ کے لیے بھیجا تاکہ لوگوں کو عین شریعت کے مطابق حج کروائیں۔ سورہ توبہ کے اس حکم کا بھی پوری دنیا کو اعلان سنایا جائے کہ اس سال کے بعد کفار و مشرکین مسجد حرام کے قریب بھی نہ جائیں، بیت اللہ کا طواف برہنہ ہو کر نہ کیا جائے، خالص اسلامی طریقے سے حج کیا جائے، تمام جاہلانہ رسم و رواج کا خاتمہ کیا جائے۔ یوں بیت اللہ کو تمام جاہلانہ امور سے پاک و صاف کیا گیا، پھر اس سے اگلے سال ۱۰ ہجری میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے تشریف لائے۔

حجۃ الوداع (10 ہجری) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے نام آخری اور ابدی پیغام

پیارے بچو! فتح مکہ کے بعد پورے عرب میں اسلام پھیل چکا تھا، اللہ کا دین تیزی سے فروغ پا رہا تھا، مسلمانوں کی حکومت کا قیام عمل میں آ چکا تھا اور دین اسلام اب مستحکم ہو چکا تھا۔ ایسے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن 10 ھ میں حج کا ارادہ فرمایا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اور آخری حج تھا۔ جوں ہی یہ خبر پھیلی، پورے عرب سے مسلمان بڑی تعداد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج ادا کرنے کا شرف حاصل کرنے کے لیے جمع ہونے لگے۔

26 ذی قعدہ سن 10 ہجری کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے تو تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آگے پیچھے، اور دائیں بائیں مسلمانوں کا ایک ہجوم تھا اور پورا علاقہ لبیک کی صداؤں سے گونج رہا تھا۔

Marfat.com

ذوالحلیفہ

پیارے بچو! مدینہ منورہ سے ہمارے پیارے نبی ﷺ ظہر کی نماز پڑھ کر چلے اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں ادا کی، یہاں رات گزاری۔ دوسرے دن ظہر کی نماز کے بعد اسی جگہ سے ایک درخت کے نیچے سے احرام باندھا اور تلبیہ پڑھا۔ اونٹنی پر سوار ہوئے اور زور سے تلبیہ پڑھا۔ جس کی آواز دور تک گئی، بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس وقت یہ آواز سنی، تو کہہ دیا کہ آپ ﷺ کے احرام باندھنے کی ابتدا یہاں سے ہوئی۔

دراصل ذوالحلیفہ مدینہ والوں کی میقات ہے۔ آپ ﷺ جب مکہ مکرمہ اس راستے سے نکلتے تو اسی جگہ سے احرام باندھتے اور مدینہ طیبہ کو واپسی ہوتی تو وادی عقیق میں ہی قیام فرماتے۔

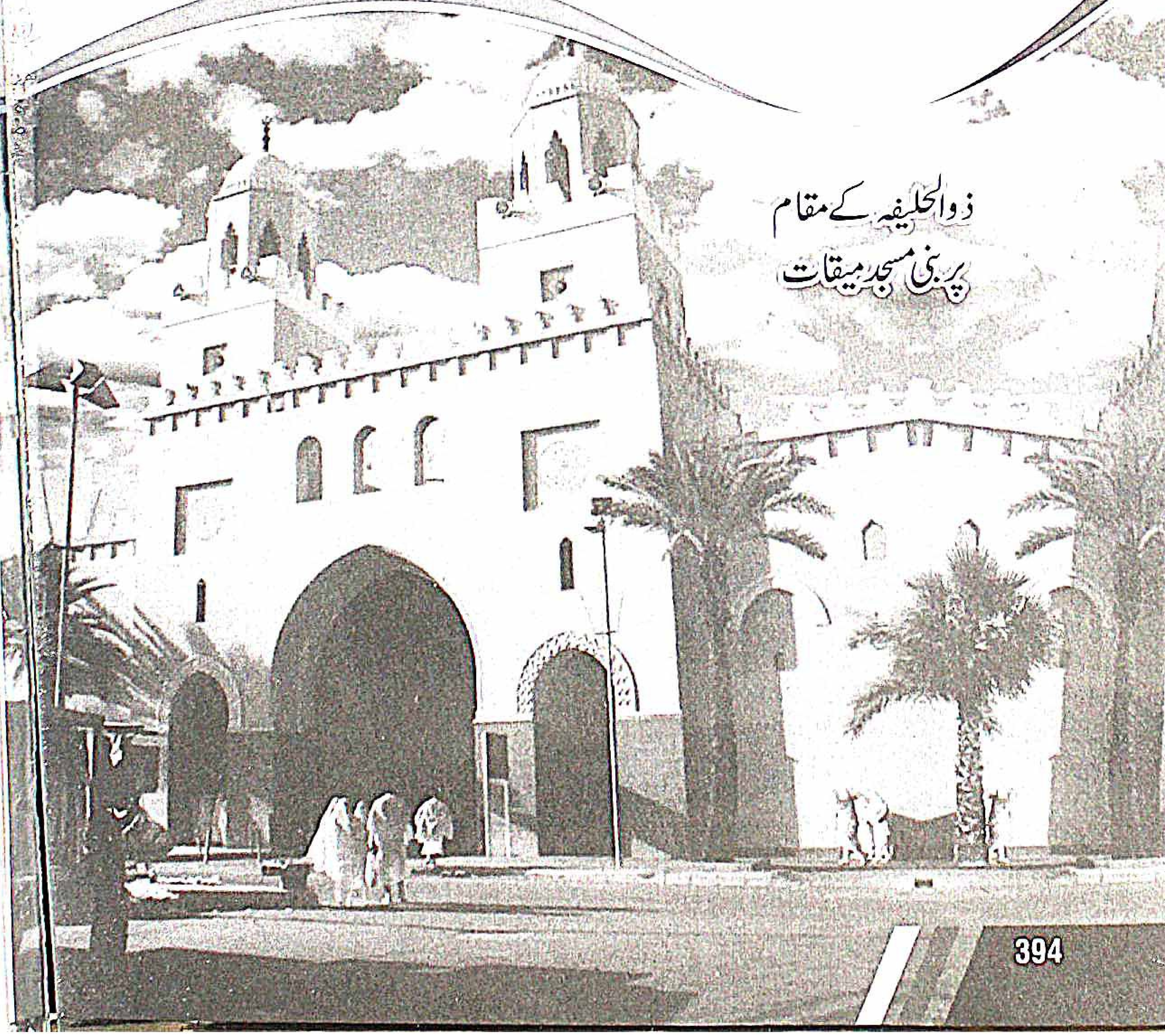

ذوالحلیفہ کے مقام پر بنی مسجد میقات

Marfat.com

عسفان میں سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا سوال

پیارے بچو! وادی عسفان میں پہنچے تو سراقہ بن مالکؓ نے کہا: "یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں حج کا طریقہ اس طرح بتائیے، گویا ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں۔" آپ ﷺ نے ان کو بتایا کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر کیا کیا کریں، یعنی حج کا طریقہ بتایا۔ (مسند احمد، حدیث نمبر ۱۴۸۰۴)

مکہ میں داخلہ

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ حجون پہاڑ کے قریب کداء سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، یہی آپ ﷺ کا معمول تھا۔ بنو عبدالمطلب کے بچوں نے آمد آمد کی خبر سنی تو خوشی سے باہر نکل آئے، آپ ﷺ نے فرطِ محبت سے ان میں سے کسی کو اونٹ پر آگے اور کسی کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ (صحیح بخاری)

بیت اللہ میں باب بنوشیبہ میں داخل ہوئے، کعبے پر نظر پڑی تو فرمایا: "اے اللہ! اس گھر کو اور زیادہ عزت و شرف دے۔"

پھر آپ ﷺ نے کعبے کا طواف فرمایا، مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل نماز پڑھی، پھر کوہ صفا پر تشریف لے گئے، صفا مروہ کی سعی کی، چونکہ آپ ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں کی اکٹھے نیت کی تھی، یہ "حج قران" کہلاتا ہے، جس میں عمرہ ادا کر کے احرام نہیں کھولا جاتا۔ طواف و سعی کے بعد آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام فرمایا اور ۹ ذی الحجہ کو فجر کی نماز کے بعد عرفات تشریف لے گئے۔

حجون کا علاقہ جہاں سے نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے۔

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سیرت

Marfat.com

سورۂ مرسلات کا نزول اور غارِ مرسلات

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ منیٰ میں تھے، سورۂ مرسلات نازل ہوئی، آپ ﷺ اس وقت ایک غار میں تھے، اسی مناسبت سے اس غار کا نام ''غار مرسلات'' پڑ گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم منیٰ میں غار میں رسول اللہ کے ساتھ تھے، سورۂ مرسلات نازل ہوئی، آپ ﷺ تلاوت فرما رہے تھے، اور میں آپ ﷺ کے منہ مبارک سے سن سن کر اس کو یاد کرتا جا رہا تھا۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر ۵۴۵۰)

خطبہ حجۃ الوداع

پیارے بچو! ۹ ذی الحجہ کو میدانِ عرفات میں ایک عظیم الشان مجمع کے سامنے آپ ﷺ نے آخری خطبہ ارشاد فرمایا جو تاریخ میں خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے، یہ خطبہ تمام اسلامی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔

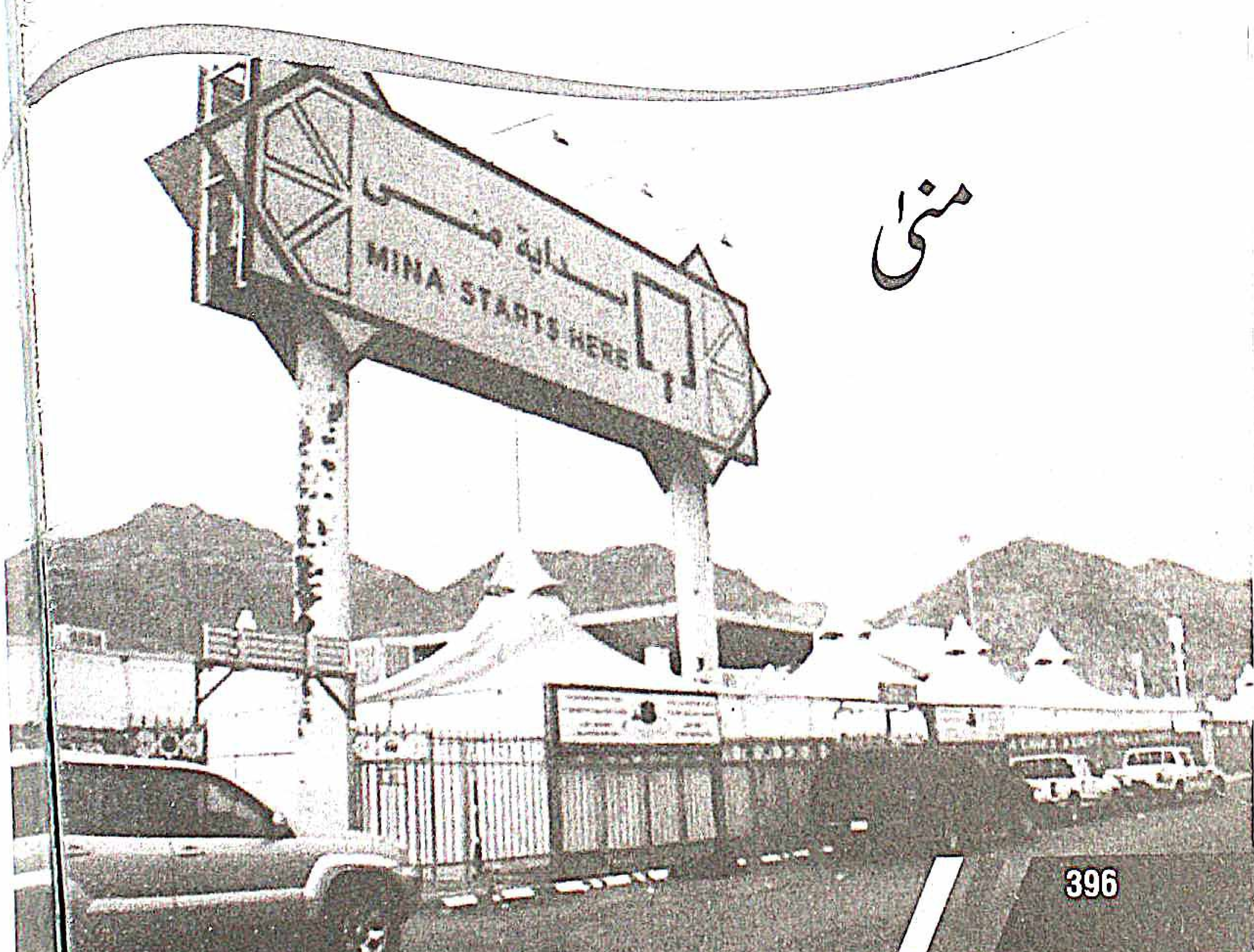

Marfat.com

خطبہ حجۃ الوداع کے چند اہم نکات

پیارے بچو! آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! میری بات غور سنو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ آج کے بعد تم سے اس مقام پر پھر مل سکوں گا یا نہیں۔''

لوگو! تم سب کا رب ایک ہے اور تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو، اور آدم مٹی سے جنے تھے کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی کالے کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کے سبب۔

سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہیں۔

جاہلیت کے تمام سود ختم کر دیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا تمام سود ختم کرتا ہوں۔

عورتوں کے معاملات میں اللہ سے ڈرو، تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔

تمہارے غلام! جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔

میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب۔

لوگو! یاد رکھو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ لہٰذا اپنے رب کی عبادت کرنا۔ پانچ وقت کی نماز پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا، خوش دلی سے اپنے مال کی زکوٰۃ دینا۔ اپنے رب کے گھر کا حج کرنا اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرنا۔ ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اللہ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ اب کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں، قرض ادا کیا جائے۔

جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میرا پیغام ان تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: ''تم سے اللہ، میرے متعلق پوچھے گا تو

Marfat.com

کیا جواب دو گے؟"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "ہم کہیں گے کہ آپ ﷺ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔"

آپ ﷺ نے آسمان کی طرف شہادت کی انگلی اٹھائی اور فرمایا: "اے اللہ! تو گواہ رہنا، اے اللہ! تو گواہ رہنا، اے اللہ! تو گواہ رہنا۔" (سنن ابی داؤد، سنن الترمذی)

اس وقت جب آپ ﷺ خطبے سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (سورہ المائدہ /آیت نمبر ۳)

"آج ہم نے تمہارے لیے، تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام (بطور) دین پسند کیا۔"

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حج کے بقیہ ارکان ادا فرمائے اور حج کے بعد مدینے تشریف لے آئے۔

رسول اللہ ﷺ کا معجزہ، آپ ﷺ سے نومولود بچے کا بات کرنا

پیارے بچو! حجتہ الوداع کے موقع پر ہمارے پیارے رسول ﷺ کی خدمت میں یمامہ کا ایک شخص اپنے ساتھ ایک بچے کو لایا، یہ بچہ اسی دن پیدا ہوا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس ایک دن کے بچے سے پوچھا: "میں کون ہوں؟"

اس نے کہا: "اللہ کے رسول ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا: "تو سچ کہتا ہے، اللہ تجھ کو بابرکت بنائے۔"

پیارے بچو! یہ بچہ سیانا ہونے تک بدستور بات کرتا رہا، اس بچے کو لوگ "مبارک الیمامہ" یعنی یمامہ کا بابرکت شخص کہا کرتے تھے۔ (کنز العمال / حدیث نمبر ۳۵۴۰۱)

Marfat.com

منیٰ کی خیمہ بستی

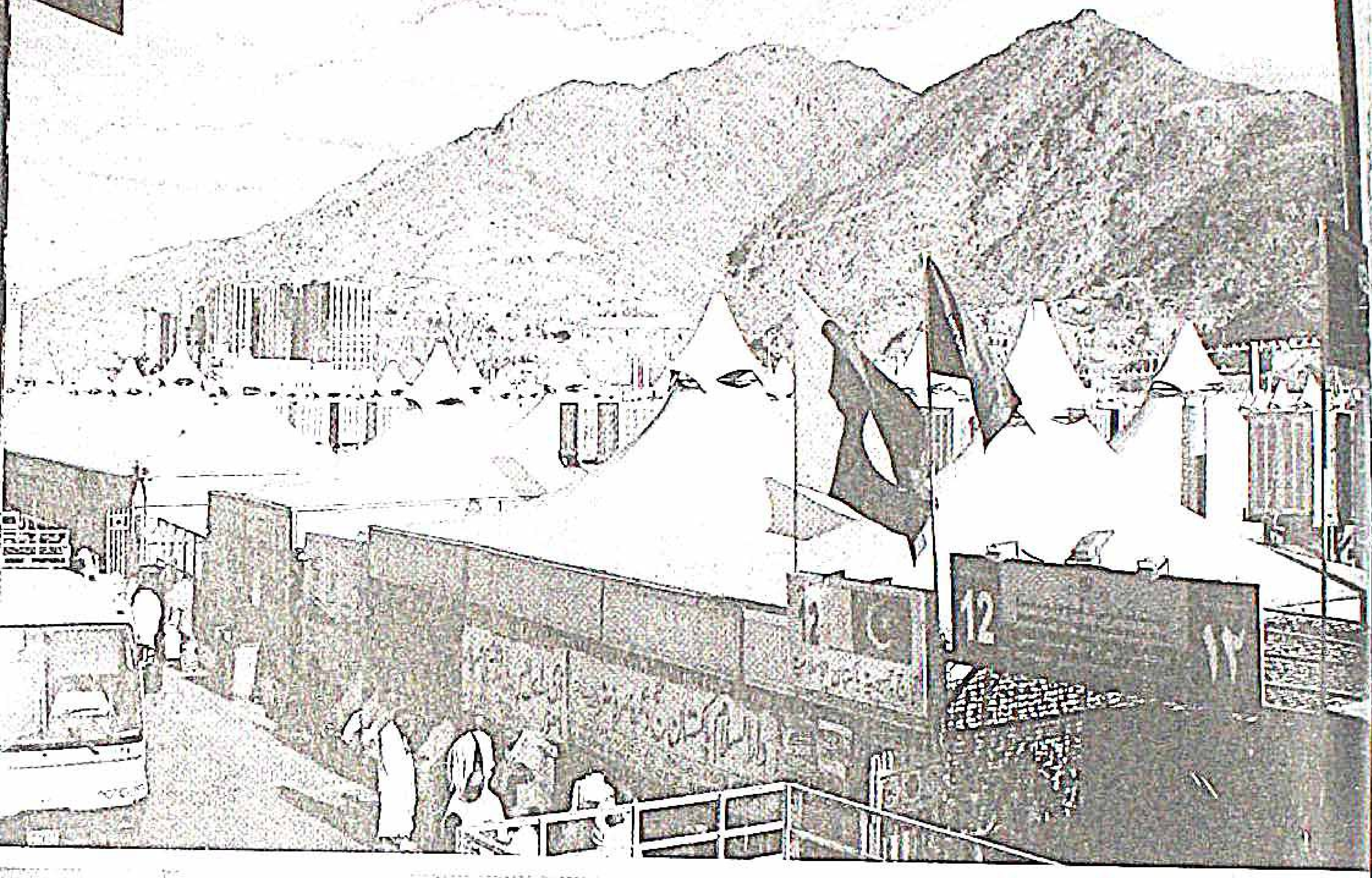

منی میں موجود مسجد خیف

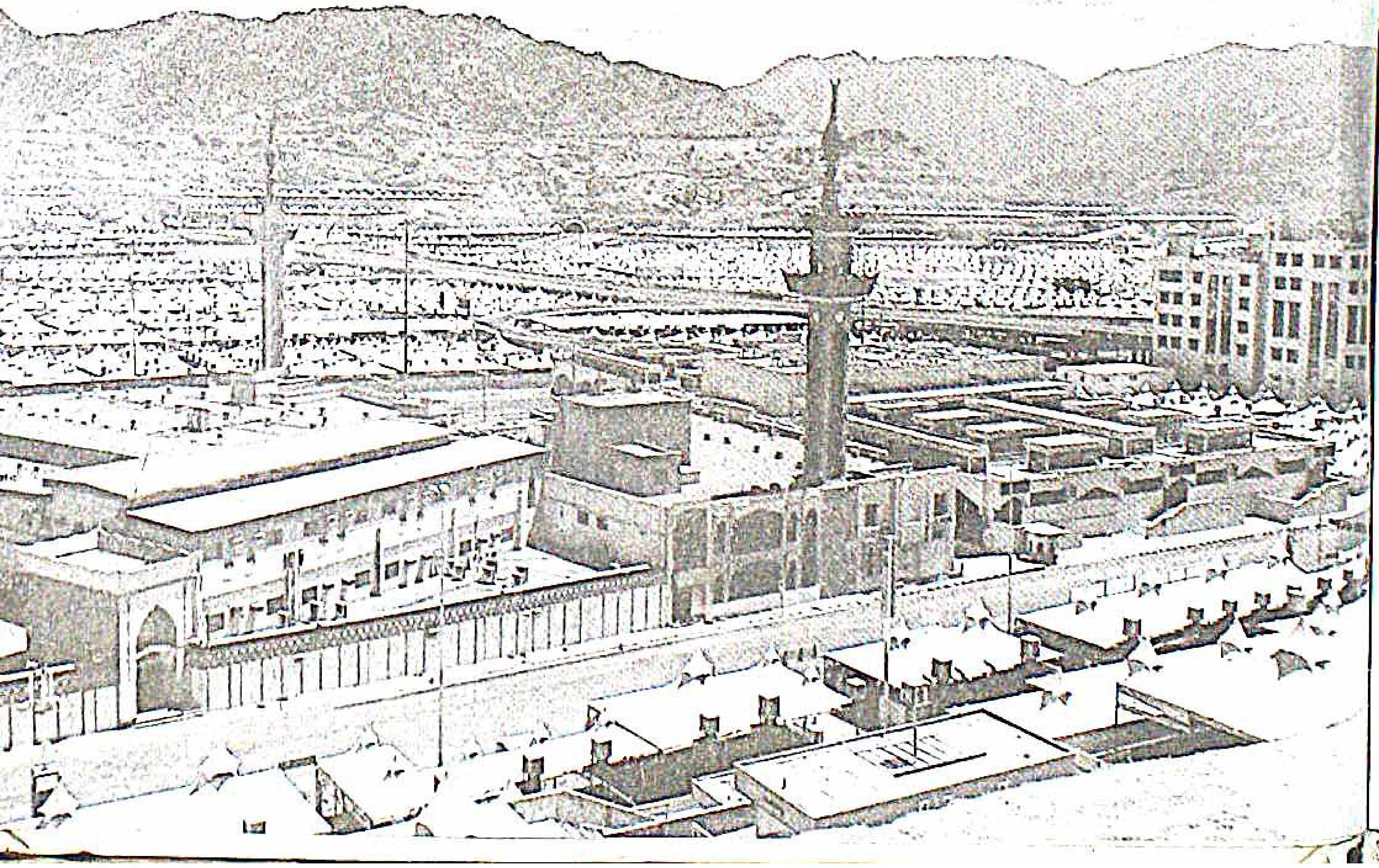

Marfat.com

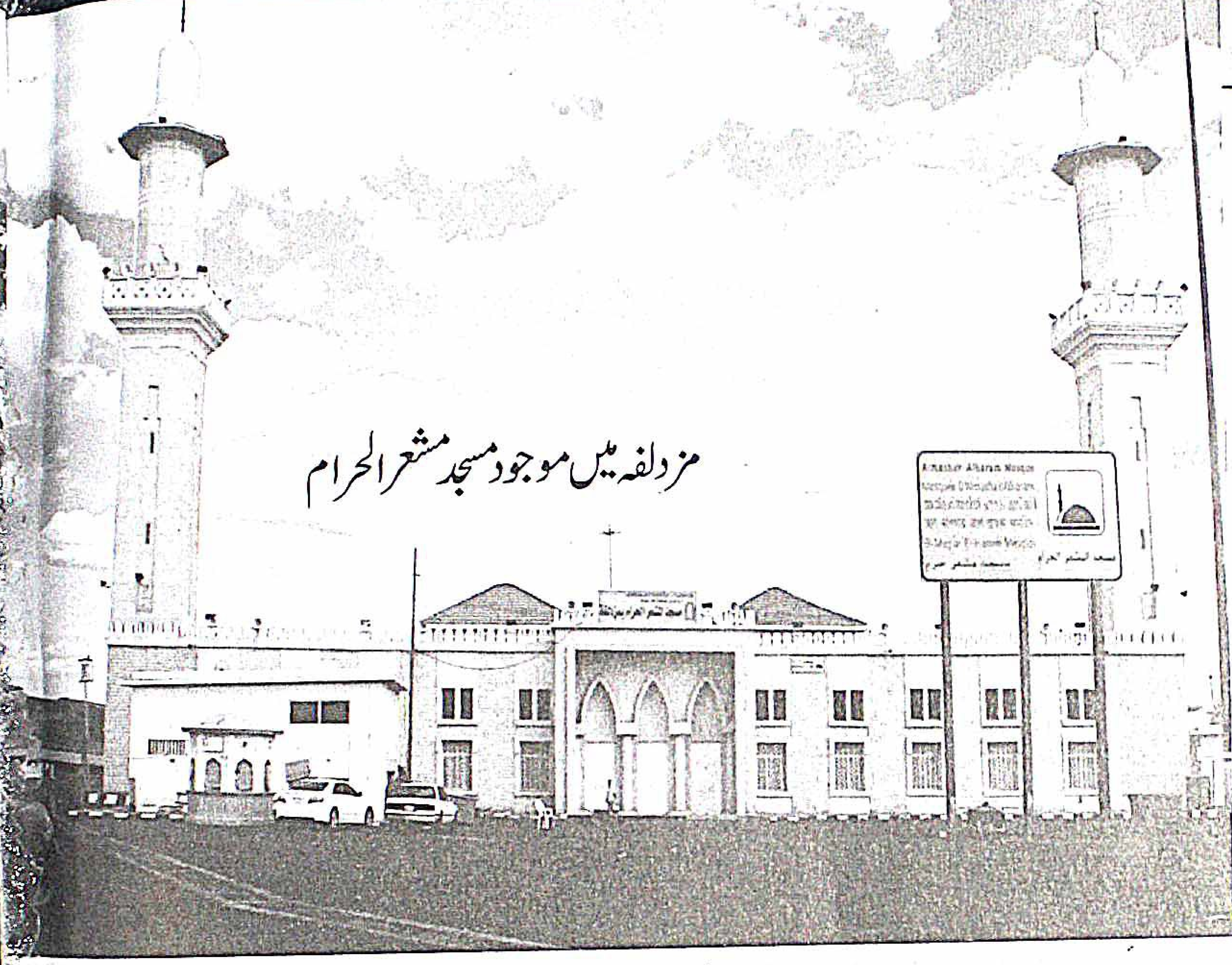

مزدلفہ میں موجود مسجد مشعر الحرام

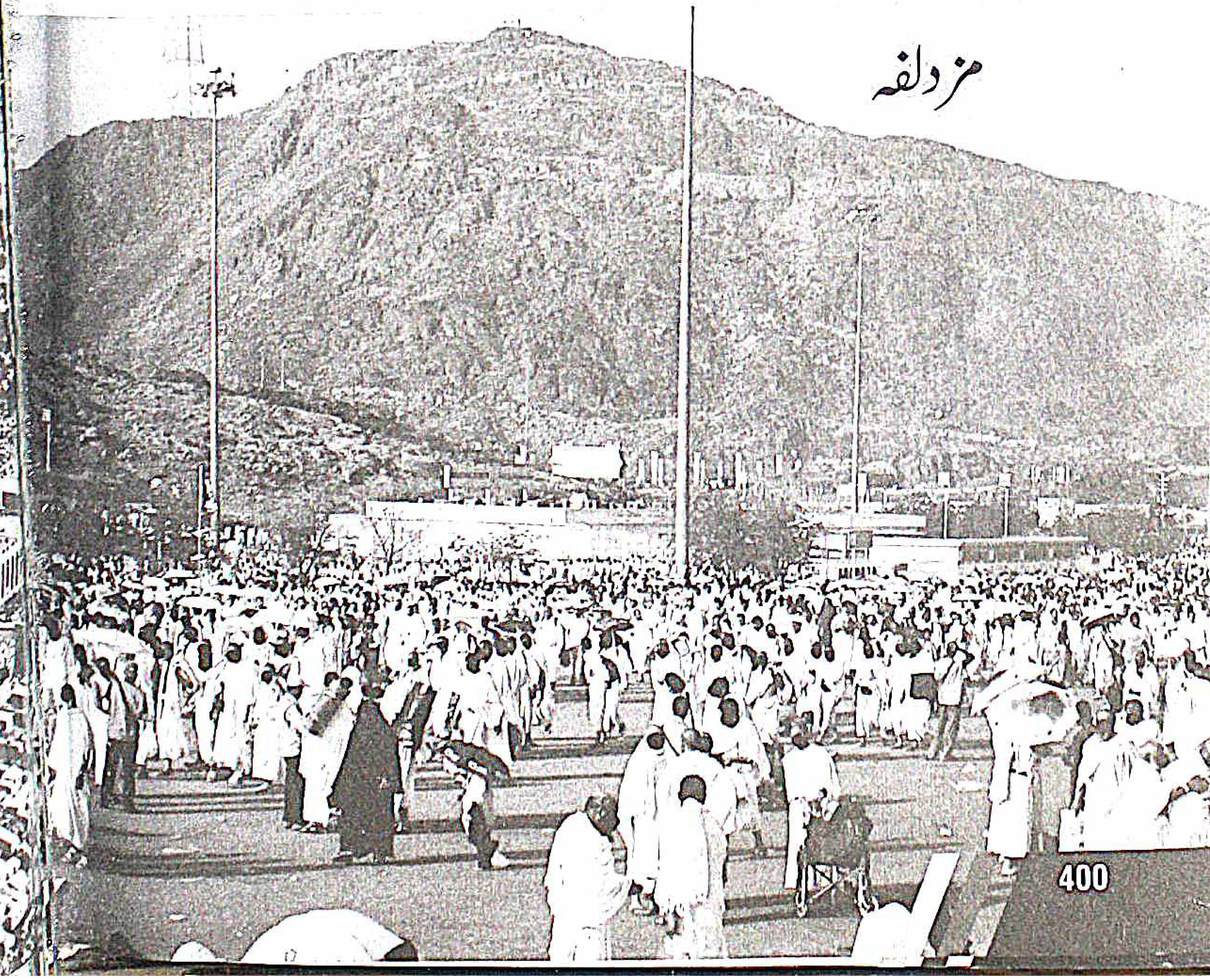

مزدلفہ

Marfat.com

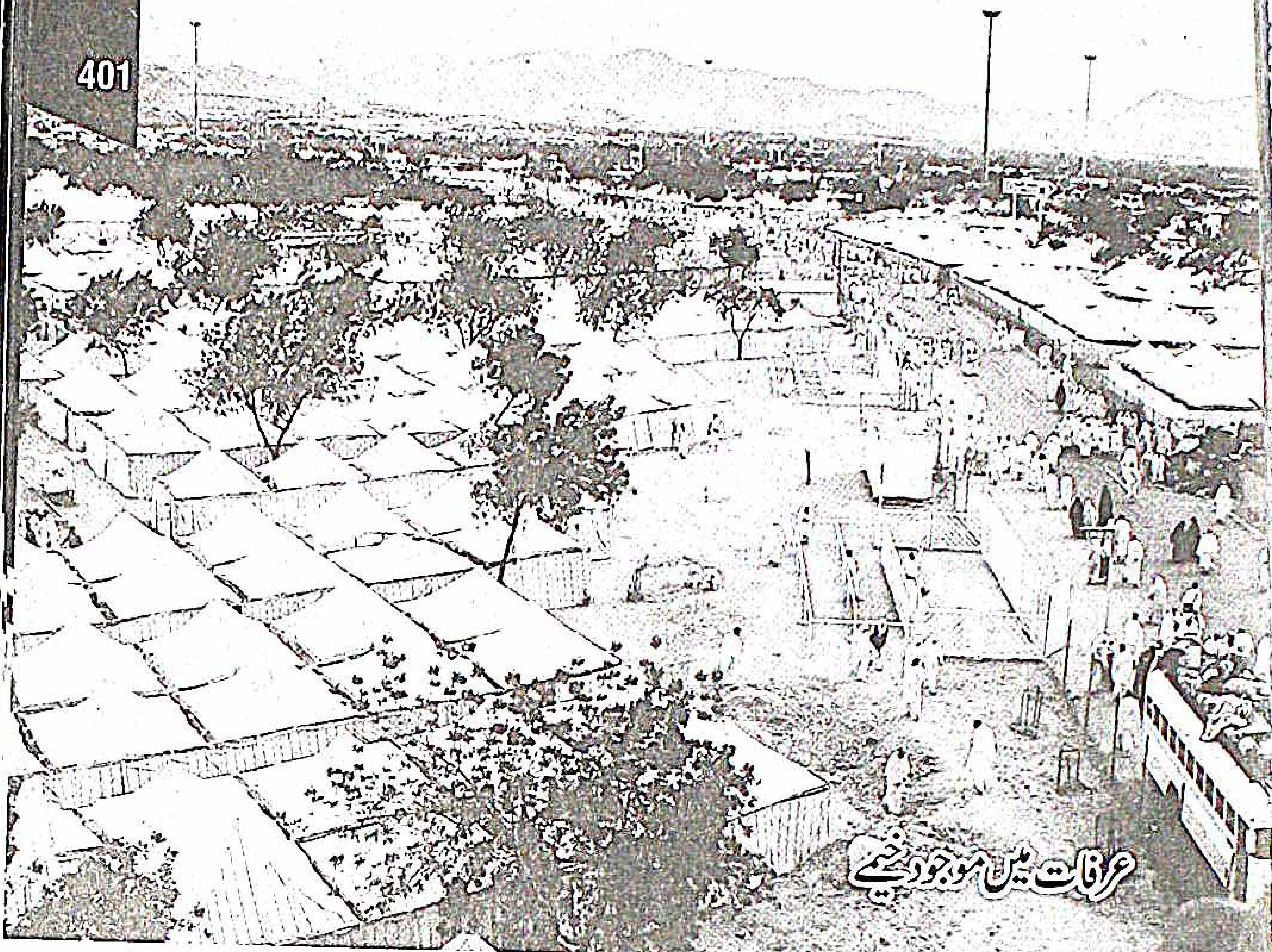

عرفات میں موجود خیمے

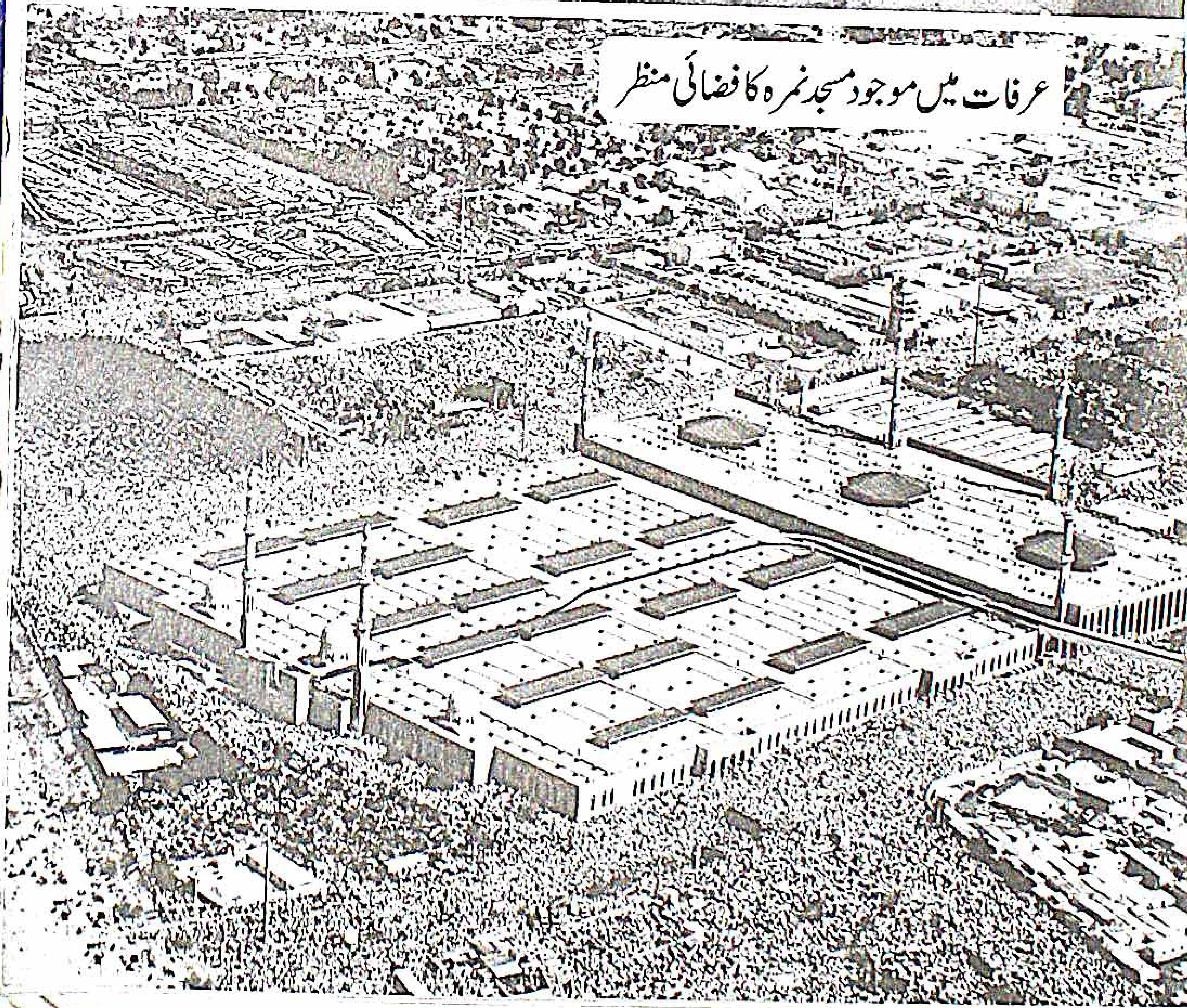

عرفات میں موجود مسجد نمرہ کا فضائی منظر

Marfat.com

جبل رحمت جہاں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کا آخری خطبہ دیا

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کے سفرِ حج کے چیدہ چیدہ واقعات

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ ۹ ذوالحجہ کو عرفات کی طرف روانہ ہوئے، یہ جمعہ کا دن تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا علیہا السلام جنت سے اترے تو ایک دوسرے سے دور تھے، چلتے چلتے اس میدان میں پہنچ کر ایک دوسرے کو پہچانا، اس مناسبت سے عرفات پڑ گیا۔

میدانِ عرفات میں آپ ﷺ نے حج کا خطبہ دیا۔

عرفات میں وقوف

یعنی میدانِ عرفات میں ٹھہرنا، یہ حج کا سب سے بڑا رکن اور حج کی جان و مغز ہے۔

عرفات میں آپ ﷺ نے ظہر اور عصر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھائیں۔

دورانِ حج ایک صحابی رضی اللہ عنہ اونٹ سے گر کر انتقال کر گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''احرام کے کپڑوں میں ہی ان کو دفنادو، یہ قیامت میں لبیک کہتے ہوئے اٹھیں گے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے افضل دن یوم عرفہ ہے، جب وہ جمعہ کے دن ہو، اور اس دن کا حج باقی عام دنوں کے ستر حج سے افضل ہے۔ (معارف السنن / ج۶/ص ۴۱۶)

آپ ﷺ مزدلفہ میں ''وادی محسر'' سے جب گزرے تو رفتار تیز کر دی، جیسا کہ آپ ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب کسی عذاب والی جگہ سے گزرتے تو تیزی سے گزرتے۔

منیٰ پہنچ کر جمرات (شیطان) کی رمی کی، جب آپ ﷺ نے رمی کی تو بلال رضی اللہ عنہ نے اونٹنی کی لگام پکڑ رکھی تھی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے گرمی سے بچانے کے لیے آپ ﷺ کے اوپر کپڑا تان رکھا تھا۔ (سنن نسائی، حدیث نمبر ۳۰۱۰)

قربان گاہ تشریف لائے، ۱۰۰ میں سے ۶۳ اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح کیے، باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیے، پھر حلق کرایا (یعنی سر کے تمام بالوں پر استرا پھروایا)، موئے مبارک (یعنی بال مبارک) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم کیے۔

Marfat.com

فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد پیارے نبی ﷺ کی مدینۂ منورہ واپسی

پیارے بچو! حج کی ادائیگی کے بعد آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے، ذوالحلیفہ پہنچے تو رات وہیں گزاری، صبح کے وقت معرس کے راستے اپنی عادت اور معمول کے مطابق یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوئے ''آئبونَ، تائبونَ، عابدونَ لربنا حامدون''

ہجرت کے بعد یہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا پہلا اور آخری حج تھا، بلکہ آپ ﷺ کا مدینہ منورہ سے باہر یہ سفر بھی آخری سفر تھا، اس کے تقریباً تین ماہ بعد آپ ﷺ نے دارفانی کو الوداع کہا۔

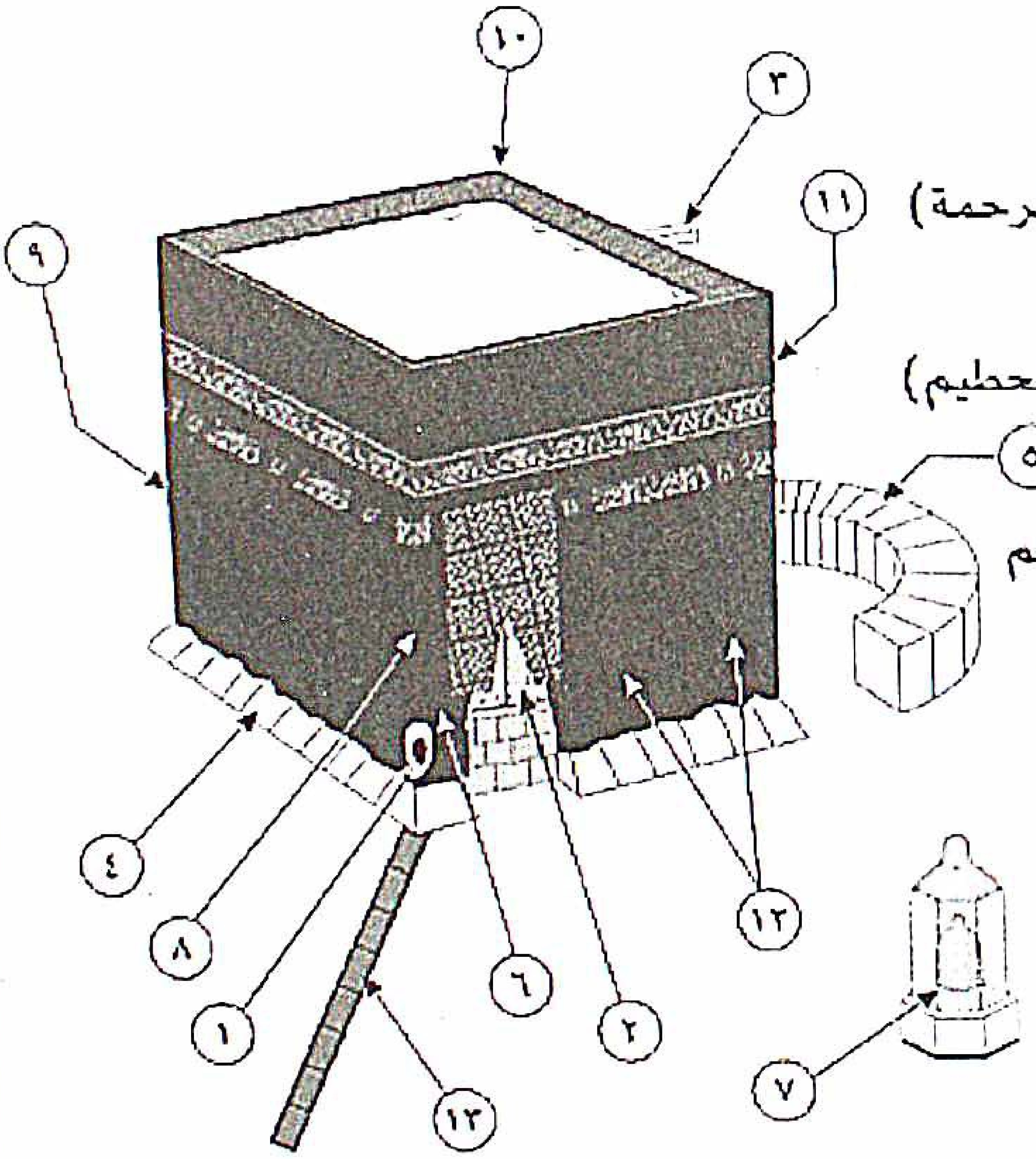

١ - الحجر الأسود
٢ - باب الكعبة
٣ - الميزاب (مزراب الرحمة)
٤ - الشاذَروان
٥ - حجر إسماعيل (الحطيم)
٦ - المُلتَزَم
٧ - مقام سيدنا إبراهيم
٨ - ركن الحجر الأسود
٩ - الركن اليماني
١٠ - الركن الشامي
١١ - الركن العراقي
١٢ - ستار الكعبة
١٣ - خط المرمر البني

Marfat.com

باب نمبر: 7

پیارے نبی ﷺ کا سفر آخرت

پیارے بچو! حجۃ الوداع کو ابھی تین ماہ گزرے تھے کہ آپ ﷺ بیمار ہو گئے اور یہ بیماری اسی زہر کا اثر تھا جو فتح خیبر کے موقع پر ایک یہودی عورت نے گوشت میں ملا کر کھلایا تھا۔

(فتح الباری ج۸/ص ۱۳۸)

دین کی تکمیل

پیارے بچو! نبی کریم ﷺ کی بعثت کا مقصد لوگوں کو راہِ حق دکھانا تھا، آپ ﷺ نے اس مقصد کو نہایت کامیابی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ (۱) وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِيْ دِيْنِ اللَّهِ أَفْوَاجاً (۲) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّاباً (۳)

(القرآن / سورہ النصر)

"جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور فتح (حاصل ہوگئی) اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو۔ بے شک وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گویا تکمیل دین اور رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد پورا ہونے کی طرف اشارہ تھا۔ اب آپ ﷺ کا زیادہ تر وقت ذکر الٰہی میں گزرنے لگا۔

بیماری کا آغاز

پیارے بچو! صفر کے مہینے کے آخری دنوں میں رسول اللہ ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے واپس آئے تو طبیعت ناساز ہوگئی۔ آپ ﷺ کے سر میں درد شروع ہوا اور بخار بھی

Marfat.com

ہو گیا۔ آپ ﷺ کی بیماری بڑھتی چلی جارہی تھی، باری باری آپ ﷺ ہر بیوی کے یہاں تشریف لے جاتے رہے، پانچ دن تک یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا، پھر حالت بہت زیادہ خراب ہوگئی، یہاں تک چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہی۔

پیارے نبی ﷺ کا اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام

پیارے بچو! آپ ﷺ نے باری باری ساری امہات المومنین کو بلایا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرنے کی اجازت لی، کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں، چنانچہ ساری بیویاں بخوشی تیار ہوگئیں۔ دس دن تک مرض کی شدت رہی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیارے نبی کریم ﷺ کے مصلے پر

جب تک رسول اللہ ﷺ میں قوت باقی رہی آپ ﷺ مسجد نبوی ﷺ میں امامت فرماتے رہے جب کمزوری زیادہ بڑھ گئی تو آپ ﷺ نے امامت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سونپ دی، یہ حکم آپ ﷺ نے کئی دفعہ دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کئی دن تک نماز پڑھاتے رہے۔

(البدایۃ و النہایۃ ابن کبیر/ ج۵/ص ۲۳۲، فتح الباری/ج۸/ص ۱۴۱، صحیح مسلم /ج ۱ ص ۳۱۳ حدیث نمبر ۴۱۸)

ایک دن جب مرض میں کچھ کمی واقع ہوئی، تو ظہر کے وقت آپ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کر رہے تھے۔ آہٹ پا کر وہ پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اشارے سے منع فرمایا اور ان کے ساتھ بیٹھ کر ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! اگر میں نے کسی کا حق مارا ہو تو آئے اور مجھ سے بدلہ لے لے۔ اگر

Marfat.com

میں نے کسی کی ہتک کی ہو تو اس کا بھی بدلہ لے لے، میری طبیعت اور میری شان بغض اور کینے سے بہت بلند ہے، تم سے پہلی قومیں انبیاء اور اولیاں کی قبروں کو سجدے کیا کرتی تھیں، تم ایسا نہ کرنا۔''

پیارے نبی ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری لمحات

پیارے بچو! نبی اکرم ﷺ کی بیماری میں کبھی اضافہ ہو جاتا اور کبھی کمی واقع ہو جاتی، اسی دوران ایک دن آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا اور ان کے کان میں کچھ فرمایا، جسے سن کر وہ رونے لگیں، اس کے بعد آپ ﷺ نے پھر ان کے کان میں کچھ کہا، جسے سن کر وہ مسکرانے لگیں۔ چند دن بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پوچھنے پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''پہلی مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے وصال کی خبر سنائی جسے سن کر میں رو پڑی اور دوسری مرتبہ فرمایا کہ میرے خاندان میں سب سے پہلے تم جنت میں مجھ سے ملاقات کرو گی یہ سن کر میں خوش ہو گئی۔''

۱۲ ربیع الاول کو پیر کے دن فجر کی نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا، تو دیکھا کہ لوگ فجر کی نماز ادا کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ خوش ہوئے۔ صحابہ کرامؓ نے بھی بہت خوشی کا اظہار کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال تھا کہ اب شاید آپ ﷺ کی طبیعت بہتر ہے لیکن اسی روز مرض میں ایک بار پھر اضافہ ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس پانی کا برتن رکھا تھا جس میں وہ ہاتھ ڈال کر منہ پر پھیرتے جاتے تھے۔ بخار کی شدت کی وجہ سے کبھی چادر چہرہ مبارک پر ڈالتے اور کبھی ہٹا دیتے۔ آخری وقت میں آپ ﷺ نے نماز، زکوٰۃ اور غلاموں کا خیال رکھنے کی تاکید فرمائی اور ہاتھ اٹھا کر انگلی کے اشارے سے فرمایا۔ ''اے اللہ! اے عالی شان والے رفیق'، اور آپ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ وصال کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک 63 برس تھی۔

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا غم

پیارے بچو! نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدمے سے نڈھال ہوگئے، کسی کو یقین نہیں آتا تھا کہ رسول کریم ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تو یہ حال تھا کہ انہوں نے تلوار نکالی اور فرمانے لگے ''اگر کسی نے کہا کہ محمد ﷺ کا وصال ہوگیا ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔'' (طبقات ابن سعد/ج۲/۲۶۶)

ایسے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات مسلمانوں کی تسلی کا باعث بنی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، کو ایک جگہ جمع کیا اور خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ (سورہ آل عمران: ۱۴۴)

''اور محمد تو صرف پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی پیغمبر گزرے ہیں بھلا اگر یہ مرجائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ؟

یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صبر وتحمل سے کا مظاہرہ کیا، ان کی آنکھیں کھل گئیں اور صدمہ پہنچانے والی رنج وغم اور فکر والم میں مبتلا کردینے والی خبر کا انہیں یقین کرنا پڑا۔ سب کو ایسا معلوم ہوا کہ یہ آیت آج ہی اتری ہے، چنانچہ اس دن ہر مسلمان کی زبان پر یہی آیت تھی اور ہر طرف اسی کا چرچا تھا۔

زیر نظر تصویر میں مسجد کے خدام روضہ رسول کی جالیوں کی صفائی کررہے ہیں

حضور نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے ہی میں بنائی گئی۔ یہاں آپ ﷺ کی آخری آرام گاہ بنی۔

Marfat.com

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی نمازِ جنازہ

پیارے بچو! آپ ﷺ نے ہمیشہ امامت فرمائی۔ آپ ﷺ کے تقدس اور مقام و مرتبہ کے پیشِ نظر آپ ﷺ کی نماز جنازہ عام مسلمانوں کی طرح ادا نہیں کی گئی، بلکہ لوگ

آقا ﷺ کے روضہ کے باہر لگی جالیاں

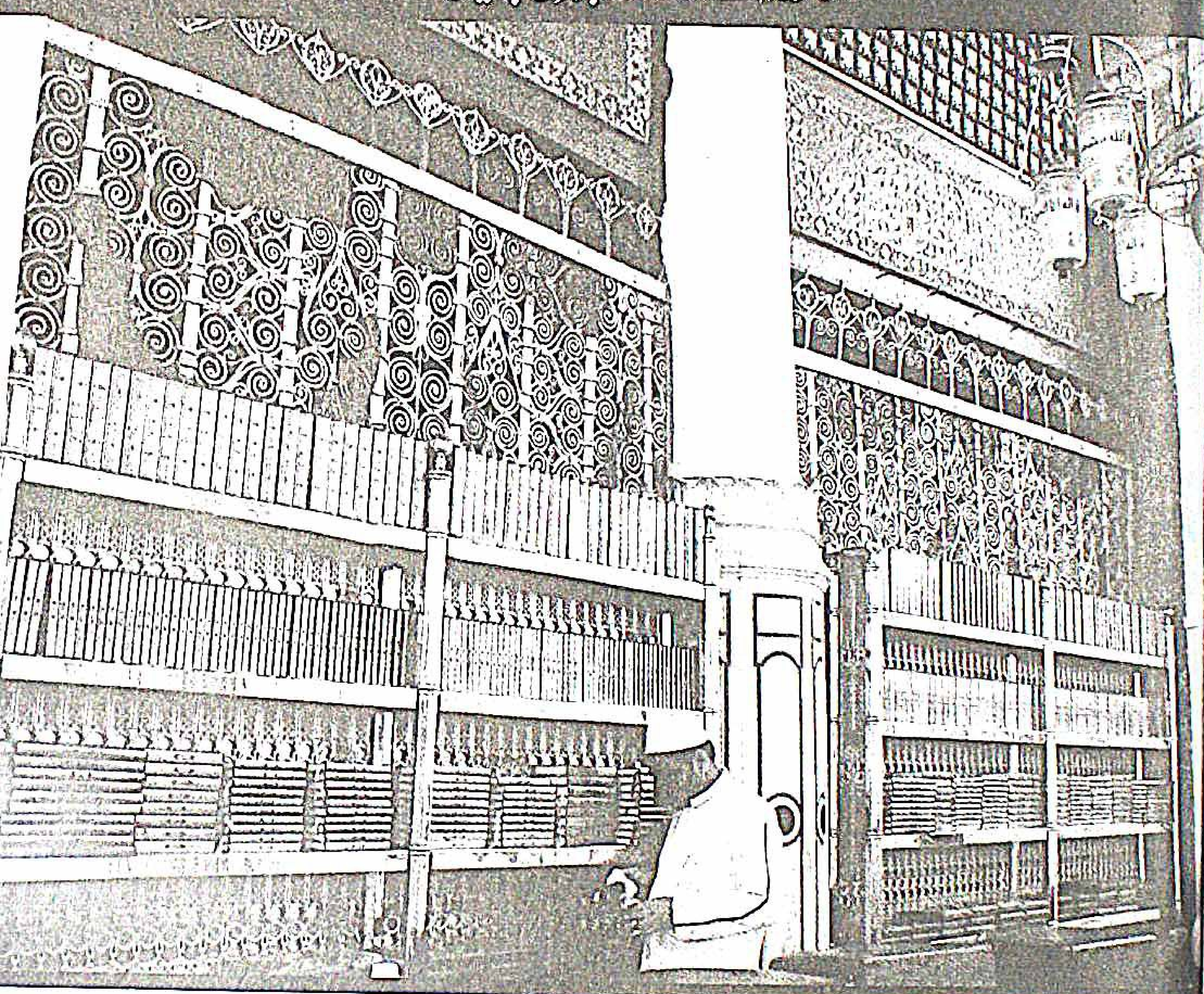

آتے اور اپنے اپنے طور پر نماز جنازہ ادا کرتے اور جاتے رہتے۔ باجماعت نماز جنازہ ادا نہیں کی گئی، یہ بھی آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ، عزت و شرف خاتم النبیین، رحمتہ للعالمین، شفیع المذنبین ہونے کی دلیل ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

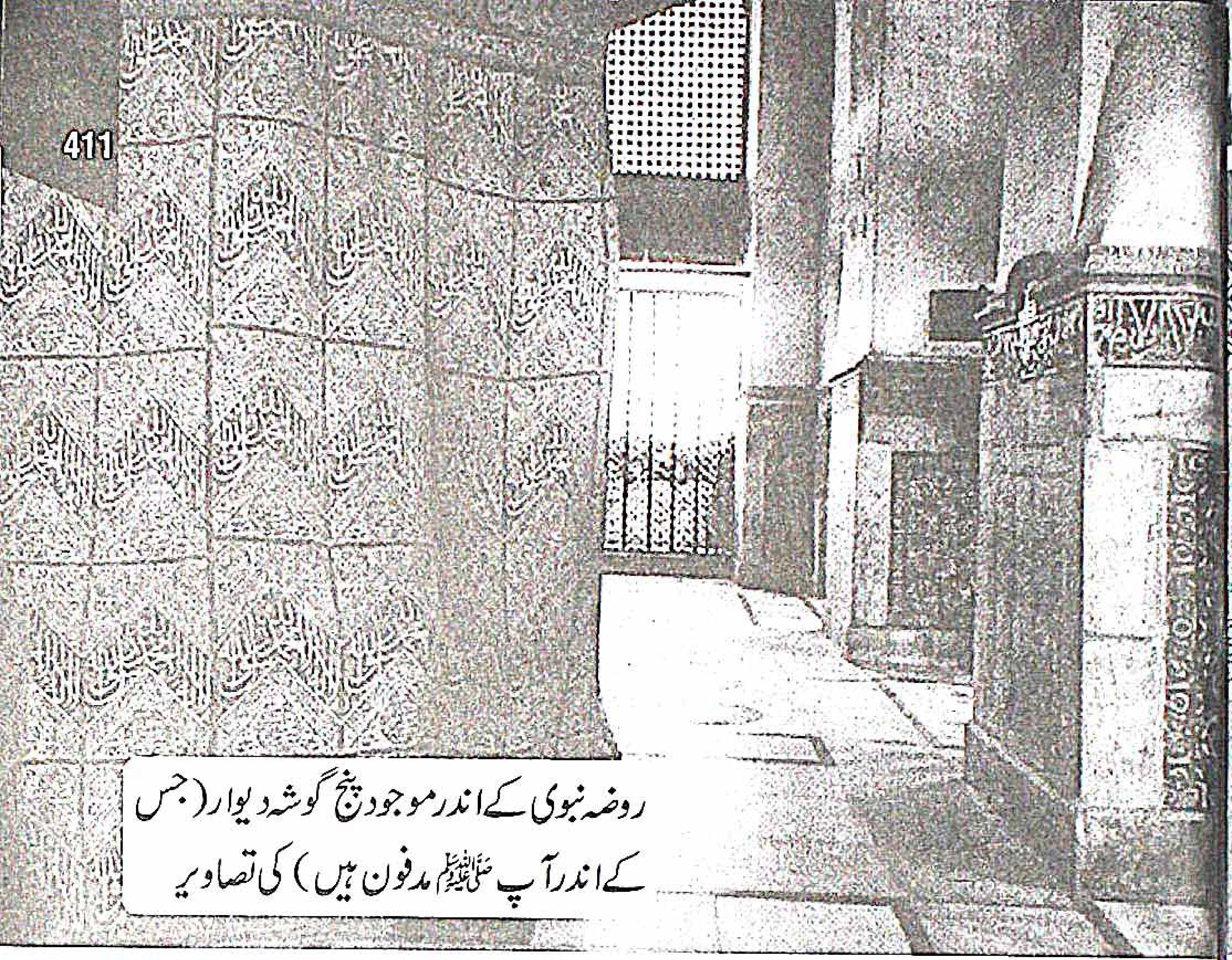

روضہ نبوی کے اندر موجود پنج گوشہ دیوار (جس
کے اندر آپ ﷺ مدفون ہیں) کی تصاویر

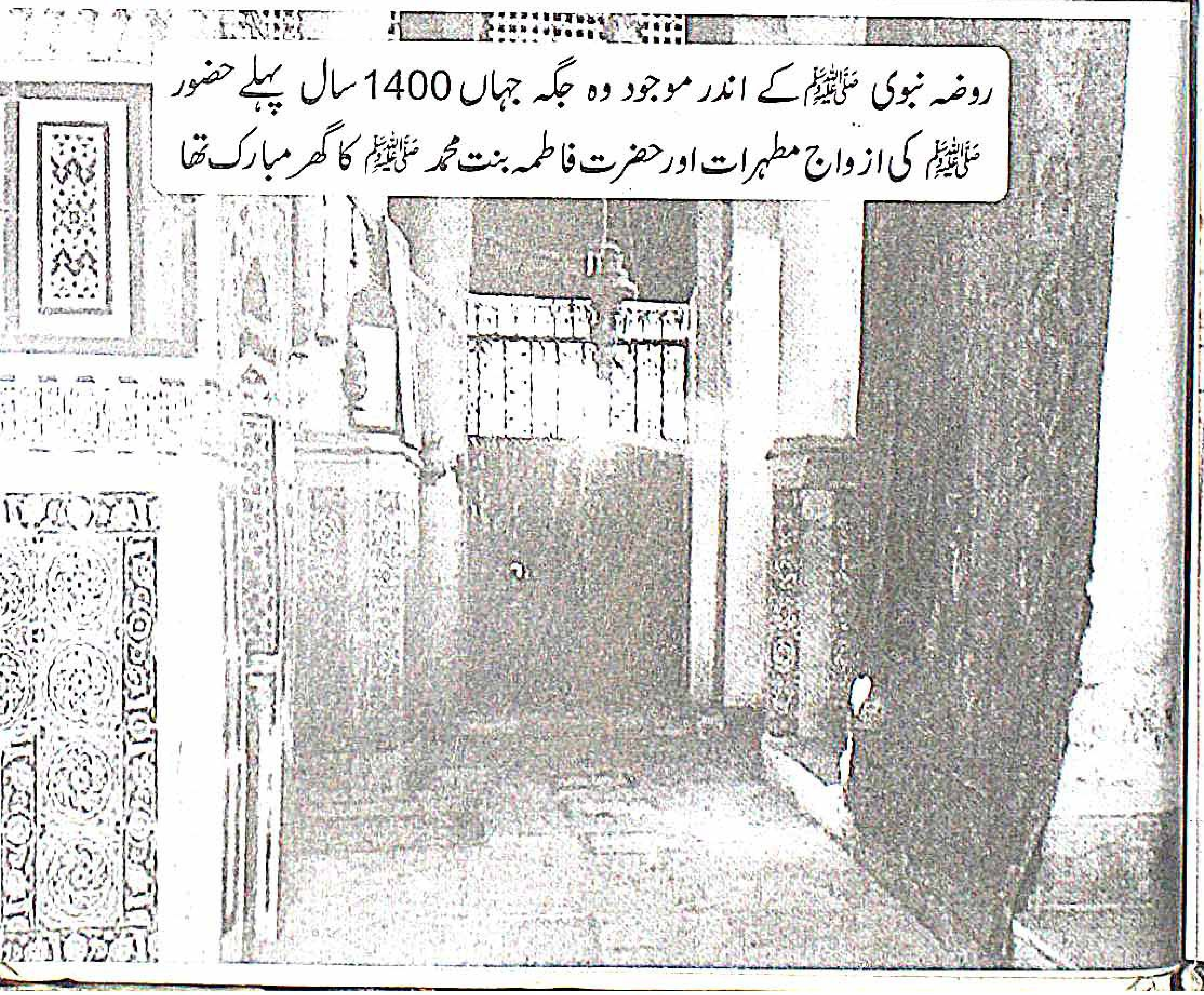

روضہ نبوی ﷺ کے اندر موجود وہ جگہ جہاں 1400 سال پہلے حضور
ﷺ کی ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ کا گھر مبارک تھا

Marfat.com

اسطوانہ وفود: وہ جگہ جہاں آج سے 1400 سال پہلے آپ ﷺ کا گھر تھا اور اس جگہ وفود آپ ﷺ کے پاس آکر ملاقات کرتے تھے۔

Marfat.com

روضہ رسول کریم ﷺ اور گنبد خضریٰ کا خاکہ

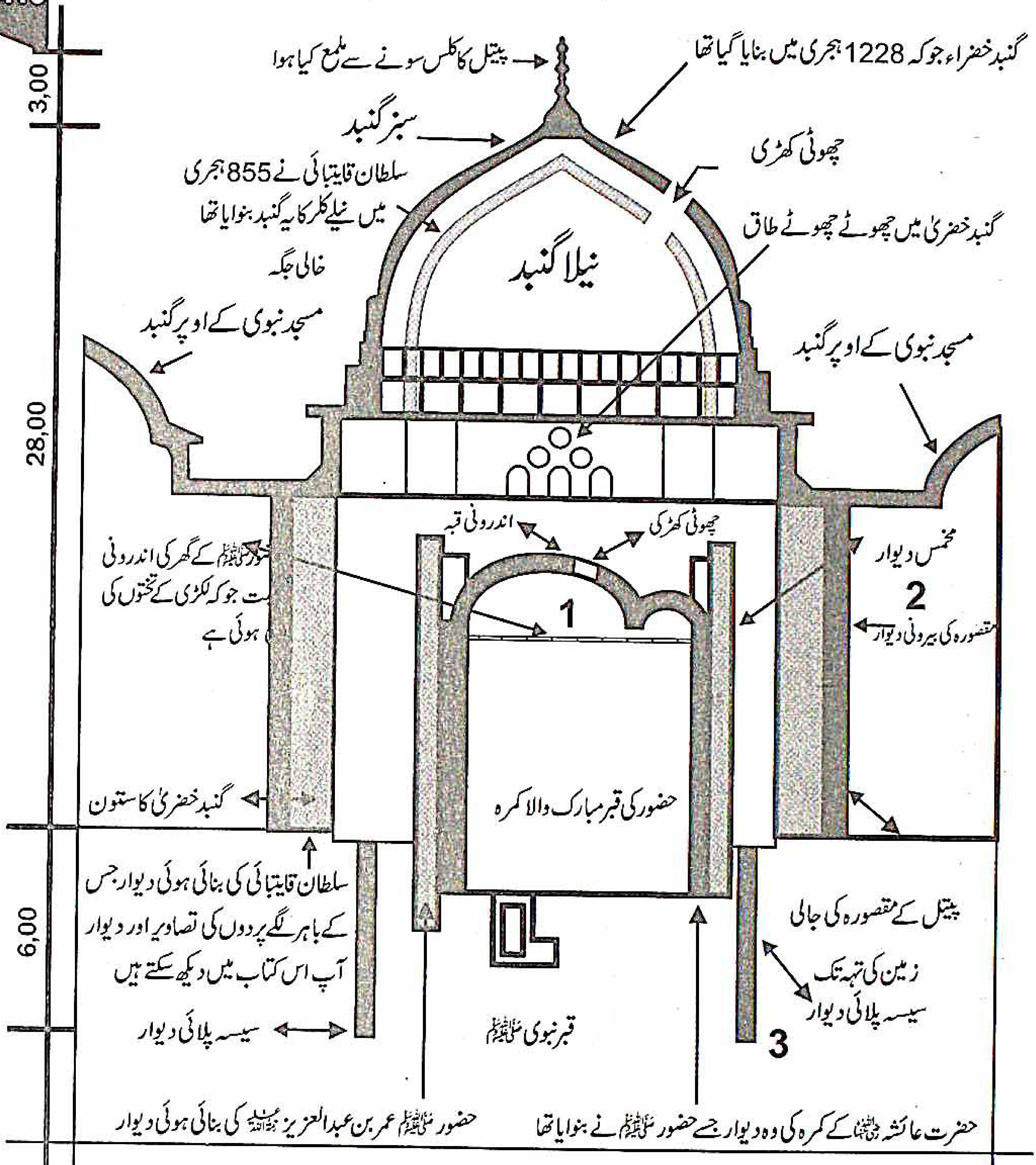

روضہ رسول کریم ﷺ اور گنبد خضریٰ کا خاکہ جس میں زمین سے گنبد کی بلندی 28 میٹر بتائی گئی ہے۔
جبکہ پیتل کا کلس 3 میٹر لمبا ہے، حجرہ کے گرد سیسہ پلائی خندق کی گہرائی 6 میٹر ہے۔

1. سب سے پہلے 627ھ میں ملک منصور قلاؤن نے روضۂ اقدس پر لکڑی کے تختوں اور سیسے کی پلیٹوں حضور ﷺ کے روضہ پر لگی لکڑی کا گنبد بنوایا زیر نظر نقشہ میں اسی گنبد کی نشاندہی کی گئی ہے

2. وہ پنج گوشہ دیوار (پانچ کونے والی دیوار) جسے عمر بن عبدالعزیز نے 88ھ میں حضور ﷺ کمرے کے چاروں طرف بنایا تھا

3. زیر نظر نقشہ میں نورالدین زنگی کی بنائی ہوئی دیوار کی نشاندہی کی گئی ہے یہ وہ دیوار ہے جسے سلطان نے حضور ﷺ کے جسم مبارک لے جانے کی کوشش کرنے والے دشمنوں کی سازش کو ناکام بنانے کیلئے بنایا تھا

Marfat.com

گنبد خضریٰ کا تقریبی نقشہ

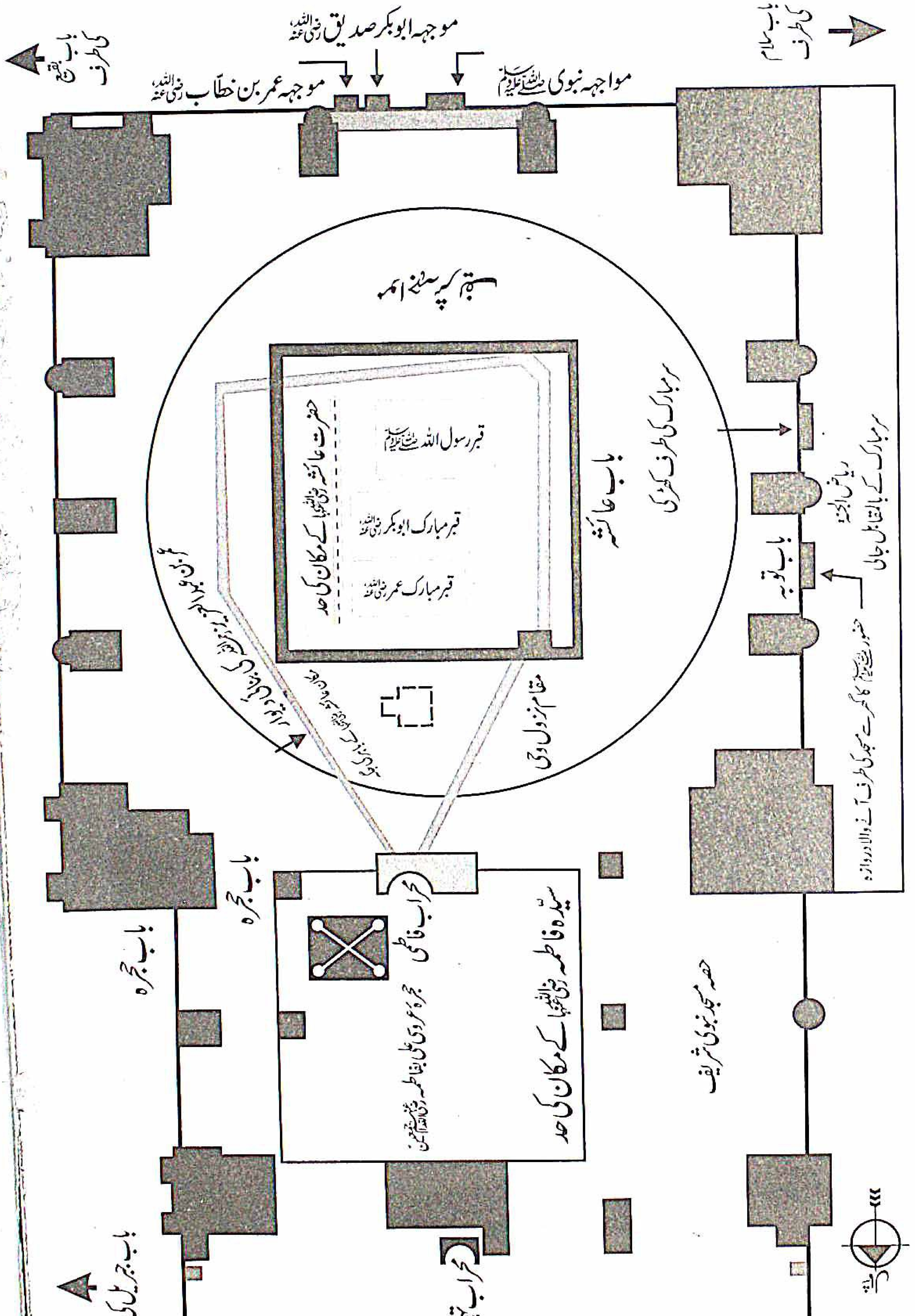

Marfat.com

باب نمبر: 8

پیارے نبی ﷺ کی پیاری پیاری صفات

رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین (آخری نبی ﷺ) اور رحمۃ للعالمین (تمام جہانوں کے لیے رحمت) ہیں۔ آپ ﷺ اخلاق کے سب سے اعلیٰ مقام پر ہیں۔ آپ ﷺ کے ہر قول اور فعل کا تاریخی رکارڈ موجود ہے۔ آپ ﷺ کے دس ہزار ساتھیوں (صحابہ) کے حالات محفوظ ہیں۔ اگرچہ آپ ﷺ کے بے شمار معجزات بیان کیے گئے ہیں، لیکن سیرت نگاروں کے مطابق آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ، قرآن، آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ اور اعلیٰ اخلاق ہے، جو آپ ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کی عظمت کی تصدیق کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ مسلمانو! تم بھی نبی پر درود وسلام بھیجتے رہو۔'' (سورۃ الاحزاب/ آیت نمبر ۵۶)

پیارے نبی ﷺ کی اولاد

آپ ﷺ کے تین صاحب زادے تھے: جناب قاسم رضی اللہ عنہ، جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ (جن کا لقب طاہر اور طیب تھا) اور جناب ابراہیم رضی اللہ عنہ۔ جبکہ چار لڑکیاں حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ صرف ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے، باقی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھیں۔

اسلام کی آمد سے قبل ہمارے پیارے نبی ﷺ کے دوست

عمرو بن عبسہ اسلمی رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں آپ ﷺ کے دوست تھے۔

Marfat.com

پیارے نبی ﷺ کے تیغ بردار

ضحاک بن سفیان کلابی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لیے تیغ برداری کی خدمت پر مامور تھے۔

پیارے نبی ﷺ کے کاتب

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کتابت وحی پر مامور تھے۔ ان کے علاوہ جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے وحی کی کتابت اور خطوط لکھنے کا فریضہ انجام دیا ان کے نام یہ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید، حضرت اُبی رضی اللہ عنہ بن کعب، حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ بن ربیع اسیدی، حضرت معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہ یزید بن ابی سفیان۔

پیارے نبی ﷺ کے خادم

حضرت قیس رضی اللہ عنہ بن سعد بن عبادہ ساعدی آپ کے سپاہیوں میں شامل تھے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ، صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ کی پشت پر تلوار لیے کھڑے رہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بن رباح مال غنیمت کی تقسیم کرتے تھے۔

حضرت ام ایمن آپ ﷺ کی انا اور آیا تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص تھے، انھوں نے دس برس یہ خدمت کی۔

حضرت ذویب رضی اللہ عنہ بن حلحلہ خزاعی رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قربانی کے جانوروں کے نگراں تھے۔

Marfat.com

حضرت رباح رضی اللہ عنہ بن الاسود (رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام) اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی اسی خدمت پر مامور تھے۔

پیارے نبی ﷺ کے مؤذن

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بن رباح اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن ام مکتوم (تلفظ عمر) مسجد نبوی کے موذن تھے۔

پیارے نبی ﷺ کے شاعر، خطیب اور میزبان

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک اسلمی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ اور حضرت حسان بن ثابت سب کے سب قبیلہ خزرج کے انصاری، حضور کے شاعر تھے۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس بن الشماس حضور ﷺ کے مقرر کردہ خطیب تھے۔

حضرت ابوقتادہ انصاری آپ ﷺ کے شہ سوار تھے۔

حضرت ابوایوب انصاری آپ ﷺ کی طرف سے میزبانی کے فرائض انجام دیتے تھے۔

پیارے نبی ﷺ کے قاصد

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ کا دعوتی خط، شاہ ہرقل روم کے نام لے کر گئے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حزافہ سہمی کسریٰ پرویز (ایران) کے بادشاہ کے پاس دعوتی خط لے کر گئے۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن امیہ الضمری نجاشی بادشاہ اصحمہ کے پاس خط لے کر گئے۔

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بن ابی بلتعہ لخمی مقوقس، شاہ مصر کے نام خط لے کر گئے۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص عمان کے حاکم کے پاس خط لے کر گئے۔

Marfat.com

حضرت سلیط رضی اللہ عنہ بن عمرو انصاری رئیس یمامہ کے نام خط لے کر گئے۔

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ رئیس بحرین کے نام خط لے کر گئے۔

حضرت شجاع رضی اللہ عنہ بن وہب الاسدی، رئیس غسان (شام) کے نام خط لے کر گئے۔

حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ بن ابی امیہ، حاکم حمیر کے پاس خط لے کر گئے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل یمن میں دعوت اسلام دینے گئے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا

Marfat.com

حرف آخر

وطن عزیز کے عظیم بچو! سیرت النبی ﷺ ایک ایسا خوبصورت، حسین وجمیل اور عظیم موضوع ہے کہ انسان اس کے ذکر سے اپنے عشق الٰہی اور عشق رسول ﷺ سے شمعیں روشن کرتا ہے۔اور دل ودماغ کے اندھریوں کو ان کے ذکر کے مقدس اجالوں سے جگمگاتا ہے، دل کو جتنی رسول اللہ ﷺ کی مقدس ذات سے لگاؤ ہوتا ہے، زبان میں لطافت اور اتنا ہی بیان میں نکھار آتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی محبت ہر مسلمان کے خون میں گرش کرتی ہے، لیکن اس محبت کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انہیں خدا بنا کر زبان سے پوجنا شروع کردیں اور جو کچھ کائنات انسانی کے اس سب سے بڑے محسن ﷺ نے فرمایا، اس سے بغاوت کرتے رہیں، رسول اللہ ﷺ سے محبت وعقیدت کو مضبوط ومستحکم رکھیں کہ ان کی ذات ہی رحمۃ للعالمین ہے اور ساتھ ہی اپنا اخلاق، اپنا رویہ طور طریقہ بڑوں سے سلوک، چھوٹوں سے سلوک، پڑوسیوں سے میل جول، جماعت کے ساتھیوں کے ساتھ ہمارا برتاؤ بالکل وہی ہو جس کی ہمیں پیارے نبی ﷺ نے تعلیم دی ہے اور جو ہم نے اس کتاب میں پڑھا ہے۔

پیارے بچو! آج مجموعی طور پر ہماری سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے علم اور عمل میں بالکل جوڑ نہیں ہے ہم پڑھتے ہیں کہ ''ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔'' ''اللہ کی رضا میں باپ کی رضا ہے۔'' پھر ہم ہی اپنے ماں باپ کا کہنا نہیں مانتے ہیں، انہیں ستاتے ہیں، یہاں تک کہ ماں کھانے کے لیے بچوں کی منتیں کررہی ہوتی ہے اور بچے کھانا نہیں کھاتے، بسا اوقات بھوکے سو جاتے ہیں اور ماں تڑپ تڑپ جاتی ہے، اسی طرح سے دوسروں سے پیار ومحبت، شفقت، نرم رویہ، ہم پڑھتے ہیں مگر ہمارا رویہ جارحانہ ہوتا ہے اور ہم خود اپنے لیے دوسروں سے اچھے رویئے کی امید رکھتے ہیں بلکہ ہمیں خود آگے بڑھ کر پیارے نبی ﷺ کی سیرت حسنہ پر عمل کرتے ہوئے، اپنے آپ کو بدلنا ہوگا، اپنا رویہ اور

Marfat.com

اپنا طور طریقہ تبدیل کرنا ہوگا اور پیارے نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا یہی پیارے نبی ﷺ سے وفا ہے، اور جو پیارے نبی ﷺ سے وفا کرتا ہے، اللہ اس سے وفا کرتا ہے۔

پیارے پیارے بچو! آج سائنس کی ترقی کے ساتھ دنیا سمٹ چکی ہے اور پوری دنیا ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے اور آج پوری دنیا ہمارے سامنے ایک اسکرین پر موجود ہے، لیکن یہ حقیقت بھی بالکل دنیا کے سامنے ہے کہ ہر روز اس کائنات میں جتنے بھی بچے پیدا ہوتے ہیں، صرف اسلام کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کے ماننے والوں کے سو فیصد بچوں کے نام پیغمبر اسلام ﷺ کے مقدس نام کی اطاعت میں رکھے جاتے ہیں یا پھر ان صحابہ کرام کے نام پر جنہیں رسول اللہ ﷺ کی غلامی نے بلند کیا۔ بلاشبہ کسی پیغمبر کے نام پر کرۂ ارض میں اتنے لوگ نہیں بستے جتنے ''محمد ﷺ'' سے منسوب ہیں اور اس تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، اس کے ساتھ ہی ''محمد ﷺ'' کے علاوہ دوسرے کسی پیغمبر کے جانشینوں اور ساتھیوں کو احترام کا وہ مقام و مرتبہ حاصل نہیں جو رسول اللہ ﷺ کے جانشینوں اور ساتھیوں کو حاصل ہے اور ہم خود تمام امت میں سب سے افضل ہیں۔

اب ہم کو اللہ نے اتنے عظیم نبی ﷺ کا امتی بنایا تو آیئے ہم عہد کریں کہ ہم نے اس کتاب میں جو کچھ پڑھا ہے اس پر سچے دل سے عمل کریں گے اور اپنے ساتھیوں، گھر والوں، محلے والوں، پڑوسیوں اور پوری انسانیت کی بھلائی کے لیے انہیں بھی رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی دعوت دیں گے۔ میری دعا ہے کہ اس کتاب کو میرے لیے، میرے اساتذہ کے لیے، عزیز و اقارب اور خصوصاً میرے والدین کے لیے صدقہ جاریہ اور آپ ﷺ کی شفاعت کا وسیلہ بنائے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمدٍ و اٰلہ صحبہ وسلم۔

Marfat.com

مولانا ارسلان بن اختر حفظہ اللہ کی 125 انمول خوبصورت کتابیں

Marfat.com

خوبصورت 4 کلر کتابیں

Marfat.com

15 خوبصورت پاکٹ سائز کتابیں

4 کلر پرنٹنگ

ناشر
مکتبہ ارسلان
قرآن محل مارکیٹ، دکان نمبر 6
اردو بازار کراچی۔
رابطہ: 0333-2103655
E-mail: maktaba.arsalan@gmail.com

Marfat.com

اللہ بندوں سے کتنی محبت کرتے ہیں
اللہ کے عاشقوں کی عاشقی کا منظر
اللہ کے دوستوں کے حالات (مجلد)
اللہ کا پیارا بننے کا طریقے
اللہ سے تعلق قائم کرنے کا طریقہ
اللہ کے عاشقوں کے حالات
اللہ کے دیوانوں کے محبت بھرے واقعات
اللہ والوں کی دنیا سے بے رغبتی
اللہ سے دوستی کے انعامات
اللہ کا تعارف
اللہ کی بندوں سے محبت کی وجوہات
اللہ والوں کی یادگار موت
اللہ کو خوش کرنے کے 12 راستے
بیانات مولانا طارق جمیل
تاریخ کے سنہری واقعات
تبلیغ کی محنت پر انعامات کی بارشیں
تذکرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
تحفہ حجاج کرام
جوانی کو ضائع کرنے کے نقصانات
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مثالی بچپن
حفاظت نظر کے 50 انعامات
خوف خدا کے سچے واقعات
خواتین کے مثالی واقعات
خوفناک سازشیں
دلچسپ اثر انگیز واقعات (سیریز نمبر 1) امپورٹڈ پیپر
دلچسپ حیرت انگیز واقعات (سیریز نمبر 2) امپورٹڈ پیپر
دلچسپ سبق آموز واقعات (سیریز نمبر 3) امپورٹڈ پیپر
دلچسپ ایمان آموز واقعات (سیریز نمبر 4) امپورٹڈ پیپر
دلچسپ اصلاحی واقعات
رب کریم کا گنہگاروں سے پیار
رزق حلال کی برکتیں
روٹھے رب کو منالو (بڑے سائز میں)

دنیا میں مسافروں کی طرح رہنے والے
سچی حیران کن کارگزاریاں
سچی توبہ کی برکات (خطبات جمیل)
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انمول واقعات
سکون دل کے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم راستے
علامات محبت (اللہ کی بندوں سے محبت کی 50 نشانیاں)
عبرت انگیز بیانات (مولانا طارق جمیل کے 20 اثر انگیز بیانات)
گناہوں کا سمندر اور رحمت الٰہی کی وسعت
گناہوں کا خوفناک انجام (بڑے سائز میں)
گناہوں سے بچئے اور اللہ کا محبوب بنئے
گناہوں سے بچنے کے انعامات
گناہوں کی نشانیاں اور ان کا علاج
گناہوں سے توبہ کرنے والی خواتین
گناہوں سے نجات پانے والے
گمراہی سے ہدایت تک (خطبات جمیل)
گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عبرتناک انجام
قرآن کے حیرت انگیز واقعات
قبلہ اوّل کفار کے حصار میں
لذت ترک گناہ (گناہ چھوڑنے والوں کے واقعات)
موت کے پر اسرار واقعات
محبت الٰہی کے راستے
مالی پریشانیوں کا نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حل
مواعظ مولانا طارق جمیل صاحب
نامور علماء کے مثالی واقعات
نامور بچوں کے مثالی واقعات
ناقابل فراموش سچے واقعات
نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کے طریقے
نظر بد کی عبرتناک واقعات
واقعات کی دنیا / واقعات کا خزانہ
نشہ کرنے والوں کا عبرتناک انجام
ہنستے ہنساتے واقعات (اکابر کے مزاحیہ واقعات)
یہود ونصاریٰ کی اسلام کے خلاف سازشیں

Marfat.com